یور میڈ نیس

ملیشا رانا

السلام علیکم

جلدی سے ہمارے

Facebook page, TikTok, Instagram, Pinterest

کو لائیک کر دے۔

۔تاکہ ہم آپ کیلئے اور بھی اس طرح کی پی ڈی ایف شئیر کرتے رہے۔۔ شکریہ۔۔۔

ایک ہاتھ میں سرخ گلابوں کا بُکے اٹھائے دوسرے ہاتھ سے سوٹ کیس گھسیٹتا مخصوص مسکراہٹ چہرے پر سجائے وہ اندر داخل ہوا پہلے کے مقابل آج چہرہ زیادہ ہی روشن اور جگمگا رہا تھا اندرونی خوشی ہر انداز سے عیاں ہوتی، پرجوش سا اسکا دل تھا جو سو کی رفتار سے دھڑکتے باہر آنے کو بے تاب تھا آج اس دشمنِ جاں کو دیکھے ہوئے 4 سال بیت چکے تھے برسوں کا انتظار آج اختتام پذیر ہوتا۔۔۔۔

اس پل کا ہر سانس کے ساتھ انتظار کیا تھا اس نے مگر اندر داخل ہوتے ہی جو منظر اسے دیکھنے کو ملا وہ صائم باجوہ کو پتھر کی مورت بنا گیا تھا ساتوں آسمان اچانک سے اس کے سر پر آ گرے، دل کی دھڑکن تھمی اور بُکے ہاتھ سے چھوٹ فرش بوس ہوا۔۔۔۔

اس کے عشق کی انتہا اس کے جینے کی وجہ اسکی عناب آج کسی کی بانہوں میں دلہن بنی کھڑی کیک کاٹ رہی تھی

جس خواب کو حقیقت بنانے کی شدت سے خواہش تھی اس کی وہی کوئی اور اسکی قسمت چرالے گیا کتنی چاہت

تھی اس انسان کی آنکھوں میں عناب کے لیے کس قدر محبت پاش نظروں سے وہ اسے دیکھ رہا تھا۔۔۔

اے کاش یہ منظر کوئی خواب ہو اس کا بے حد بھیانک خواب جو کبھی سچ نا ہو لیکن افسوس اصلیت میں قیامت

ٹوٹی تھی صائم باجوہ کے اوپر اسے لگا اس کے قدم کسی فولادی چیز نے جکڑ لیے ہیں، اپنا دل بند ہوتا محسوس ہوا

اسے، کاش وہ مر ہی جاتا کم از کم اس دلی اذیت کا سامنا تو نا کرتا وہ۔۔۔۔

پھر اس کے بعد پتھر ہو گیا آنکھوں کا پانی ،،،،،

جب اپنے غم میں رونے سے کیا انکار میں نے،،،،،

سبز رنگ آنکھیں شدت ضبط سے لہو رنگ ہوئی چاہ کر بھی وہ نظریں پھیر نا پایا اسی اثناء میں اسکی نگاہوں کی

حدت محسوس کر اُس دشمنِ جاں کی نظر بے اختیار اس پر پڑی، آنکھوں میں بے یقینی لیے وہ اسے ہی دیکھے گئی،

مذید صائم باجوہ سے کھڑے رہنا محال ہونے لگا اُلٹے قدموں واپس لوٹ گیا وہ، پھولوں کا ٹکے زمین پر گرا اپنی

بے قدری پر ماتم منانے لگا تھا۔۔۔

کیاہوا جان، تمہارا دھیان کدھر ہے، ٹھیک تو ہو تم یہ آنسو کیوں۔۔۔۔؟؟؟ "

کلان کی آواز کے علاوہ کاندھے پر ہاتھ محسوس کر چونکتی ہوئی وہ اسے دیکھنے لگی نیلی آنکھیں نمی سمیٹے ہوئے تھیں ، کتنی محبت سے وہ اسے دیکھتے ہوئے پوچھ رہا تھا آج ہی تو اس کا نکاح ہوا تھا مانو دنیا کی ہر خوشی مل گئی تھی کلان ملک کو۔۔۔۔

"کچھ نہیں وہ بس آنکھ میں کچھ چلا گیا تھا۔۔۔۔ "

عناب اس کی محبت لٹاتی نظروں کی تاب نہ لاتی فوراً نظریں جھکا گئی، ناچاہتے ہوئے بھی جھوٹ بولنا پڑا اسے یہ جو اچانک اسکا ماضی لوٹ آیا تھا اسے سمجھنے میں وقت تو لگتا ہی۔۔۔

تم جانتی ہو جان ناتو مجھے تمہاری توجہ کہیں اور پسند ہے اور ناہی تمہاری خوبصورت آنکھوں میں آنسو قبول " ہیں مجھے، یار میں چاہتا ہوں جب بھی تم قریب رہو میرے تو ساری دنیا کو بھلا دو، یاد رکھو تو بس اس ناچیز کو۔۔۔۔"

مسکراتے ہوئے وہ اس کی کمر پر اپنی گرفت سخت کرتا شدت بھرا لمس پورے حق سے اس کے ماتھے پر چھوڑتا

عناب کو خود میں سمیٹنے پر مجبور کر گیا، ایک ٹھنڈی آپ بھرتی وہ آنکھیں موند گئی، ماضی کی تکلیف دہ یادیں اسکے

دماغ میں گھومنے لگی تھیں۔۔۔۔

🔥🔥🔥🔥🔥🔥

"صائم کہاں ہیں آپ بابا کب سے بلا رہے ہے۔۔۔۔ "

دروازہ نوک کرنے کے بعد اندھیرے کمرے میں قدم رکھتی وہ بہت آہستہ سے بولی کہ اچانک کسی نے اسکے

لبوں پر چوڑی ہتھیلی رکھے عناب کے الفاظوں کا گلا گھونٹا، خوف کی لہر اسکی ریڑھ کی ہڈی میں سرایت کر گئی تھی

مگر اس شخص کے بدن سے آرہی پرفیوم کی خوشبو سانسوں میں جاتے ہی وہ پر سکون ہوئی۔۔۔

اگر خود نیچے آجاتا تو تمہیں محسوس کیسے کرتا، یار بڑی بے وفا ہو تم جب سے انکل نے ہم دونوں کا رشتہ طے کیا "

"مجھ معصوم کو وقت دینا ہی چھوڑ دیا تم نے، سخت خفا ہوں تم سے میں۔۔۔

ہاتھ بڑھا سوئچ بورڈ کا بٹن اون کرتا وہ اس سے دور ہوئے روشنی میں جگمگا رہے عناب کے گلابی چہرے کو محبت

پاش نظروں کے حصار میں لے گیا۔۔۔۔

اس کی ایک جھلک پر زمانے وارے جائیں ؏؏؏؏؏

وہ اتناد لکش ھے کہ اس کے صدقے اتارے جائیں،،،،،

اووووتو تم شرما رہی ہو مجھ سے مت کرو عابی، پہلے ہی گھائل ہوں یار تمہارے حسن سے مذید کیوں پاگل کر "

"رہی ہو مجھے، پھر نا کہنا جلدی ہو گئی شادی تمہاری، آج ہی ضد لگالوں گا ماموں سے میں۔۔۔

دل کے مقام پر ہاتھ رکھے وہ آنکھ دباتا اک ادا سے کہتا عناب کو جھنپنے پر مجبور کر گیا۔۔۔

"بہت بگڑتے جارہے ہو آپ، جارہی ہوں میں۔۔۔"

فوراً ہی وہ کمرے سے بھاگ نکلی پیچھے تک اسے صائم کا قہقہہ سنائی دیا تھا۔۔۔

🔥🔥🔥🔥🔥🔥

"عناب عناب میری بات سنو پلیز ایک دفعہ رکو تو سہی۔۔۔ "

وہ جو یونیورسٹی جانے کے لیے گاڑی میں بیٹھنے لگی تھی صائم کی آواز پر رکی نا جانے کب سے وہ اسی کا منتظر تھا، خود

کو کمپوز کرتے اس نے رخ صائم کی طرف کیا۔۔۔

بولیں کیا کہنے آئے ہیں اب ویسے صائم باجوہ آپکو نہیں لگتا کافی دیر ہو چکی ہے اب، کیوں آئے ہیں میری "

"زندگی میں واپس جب گئے تھے تو لوٹے کیوں۔۔۔۔

ناچاہتے ہوئے بھی اسکے لبوں پر شکوہ در آیا کس قدر کرب سے صائم نے اسے دیکھا۔۔۔

تم نے میرا انتظار کیوں نا کیا عناب۔۔۔۔؟؟؟ "

بدلے میں محض دکھ سے اتنا بولا وہ، اس کی بات سن وہ ایسے ہنسی جیسے کسی بچے کی معصومانہ بات پر ہنستے

ہیں۔۔۔۔

انتظار کرتی آپ کا کس آس میں، بیچ منجھدار میں مجھے چھوڑ کر چلے گئے تھے آپ یہ تک نا سوچا کیا بیتے گی مجھ پر "

، اندازہ بھی ہے کیسے سنبھالا میں نے خود کو، یقین کی ڈور کیا تھمائی تھی آپ نے جو میں آپ کا انتظار کرتی ایسے

"الفاظ آپ کے منہ سے اچھے نہیں لگتے صائم باجوہ۔۔۔۔

تلخی سے کہتی وہ نظریں جھکا گئی بامشکل سے آنسوؤں کو پیچھے دھکیل پا رہی تھی وہ۔۔۔۔

کیا میری محبت اتنی کمزور تھی عناب کہ تم چند سال میرا انتظار نہ کر سکی، کیا یہی تھا تمہارا مجھ پر کیا "

"بھروسہ۔۔۔۔

ابھی تک وہی سوال تھا اسکا کرب کی انتہا پر تھا وہ۔۔۔

میری محبت اور بھروسے کو چھوڑیں اپنے بارے میں کیا خیال ہے، ویسے بہت کمزور انسان نکلے آپ، خود پر "

ابھی تک پچھتاوہ ہے آخر کس شخص کو دل میں جگہ دی، معلوم ہوتا تو کبھی آپ کا انتخاب نا کرتی، آپ نے نا

صرف میرے بلکہ بابا کے یقین کو بھی ریزہ ریزہ کر دیا صائم، وہ دنیا میں سب سے زیادہ آپ کو اہمیت دیتے تھے،

آپ سے محبت کرتے تھے اور آپ نے کیا کیا، میرا اور ان کی ذات کا تماشا بنا دیا پوری دنیا کے سامنے رسوا کر دیا،

"نہیں کیا امید لیے ادھر چلے آئے آپ اور کس حیثیت سے شکوہ کر رہے ہیں مجھ سے۔۔۔

اسکی بے اعتنائی صائم کے دل لو چھلنی کر گئی۔۔۔

میں مجبور تھا عناب پلیز مجھے معاف کر دو، بھول جاؤ سب یاد رکھو تو بس ہماری محبت کو، یار میرے پاس واپس "

"لوٹ آؤ ورنہ تمہارا صائم مر جائے گا۔۔۔

وہ مردہو کر رو پڑا تھا دل کا درد نا قابل برداشت تھا اور محبت میں ناکامی نا قابل قبول۔۔۔

کیا کہا، واپس آجاؤں آپ کے پاس؟ ہوش میں تو ہیں، نکاح ہو چکا ہے میرا صائم باجوہ کسی کی امانت ہوں میں "

، نہیں کیا سوچ کیا رکھا ہے آپ نے کیا امید ہے آپکو کہ میں اس انسان کو آپ کے لیے چھوڑ دوں گی جس نے

NOVELS MAFIA DISCOVER STORIES, FIND YOURS!

پوری دنیا سے لڑ کر مجھے اپنایا، جس نے دوبارہ مجھے جینا سیکھایا خود کی ذات سے دوبارہ محبت ہوئی مجھے تو صرف کلان کی وجہ سے اگر پھر سے رشتوں پر اعتبار کرنا شروع کیا تو کلان سے مل کر، وہ شخص عشق کرتا ہے مجھ سے آپ تو اس کی برابری کے بھی نہیں، جو اپنی سو کالڈ مجبوری کی آڑ میں دنیا کے سامنے میری ذات کو سوالیہ نشان بنا کر بھاگ نکلے، مزید میرا منہ نا ہی کھلوائیں تو اچھا ہو گا۔۔۔"

بھڑکتے ہوئے وہ اتنے سالوں کا غصہ اس پر اتر گئی۔۔۔

تم مجھ سے محبت کرتی تھی عناب وہ شخص کیسے درمیان میں آگیا۔۔۔؟؟؟ "

بے یقینی سے وہ اسے دیکھے گیا جس کے چہرے پر اس سوال سے استہزائیہ مسکراہٹ اُمڈ آئی تھی۔۔۔

مجھے بھی یہی غلط فہمی تھی کہ شاید میں آپ سے محبت کرتی ہوں، اب سمجھی وہ محبت نہیں بچپنا تھا، اگر تب " عقل ہوتی تو آپ کی اصلیت جان جاتی، کلان کے میری زندگی میں آنے پر پتہ چلا مجھے محبت ہوتی کیا ہے میں تن من اور روح سے صرف اپنے کلان کی ہوں، یہ وہ شخص ہے جس نے مجھے محبت کے معنوں سے روبرو کروایا، چاہے جانے کا احساس کیا ہوتا ہے یہ بتایا، مجھے لے کر وہ کبھی اپنی انا اور مجبوری کی آڑ کا بہانہ نہیں کرتا، میرے لیے وہ اپنی ذات کی نفی تک کر دیتا ہے،

ہاں میں آپ کو پسند ضرور کرتی تھی کیونکہ بچپنے میں آپ کی توجہ مجھے اچھی لگی، دوست تھے آپ میرے میری زندگی کے پہلے مرد جن کے لیے خالص جذبات رکھے میں نے لیکن جب مجھے آپ چھوڑ کر بھاگ نکلے بہت سی راتیں روتی رہی میں، خود کی ذات سے نفرت کرنے لگی، بابا تو بلکل خاموش ہو گئے تھے، لوگوں کے طعنوں نے انھیں توڑ کر رکھ دیا، چھوڑ کر آپ مجھے گئے اور سوال بھی میرے کردار پر اُٹھے، تب مجھے شدید نفرت ہو گئی آپ سے جس میں اضافہ ہر گزرتے سال ہوتا گیا، یہی ویلیو رہ گئی تھی آپ کی میرے نزدیک، جانتے ہیں جب کلان میری زندگی میں آئے تو میں دل ہی دل میں شکریہ ادا کرنے لگی آپکا کہ آپ کے چھوڑنے کی وجہ سے ایک مکمل، مضبوط اور مجھ پر بھروسہ کرنے والا انسان میرا نصیب بنا، پر اب میرا آپ سے نفرت کا بھی رشتہ ختم ہو گیا اس قدر خوش ہوں میں اپنی زندگی میں کہ کسی ناطے بھی آپکو اپنے دل میں جگہ نہیں دیتی مکمل بھول جانا چاہتی ہوں امید ہے آپ میرے فیصلے کی عزت کریں گے۔۔۔"

سپاٹ لہجے میں اسے کہتی وہ گاڑی میں بیٹھ وہاں سے چلی گئی، اسکی گاڑی کو دیکھتا صائم فرش پر ڈھے سا گیا پھوٹ پھوٹ کر روتا وہ ہاتھ فرش پر مارنے لگا، گزرے سال اس کی آنکھوں کے سامنے لہرا گئے تھے۔۔۔

یار کی آنکھ میں نفرت نے ہمیں مار دیا ۶۶۶۶۶۶۶

مرنے والے تھے کہاں یار کی تلوار سے ہم،،،،،،

🔥🔥🔥🔥🔥🔥

عناب فیاض باجوہ اور بلقیس بیگم کی اکلوتی اولاد تھی اس کے بعد خواہش ہونے کے باوجود خدانے انھیں دوسری اولاد سے نانوازا، بچپن سے ہی بہت پیار اور لاڈ سے پالا گیا اسے دنیا کی ہر آسائش اسے بن مانگے دی گئ وہیں صائم فیاض صاحب کی بہن کا اکلوتا بیٹا تھا ایک کار ایکسیڈینٹ میں اس معصوم بچے کے والدین دونوں خالق حقیقی سے جا ملے۔۔۔

صائم تو صائم خود فیاض صاحب کے لیے بھی وہ وقت بہت کڑا تھا بہت مشکل سے انھوں نے اس بچے کو سنبھالا، اپنی بہن بہت عزیز تھی انھیں، صائم محض بارہ برس کا تھا جبکہ عناب چار برس کی، وہ اسے بھی اپنے ساتھ ہی لے آئے بیٹا بنا کر۔۔۔۔

فیاض صاحب نے عناب اور صائم میں کبھی فرق نا کیا بلکہ یہ کہنا غلط نہیں ہوگا کہ صائم کو وہ عناب سے بھی زیادہ چاہتے تھے مگر بلقیس بیگم کو صائم ایک آنکھ نا بھاتا انھیں تو یہی شکوہ رہتا کہ اپنے بھانجے کی خاطر وہ ان ماں بیٹی کا

خیال نہیں رکھتے، دوسری سمت صائم انھی لوگوں کو اپنی کل کائنات سمجھے بیٹھا تھا فیاض صاحب نے صائم کو اچھی تعلیم دلائی۔۔۔

اس کی ہر خواہش پوری کی اسکی ہر سہولت کا خیال رکھا پڑھائی کے بعد صائم نے فراز صاحب کا بزنس میں ہاتھ بٹانا شروع کردیا تقریباً سارا بزنس ہی سنبھال لیا تھا اس نے، فیاض صاحب جہاں اس بات سے خوش تھے وہیں بلقیس بیگم کے سینے پر سانپ لوٹنے لگے بقول انکے صائم ساری دولت ہڑپنا چاہتا تھا۔۔۔

عناب اور صائم کی بہت اچھی انڈرسٹینڈنگ تھی وہ جو اداس رہنے لگی تھی صائم کے زندگی میں آنے کے بعد اسکی زندگی میں وہ خلا پُر ہو گیا تھا جو وہ اکیلے پن کا محسوس کرتی تھی،

صائم اس کا بہت اچھا دوست تھا اور وقت کے ساتھ ساتھ یہ دوستی پسندیدگی میں بدلتی چلی گئی۔۔۔۔

فیاض صاحب نے یہ دیکھتے ہوئے صائم اور عناب کا رشتہ پکا کر دیا تھا ابھی عناب بہت چھوٹی تھی صرف سترہ برس کی تھی وہ اور صائم پچیس برس کا، بلقیس بیگم کی شدید مخالفت کے باوجود فیاض صاحب نے ان کی منگنی اناؤنس کردی، صائم تو بہت خوش تھا وہ عناب کو جان سے بڑھ کر چاہتا تھا اگر اس نے کبھی کسی سے محبت کی تھی تو وہ صرف عناب تھی بچپن سے ہی عناب کو لے کر وہ بہت حساس تھا۔۔۔۔

NOVELS MAFIA DISCOVER STORIES, FIND YOURS!

جس گھڑی کا ان سب کو شدت سے انتظار تھا آخر وہ آ گئی صائم دل جوئی سے اپنے روم میں تیار ہونے میں مصروف تھا ابھی کچھ دیر کے بعد اس کی منگنی تھی خوشی اسکے ہر انداز سے نمایاں ہوتی، پرفیوم چھڑک اس نے واسکٹ کے بٹن بند کرنے شروع کیے کہ اچانک بلقیس بیگم نے کمرے میں قدم رکھا۔۔۔

ممانی جان آپ، اگر آپ کو کوئی کام تھا تو مجھے کہا ہوتا میں حاضر ہو جاتا، خیرت تو ہے آپ اتنی پریشان کیوں دیکھائی دے رہی ہیں۔۔۔۔"

وہ احتراماً انھیں کہتا فکر مندی سے قریب ہوا۔۔۔

"مجھے جو تم سے کام ہے امید کرتی ہوں تم میری بات کی لاج رکھو گے۔۔۔۔ "

سنجیدگی سے اسے دیکھتی وہ گویا ہوئی صائم انکی کی بات پر ہمہ تن گوش ہوا۔۔۔

"جی بولیں ممانی جان۔۔۔۔ "

دیکھو صائم عناب ہماری اکلوتی اولاد ہے کیا کیا خواب نہیں دیکھے ہم نے، کتنے ارمان ہیں ہمارے، شہزادیوں جیسی ہے میری بیٹی تم خود مجھے بتاؤ کیا تم اس کے لائق ہو، بالکل نہیں، بچپن سے تم ہمارے ٹکڑوں پر پلتے آ

رہے ہو، تمہارا اپنا کیا ہے ابھی بھی نا کے تم اپنی پہچان بناتے اپنا کاروبار کرتے الٹا تم اس کاروبار پر قبضہ جما کر بیٹھ

"گئے جس پر عناب کا حق ہے، اس کے باپ کی پروپرٹی ہڑپنا تم چاہتے ہو۔۔۔۔

دل کی بھڑاس وہ آج نکال رہی تھیں صائم بلقیس بیگم کی باتوں پر صدمے کی کیفیت میں چلا گیا اتنی کڑواہٹ

اتنی نفرت تھی ان کے دل میں اس کے لیے۔۔۔۔

میں تمہارے آگے ہاتھ جوڑتی ہوں یہ منگنی نہ کرو، پہلے اپنے آپ کو اس قابل بناؤ پھر میں خود عناب کو "

تمہارے ہاتھوں سونپوں گی، ایک میری بیٹی ہے اس کے مستقبل کے ساتھ مت کھیلو کچھ تو خیال کرو

"صائم۔۔۔۔

وہ ہاتھ جوڑ اسے شرمندہ کر گئی۔۔۔۔

ممانی جان یہ آپ کیا کہہ رہی ہیں آج ہماری منگنی ہے، باہر پورا خاندان جمع ہے اور عناب وہ منتظر ہے "

"میری۔۔۔۔

وہ پریشانی سے سر تھام گیا وہ اس سے مانگ بھی رہی تھیں تو کیا جو سوچ ہی صائم کا دل چیر جاتی۔۔۔

واہ تم تو بہت چالاک نکلے صائم جانتی ہوں میں تم عناب کے ساتھ منگنی اس لیے کر رہے ہو تاکہ تمہیں یہ "
گھر، جائیداد اور چلا چلایا بزنس مل جائے، کتنے خود غرض ہو تم کیسے ہم پر ہی بوجھ بنے رہنے کا ٹھانے ہوئے
ہو۔۔۔"

بلقیس بیگم نخوت بھرے انداز میں اس کے چہرے کا رنگ ہی اڑا گئی۔۔۔

بس کر دیں ممانی جان میں آپ کی عزت کرتا ہوں اس کا یہ مطلب نہیں آپ میری محبت کی توہین کریں، "
میری نیت پر کیچڑ اچھالیں۔۔۔"

اس تذلیل پر ضبط کے باعث اسکا چہرہ سرخ ہو چکا تھا۔۔۔

توہین اُن کی کی جاتی ہے جن کی کوئی عزت ہو دوسروں کا نوالہ کھانے والوں کی عزت نہیں کی جاتی جوتے "
مارے جاتے ہیں انھیں، بہت کر لیا برداشت، بہت دیکھ لیے تمہارے تیور، اگر ذرا سی بھی غیرت باقی ہے تم
میں تو کچھ بن کر دکھاؤ پھر آنا میرے سامنے میں خود عناب کا رشتہ تمہارے ساتھ کروں گی، لیکن نہیں تم میں
اتنی غیرت ہے ہی نہیں، بیٹھ کر دوسروں کے نوالے کھانے کی عادت پڑ چکی ہے، سب چھیننا جانتے ہو تم نا کہ
محنت کرنا۔۔۔"

NOVELS MAFIA
DISCOVER STORIES, FIND YOURS!

وہ تو اسے کھری کھوٹی سنا کر چلی گئی مگر صائم کو لگا جیسے کسی نے پگھلا ہوا سیسا اس کے کانوں میں انڈیل دیا ہو،

بغیرت، دوسروں کا نوالہ کھانے والا یہ الفاظ اس کے کانوں میں گونج رہے تھے، اس نے پورا کمرہ اُلٹ پُلٹ کر دیا، غصے سے بے حال تھا وہ۔۔۔۔

"ٹھیک ہے ممانی جان اگر آپ یہ چاہتی ہیں کہ میں کچھ بن کر آؤں تو میں اپنے دم پر کچھ بن کر آؤں گا اپنی عناب کے سامنے اس کے لائق بن کر۔۔۔"

پختہ فیصلہ کیے وہ رات خاموشی سے سب کو بنا بتائے اپنی منگنی چھوڑ وہاں سے چل دیا جبکہ عناب اور باقی سب اسکے انتظار میں بیٹھے تھے۔۔۔

🔥🔥🔥🔥🔥🔥

عناب صائم کے جانے پر مکمل ٹوٹ گئی تھی اسکی جدائی سے زیادہ اپنا بھروسہ ٹوٹنے کا دکھ تھا اسے، لوگ اس کے کردار پر انگلیاں اُٹھانے لگے، کتنے ہی خاندان کے لوگوں کے منہ سے سنا تھا اس نے کہ کوئی تو بات ہوگی جو یوں صائم بھاگ گیا،

کئیوں نے یہ تک کہہ دیا لگتا ہے صائم کا دل بھر گیا ہو گا آخر ایک ساتھ رہتے تھے بھکنے میں کون سا وقت لگتا ہے ،ان تلخ باتوں نے عناب کو توڑ کر رکھ دیا۔۔۔۔

فیاض صاحب بلکل خاموش ہو گئے تھے لیکن انہوں نے خود کو سنبھالا اور عناب کو اس سخت مرحلہ سے باہر نکالا، وہ گزرتے وقت کے ساتھ صائم سے نفرت کرنے لگی تھی پھر اس کی زندگی میں کلان ملک داخل ہوا جس نے اس کی زندگی ہی بدل دی۔۔۔۔

🔥🔥🔥🔥🔥🔥

عائمہ مجھے آفس سے لیٹ ہو رہا ہے یار تم کیا آئے روز ضد کرنے لگ جاتی ہو میں تمہیں یونیورسٹی چھوڑ کر "

"آؤں، نا تو بچی ہو تم نا ہی ڈرائیوا ور گاڑیوں کی کمی ہے تمہیں، مگر تمہیں تو مجھے تنگ کرتے سکون ملتا ہے۔۔۔۔

وہ جینز شرٹ پہنے بال ڈائی کیے فُل تیار ہوئی اس کی گاڑی کے ساتھ ٹیک لگائے کھڑی عائمہ کو دیکھ اچھا خاصا چڑ گیا تھا۔۔۔

"کیونکہ میں چاہتی ہوں پوری یونیورسٹی دیکھے یہ ہینڈسم بندہ میرا ہے صرف عائمہ ملک کا۔۔۔ "

NOVELS MAFIA
DISCOVER STORIES, FIND YOURS!

بال جھٹکتی وہ اک ادا سے کہہ فرنٹ سیٹ پر بیٹھ گئی، کلان نے ماتھے پر شکنیں ڈال بیزاری سے اسے دیکھا اور خود بھی ڈرائیونگ سیٹ سنبھال گاڑی سٹارٹ کی۔۔۔۔

فاریور کائینڈ انفارمیشن ابھی منگنی ہوئی ہے شادی میں بہت ٹائم ہے ویسے بھی ایسی چھچھوری حرکتیں زہر لگتی "ہیں مجھے۔۔۔۔"

کلان نے اسے باور کروایا بدلے میں عائمہ ہنس دی تھی۔۔۔۔

ہاں تو کیا ہوا منگنی ہوگئی ہے مطلب شادی بھی ہو جائے گی، پسند ہو میری تم جان تو کبھی نہیں چھوڑوں " "گی۔۔۔۔

اسکی بات سن کلان نے سپیڈ تیز کردی عائمہ اس کے ماموں کی بیٹی تھی یہ رشتہ بھی عائمہ کی ضد پر ہی ہوا، کلان اپنی ماں نورین سے بہت پیار کرتا تھا اور نورین اپنے بھائی پر جان نچھاور کرتی تھیں، اپنی ماں کی خاطر ہی کلان ملک نے یہ منگنی کی ورنہ عائمہ اسے ایک آنکھ نا بھاتی، اسکی سوچ کے برخلاف شخصیت تھی اسکی بہت ہی بے باک اور منہ پھٹ قسم کی لڑکی تھی وہ، ہمیشہ اپنی حرکتوں سے وہ کلان کو زچ کیا کرتی۔۔۔۔

لیکن تمہارے دکھاوے کی وجہ سے میرے آفس کا بہت نقصان ہوتا ہے، تمہیں ناسہی پر مجھے وقت کی بہت "

"قدر ہے۔۔۔۔

اسکی بات پر عائمہ قہقہہ لگا ہنس دی۔۔۔۔

اُووو کم اون کلان،اس سے تمہیں کیا فرق پڑنا،اتنے بڑے بزنس مین کے منہ سے یہ چھوٹی باتیں اچھی نہیں "

"لگتی۔۔۔۔

وہ اسکی بات پر لب بھینچ کر خاموشی سے ڈرائیونگ کرنے لگا کچھ دیر میں کلان نے اسے یونیورسٹی گیٹ پر

ڈراپ کیا

مگر عائمہ بجائے اترنے کے ویسے ہی بیٹھی رہی۔۔۔

"کیا مسلہ ہے اتر واب۔۔۔ "

وہ بیزاری سے گھڑی دیکھتے بولا۔۔۔

کلان پلیز دیکھو میری فرینڈز وہاں کھڑی ہیں پلیز باہر نکل کر ان سے مل لو،وہ تمہیں دیکھنے اور ملنے کو بہت "

بے تاب ہیں،پلیز کلان میں چاہتی ہوں پورے ڈیپارٹمنٹ کو پتہ چلے تمہاری اور میری منگنی ہو چکی ہے،

"جانتے ہو کتنے فخر کی بات ہے سب لڑکیوں کا کرش میرا ہونے والا ہسبنڈ ہے۔۔۔۔

کلان کو اسکی سوچ پر افسوس ہوا۔۔۔۔

یہ شوق تو تم واٹس ایپ پر سٹیٹس لگا کر بہت پہلے ہی پورا کر چکی ہو اور فیس بک پر بھی اناؤنس کر دیا تھا بمعہ "

"میری تصویر کے تو پھر اس حرکت کا مطلب۔۔۔۔

وہ اسے غصے سے گھورتا ایک ایک لفظ چباتا بولا۔۔۔۔

پلیز کلان صرف ایک دفعہ مل لو پھر آئندہ کبھی نہیں کہوں گی پرامس،کتنے کانفیڈینس سے کہا تھا میں نے "

"یوں بے عزت تو نا کرواؤ مجھے۔۔۔۔

وہ اسکی منت کے آگے ہار مان ہی گیا جلدی آفس جانا تھا اسے اور عائمہ اپنی ضد منوائے بغیر گاڑی سے نا اترتی،

لب بھینچ دروازہ کھول وہ باہر نکلا،عائمہ خوشی سے چہک اٹھی کلان کا ہاتھ پکڑ وہ چل پڑی تھی،اسکی سبھی

دوستیں بھی بلکل اسی کی طرح پاگل اور بے باک تھیں،وہ تو دیوانی ہو گئی اس خوبرو شخص کی وہیں اہان کو بے حد

NOVELS MAFIA
DISCOVER STORIES, FIND YOURS!

بری لگی وہ منہ ہی منہ می بڑبڑاتا ہوا اپنی گاڑی کی طرف واپس آرہا تھا وہ، سر اٹھا ایک نظر آسمان کو دیکھا اس نے

جو برسنے کو بے تاب تھا۔۔۔۔۔

ٹھنڈی ہوا بہت زوروں سے چل رہی تھی اچانک ہی موسم بدل گیا، وہ جلدی جلدی قدم اٹھانے لگا کہ اس کا

کسی سے ٹکراؤ ہوا اس سے پہلے وہ وجود گرتا کلان نے جھٹ سے اسے تھام لیا تھا۔۔۔۔۔

عناب تیزی سے اپنے ڈیمارنمنٹ پہنچنا چاہتی تھی آج ویسے بھی لیٹ ہو گئی تھی وہ، فوراً گاڑی لاک کرتی وہ تقریبا

بھاگتے ہوئے اپنے ڈیپارٹمنٹ جا رہی تھی کہ راستے میں اس کا پیر کسی پتھر سے جا ٹکرایا اس کے باعث وہ منہ

کے بل گرنے والی تھی کہ کسی شخص نے اسے تھام لیا۔۔۔

عناب کے تمام نوٹس گر چکے تھے گیلے بالوں سے کلپ بھی اتر کر گر گیا کلان نے دلچسپی سے اس لڑکی کو دیکھا جو

اس کی بانہوں میں کھڑی اپنی خوبصورت نیلی آنکھوں سے اسے گھور رہی تھی، سنہری بال ہوا میں لہرا رہے

تھے۔۔۔۔۔

NOVELS MAFIA
DISCOVER STORIES, FIND YOURS!

پہلی نظر میں ہی یہ دوشیزہ اس کے دل میں اتر گئی جو وائٹ جینز کے اوپر فیروزی لانگ شرٹ پہنے بڑا سا دوپٹہ گلے میں ڈالے ہوئے تھی اسکا یہ سادہ سا حلیہ بھی کلان کو بے حد خوبصورت لگا اسکے دل نے بیٹ مس کی تھی آنکھوں میں چمک امڈ آئی تھی جیسے برسوں کی تلاش مکمل ہوئی ہو۔۔۔

"شکریہ آپ کی ہیلپ کا مجھے گرنے سے بچالیا، مگر اب مجھے گھورنا بند کر کے چھوڑ سکتے ہیں آپ۔۔۔ "

اس نے کہتے کاندھے پر دباؤ ڈالے اہان کو دور دھکیلا اور جھک کر اپنے نوٹس اُٹھانے لگی جو ادھر اُدھر اُڑ رہے تھے وہ بھی نیچے جھک کر اس کے ساتھ پنجوں کے بل بیٹھ گیا، نوٹس اکٹھے کرتے ہوئے عناب کے بال بھی ہوا کے ساتھ لہرا رہے تھے جنھیں وہ بار بار چہرے سے پیچھے غصے سے ہٹا رہی تھی، کلان نے اس کے بالوں کو چھونے کے لیے ہاتھ بڑھایا ہی تھا کہ اس نے سخت گھوری سے نواز دیا۔۔۔

کیا دیکھ رہے ہیں مجھے، آج سے پہلے کوئی لڑکی نہیں دیکھی اتنا تو ہوا نہیں نوٹس اُٹھانے میں میری ہیلپ کر دیں۔۔۔"

وہ مسکراتے ہوئے اس کے نوٹس اکٹھے کرتا عناب کے سامنے کر گیا، جھپٹنے کے انداز میں عناب نے اپنے نوٹس اس کے ہاتھ سے لیے تھے اور آٹھ کر اپنے ڈپارٹمنٹ کی طرف بڑھنے لگی کہ کلان کی آواز اسکے قدم روک گئی۔۔۔۔

"ویسے آپ کے ہاں تھینک یُو کرنے کا رواج نہیں ہے کیا اتنی بے رخی۔۔۔۔ "

غصے سے مڑ کر وہ اسے ترچھی نظروں سے گھورنے لگی۔۔۔

بلکل ہے لیکن جس انداز میں آپ مجھے گھور رہے تھے یو نو واٹ میرا دل کیا آپ کی آنکھیں نکال کر کہیں " "پھینک دوں۔۔۔۔

وہ دانت پیستی ایک ایک لفظ چباتے بولی۔۔۔۔

السلام علیکم

جلدی سے ہمارے

Facebook page, TikTok, Instagram, Pinterest

کو لائیک کر دے۔

۔تاکہ ہم آپ کیلئے اور بھی اس طرح کی پی ڈی ایف شئیر کرتے رہے۔۔۔ شکریہ۔۔۔

NOVELS MAFIA
DISCOVER STORIES, FIND YOURS!

"ہائے۔۔۔۔ "

کلان نے آنکھیں بند کیے ادا سے دل پر ہاتھ رکھا۔۔۔۔

تیری صورت سے ہے عالم میں بہاروں کو ثبات ؎؎؎؎؎؎؎

تیری آنکھوں کے سوا دنیا میں رکھا کیا ہے،،،،،،،

یہاں بھی معاملہ ایسا ہی ہے اس دل کی ضد ہے آپ کی آنکھیں اپنے پاس ہی رکھ لوں یار قسم سے بہت "

"خوبصورت ہیں۔۔۔۔

کلان نے دور سے ہانک لگائی۔۔۔۔

"بے شرم انسان۔۔۔۔ "

بنا رکے وہ اپنے ڈیپارٹمنٹ چلی گئی وہ دور تک اسے جاتا دیکھتا رہا، بارش بہت تیزی سے برسنے لگی تھی جس کی

پرواہ کیے بنا وہ کتنی ہی دیر اس بارش میں کھڑا بھیگتا رہا اور پھر مسکراتے ہوئے اپنی گاڑی کی طرف بڑھا ہی تھا کہ

اسے ایک بریسلٹ گراد کھائی دیا جو یقیناً عناب کا تھا، مسکراتے ہوئے کلان نے وہ بریسلیٹ اُٹھاتے لبوں سے لگایا اور گاڑی میں بیٹھ اسے سٹارٹ کر دیا۔۔۔۔

🔥🔥🔥🔥🔥🔥

"اٹھ جائیں کلان اتنی دیر تک کون سوتا ہے۔۔۔۔ "

وہ گہری نیند کی آغوش میں تھا کہ اچانک کوئی نسوانی آواز سماعت میں جاتے ہی لمحوں میں اسکے حواس بیدار ہوئے یہ وہی آواز تھی جس نے کلان ملک کی دھڑکنیں منتشر کر دی آخر کیسے نا پہچانتا وہ اسے، ہاں بس اسکے نام سے انجان ضرور تھا وہ جبکہ جگہ تو اس سحرا نے اسکے دل میں بنالی تھی۔۔۔

سیکنڈوں میں اسکے چہرے پر مسکراہٹ پھیلی دونوں بازو کھول اس نے اپنی جانب سے اسی وجود کو باہنوں میں بھرنا چاہا جو سوار تھی اسکے دماغ پر، بجائے دلی خواہش پوری ہونے کے وہ فرش پر جا گرا تھا جھٹ سے آنکھیں کھول کلان نے پورے کمرے کا جائزہ لیا اسکے سوا وہاں کوئی نا تھا تو کیا یہ خواب تھا اس کا۔۔۔۔

اپنی اس حرکت پر وہ بالوں میں ہاتھ پھیرتا ہنس دیا اس لڑکی کی ایک ہی جھلک کلان ملک کو دیوانہ بنا گئی تھی کچھ سوچتے ہوئے وہ فوراً کھڑا ہوتا فریش ہونے باتھروم میں گھس گیا صبح تو ویسے بھی ہو چکی تھی۔۔۔۔

اگلی کچھ ہی دیر میں وہ مکمل تیار ہوئے بغیر ناشتہ کیے عائمہ کے گیٹ کے باہر پہنچ مسلسل ہارن دے رہا تھا، وہ بھاگتی ہوئی اپنی چیزیں اٹھاتی باہر چلی آئی، وہ حیران تھی آخر کیسے کلان خود ہی اسے پک کرنے چلا آیا۔۔۔

کہیں میں کوئی خواب تو نہیں دیکھ رہی، یہ تم ہی ہو نا، افففف کلان اتنی بھی کیا جلدی تھی ایسا بھی کیا ہو گیا اگر "

"آئے ہو تو ویٹ بھی کر لیتے تھوڑا مجھے تیار تو ڈھنگ سے ہونے دیتے۔۔۔۔

ڈرائیونگ سیٹ پر بیٹھتی وہ بالوں کو سنوارتی گویا خفگی ظاہر کر گئی کلان نے غور سے اسے دیکھا، بے زارگی فوراً چہرے پر چھا گئی۔۔۔

"اور کتنا تیار ہونا تھا، بیوٹی پالر تو بنی بیٹھی ہو۔۔۔۔ "

وہ اس کے میک اَپ سے اٹے چہرے کو نشانہ بنائے ہوئے تھا۔۔۔۔

شٹ اپ کلان خبر دار اگر تم نے میرے میک اپ کے بارے میں کچھ کہا تو، تم بتاؤ تمہیں آج کیا ہوا جو مجھے " یونیورسٹی ڈراپ کرنے خود چلے آئے، خیریت تو ہے، ورنہ میری ہزاروں منت کرنے کے باوجود تم ڈھیروں "احسان کر کے مجھے لینے آتے تھے، مجھے تو معاملہ اور ہی لگ رہا ہے۔۔۔۔

وہ جانچتی نظروں سے اسے گھورنے لگی اسکا مشکوک انداز کلان کو گڑبڑا گیا۔۔۔۔

نہیں تو وہ تو آج میری کوئی میٹنگ نہیں تھی تو سوچا تمہیں ڈراپ کر دوں تاکہ تمہیں اپنی دوستوں کے "

"سامنے شو کرنے کا موقع فراہم ہو، ورنہ اور تو کوئی بات نہیں۔۔۔۔

وہ مسکراتا ہوا اس پر طنز کر گیا اصل بات فلحال چھپائے ہی رکھنا چاہتا تھا وہ، عائمہ نے سر جھٹک کر رخ بدلا۔۔۔۔

اچھا ویسے عائمہ تمہارے ڈپارٹمنٹ میں کوئی نیلی آنکھوں والی لڑکی ہے کیا۔۔۔؟؟؟ "

اس نے اپنے مطلب کی بات پوچھ تھی جس کے لیے وہ عائمہ کو ڈراپ کرنے جا رہا تھا وہ اس کی بات پر کھلکھلا کر

ہنس دی، کلان نے گھور کر اسے دیکھا۔۔۔۔

"کوئی جوک سنایا ہے کیا تمہیں میں نے سمپل سا سوال ہے ایک۔۔۔۔ "

چہرے پر سنجیدگی در آئی تھی۔۔۔۔

اور نہیں تو کیا جوک ہی تو ہے، یہ مشرق ہے مسٹر کلان یہاں نیلی آنکھیں نہیں پائی جاتی، اگر ہیں بھی تو وہ لینز "

کا کمال ہو گا، ویسے تم نے کہاں دیکھی یہ نیلی آنکھوں والی لڑکی، چکر کیا ہے۔۔۔۔؟؟؟

عائمہ نے مشکوک انداز میں کلان سے پوچھا وہ ایک پل کے لیے گڑبڑا گیا تھا۔۔۔۔

نہیں وہ میں نے نہیں دیکھی، اچھا ویسے تمہاری ساری فرینڈز عجیب سی کیوں ہیں، بلکل تمہاری "

"طرح۔۔۔

آخر کے تین لفظ اس نے دل میں کہے تھے۔۔۔

ان سبھی سے ملنے کے بعد موڈ ہی خراب ہو گیا میرا، اس لیے تم سے پوچھ رہا تھا کوئی حسن بھی ہے کیا "

"تمہارے ڈپارٹمنٹ میں یا پھر ایسی ہی فضول بے باک لڑکیاں پائی جاتی ہیں اُدھر۔۔۔

بات ہی بدل دی تھی اس نے۔۔۔

کیا ہو گیا ہے تمہیں ایسے میری فرینڈز کی انسلٹ تو نا کرو اتنی اچھی تو ہیں وہ، موڈ خراب ہو گیا کا کیا "

"مطلب۔۔۔

کلان کی بات عائمہ کو آگ ہی لگا گئی وہ کیوں بار بار اس کی فرینڈز کو عجیب کہتے بے عزتی کر رہا تھا۔۔۔

"جی جی بہت اچھی ہیں وہ تو اور کافی خوبصورت بھی بالکل تمہاری طرح۔۔۔ "

وہ عائمہ کے چہرے پر ڈھیر سارا میک اَپ تھوپا دیکھ طنزیہ بولتا مسکرا دیا عائمہ اس بات پر شرما گئی تھی وہیں کلان

نے بیزاری اور کوفت سے اسے شرماتے دیکھ رخ بدلا۔۔۔

وہاں جانے کے بعد بھی کوئی فائیدہ ناہوا کافی دیر کھڑے رہنے کے باوجود عناب اسے دیکھائی نادی ناجانے آج وہ جلدی یونیورسٹی چلی آئی تھی یا چھٹی کی تھی اس نے کلان کا چہرہ ہی مرجھا گیا اسکی ساری محنت بے کار گئی تھی، بے دلی سے گاڑی سٹارٹ کر وہ آفس کے لیے نکل پڑا۔۔۔۔

اگلے دن بھی یہی حال تھا عناب کا دیدار وہ پھر نا کر پایا اب تو دل اس قدر بے چین تھا کہ کلان کو کہیں سکون نا ملا، اس لڑکی کی ایک جھلک دیکھنے کی خاطر وہ پاگل ہوئے جا رہا تھا، آج بھی مایوس ہوئے وہ واپس لوٹ گیا۔۔۔۔

آج تیسرا دن تھا وہ مسلسل یونیورسٹی کے اسی احاطے میں کافی دیر تک کھڑا اس کا انتظار کرتا رہا جہاں وہ اس سے ٹکرائی تھی مگر وہ دشمنِ جاں اسے آج بھی نظر نا آئی، روز کی طرح آج بھی وہ مایوس ہو کر پلٹنے لگا تھا کہ وجود کے ساتھ دل بھی ٹھہر سا گیا۔۔۔۔۔

بلیک ڈریس پہنے گلے میں سٹالر ڈال کر بنا ادھر اُدھر دیکھے وہ بھاگتی ہوئی جا رہی تھی کلان حیران ہوا تھا، آخر اس لڑکی کو اتنی جلدی کیا ہے اگر اتنی ہی جلدی تھی تو وقت پر آئے کرے،

اس سے پہلے وہ لڑکھڑاتی کلان نے اس کی کلائی پکڑ کر آج پھر اسے گرنے سے بچا لیا ورنہ منہ کے بل گرتی عناب زخمی ہو جاتی۔۔۔۔

شکریہ ادا کرتی وہ پلٹی ہی تھی کہ اپنے سامنے کلان کو دیکھ مسکراہٹ کی جگہ غصے نے لے لی، وہ دلچسپی سے اس کے چہرے کو دیکھے گیا جو غصے سے سرخ ہو رہا تھا۔۔۔۔۔

"سنبھل کر چلا کرو یار میں نہیں چاہتا تمہیں کوئی اور سہارا دے۔۔۔۔ "

وہ مسکراتے ہوئے عناب کے سر سے پاؤں تک آگ لگا گیا کس حق سے یہ بات کہی اس نے۔۔۔۔

ہیلو مسٹر کنٹرول یور سیلف، آپ کی پسند ناپسند سے مجھے کوئی غرض نہیں، مجھے کوئی بھی سنبھالے آپ کا اس " "سے کوئی واسطہ نہیں ہونا چاہیے۔۔۔

اسکی ناک بھی غصے سے سرخ ہو چکی تھی جس پر نظر جاتے ہی کلان کی مسکراہٹ گہری ہوئی، اسے خود کو گھورتے پاکر عناب نے اس دن والے لقب سے اسے پکارا۔۔۔۔

"بے شرم انسان۔۔۔۔ "

اسے کہتی وہ اپنے ڈپارٹمنٹ کی طرف چل دی کلان بھی اس کے پیچھے ڈپارٹمنٹ کی طرف مسکراتا ہوا چل پڑا تھا آخر کو اپنی محبت کی معلومات بھی تو حاصل کرنی تھی، واپسی پر ڈرائیونگ کرتے ہوئے کلان کے لب مسکرا رہے تھے۔۔۔۔

عناب فیاض نہیں یہ نام تم پہ سوٹ نہیں کرتا، تمہارا نام عناب کلان ملک ہونا چاہیے، صرف عناب "

"کلان۔۔۔۔

جیب سے عناب کا بریسلٹ نکال اسے لبوں سے چومتا وہ زیر لب بڑبڑایا۔۔۔۔

🔥🔥🔥🔥🔥🔥

وہ یونیورسٹی جانے کے لیے گھر سے نکلی ہی تھی کہ تھوڑی دور پہنچ کر اسے لگا کوئی اس کا پیچھا کر رہا ہے میرر میں

جب عناب نے دیکھا تو ایک کالی لینڈ کروزر اس کا پیچھا کر رہی تھی، عناب کی پیشانی پر سلوٹیں پڑیں۔۔۔۔

"نہیں نہیں، ہو سکتا ہے میری غلط فہمی ہو، آخر کون کرے گا مجھے فولو۔۔۔۔ "

اس نے خود کو تسلی دی تھی، راستہ سنسان تھا وہ جلد از جلد وہاں سے نکلنا چاہتی تھی اس لیے گاڑی کی سپیڈ بڑھا

دی، اس گاڑی نے بھی اپنی سپیڈ بڑھائی تھی کہ اچانک سے اس کی گاڑی کو کراس کرتے ہوئے وہی لینڈ کروزر

اسکے سامنے اپنی گاڑی روک کر عناب کو بھی بریک لگانے پر مجبور کر گئی، اس گاڑی سے نکلنے والی ہستی کو دیکھ کر

عناب کے حواس بگڑے، طیش میں آتی وہ جھٹ سے دروازہ کھول باہر نکلی۔۔۔۔

یہ کیا بدتمیزی ہے مسٹر۔۔۔؟؟؟ "

کلان کا مسکراتا چہرہ اسے آگ لگا جاتا تھا۔۔۔

"بد تمیزی نہیں کہتے اسے، یار مجھے تم سے کچھ امپورٹینٹ بات کرنی ہے گاڑی میں بیٹھو میری۔۔۔ "

بہت تحمل سے کلان نے کہا۔۔۔

پاگل ہو گئے ہیں کیا یا نشہ کر کے آئے ہیں، آپ انجان ہیں میرے لیے کیا امید ہے آپکو، میں آپ کی گاڑی "

"میں بیٹھوں گی، ہر گز نہیں پیچھے کریں اپنی کار ورنہ بہت بری پیش آؤں گی میں۔۔۔

اس کا بس نہیں چل رہا تھا ورنہ کلان کا منہ توڑ دیتی۔۔۔

توڈر رہی ہو تم اٹس اوکے میں تمہاری گاڑی میں بیٹھ جاتا ہوں یار بات ہی تو کرنی ہے اتنا بھڑک کیوں رہی "

"ہو۔۔۔۔

کلان نے جیسے مسئلہ ہی حل کر دیا، عناب غصے سے پاگل ہونے کو تھی۔۔۔۔

ایک بار میں سمجھ نہیں آتی کیا، دیکھیں میرے راستے سے گاڑی ہٹائیں ورنہ پولیس کو کال کروں گی میں وہی "

"سمجھائیں گے آپکو اپنے طریقے سے۔۔۔۔

اس نے دھمکی دیے کلان کو ڈرانا چاہا جبکہ وہ پھر سے مسکرا دیا اس کھو کھلی دھمکی پر۔۔۔۔

دھمکی تو کافی پاور فل ہے تمہاری لیکن ایک مسلہ ہے، یار ہمارے ہاں کی پولیس جب تک آئے گی میں تمہیں "

"کہاں سے کہاں لے جاؤں گا۔۔۔۔

کلان کہ کہی بات عناب کی دھڑکن مدہم کر گئی۔۔۔۔

"واٹ، مطلب کیا ہے آپکی بات کا۔۔۔۔ "

کلان کی بات عناب کا میٹر شارٹ کر گئی تھی وہ گلا پھاڑ کر چلائی کہ اسے اپنے گلے میں خراش محسوس ہوئی تھی۔۔۔۔

آہستہ یار بہرہ کرنا ہے کیا، دیکھو اپنی نازک جان پر اتنا ظلم مت کرو مجھے صرف تم سے دو منٹ بات کرنی ہے "

"ڈیٹس اٹ۔۔۔۔

ایک کان پر ہاتھ رکھتا وہ ہنس دیا تھا۔۔۔

شٹ اپ، آپ یہ اوچھے ہتھکنڈے اپنا کر مجھے ڈرا نہیں سکتے میں ڈرنے والی لڑکیوں میں سے نہیں ہوں، "

"اینٹ کا جواب پتھر سے دینا جانتی ہے عناب باجوہ۔۔۔

اب کی بار لہجہ دھیمار کھے آرام سے کہا اس نے۔۔۔۔

بالکل میں خود چاہتا ہوں تم ڈرو مت بلکہ میں خود تم سے ڈرنے کے لیے تیار ہوں، شادی کے بعد بہت ڈر "

کے رہوں گا یار دن کو رات کہو گی میں رات کہوں گا رات کو دن کہو گی تو میں دن کہوں گا ویسے بھی لڑکیاں

ایسے ہی شوہر کی تو تمنا کرتی ہیں۔۔۔۔"

وہ آنکھ مارتا مزے سے بولا عناب کا بس نہیں چل رہا تھا ورنہ اس کا گلا دبا دیتی، کیوں پیچھے پڑ گیا تھا وہ اس

کے۔۔۔۔

شادی اور آپ سے، لگتا ہے رات کو کوئی خواب دیکھا تھا یا پھر کوئی سستا نشہ کر کے آئے ہیں اسی لیے بہکی "

بہکی باتیں کر رہے ہیں آپ، مجھے دیر ہو رہی ہے راستہ چھوڑیں میرا۔۔۔۔"

وہ تو اسکی رگ رگ سے واقف ہوتی جا رہی تھی تبھی تو جان گئی کیسے خوابوں میں آتی ہی وہ کلان کے۔۔۔۔۔

کافی جاننے لگی ہو مجھے آئی لائک اٹ، سمپل سی بات ہے یار تمہیں جب سے دیکھا ہے میں بِن پیئے بہک رہا "

ہوں اور اب اس نشے کو تا عمر کرنے کا سوچ لیا ہے میں نے۔۔۔۔"

کلان کا جواب سن وہ غصے سے اپنی گاڑی وہیں چھوڑ کر آگے بڑھی

NOVELS MAFIA
DISCOVER STORIES, FIND YOURS!

تاکہ آگے جاکر کوئی ٹیکسی لے لے، اتنا تو سمجھ چکی تھی وہ یہ پاگل انسان اس کی جان نہیں چھوڑنے والا، اس سے پہلے وہ آگے بڑھتی کلان نے اس کا ہاتھ پکڑا عناب کو زبردستی گاڑی میں بیٹھایا اور خود فرنٹ سیٹ پر بیٹھ کر جلدی سے گاڑی سٹارٹ کر دی۔۔۔۔

"یہ کیا بدتمیزی ہے بے ہودہ انسان۔۔۔۔ "

وہ چلائی تھی۔۔۔

"آئی ایم سوری یار بٹ مجھے صرف تم سے دو منٹ بات کرنی ہے، بس میری بات سن لو پھر چلی جانا۔۔۔۔ "

وہ التجائیہ لہجے میں بولا تھا، عناب نے چند ثانیے اسے گھور کر دیکھا اور پھر رخ موڑ لیا۔

"سن رہی ہوں۔۔۔۔ "

ونڈو کی طرف دیکھتی وہ اسے بولنے کا کہہ گئی کلان نے لمبا سانس لیتے ہوئے عناب کو دیکھتے بات شروع کی۔۔۔

یار گھما پھرا کر بات تو کرنی آتی نہیں مجھے، مدعا یہ ہے کہ میں نے جب سے تمہیں دیکھا ہے محبت کرنے لگا "

ہوں وہ بھی انتہا کی، میں چاہ کر بھی تمہیں بھول نہیں پا رہا یار، اب تو یہ دل ضد لگائے بیٹھا ہے تمہیں پانے

کی"۔۔۔۔

عناب اس کی بات سن ہتھے سے ہی اکھڑ گئی۔۔۔۔

اووو تو یہ ہے آپکی امپورٹینٹ بات، چار دن ہوئے ہیں مجھ سے ملاقات کو اور آپ کو مجھ سے شدید محبت ہو "

گئی ڈیٹس گریٹ، ایسے فلمی ڈائیلاگز بہت دیکھے اور سن چکی ہوں میں وہ اور لڑکیاں ہوتی ہوں گی جو امپریس ہو

جاتی ہیں لیکن عناب باجوہ نا تو بے وقوف ہے نا ہی اتنی معصوم، تو اپکا یہ پلین فلاپ ہو گیا، افسوس"۔۔۔۔

عناب استہزائیہ ہنستی اسکا مزاق بنا گئی کلان نے سنجیدگی سے اسے دیکھا۔۔۔۔

محبت ہونے کے لیے تو ایک پل ہی کافی ہوتا ہے عناب، محبت ہونے کے لیے صدیوں کا انتظار نہیں کیا جاتا یہ "

تو ایک لمحہ ہوتا ہے کوئی بھی آپ کے دل میں چپکے سے براجمان ہو جائے، میں ایسا انسان نہیں جو ٹائم پاس کروں

نا ہی کسی لڑکی کو اتنی اہمیت دی ہے کلان ملک نے یہ صرف تم ہو جو میرے دل پر پورے حق اور شان و شوکت

سے قبضہ جما گئی، میں نے کبھی کسی کے لیے ایسا محسوس نہیں کیا محبت کیا ہوتی ہے تم سے مل کر معلوم ہوا مجھے،

"خدا گواہ ہے میرا کہا ایک لفظ بھی جھوٹ نہیں۔۔۔

کلان نے بہت سنجیدگی سے اسے اپنے دل کی بات کہی تھی، عناب نے ترچھی نظروں سے اسے دیکھا۔۔

جو لوگ آپ کی طرح بڑی بڑی باتیں کرتے ہیں نا مسٹر وہ وقت پر ساتھ چھوڑتے ایک پل نہیں "

"لگاتے۔۔۔۔

وہ سپاٹ چہرے لیے گویا ہوئی۔۔۔۔

"یہ تو وقت بتائے گا عناب، بس ایک موقع دے دو۔۔۔۔"

کلان نے بہت نرمی سے التجا کی۔۔۔۔

اچھا تو کیا چاہتے ہیں آپ، مجھ سے دوستی کرنا تا کہ مجھے اچھے سے جان سکیں، ملاقاتوں کا سلسلہ شروع ہو اور "

میں آپ کے ساتھ ہوٹلوں میں انجوائے کروں، آپکی گرل فرینڈ کی حیثیت سے پھر جب شادی کا وقت آئے تو

"آپ سو بہانے کر کے مجھے نیچا دیکھاتے ہوئے چھوڑ دیں۔۔۔۔

وہ نا چاہتے ہوئے بھی تلخ ہو گئی۔۔۔۔

یار اتنا نیگیٹیو کیوں سوچ رہی ہو ایسا نہیں ہوں میں، میں تم سے دوستی نہیں کرنا چاہتا عناب، شادی کرنا چاہتا "

"ہوں، محبت کی ہے کوئی کھیل نہیں یہ۔۔۔۔

اسکا جواب عناب کو بھڑکا گیا۔۔۔۔

"اوہ تو آپ مجھے پرپوز کر رہے ہیں، اس طرح مجھے زبردستی گاڑی میں بیٹھا کر، ویل ڈن مسٹر۔۔۔۔ "

وہ بولتے ہوئے رکی تھی۔۔۔۔

"کلان ملک، میرا نام کلان ملک ہے۔۔۔ "

کلان نے اپنا نام بتایا۔۔۔۔

دیکھیں لیں اب یہاں آپ مجھے پرپوز کر رہے ہیں اور میں آپ کے نام سے ہی واقف نہیں، ہاؤ "

"سٹرینج۔۔۔

وہ تالی بجاتی ہنس دی۔۔۔۔

"عناب تم میری بات سننا نہیں چاہتی تھی تو مجھے یہی طریقہ بہتر لگا۔۔۔۔ "

وہ وضاحت دینے لگا۔۔۔۔

"ٹھیک ہے میں نے سن لی آپ کی بات اب مجھے جانے دیں۔۔۔ "

کلان نے لب بھینچے تھے اس کی بات پر اور گاڑی واپس گھمادی،

اس نے گاڑی کو وہیں روکا جہاں سے عناب کو گاڑی میں بیٹھایا تھا، عناب نے فوراً اترنا چاہا تو کلان نے گاڑی کا دروازہ ایک دم سے لاک کر دیا۔۔۔

"اب کیا بدتمیزی ہے۔۔۔۔ "

وہ غصے سے چیخی۔۔۔

"کوئی بدتمیزی نہیں، وہ تمہیں کچھ دینا تھا۔۔۔"

"مجھے کچھ بھی نہیں چاہیے آپ سے۔۔۔ "

دوٹوک انداز میں کہا اس نے۔۔۔

"میں کچھ نہیں دے رہا تمہاری امانت ہی تمہیں لٹا رہا ہوں۔۔۔ "

کلان نے اس کا بریسلیٹ اسے تھما دیا جسے عناب نے جھپٹنے کے انداز میں اس سے لیا تھا۔۔۔

"یہ آپ کے پاس تھا تھینک گاڈ یہ مجھے بہت عزیز ہے۔۔۔۔ "

اس کے بولنے پر وہ مسکرایا۔۔۔

مجھے بھی بہت عزیز ہے یہ مگر پھر سوچا تمہارے لیے اہم نہ ہو تمہارے آگے مجھے ہر چیز بے معنی لگتی ہے "

"عناب۔۔۔۔

اتنا کہتے کلان نے لاک کھولا عناب اسے گھورتی گاڑی سے اتر کر اپنی گاڑی کی طرف بڑھ گئی اور اندر بیٹھ اسے سٹارٹ کر دیا، کلان نے یونیورسٹی تک اس کا پیچھا کیا تھا اسے یونیورسٹی میں جاتے دیکھ کر کلان نے اپنی منزل کی طرف گاڑی موڑی۔۔۔۔۔

🔥🔥🔥🔥🔥🔥

کیا کہہ رہے ہو کلان ہوش تو ٹھکانے ہیں تمہارے، تم نے ہمیں دوبئی سے ایمرجینسی یہ کہنے کے لیے بلایا "

"تھا۔۔۔۔

نورین کا غصے سے برا حال تھا کلان ملک کی بات سن۔۔۔۔

"دیکھ رہے ہیں ریحان اپنے بیٹے کو، کچھ کہیں گے نہیں۔۔۔۔ "

انھوں نے اپنے شوہر کو پکارا جو خاموشی سے صوفہ پر بیٹھے تھے۔۔۔۔

"کیا کہوں تم نے ہی زبردستی عائمہ سے اس کی منگنی کروائی تھی میں نے تب تمہیں کتنا روکا، منع کیا بھئی جوان اولاد ہے گرم خون ہے کوئی بھی پسند آسکتا ہے جیسے تم مجھے آئی تھی پسند، پر نہیں، کرو مرضی سب اپنی۔۔۔"

انکا دیا جواب نورین کو اور تپا گیا۔۔۔۔

"ایک تو آپ کو ہر ٹائم رومانس سوجھتا رہتا ہے، میں بہت سیریس ہوں ریحان، کیا کہہ رہی ہوں میں آپ سے اس پر فوکس کیے بنا آپ الٹی بات کیے جا رہے ہیں۔۔۔۔"

انکا سر پھٹنے کے قریب تھا درد سے، اس قدر بری طرح چیخی وہ کہ ریحان صاحب سنبھل کر سیدھے ہوئے۔۔۔۔

"صحیح کہہ رہی ہے تمہاری ماں اگر تمہیں کسی اور سے ہی شادی کرنی تھی تو تم نے عائمہ کے رشتے کو ہاں کیوں کی۔۔۔۔"

اپنی بیگم کی حمایت میں وہ بھی بول پڑے۔۔۔۔

یار ڈیڈمام کے لیے کی میں نے ہاں،ان کی خوشی کے لیے،مگر اب میں ایسا نہیں کر سکتا اگر عائمہ سے شادی "

کرلیتاہوں تو میں اسے خوش نہیں رکھ پاؤں گا،بہت سی زندگیاں برباد ہو جائیں گی ڈیڈ میں عناب سے بہت

"محبت کرتاہوں۔۔۔۔

وہ تحمل سے انھیں سمجھانے لگا۔۔۔۔۔

اپنی ماں سے بھی زیادہ محبت کرتے ہو۔۔۔؟؟؟ "

وہ دکھ سے بولی۔۔۔۔۔

نہیں مام آپ کا کوئی نعم البدل نہیں مگر میں اس کے بغیر مر جاؤں گا،آپ جانتی ہیں کتنا حساس ہوں "

"میں۔۔۔۔

وہ کرب سے کہتا چہرے پر ہاتھ پھیرنے لگا۔۔۔۔

اگر تم نے میرے فیصلے کے خلاف جاتے شادی کی تو میں خود کو مار دوں گی کلان،اب سوچ لو کیا چاہیے "

"تمہیں۔۔۔۔

ٹیبل سے بڑی چھری اٹھاتی وہ اپنے گلے پر رکھ گئی،خود کی ضد عزیز تھی انھیں۔۔۔

"مام پلیز۔۔۔۔ "

وہ لپک کر آگے بڑھا۔۔۔۔

"پلیز مام ایسے مت کریں کیوں تکلیف دے رہی ہیں آپ مجھے۔۔۔۔ "

"کلان تم اس لڑکی سے شادی نہیں کرو گے، وعدہ کرو مجھ سے۔۔۔۔ "

وہ اسے دور رہنے کا اشارہ دیتی چھری گلے پر رکھتی دباؤ ڈالنے لگی ریحان صاحب نے جلدی سے آگے بڑھ کر نورین سے چھری چھینی تھی وہ جانتے تھے نورین کے غصے کو، اسی دوران چھری تو ریحان صاحب نے ان سے چھین لی لیکن نورین کا بی پی شوٹ کر گیا ایمر جنسی میں انھیں فوراً ہاسپیٹل لانا پڑا، وہ آئی سی یو کے باہر کھڑا نورین کو کرب سے دیکھ رہا تھا۔۔۔۔

"کلان اپنی ضد چھوڑ دو ورنہ اپنی ماں کو کھو دو گے، تم جانتے ہو اسکی فطرت کو۔۔۔۔ "

ریحان صاحب نے اسے پکارا۔۔۔۔۔

"یہ ضد نہیں ہے ڈیڈ وہ میری زندگی ہے، اگر میں نے اسے چھوڑ دیا تو مر جائے گا آپکا بیٹا۔۔۔۔ "

نظریں اسکی ابھی تک نورین بیگم پر گڑھی تھیں۔۔۔۔

"کلان تم اتنے جذباتی کیوں ہو رہے ہو ایک لڑکی کو لے کر، ایسے تو نہیں تھے تم۔۔۔ "

انھیں اپنے بیٹے کی فکر ہونے لگی۔۔۔

وہ صرف لڑکی نہیں محبت ہے میری، میری زندگی ہے وہ جب میں اسے خود سے دور کرنے کا سوچتا ہوں تو "

میرا دل رکنے لگتا ہے، جب میں سوچتا ہوں وہ کسی اور کی ہو جائے گی تو مجھے ایسا لگتا ہے میرے دل پر کوئی

"ہتھوڑے سے ضربیں لگا رہا ہے، وہ ضرورت ہے میری تاکہ میں سانس لیتا رہوں۔۔۔

وہ سرخ آنکھوں سے کہتا ریحان صاحب کو خاموش چھوڑ کر اندر چلا گیا جہاں اسکی ماں موجود تھیں کافی دیر تک

وہ انکے قریب بیٹھا رہا نورین کے ہوش میں آنے کے بعد کلان نے انکا ہاتھ پکڑ اپنا ماتھا اسکی پشت پر ٹکائے بہت

دھیرے سے انھیں مخاطب کیا۔۔۔

ماما آپ نے جو کہا میں نے ہمیشہ وہی کیا، ہمیشہ آپ کے ہر فیصلے کے آگے اپنا سر جھکایا لیکن آج مجھ سے میری "

واحد خوشی مت چھینیں، میں مر جاؤں گا عناب کے بغیر، میری زندگی سے اسے دور مت کریں ماما پلیز، میری

پہلی اور آخری خواہش مان لیں، میں کبھی آپ کی کسی بات سے انکار نہیں کروں گا آپ جو کہیں گی وہی کروں گا

"میری زندگی کی واحد خوشی مت چھینیں، عناب کو میرا نصیب بننے دیں۔۔۔

وہ منت بھرے انداز میں ان سے التجا کر رہا تھا نورین کے دل کو جکڑا تھا کسی نے انھیں اپنے ہاتھ کی پشت گیلی

محسوس ہوئی وہ تڑپ اٹھی تھیں کلان کے آنسوؤں پر۔۔۔۔

کلان تم رو رہے ہو۔۔۔۔؟؟؟ "

انہوں نے اپنا ہاتھ چھڑایا کلان کی آنکھوں میں آنسو دیکھ کر وہ بوکھلا گئی تھیں۔۔۔۔

"کلان۔۔۔۔ "

خود بھی نم آنکھوں کے ساتھ انھوں نے اسے پکارا، کمرے کے دروازے پر کھڑی عائمہ نے یہ منظر دیکھ لیا تھا

نورین کے چہرے پر اس نے نیم رضامندی دیکھ لی وہ ممتا کے آگے ہار گئیں تھیں، عائمہ جلدی سے آگے بڑھی

تا کہ اپنی بچی کچی سیلف رِسپیکٹ کو قائم کر سکے۔۔۔۔

"عائمہ تم، بیٹا وہ۔۔۔ "

نورین نے اسے دیکھ کر نظریں شرمندگی سے پھیر لیں، عائمہ نے آگے بڑھ کر نورین کے ہاتھ پکڑے۔۔۔۔

NOVELS MAFIA
DISCOVER STORIES, FIND YOURS!

پھوپھو کلان کی بات مان لیں پلیز، میرے لیے تو صرف کلان میرا دوست ہے میری محبت نہیں، پر وہ لڑکی"

کلان کی زندگی ہے اسکی خوشی، میرا جو نصیب ہو گا مل جائے گا مجھے ڈونٹ وری کلان کی خواہش پوری کر

دیں۔۔۔۔"

وہ اپنی انگوٹھی اتار کر نورین کو دیتی بنا کلان سے نظریں ملائے وہاں سے چل دی، نورین نے شفقت سے کلان کی

پیشانی چومی تو تہہ دل سے وہ بھی مسکرا دیا۔۔۔۔

🔥🔥🔥🔥🔥🔥

بابا آپ یہ کیا کہہ رہے ہیں آپ نے مجھ سے پوچھے بنا ہاں بھی کر دی، کیا اتنی ہی بوجھ ہو گئی ہوں میں آپ "

پر۔۔۔۔"

وہ دکھ اور کرب سے بولی تھی اسے فیاض صاحب سے اس بات کی امید نہیں تھی کیسے وہ اسکا رشتہ پکا بھی کر

گئے۔۔۔۔

بیٹا وہ لوگ بہت اچھے ہیں انہوں نے بہت مان سے تمہارا رشتہ مانگا، قدر دان لوگوں کو کیسے لوٹا دیتا میں "

واپس۔۔۔۔"

انھوں نے بہت رسانیت سے اسے سمجھایا۔۔۔

"لیکن بابا میں شادی نہیں کرنا چاہتی۔۔۔۔۔ "

"عناب بیٹا تمہاری شادی نہیں ہو رہی بس منگنی کر رہے ہیں ہم۔۔۔۔ "

وہ کرب سے مسکرادی اس کی آنکھوں میں چھپا درد فیاض صاحب دیکھ چکے تھے۔۔۔۔

بچے ساری دنیا صائم کی طرح نہیں ہوتی، یقین کرو بہت اچھے لوگ بھی ہوتے ہیں پلیز اس بات کو بھول جاؤ، "

"آگے بڑھو عناب۔۔۔۔

انہوں نے عناب کے سر پر ہاتھ رکھتے اسے تسلی دی۔۔۔۔

مجھے ڈر لگتا ہے بابا ایک دفعہ پھر میں لوگوں کا مذاق نہ بن جاؤں، اب ہمت نہیں ہو گی میری پھر سے نارمل "

ہونے کی۔۔۔۔"

وہ اسکی بات پر تڑپ اٹھے۔۔۔۔

نہیں عناب وہ لڑکا ایسا نہیں ہے ایک دفعہ میں دھوکا کھا گیا تھا اب کی دفعہ ایسا نہیں ہوگا، پتہ نہیں میری زندگی کتنی ہیں بیٹا میں مرنے سے پہلے تمہیں کسی مضبوط ہاتھوں میں سونپنا چاہتا ہوں، مجھے مایوس مت کرو۔۔۔"

وہ بہت دکھ سے بولے عناب کی آنکھیں نم ہو گئیں۔۔۔

"پلیز بابا ایسے مت کہیں آپ جیسا کہیں گے میں ویسا ہی کروں گی، آپ ٹینشن مت لیں پلیز۔۔۔"

اس نے فیاض صاحب کے فیصلے کے آگے اپنا سر جھکا لیا اور وہ اسے دعائیں دیتے ہوئے وہاں سے چل دیے۔۔۔۔۔

🔥🔥🔥🔥🔥🔥

اگلے کچھ ہی دنوں میں جس کا سب کو انتظار تھا وہ گھڑی آ گئی ٹی پنک شرارہ، ٹی پنک شارٹ شرٹ، دوپٹہ سائیڈ کندھے پر ڈالا ہوا تھا، بال کمر پر کھلے چھوڑ رکھے تھے، چھوٹا سا مانگ ٹیکہ لگائے ہلکا سا سوفٹ میک اَپ کیے وہ بلکل کانچ کی گڑیا معلوم ہوتی، جب اسے سٹیج پر بیٹھایا گیا تو بہت سے لوگ اس کا حسن دیکھ مبہوت رہ گئے اتنی ہی پیاری لگ رہی تھی وہ۔۔۔

"بہت خوبصورت لگ رہی ہو جان، کہیں میری ہی نظر نا لگ جائے۔۔۔۔ "

اپنے پاس بیٹھے انسان کی آواز سن وہ چونک اٹھی نظریں اٹھا کر اس نے دائیں سمت دیکھا۔۔۔

کلان، آپ۔۔۔۔؟؟؟ "

اس کے لبوں نے حرکت کی تھی بے یقینی در آئی تھی اسکے چہرے پر، اتنا تو معلوم تھا اسے فیاض صاحب نے رشتہ پکا کیا مگر کس سے یہ جاننے کی کوشش نا کی تھی اس نے، کلان نے مسکراتے ہوئے نرمی سے اس کا ہاتھ تھاما۔۔۔۔

تمہیں میرے جذبوں پر یقین آجانا چاہیے جان، میں تم سے فلرٹ نہیں کر رہا تھا پوری ایمانداری سے " تمہاری طرف بڑھا ہوں، تمہیں کبھی تنہا نہیں چھوڑوں گا وعدہ ہے میرا، کوئی کچھ بھی کہے میں صرف تم پر یقین کروں گا میرے لیے صرف تمہاری ذات اہم ہے میں تم پر خود سے بڑھ کر اعتبار کرتا ہوں عناب، تم نے کہا تھا بیچ منجدھار میں چھوڑ کر چلا جاؤں گا، ایسا کبھی نہیں ہوگا، میں مر تو سکتا ہوں مگر تمہیں چھوڑ نہیں سکتا، میں تو خود حیران ہوں آخر ہو کیا گیا ہے مجھے کیسے اتنی شدت سے چاہنے لگا تمہیں اب تو سانس بھی تمہاری قربت کی محتاج ہے۔۔۔"

وہ عناب کا ہاتھ نرمی سے دباتا اس کے وسوسے دور کرنے لگا جو شاید عناب کو اسے لے کر تھے، غور سے وہ اسکی آنکھوں میں دیکھنے لگا عناب نے شرما کے نظریں جھکا کر اس کی باتوں پر اپنے یقین کی مہر ثبت کر دی، کلان اس کا شرما کے مسکرانا اور جھکی نظریں دیکھ کر دل و جان سے فدا ہوا تھا۔۔۔۔۔

"عناب ویسے تمہاری آنکھوں کا کلر اصل میں ایسا ہی ہے کیا، اتنی ہی خوبصورت ہیں یہ آنکھیں۔۔۔۔؟؟؟ "

اس نے عناب کی نیلی جھیل سی آنکھوں کو دیکھتے سوال کیا۔۔۔۔

"آپ کو کیا لگتا ہے۔۔۔۔؟؟؟ "

وہ الٹا سوال کر گئی۔۔۔۔

"مجھے۔۔۔۔ "

وہ خجلت سے مسکرایا۔۔۔۔۔

"یار اتنی خوبصورت آنکھیں صرف میری عناب کی ہی ہو سکتی ہیں، ویسے جتنی سادہ تم ہو میں پورے یقین سے کہہ سکتا ہوں تم یہ بناوٹی چیزیں استعمال نہیں کر سکتی تو یہ رنگ اوریجنل ہی ہے۔۔۔۔"

وہ یقین اور اعتماد سے بولا تھا عناب ہلکا سا مسکرا دی۔۔۔۔

NOVELS MAFIA
DISCOVER STORIES, FIND YOURS!

اچھا جی تو پھر پوچھا کیوں, اگر میں نے لینز لگائے ہوئے ہیں تو آپ کیا منگنی توڑ دیں گے۔۔۔۔۔؟؟؟ "

وہ آنکھوں میں شرارت لیے سوال کر گئی۔۔۔۔

یار بے شک تمہاری آنکھوں نے مجھے تمہاری طرف متوجہ کیا تھا مگر میں تمہاری روح سے محبت کرنے لگا ہو "

"، مجھے ان چیزوں سے کوئی فرق نہیں پڑتا عناب، میری لیے تم اہم ہو بس۔۔۔

کلان کی آنکھوں میں جذبات کا سمندر ٹھاٹھیں مار رہا تھا عناب زیادہ دیر تک اس کی آنکھوں میں نہ دیکھ سکی دل

زوروں سے دھڑکا تھا، وہ کلان کی ایک ایک بات پر سچے دل سے ایمان لے آئی تھی۔۔۔۔۔

"کچھ بولو تو سہی۔۔۔۔ "

اسے نظریں جھکائے دیکھ وہ بولا۔۔۔۔

پورے خاندان میں صرف ہم دو کزنز کی ہی آنکھیں ایسی ہیں، "

"میری نیلی اور صائم کی سبز۔۔۔۔

وہ روانی میں اسے بتا کر لب دانتوں تلے دبا گئی۔۔۔۔

صائم کون۔۔۔۔؟؟؟ "

کلان نے حیرانگی سے پوچھا۔۔۔

"وہ میرے کزن ہیں ماموں کے بیٹے۔۔۔ "

عناب نے بجھے دل سے کہا۔۔۔

اچھا سہی، ویسے میں یقین سے کہہ سکتا ہوں تمہاری آنکھیں زیادہ خوبصورت ہیں، سبز رنگ بھی بہت اٹریکٹو " ہوتا ہے مگر تمہاری تو بات ہی الگ ہے، بلکہ تمہارے کزن سے ہی نہیں پوری دنیا میں سب سے خوبصورت آنکھیں تمہاری ہیں۔۔۔"

وہ محبت پاش نظروں سے دیکھتا عناب کے لبوں پر مسکراہٹ لے آیا، عناب کا دل کلان کی باتوں سے عجیب لے پہ دھڑک رہا تھا اور چہرہ لجا کی سرخی سے چمک، کلان اسے شرماتا دیکھ طمانیت سے مسکرایا اور لمبا سانس لے کر خدا کا شکر ادا کرنے لگا جنہوں نے اسکا بھی شمار خوش قسمت لوگوں میں کر دیا جنہیں اپنی محبت نصیب ہوتی ہے۔۔۔۔

🔥🔥🔥🔥🔥🔥

NOVELS MAFIA
DISCOVER STORIES, FIND YOURS!

ایک ہفتہ بیت چکا تھا ان کی منگنی کو کلان ملک نے اپنی باتوں سے ہی نہیں اپنے عمل سے بھی ثابت کر دیا کہ وہ عناب کو بے انتہا چاہتا ہے، اس نے فیاض صاحب کا بھی بیٹا بن کر دکھایا تھا وہ بنا کہے ان کا ہر کام کر دیا کرتا۔۔۔۔

عناب کو تو وہ ایسے رکھتا جیسے وہ کانچ کی گڑیا ہو، اگلے دو تین ماہ میں ہی کلان ملک کی ضد پر وہ عناب کلان بن چکی تھی، کلان کے پرزور اصرار اور منت سماجت پر فیاض صاحب نکاح کے لیے مان گئے تھے لیکن رخصتی انہوں نے عناب کی پڑھائی کے بعد رکھی تھی لیکن اب اچانک صائم کا دوبارہ اس کی زندگی میں لوٹ آنا عناب کو بہت ڈسٹرب کر چکا تھا نا جانے اسکی واپسی کا کیا انجام ہوتا۔۔۔۔

🔥🔥🔥🔥🔥🔥

دلی خواہش پوری ہو جانے پر کلان تو پھولے نا سماتا وہ نکاح ہو جانے کے بعد عناب کو پہلی دفعہ ڈنر پر لے کر جا رہا تھا صبح سے انتظامات میں جٹا تھا وہ کبھی خود کی تیاریاں تو کبھی ریسٹورینٹ بک کروانے کی مصروفیات، آج کا دن وہ یادگار بنا دینا چاہتا تھا۔۔۔۔

وہیں عناب آج پوار دن یونیورسٹی میں بھی صائم کو سوچتی رہی، ابھی بھی ڈنر پر پہنچ وہ یہی سوچ رہی تھی کہ صائم کیوں لوٹ آیا ہے، کیا وجہ ہو گئی اسکی کہی باتیں اسکا گڑ گڑانا عناب کو پریشان کر گیا تھا، وہ کلان ملک کو اپنا پاسٹ بتا دینا چاہتی تھی، لیکن پھر کلان کو کھو دینے کا ڈر اسے روک دیتا۔۔۔

اگر کلان نے بھی لوگوں کی طرح اسے ہی قصوروار ٹھہرایا تو، اگر اس کے کردار پر انگلی اٹھائی گئی تو وہ جیتے جی مر جائے گی، وہ دل و جان سے کلان کی ہو چکی تھی، اسے کھونے کا سوچ کر ہی عناب کا دل سوکھے پتے کی طرح کانپنے لگتا کلان اس کو خاموش بیٹھے کچھ سوچتے دیکھ پریشان ہوا۔۔۔۔

کیا ہوا جان، نکاح کے بعد میں تمہارے چہرے پر خوبصورت رنگ دیکھنا چاہتا تھا لیکن تم میری موجودگی "

"میں مجھے ہی فراموش کیے سوچوں میں گم ہو، کوئی بات پریشان کر رہی ہے کیا۔۔۔

وہ واضح دیکھ سکتا تھا عناب کے چہرے پر چھائی پریشانی، نرمی سے اس کا ہاتھ پکڑ وہ اسے ہوش دلا گیا۔۔۔

تم جانتی ہو مجھے بلکل پسند نہیں تم میرے پہلو میں ہوتے ہوئے میرے علاوہ کچھ اور سوچو، وجہ کیا ہے "

"عناب۔۔۔۔

کلان کی بات سن عناب اپنی سوچوں کو جھٹکتے ہوئے مسکرا دی،

دل ہی دل میں خدا کا شکر ادا کر رہی تھی وہ۔۔۔

نہیں کچھ خاص نہیں بس یہ سوچ رہی تھی کہ کلان ملک میرے ہو چکے ہیں اب میرے ڈپارٹمنٹ کی "

لڑکیاں جو آپ کو دیکھ کر آہیں بھرتی تھیں یوں آپ کے نکاح کا سن کر غم سے مر ہی نہ جائیں، بات ہی اتنی بڑی

"ہے آخر کو سب کے کرش میرے جو ہو گئے۔۔۔

وہ خود کو نارمل کرتی شرارتی انداز میں کلان سے گویا ہوئی۔۔۔

ہاں تو کس نے بولا فضول کی امیدیں لگائیں مجھ سے کیونکہ کلان ملک تو ہمیشہ سے اپنی عناب کا تھا، نکاح تو میں "

"نے تمہیں اپنا بنانے کے لیے کیا ہے، تاکہ پورے حق سے تمہیں دیکھ اور چھو سکوں۔۔۔۔

وہ محبت سے مسکرایا جس میں عناب کی مسکراہٹ بھی شامل ہو گئی، خوشگوار موڈ میں ڈنر کرنے کے بعد کلان

نے عناب کو گھر ڈراپ کیا حالانکہ دل تو اسکا عناب کو سیدھا اپنے گھر ہی لیجانے کا تھا، وہ ہر وقت اپنی محبت کو خود

کے قریب رکھنے کا خواہشمند تھا عناب اسکی روح میں اتر چکی تھی۔۔۔۔

🔥🔥🔥🔥🔥🔥

اگلے ہی دن وہ اسے یونیورسٹی چھوڑنے آیا عناب کی کل کی کہی بات سچ ثابت کرنے، ساری دنیا کو بتانے کہ اب وہ عناب کا ہو چکا ہے، ہوا بھی ٹھیک ویسے ہی کچھ لڑکیاں جنہیں پتہ چلا انکے نکاح کا وہ صدمے سے آنکھیں نا جھپکا پائی تھیں یونیورسٹی کے آف ہونے پر وہ کلان کا ویٹ کر رہی تھی گراؤنڈ ایریا میں کہ اسے کاشف اپنی طرف آتا دکھائی دیا بلکہ کاشف ہی نہیں اس کا پورا ٹولہ اس کے ساتھ موجود تھا۔۔۔

وہ حیرانگی سے انھیں دیکھ رہی تھی کہ کاشف نے عناب کے پاس آکر گھٹنوں کے بل بیٹھتے جیب سے انگھوٹھی نکال اس کے سامنے پیش کر دی، تمام ارد گرد کے اسٹوڈنٹس تالیاں بجانے لگے تھے وہ ہونقوں کی طرح کاشف کو دیکھنے لگی، وہ تو صرف اسے کلاس میٹ سمجھ کر چند گھڑی بات کر لیتی تھی جسے ناجانے کیا سمجھ بیٹھا وہ، اس کے نکاح کا بھی صرف اس کی عزیز دوستوں کو ہی پتہ تھا اگر آج ساری یونیورسٹی جان جاتی تو کم از کم کاشف ایسی حرکت نا کرتا۔۔۔

وہ حیرانگی سے اسے دیکھتی کچھ کہنے ہی والی تھی کہ کلان ملک اسے اپنی طرف آتا دکھائی دیا، عناب پریشان ہو گئی بلکہ ڈر گئی تھی کلان ملک کو دیکھ کر، وہ اسکے قریب آتا مسکراتا ہوا اسے دیکھنے لگا اور نرمی سے اس کی آنکھوں کو پوری یونیورسٹی کے سامنے باری باری اپنے ہونٹوں سے چھوا، کاشف کا رنگ لال سرخ ہوا تھا وہ ایک دم اٹھ کھڑا ہوا۔۔۔

کون ہو تم اور عناب کو کس حق سے چھوا تم نے۔۔۔۔؟؟؟ "

وہ لال بھبوکا چہرہ لیے کلان ملک سے پوچھنے لگا وہ مسکرایا تھا کاشف کے سوال پر، عناب حیرانگی سے کلان کو دیکھے گئی جس کے چہرے پر بالکل غصہ موجود نا تھا۔۔۔

"جان تم یہ گاڑی کی چابی پکڑو اور جا کر بیٹھو میں تھوڑی دیر میں آتا ہوں۔۔۔۔ "

اس نے نرمی سے کہا۔۔۔

"لیکن کلان۔۔۔۔"

وہ ہچکچائی، اسے کچھ انہونی کا احساس ہوا تھا۔۔۔۔

جان میں کہہ رہا ہوں نا تم جاؤ میں کچھ نہیں کروں گا، بھروسہ کرو صرف بات کر کے آتا ہوں، پلیز عناب "

"جاؤ۔۔۔۔

اب کی بار کلان نے التجائیہ انداز اپنایا، عناب خاموشی سے اس کی بات مانتی وہاں سے چل دی اس کے جانے کے بعد کلان نے اپنا کوٹ اتار کر یونیورسٹی کے گراؤنڈ ایریا میں زمین پر پھینکا اور ٹائی کی ناٹ ڈھیلی کر کے شرٹ کا

اوپر والا بٹن کھولتے ہوئے بازو کے کف کھول کر اوپر کو فولڈ کر دیے،کاشف حیرانگی سے اسے دیکھ رہا

تھا۔۔۔۔

"اب میں تمہیں بتاتا ہوں کس حق سے اسے چھو رہا تھا۔۔۔۔ "

ایک جھٹکے سے کاشف کا گریبان پکڑ کلان نے زوردار مکا اس کے منہ پر جڑ دیا کاشف ابھی اس کے مکے سے

سنبھل نا پایا تھا کہ کلان پے در پے مکے مارتے اسے بے حال کر گیا،اس کے کچھ دوست آگے بڑھے تھے کاشف

کی مدد کو مگر کلان کا ایک مکا ہی کھا کر وہاں سے بھاگ نکلے،کلان نے اب اسے ٹھوکروں کی زد پر لائے لہو

لہان کر دیا،خون سے لت پت کاشف بے ہوش ہونے کے قریب تھا،بہت سے اسٹوڈنٹس آگے بڑھ کر کلان

کو پکڑتے کاشف سے چھڑوانے لگے۔۔۔

عناب کلان ملک کی ہے آج کے بعد کسی نے اس کے بارے میں سوچا بھی تو کلان ملک اسے زیرِ زمین دفن "

"کر دے گا۔۔۔

کلان یہ کہتا اپنے بٹن بند کیے بازو ٹھیک کرتا ٹائی درست کر کے اپنا کوٹ جھاڑ کر پہنتا ہوا بالوں کو ہاتھوں سے

درست کیے گاڑی کی طرف چل پڑا جہاں عناب اس کی منتظر تھی۔۔۔

اتنی دیر کیوں ہوئی،وہ کیا کہہ رہا تھا آپ سے۔۔۔۔؟؟؟ "

عناب اسے گاڑی میں بیٹھتے دیکھ ڈرتی ڈرتی مخاطب کر گئی۔۔۔۔

کچھ نہیں بس اسے پیار سے سمجھا رہا تھا کہ عناب میری ہے اس کے بارے میں آئندہ کے بعد ایسا ویسا مت "

"سوچنا۔۔۔

اسے بتاتے ہوئے وہ گاڑی سٹارٹ کرنے لگا عناب مشکوک نظروں سے اسے دیکھنے لگی اسے کچھ تو گڑ بڑ لگی

تھی۔۔۔۔

ایسے کیا دیکھ رہی ہو اب تمہیں کیا میں سڑک چھاپ غنڈہ لگتا ہوں، یا فلموں کا ہیرو جو میں تمہاری خاطر مار "

مار کر انکا بھرکس نکال دوں گا، یار میں نے بس سمجھایا ہے اسے وہ بھی بڑے پیار کے ساتھ،ڈونٹ وری آئندہ

"وہ لڑکا تو کیا کوئی بھی تمہارے بارے میں ایسا نہیں سوچے گا۔۔۔۔

کلان پیار سے اس کا ہاتھ دباتا تسلی دینے لگا۔۔۔۔

آپ کو مجھ پر غصہ نہیں آیا کلان۔۔۔۔؟؟؟ "

عناب نے اپنے دل کی بات پوچھی جس پر کلان مسکرا دیا۔۔۔۔

تمہارا کیا قصور تھا یار اس میں، اب تم اتنی خوبصورت ہو کوئی بھی تمہارے بارے میں سوچ سکتا ہے مگر اب "

"نہیں سوچے گا۔۔۔

وہ مسکراتے ہوئے عناب کو مطمئین کرنے لگا۔۔۔

ویسے مجھے تمہاری آنکھوں میں ڈر اچھا نہیں لگا آج، آئندہ مجھے دیکھ کر ڈر نا مت، میں تم پر خود سے زیادہ یقین "

"کرتا ہوں عناب، بہت خاص ہو میرے لیے تم۔۔۔

کلان نے کہتے عناب کے تمام اندیشے دور کر دیے کچھ منٹس بعد ہی کلان نے اسے گھر ڈراپ کیا اور خود چل دیا

عناب جیسے ہی اندر داخل ہوئی اس کی دوستوں کی کالز آنی شروع ہو گئی تھیں جسے فوراً اٹینڈ کیا اس نے جب

انہوں نے اسے بتایا کہ کیسے کلان نے کاشف اور اس کے دوستوں کو دھنک کر رکھ دیا ہے۔۔۔

وہ کلان ملک کو ہیرو اور نا جانے کیا کچھ کہتی تعریفیں کر رہی تھیں پورے ڈپارٹمنٹ کی لڑکیاں پاگل ہو رہی

تھیں کلان ملک کے لیے مگر عناب کو بلکل اچھا نہیں لگا اس کا یہ ردِ عمل، کلان کا اسکی خاطر لڑتے ہوئے تماشا

کرنا اور پھر اس کے سامنے معصوم بن کر دیکھانا۔۔۔

NOVELS MAFIA
DISCOVER STORIES, FIND YOURS!

وہ غصے سے بیڈ پر لیٹتی کلان کو سوچنے لگی اگلے ہی پل کلان کی کال آگئی اسے غصے سے اس نے کال کاٹی وہ اسے

کافی دیر تک فون کرتا رہا عناب سائلنٹ پر لگا کر غصے سے سو گئی تھی۔۔۔۔۔

🔥🔥🔥🔥🔥🔥

صبح وہ یونیورسٹی جانے کے لیے اپنی گاڑی کی طرف بڑھ رہی تھی کہ کلان گاڑی سے اترتا مسکراتے ہوئے اس

کی طرف بڑھا آج عناب کو اس کی مسکراہٹ زہر لگی تھی جو ہر ٹائم اسے دیکھ کر مسکراتا ہی رہتا تھا وہ، اس سے

پہلے وہ گاڑی کا دروازہ کھولتی کلان ملک نے ہاتھ سے گاڑی کا دروازہ بند کرتے پھر سے مسکراہٹ اسکی سمت

اچھالی۔۔۔۔

"چلو میرے ساتھ گاڑی میں بیٹھو جان۔۔۔۔ "

مخصوص مسکراہٹ سمیت بولا وہ۔۔۔۔

"مجھے آپ کے ساتھ نہیں بیٹھنا کہیں جانا ہے۔۔۔۔ "

وہ غصے سے رخ بدل چکی تھی۔۔۔۔

"ٹھیک ہے پھر میں تمہیں گود میں اٹھا کر بیٹھا دیتا ہوں۔۔۔۔ "

عناب کو غصہ آگیا تھا اس کی بات پر۔۔۔۔

آپ نے مجھ سے نکاح اسی لیے کیا ہے کیا کہ آپ اپنی غنڈہ گردی دکھا سکیں اور مجھ پر ایسے حق جتا سکیں تو کیا "

"یہ ہے آپکی اصلیت۔۔۔

اس کی بات پر کلان نے لب بھینچے۔۔۔

"گاڑی میں بیٹھو عناب، وہاں بیٹھ کر بات کرتے ہیں۔۔۔۔ "

بجائے اسکی بات ماننے کے عناب نے غصے سے رخ موڑا، کلان سنجیدگی سے اس کی کلائی پکڑا سے زبردستی گاڑی

میں بیٹھا تا خود بھی لب بھینچتا اپنی طرف کا دروازہ کھول کر اندر بیٹھ گیا، عناب نے غصے سے ڈیش بورڈ پر اپنا

ہاتھ دو تین دفعہ مارا تھا گرم سانس لیتی وہ سیٹ بیلٹ باندھنے لگی۔۔۔۔

کس بات کا غصہ دیکھا رہی ہو اسے ایسے ہی جانے دیتا کیا جو تمہیں پرپوز کر رہا تھا، آگ لگ گئی تھی میرے "

اندر وہ منظر دیکھ کر، تم ہرٹ نا ہو اس لیے چھپایا تم سے، میں نے کچھ غلط نہیں کیا میری جگہ کوئی بھی ہوتا اس

سے زیادہ برا پیش آتا اس لڑکے کے ساتھ، پھر بھی تمہیں بُرا لگا تو آئی ایم سوری مگر آئندہ کسی نے بھی تمہیں

"نظر اٹھا کر دیکھا تو زندہ نہیں چھوڑوں گا اسے۔۔۔۔

کلان گال بھینچے اپنی بات مکمل کرتا سپیڈ تیز کر گیا۔۔۔

"اچھا آپ ساری دنیا کو ایسے ہی مارا کریں گے جو مجھ سے کچھ کہے گا تو جان لے لیں گی اس کی، کیا آپ کے نزدیک یہ محبت ہے۔۔۔۔"

سپاٹ چہرے سے اسے دیکھتی وہ سوال کر گئی۔۔۔۔

"ہاں مار دوں گا کیونکہ تم صرف میری ہو عناب، ناقابل برداشت ہے میرے لیے تم پر کسی کی نگاہ بھی پڑتے دیکھنا۔۔۔"

وہ بھی سپاٹ انداز میں کہہ گیا۔۔۔

"آپ کے غصے کو دیکھ کر مجھے اپنی غلطی کا احساس ہو رہا ہے کلان آپ نے جو غنڈے موالی والی حرکت کی ہے پوری یونیورسٹی میں میرے بارے میں باتیں ہو رہی ہیں، پچھتا رہی ہوں میں آپ سے نکاح کر کے، اس سے تو اچھا تھا میں آپ کو چھوڑ کر اس کاشف کا پرپوزل قبول کر لیتی۔۔۔۔"

وہ غصے سے بولتی ہوئی وہ بات کہہ گئی جو وہ کبھی خواب میں بھی سوچ نہیں سکتی تھی پر آج اس کے منہ سے یہ الفاظ نکل گئے اسے ایک دم سے احساس ہوا غلط کہہ دیا ہے، کلان نے گاڑی جھٹکے سے روکی تھی اگر عناب نے

سیٹ بیلٹ نہ باندھی ہوتی تو یقیناً اس کا سر ڈیش بورڈ سے ٹکراتا، اچانک ہی کلان نے عناب کی گردن ہاتھ سے

دبوچی تھی۔۔۔۔

آئیندہ تمہارے منہ سے میں نے کسی غیر مرد کا نام بھی سنا تو مجھ سے برا کوئی نہیں ہوگا تمہاری سانسیں روکنے "

میں ایک پل نہیں لگے گا مجھے، تم صرف میری ہو صرف کلان ملک کی، اگر آئیندہ ایسی فضول بات کی تو زبان

"گدی سے کھینچ لوں گا۔۔۔۔

اسکی گرفت کافی سخت تھی عناب کو سانس لینے میں دقت محسوس ہوئی کلان اسے چھوڑ کر بالوں میں ہاتھ

پھیرتے ہوئے اپنے اشتعال پر قابو پانے لگا وہیں عناب گہرے گہرے سانس لیتی خود کی سانس بحال کرنے لگی

وہ کلان کے غصے سے کافی ڈر گئی تھی جس کی وجہ سے ہلکا ہلکا کانپ رہی تھی وہ ساتھ ہی بے آواز آنسو اسکے گال

بھگونے لگے تھے، کلان نے گاڑی سٹارٹ کی اور ریش ڈرائیونگ کرتا ہوا یونیورسٹی پہنچا عناب کے اترنے پر اس

کی طرف بنا دیکھے وہ گاڑی بھگا کر لے گیا تھا

🔥🔥🔥🔥🔥

یونیورسٹی کے اندر جاتے ہوئے وہ حد سے زیادہ اداس اور خوفزدہ تھی کلان کے ردعمل نے اسکے اندر ایک ڈر

بھر دیا تھا، اسے تو یقین ہی نہیں آرہا تھا کلان نے اس سے ایسے بات کی، ہو کیا چکا تھا اسے یہ اسکا کلان تو کہیں سے بھی نہیں تھا، اس قدر ڈسٹرب تھی وہ کہ بنا کوئی پیریڈ لیے کیب کروا کر واپس گھر چلی آئی۔۔۔

سارا دن بھی اسی کیفیت میں گزر گیا اس کا پریشانی اور اداسی کی وجہ سے اسے بجار ہو چکا تھا یونیورسٹی بھی نا گئی وہ نا ہی کسی دوست سے رابطہ ہوا اس کا، جیسے تیسے بلقیس بیگم اور فیاض صاحب کی توجہ محبت اور کیئر سے اسکی طبیعت بحال ہوئی تھی۔۔۔

آج تیسرا دن تھا اس واقعہ کو ہوئے کلان نے اس سے رابطہ نا کیا اور نہ ہی عناب نے اسے کال کی تھی فیاض صاحب نے بھی شاید عناب کی خراب طبیعت کا اسے بتایا نا تھا ورنہ وہ گھر تو ضرور چلا آتا، نا جانے یہ اسکی ناراضگی تھی یا عناب پر کیے غصے کا پچھتاوہ۔۔۔

عناب کی اداسی بڑھتی جا رہی تھی رات کے پہر سفید سادہ شلوار سوٹ پہن وہ اوندھے منہ بستر پر لیٹی رونے میں مصروف تھی، دل کی تکلیف اتنی بڑھی تھی کہ وہ بے بسی سے آنسو بہانے لگی۔۔۔

"جھوٹ بولا تھا آپ نے کلان آپ تو کہتے تھے میری ناراضگی آپ کی جان نکال دیتی ہے، بے چینی سے وقت نہیں گزرتا آپ کا مگر نہیں آپ بدل چکے ہیں، ایک پل کی ناراضگی برداشت نہیں کرتے تھے آپ میری پھر

اب کیوں، آپ نے مجھ سے کتنا بُرا سلوک کیا لیکن معافی تو دور ایک میسج بھی نہیں کیا آپ نے، میں کبھی بھی

"آپ سے بات نہیں کروں گی، کبھی نہیں کلان۔۔۔۔

وہ اوندھے منہ لیٹی خود سے ہی مخاطب تھی کلان کی ناراضگی اور بے اعتنائی اس کی جان لے رہی تھی وہ کہاں

عادی تھی اس کا غصہ اور ناراضگی سہنے کی، اس نازک لڑکی کی تو جان پر بن آتی ذرہ ذرہ بات پر دل سہم جاتا،

سمجھنے سے قاصر تھی وہ کیسے خود کو سنبھالنے کہ اچانک کوئی کھڑکی سے اندر کمرے میں کودا، عناب کی باتیں سن

اس وجود کے لب مسکرائے تھے، شور کی آواز پر چونکتی ہوئی عناب ایک دم سے اٹھتی سیدھی ہوتی بیڈ پر بیٹھی،

اندھیرے میں کوئی اونچا لمبا کافی چوڑا وجود منہ پر کپڑا باندھے کالی سیاہ آنکھوں کے ساتھ اس کی طرف بڑھ رہا

تھا۔۔۔

کک کون ہو، تم، یہاں کیسے آئے۔۔۔۔؟؟؟ "

وہ اسے اپنی طرف بڑھتے دیکھ پیچھے کی طرف کھستی بیڈ کی ٹیک سے جالگی خوفزدہ نظروں سے وہ اسے دیکھ رہی

تھی ہمت کیے عناب نے ہاتھ بڑھا کر اس وجود کا نقاب ہٹانا چاہا لیکن اسی وجود نے اسے ایسا کرنے سے روک دیا،

ایک جھٹکے سے وہ اسکے بے حد نزدیک ہوتا عناب کی کمر میں ہاتھ ڈالے اس کے ماتھے پر لب رکھ گیا تھا۔۔۔

NOVELS MAFIA
DISCOVER STORIES, FIND YOURS!

کلان۔۔۔۔؟؟؟ "

بے اختیار اسکے منہ سے یہ نام نکلا شاید اس وجود سے آرہی خوشبو وہ پہچان چکی تھی فوراً ہی ہاتھ بڑھا سائیڈ ٹیبل پر رکھا لیمپ اون کرتے اسی وجود نے رومال منہ سے ہٹا دیا۔۔۔

تم نے مجھے پہچان لیا جان، کیسے۔۔۔۔؟؟؟ "

وہ مسکراتے ہوئے سوال کر گیا۔۔۔

آپ کے لمس کو پہچاننے کے لیے مجھے آپ کو دیکھنے کی ضرورت نہیں کلان، آپکی خوشبو مجھے مہکا دیتی ہے دل "

"گواہی دے دیتا ہے یہ آپ ہی ہو۔۔۔۔

اس کی بانہوں میں بیٹھی وہ نظریں جھکائے بولی، کلان اندر تک سرشار ہوا تھا اس کی بات سن کر، اچانک ہی وہ چہرہ ہاتھوں میں چھپا کر پھوٹ پھوٹ کر رودی کلان پریشان ہوا اس کے رونے پر، جھٹ سے عناب سے دور ہوئے فرش پر گھٹنوں کے بل بیٹھتا وہ کانوں کو ہاتھ لگا کر معافی مانگنے لگا جانتا تھا یہی وجہ ہے عناب کے دکھی ہونے کی۔۔۔

عناب اسے دیکھ روتے روتے کھلکھلا کر ہنس دی تھی، کلان کے دل کو ڈھیروں سکون فراہم ہوا وہ اسے ایسے رونے کے دوران کھلکھلاتے ہوئے بہت معصوم لگی تھی، دھوپ چھاؤں جیسا منظر تھا جیسے اچانک کالی گھٹائیں چھائے بارش برسنے لگ جائے بالکل ویسا، وہ مسکراتے ہوئے کھڑا ہوا اور اسے بانہوں میں بھرنے لگا کہ عناب پیچھے ہوئی، کلان نے حیرانگی سے اسے دیکھا۔۔۔۔

"نہیں کلان میں ایسے نہیں مانوں گی آپ کو اٹھک بیٹھک کرنی پڑے گی۔۔۔۔ "

وہ شرارتی انداز میں منہ بسور حکم دے گئی۔۔۔

"شرم کرو عناب مجازی خدا ہوں تمہارا، کیا بول رہے ہو اندازہ بھی ہے۔۔۔ "

وہ اسے شرم دلانے لگا۔۔۔

"کسی نے مجھے کہا تھا کہ وہ شادی کے بعد میری غلامی کریں گے میری ہر بات مانے گے۔۔۔ "

منہ بنائے وہ کلان کی کہی بات اسے یاد دلانے لگی تھی۔۔۔

"ہاں تو شادی کے بعد کہا تھا جان، رخصتی سے پہلے نہیں۔۔۔ "

کلان نے اسے دیکھ کر آنکھ ونک کی۔۔۔

NOVELS MAFIA
DISCOVER STORIES, FIND YOURS!

"ٹھیک ہے پھر میں آپ سے بات نہیں کروں گی، رکھیں اپنی آنا اور آکڑ۔۔۔۔ "

وہ بچوں کی طرح منہ بنائے رخ پھیر گئی، کلان گہرا سانس بھرتا کان پکڑے اٹھک بیٹھک کرنے لگا, اسے دس تک گنتی گنتے دیکھ کلان نے سخت گھوری عناب پر ڈالی۔۔۔۔

"یار عناب کچھ رحم کرو مجھے عادت نہیں ہے یار۔۔۔۔ "

وہ چہرے پر مسکینیت طاری کرتا بولا حلانکہ اس کے کسرتی بدن کو دیکھ صاف اندازہ ہوتا تین سے چار گھنٹے جم میں وقف کرتا ہے وہ تو یہ اٹھک بیٹھک اسکے نزدیک کیا اہمیت رکھتی تھی، اسکی باتوں میں آتے عناب نے جھک کر کانوں سے ہاتھ دور کیے اور اس کی چوڑی ہتھیلی جو سفید پٹی سے کور تھی پر اپنا مومی ہاتھ رکھا کلان مسکراتے ہوئے اس کا ہاتھ تھام کر اٹھ کھڑا ہوا اور اپنے سینے میں عناب کو بھینچ لیا۔۔۔۔

آپکے ہاتھ پر کیا ہوا کلان، کوئی زخم ہے کیا۔۔۔؟؟؟ "

اسے حیرانگی تو ہوئی آخر کلان کو یہ چوٹ کیسے لگی وہ بھی اسی ہاتھ پر جس سے اس نے عناب کا گلا پکڑا تھا تو کیا اس نے خود کو سزا دی تھی۔۔۔۔

"نہیں کچھ نہیں چھوڑو یار، پلیز عناب آئی ریکوسٹ یو دوبارہ سے کبھی ایسی بات مت کرنا، دل چھلنی ہو جاتا ہے میرا، جیسے بدن سے کھال اتار دی ہو اتنی اذیت مت دیا کرو مجھے۔۔۔"

ہاتھ والی بات بدل وہ اسکی چہرے کو ہاتھوں کے پیالے میں بھرے عناب کی نیلی آنکھوں کو دیکھتا باری باری ان پر لب رکھے پیار سے سمجھانے لگا اس کی بات پر عناب یوں ہی اسکے سینے سے لگی اثبات میں سر ہلا دی، اسے کچھ گلٹ تھا وہ بات نہیں کرنی چاہیے تھی اسے، تین دن ان دونوں نے ہی اذیت میں گزارے اپنی محبت کو تکلیف دے کلان کو بھی کہا سکون تھا کیسے خود کو درد دیتا رہا وہ جو آسانی سے عناب سے چھپا بھی لیا اس نے۔۔۔

انھی تین دنوں کا کفارہ ادا کرنے کی خاطر انھوں نے ایک دوسرے کو وقت دینا مناسب سمجھا، بہت اچھا وقت گزارا انھوں نے، دونوں دل کی گہرائیوں سے ہنستے رہے ایک دوسرے سے ڈھیر ساری باتیں کرتے رہے، وہ رات ایک یادگار رات ان دونوں کے لیے ثابت ہوئی تھی۔۔۔۔

🔥🔥🔥🔥🔥🔥

"یہ کیا کہہ رہے ہیں آپ بابا۔۔۔؟؟؟ "

عناب نے حیرت زدہ نظروں سے فیاض صاحب کو دیکھا جو اسے رخصتی کے بارے میں آگاہ کر رہے تھے،

اچانک ہی کلان نے رخصتی کی ضد لگالی تھی۔۔۔۔

یہ تو کوئی بات نا ہوئی آپ نے کہا تھا میری پڑھائی مکمل ہونے کے بعد آپ رخصتی کریں گے پھر اب کیوں "

"بابا۔۔۔۔

وہ بوکھلا گئی تھی اس خبر سے۔۔۔۔

ہاں کہا تھا بیٹا پر کلان چاہتا ہے رخصتی ہو جائے تمہاری پڑھائی تو رخصتی کے بعد بھی جاری رہے گی بے فکر رہو "

عناب، مجھے اس کی بات صحیح لگی نکاح کے بعد رخصتی میں اتنا ٹائم نہیں رکھنا چاہیے بچے، نکاح کا تو مطلب ہی

"رخصتی ہے ایسا کر کے ہم گناہ کے مرتکب ہو رہے ہیں میاں بیوی کو ایک دوسرے سے دور رکھ کر۔۔۔۔۔

فیاض صاحب نے اسے رسانیت سے سمجھایا۔۔۔۔۔

"یہ سب آپ کو کلان نے کہا نا۔۔۔۔ "

اس نے دانت پیستے پوچھا۔۔۔۔۔

"ہاں اسی نے کہا، بہت سمجھدار بچہ ہے۔۔۔۔ "

فیاض صاحب سر اثبات میں ہلاتے اس کی تعریف کر دیے۔۔۔۔

"جی جی بہت سمجھدار بچے ہیں، دوسروں کو شیشے میں اتارنے کا فن خوب آتا ہے انھیں۔۔۔۔ "

عناب غصے سے کہتی وہاں سے چل دی فیاض صاحب نے حیرانگی سے اسے جاتے دیکھا سادہ لوح انسان تھے وہ کلان کی بے تابی سمجھ ہی نا پائے۔۔۔۔

🔥🔥🔥🔥🔥🔥

وہ آفس میں بیٹھا کام میں مصروف تھا کہ اچانک موبائل نے بجنا شروع کر دیا سکرین پر عناب کا نام جگمگاتے دیکھ کلان کے لب مسکرا دیے، لیپ ٹاپ بند کر اس نے کال پک کی ہی تھی کہ عناب کی غصیلی آواز گونجی۔۔۔۔

سمجھتے کیا ہیں مسٹر کلان آپ خود کو، یہ کیا فضول حرکت کی آپ نے، اپنی چکنی چپڑی باتوں سے سب کو شیشے "
" میں اُتار لیں گے کیا آپ، یاد رکھیے گا عناب اُن لوگوں میں شمار نہیں ہوتی۔۔۔۔۔

ایک ہی سانس میں وہ برس پڑی اس پر۔۔۔۔

ارے ارے جان سانس تو لو، اتنا غصہ ٹھیک نہیں، پہلے مجھ ناچیز کا قصور تو بتا دو پھر چاہے جتنا مرضی غصہ "
"کرتی رہنا۔۔۔۔۔

اس کے ہنسنے پر عناب کا پارہ مزید ہائی ہوا سب جانتے بوجھتے بھی معصوم بن رہا تھا وہ۔۔۔

اتنے معصوم نہیں آپ کلان تو بند کریں یہ ڈرامہ، رخصتی کی بات آپ نے کی ہے بابا سے رائٹ، کیون کلان "

"آپ نے کہا تھا میری سٹڈی کمپلیٹ ہونے تک ویٹ کریں گے پھر کیوں۔۔۔۔

وہ غصہ ضبط کرتی شکوہ کر گئی۔۔۔۔

ہاں کہا تھا جان لیکن وہ کیا ہے نا محبت اور جنگ میں سب جائز ہوتا ہے، کیا کروں یار اس ضدی دل کا جو لا کھ "

"کوششوں کے بعد بھی نہیں مانتا میری۔۔۔۔

کلان کا شرارت بھرا لہجہ عناب کو مزید آگ لگا گیا تھا۔۔۔۔

میری بات سن لیں کلان اگر رخصتی ہوئی نا تو میں آپ سے کبھی بات نہیں کروں گی نا کوئی بات مانوں گی۔۔۔ "

اسکی ننھی سی دھمکی کلان کے قہقہے کا باعث بنی۔۔۔۔

ارے واہ یہ تو اور بھی اچھا ہو گیا میرے تمام دوست اپنی بیویوں کے بولنے پر بہت تنگ ہیں بقول ان کے "

ساری ساری رات ان کا ٹیپ چلتا رہتا ہے اس معاملے میں میں بہت خوش قسمت ثابت ہوں گا کہ میری بیوی

"صرف میری سنا کرے گی۔۔۔

آپ بہت بہت برے ہیں کلان، میں بہت بُری پیش آؤں گی رخصتی کے بعد آپ کا جینا حرام کردوں گی، "

"آپ کا بُرا حال کردوں گی بہت بہت تنگ کروں گی آپکو۔۔۔۔

اسنے ایک اور دھمکی دی تھی۔۔۔

جان میں تو کب سے ویٹ کررہاہوں تم کب میرے قریب آؤں گی مجھے تنگ کروگی، مجھے سونے بالکل "

"مت دینا یقین کرو بہت تنگ ہو جاؤں گا اس سے میں، نیند بہت عزیز ہیں مجھے۔۔۔۔

کلان نے تحمل سے مسکراہٹ ضبط کی اسکی معنی خیز بات عناب کو خاموش کرواگئی تھی غصے سے اس نے کال

کٹ کردی وہیں کلان نے بھرپور قہقہہ لگایا۔۔۔

🔥🔥🔥🔥🔥🔥

دو روز بعد ہی وہ شادی کا جوڑا لینے کلان کے ساتھ شاپنگ پر جانے کے لیے اس کا گیٹ پر انتظار کررہی تھی نا

جانے کیوں وہ لیٹ ہو گیا تھا، کوفت سے عناب نے بازو پر بندھی واچ پر ٹائم دیکھا کہ تبھی صائم کی گاڑی گیٹ

سے اندر آتی دکھائی دی اسے، عناب کو کھڑے دیکھ وہ گاڑی سے نیچے اترا وہیں عناب اسے دیکھ دوبارہ اندر جانے

لگی۔۔۔۔

میری بات سنو عابی، یار میں تم سے بات کرنے آیا ہوں ایک دفعہ میری بات سن تو لو اتنی نفرت تو مت "

"کرو۔۔۔۔

وہ التجائیہ لہجے میں بولا تھا عناب نے خود پر ضبط کرتے اس کی طرف رخ موڑا۔۔۔۔۔

بولیں کیا کہنے آئے ہیں، پلیز جلدی بات ختم کریں، کلان آنے والے ہوں گے میں نہیں چاہتی ان کے "

"سامنے کوئی تماشہ ہو۔۔۔۔

اسکی نظریں پھر سے گیٹ پر گئی تھیں کہ کہیں کلان تو نہیں آ گیا بہت محتاط رہتی تھی وہ کاشف کو جب سے پیٹا تھا

اس نے عناب کے اندر خوف ابھی بھی باقی تھا۔۔۔۔۔

NOVELS MAFIA
DISCOVER STORIES, FIND YOURS!

تم مجھے معاف نہیں کرنا چاہتی مت کرو عابی پر یہ شادی مت کرو یار میں تمہیں کسی اور کا ہوتا ہوا نہیں دیکھ "

"سکتا، یہ دل دھڑکنا بند کر دے گا، بن موت مت مارو مجھے۔۔۔۔

وہ آنسوؤں پر ضبط کرتا بہت کرب سے بولا۔۔۔۔

آپ نہیں دیکھ سکتے یہ میرا مسئلہ نہیں میں کیا کر سکتی ہوں اس میں، آپکی خاطر میں اپنی خوشیاں برباد نہیں "

کروں گی مسٹر صائم باجوہ، کیا چاہتے ہیں آپ میں اپنی زندگی اپنی محبت سے جدا ہو جاؤں، بچوں جیسی باتیں مت

"کریں، کوئی امید نہیں رکھنی چاہیے آپکو پہلے والی عناب اب نہیں رہتی اس گھر میں۔۔۔۔

وہ سپاٹ نظروں سے گویا ہوئی۔۔۔۔

"عابی پلیز۔۔۔۔ "

وہ اسکی طرف بڑھا تھا عناب دو قدم پیچھے ہوئی۔۔۔

،وہیں رُک جائیں میری طرف مت بڑھیں مسٹر صائم باجوہ میں کلان ملک کی امانت ہوں آپکو کوئی حق نہیں

مجھے نظر بھر کر دیکھنے کا کجا کہ آپ مجھے چھوئیں اور کیا لگا رکھا ہے آپ نے عابی عابی عناب کلان ملک نام ہے میرا

"تو اس سے ہی مخاطب کریں مجھے۔۔۔۔

وہ ہاتھ کے اشارے سے اسے روکتی صائم کے قدموں کو بریک لگا گئی اسکی حیثیت وہ بہت اچھے سے واضح کر گئی

اس پر۔۔۔۔

"کتنی دور چلی گئی ہو تم مجھ سے، کیا کھو دیا میں نے۔۔۔۔ "

NOVELS MAFIA
DISCOVER STORIES, FIND YOURS!

اب کی بار صائم کی آنکھوں سے آنسو چھلک پڑے۔۔۔۔

"تم ایسی تو نہ تھی عناب، میں تمہارا سب سے اچھا دوست تھا پوری دنیا میں سب سے زیادہ بھروسہ تم مجھ پر کرتی تھی، پھر اب کیا اس قدر نفرت کرنے لگی ہو مجھ سے کہ میرا دیا نام بھی تمہیں دکھنے لگا۔۔۔۔"

اسکی کہی بات عناب کو طیش دلا گئی۔۔۔۔

"سب سے بڑی غلطی تھی آپ پر بھروسہ کرنا، ایک بات اچھے سے پلے باندھ لیں اپنے مجھے آپ سے کوئی رشتہ نہیں رکھنا خواہ وہ نفرت کا ہی کیوں نا ہو۔۔۔۔"

اس کا جواب سن صائم کرب سے مسکرایا۔۔۔

"یہ 5 سال ہر پل تمہارے متعلق سوچا ہے میں نے، گرتا تھا مگر تمہارا چہرہ مجھے سنبھلنے میں مدد دیتا تمہاری یاد ہر پل میرے ساتھ رہتی تھی عناب آج میرے پاس سب کچھ ہے نام پہچان روپیہ پیسہ ہے لیکن میری زندگی نہیں میرے ساتھ، میری محبت مجھ سے روٹھ گئی میں تو تہی دامن رہ گیا، میں تو برباد ہو گیا عناب۔۔۔۔"

وہ دکھ سے نڈھال ہوا پڑا تھا عناب کو اسکی حالت پر ترس بھی آیا لیکن اب وہ کر بھی کیا سکتی تھی۔۔۔۔

پلیز صائم مجھ پر ایک احسان کریں اگر آپ مجھ سے واقعی میں محبت کرتے ہیں تو چلے جائیں میری زندگی سے "
پلیز مجھے تنگ کرنا چھوڑ دیں کیوں میری خوشحال زندگی میں زہر گھولنا چاہتے ہیں آپ، کلان کو نہیں معلوم کچھ
اس کے دل میں زرہ برابر شک میں برداشت نہیں کر پاؤں گی، اندازہ بھی نہیں آپکو میری زندگی برباد ہو جائے
گی آپکی وجہ سے، کلان سے بہت محبت ہے مجھے، انھیں کھو کر میں جی نہیں پاؤں گی، رحم کریں میرے حال پر
"چلے جائیں۔۔۔۔

وہ صائم کے آگے ہاتھ جوڑے منت کر گئی، عناب کو دیکھ کچھ ٹوٹا تھا اسکے اندر بہتے آنسوؤں سے وہ مسکرا دیا،
قدم لڑکھڑائے تھے بامشکل سے سنبھلا وہ۔۔۔۔

مانگا بھی کیا مجھ سے تم نے میری زندگی ہی، یہ تمہیں میرا سانس لیتا جسم نظر آرہا ہے عناب اس میں صرف "
سانسیں ہیں زندگی کی رمک نہیں، اگر خود کی جان لینا حرام موت نہ ہوتا تو کب کا خود کو ختم کر چکا ہوتا، پل پل مر
رہا ہوں میں محبت میں ناکامی ناقابل برداشت ہوتی ہے، تم میرے آگے ہاتھ مت جوڑو میں تمہیں ایسے نہیں
"دیکھ سکتا، بے فکر رہو چلا جاؤں گا تمہاری خوشحال زندگی سے۔۔۔۔

ٹھنڈی آہ بھرتا وہ واپسی کو پلٹا کہ کلان ملک کی گاڑی ان دونوں کے سامنے آر کی صائم نے رخ بدل کر اپنی آنکھیں بازو سے رگڑی تھیں عناب نے بھی خود کو کمپوز کیا، کلان مسکراتا ہوا عناب کے پاس آیا تھا۔۔۔

"کیا ہوا جان، سب ٹھیک تو ہے۔۔۔۔"

وہ عناب کا پریشان چہرہ دیکھ سوال کر گیا۔۔۔۔

"کچھ نہیں بس آپ کا ویٹ کر رہی تھی، بہت دیر ہو گئی آپکو آنے میں پریشان ہو گئی تھی میں۔۔۔۔"

وہ زبردستی مسکراتی اسے تسلی دینے لگی۔۔۔۔

اوہ آئی ایم سوری جان مجھے ضروری کام تھا ایک اس لیے تھوڑی دیر ہو گئی تمہیں پریشان کیا بہت شرمندہ"

"ہوں۔۔۔۔

وہ واقعی شرمندہ تھا عناب مسکرادی تھی، ایسا ہی تھا کلان ملک چھوٹی چھوٹی باتوں پر اس سے ہزار دفعہ معافی مانگتا وہ، دنیا میں سب سے عزیز اسے عناب ہی تو تھی، اسے ایسے رکھتا تھا وہ جیسے کانچ کی گڑیا ہو، جیسے وہ کہیں کی "شہزادی ہو اور وہ اس کا غلام۔۔۔۔

NOVELS MAFIA
DISCOVER STORIES, FIND YOURS!

عناب کی آنکھیں آنسوؤں سے بھیگ گئی تھی کلان کو دیکھتے، کلان نے اپنی توجہ صائم کی طرف کی جواب نارمل

ہوئے اس کی طرف رخ موڑ چکا تھا۔۔۔۔

"کلان یہ صائم ہیں میرے کزن۔۔۔۔۔ "

عناں کے تعارف کروانے پر کلان آگے بڑھ کر اس سے ملا۔۔۔۔

"ہاں ایک دفعہ عناب نے آپ کا ذکر کیا تھا۔۔۔۔ "

اس کی سبز آنکھوں کو دیکھ کلان کو یاد آیا، صائم بے دلی سے مسکرا دیا۔۔۔۔

"اچھا میرا ذکر کیا عناب نے، یقین نہیں آتا۔۔۔۔۔"

صائم کے کہنے پر عناب نے بے چینی سے پہلو بدلا۔۔۔۔

آپ رو رہے ہیں، کوئی خاص وجہ۔۔۔۔؟؟؟ "

کلان نے صائم کی آنکھوں میں آنسو دیکھ اچھنبے سے پوچھا۔۔۔۔

"ہاں آج کے دن میری محبت مر گئی, اپنے درد پر آنسو بہا رہا ہوں۔۔۔۔ "

وہ دکھ سے مسکرادیا۔۔

"ہاں ہاں کلان وہ آج ہی کے دن ان کی وائف کی ڈیتھ ہوگئی تھی بہت محبت کرتے تھے اس سے، اسی لیے رو رہے ہیں۔۔۔۔"

عناب کو کچھ سمجھ نہ آیا تو جلدی سے جھوٹ بول گئی۔۔۔۔۔

"غلط کہہ رہی ہیں عناب آپ۔۔۔۔۔"

صائم کے کہنے پر عناب کا سانس اوپر کا اوپر ہی رہ گیا۔۔۔۔

"میں کرتا تھا نہیں کرتا ہوں اور ہمیشہ کروں گا۔۔۔"

وہ کرب سے بولا، کلان نے آگے بڑھ کر صائم کو گلے لگالیا۔۔۔

"میں آپ کا دکھ سمجھ سکتا ہوں، آپ پر کیا گزر رہی ہوگی اندازہ ہے مجھے، محبت روٹھ جائے یا پھر جدا ہو جائے انسان مر ہی جاتا ہے۔۔۔۔"

کلان نے عناب کو دیکھتے جذب سے کہا۔۔۔۔

"میں چلتا ہوں۔۔۔۔"

صائم یہ کہتا وہاں سے چل دیا کلان نے مسکرا کر عناب کے ماتھے پر لب رکھے جو وائٹ ڈریس پہنے نیٹ کا دوپٹہ گلے میں ڈالے سیدھی کلان کے دل میں اتر رہی تھی۔۔۔۔۔

بہت خوبصورت لگ رہی ہو، یار خود پر کنٹرول کرنا مشکل ہوتا جا رہا ہے اب تو رخصتی کی رات کا انتظار "ہے۔۔۔۔۔"

گرم سانس بھرتے کلان کے کہنے پر عناب کا چہرہ شرم سے گلنار ہوا نظریں خود بخود جھک گئی تھیں، وہ بھی مسکراتا اسے بازوں کے حلقے میں لیے گاڑی کی طرف بڑھنے لگا۔۔۔۔

NOVELS MAFIA
DISCOVER STORIES, FIND YOURS!

🔥🔥🔥🔥🔥🔥

عناب بوٹل گرین کلر کا غرارہ شرٹ پہنے دوپٹہ سر پر سیٹ کیے نازک سی ماتھا پٹی لگائے بہت خوبصورت لگ رہی تھی کلان ملک تو وارے صدقے جا رہا تھا عناب کے، آج ان دونوں کا کمبائن مہندی فنکشن تھا نورین بار بار عناب اور کلان کا صدقہ اُتار رہی تھیں دونوں کی جوڑی نظر لگ جانے کی حد تک حسین دیکھائی دیتی، نورین کا دل ڈر رہا تھا کہ کہیں ان کے بچوں کو کسی کی نظر ہی نہ لگ جائے۔۔۔۔۔

"افففف کلان کیا مسئلہ ہے آپ کو، بس بھی کریں۔۔۔۔ "

وہ چڑ کر بولی تھی جو مسلسل اسے ہی گھورے جا رہا تھا۔۔۔

کیا مسئلہ ہے مجھے۔۔۔؟؟؟ "

کلان نے اپنی مخصوص مسکراہٹ کے ساتھ سوال کیا۔۔۔

"جی، آپ سامنے نہیں دیکھ سکتے کیا کلان آپ کی گردن تھک جائے گی۔۔۔۔ "

عناب غصہ ضبط کرتی دبے لہجے میں بولی تھی جس پر کلان کا قہقہہ بلند ہوا۔۔۔

"کیا کروں جان اتنی خوبصورت لگ رہی ہو تم کہ دل کر رہا ہے کھا جاؤں تمہیں۔۔۔۔ "

عناب نے جھرجھری لی تھی۔۔۔

"کلان آپ کے ارادے بہت خطرناک ہوتے جا رہے ہیں، میں رخصتی سے انکار کر دوں گی۔۔۔ "

وہ ڈرتی ہوئی بولی۔۔۔

کر کے دیکھ لو کلان ملک بھی کوئی کسر نہیں چھوڑنے والا سود سمیت بدلا لوں گا، تو ایسی کوئی کوشش بھی مت "

"کرنا جان ورنہ زبردستی اُٹھا کر لے جاؤں گا تو سوچنا بھی مت۔۔۔

کلان نے آنکھ وِنک کرتے اپنے ارادوں سے باخبر کیا۔۔۔۔

ہائے، مجھے تو کل رات کا انتظار ہے جب عناب تم میرے سامنے ہو گی میرے کمرے میں میرے بیڈ پر میری "

" بانہوں میں کیا حسین عالم ہو گا۔۔۔۔

اسے تنگ کرنے کی خاطر وہ بے باکی سے گویا ہوا عناب لال سرخ ہوئی تھی کلان کی باتوں پر، دل تیزی سے دھڑکنے لگا تھا عناب نے اپنی گھبراہٹ چھپاتے ہوئے غصے سے رُخ دوسری سمت موڑا جس پر کلان مسکرا کر رہ گیا۔۔۔۔

🔥🔥🔥🔥🔥🔥

انکی مہندی پر عائمہ پاگل ہوتی جا رہی تھی آج ان دونوں کو دیکھ اسکا دل جل بھن گیا کیسے کلان عناب پر اپنی جان نچھاور کر رہا تھا کیسے والہانہ نظروں سے اسے دیکھ رہا تھا وہ تو وہ کلان ملک تھا ہی نہیں جسے عائمہ جانتی تھی وہ تو عناب کا کلان تھا جسے اس کے آگے کچھ نظر ہی نہیں آتا تھا۔۔۔۔

مہندی سے واپس آتے ہی وہ اپنے کمرے کی ہر چیز اتھل پتھل کرتی چیخنے لگی کوئی چیز اپنی جگہ پر نہیں چھوڑی تھی اس نے ہر طرف کانچ بکھرا پڑا تھا اور وہ پاگلوں جیسا برتاؤ کرتی خود کی شکست پر چلا رہی تھی۔۔۔۔

نہیں عناب میں تمہیں نہیں چھوڑوں گی، برباد کر دوں گی تمہیں جان سے مار ڈالوں گی تم نے مجھ سے میرا "

"کلان چھینا، اس کے ساتھ زندگی بسر کرنا چاہتی ہو یہ تو نہیں ہو گا کبھی نہیں۔۔۔۔

اسے سمجھ نہیں آ رہا تھا وہ کیا کرے جو کلان اس کا ہو جائے، جب بے بس ہو گئی تو غصے سے عناب کا نمبر ڈائل کرنے لگی وہ، مہندی کے فنکشن سے واپس گھر آنے کے بعد عناب کلان ملک کی وارفتگیاں یاد کر کے شرم سے مسکرا رہی تھی عائمہ کا لنگ پر حیران ہوتے عناب نے اس کی کال اٹینڈ کی ہی تھی کہ دروازہ نوک کر کے صائم اندر داخل ہوا۔۔۔۔۔

صائم آپ اس وقت یہاں کیا کر رہے ہیں۔۔۔۔؟؟؟ "

وہ حیران ہوئی۔۔۔۔۔

"تم سے آخری دفعہ ملنے آیا ہوں۔۔۔۔ "

وہ سرخ سوجھی ہوئی آنکھوں سے بولا، اس سے پہلے وہ عائمہ کی کال ڈسکنکٹ کرتی صائم نے اس سے فون لے کر بیڈ پر اچھال دیا۔۔۔۔۔

یہ کیا بدتمیزی ہے صائم۔۔۔۔؟؟؟ "

وہ غصے سے چلائی۔۔۔۔

کوئی بد تمیزی نہیں عناب، آخری ملاقات ہے بس، اس پل صرف مجھے ٹائم دے دو پھر پتہ نہیں کبھی "

"ملاقات ہو یا نا ہو تمہارا خوبصورت چہرہ جی بھر کر دیکھنا چاہتا ہوں۔۔۔۔

وہ تکلیف کے عالم میں بولا۔۔۔۔

"صائم شرم آنی چاہیے آپکو اس طرح کی بات کرتے ہوئے، میں کلان ملک کی بیوی ہوں۔۔۔ "

اس نے باور کروایا۔۔۔۔

مگر عناب پہلے تم محبت ہو میری، تم نے ایک دفعہ بھی مجھ سے پوچھا میں تمہیں منگنی والے دن کیوں چھوڑ "

"کر گیا تھا، کیونکہ ممانی جان نے مجھ سے اس دن۔۔۔۔۔۔

"بس کر دیں صائم جانتی ہوں میں سب کچھ۔۔۔۔ "

وہ اسے ٹوک گئی۔۔۔۔

"عناب تم جانتی ہو پھر بھی تم مجھے قصوروار سمجھتی رہی۔۔۔ "

وہ صدمے کی کیفیت میں چلا گیا۔۔۔۔

ماما نے مجھے اور بابا کو سب کچھ بتادیا تھا جب لوگوں نے میرے کردار پر انگلیاں اُٹھائی تو انہوں نے رو رو کر ہم " سے مافی مانگی تھی لیکن صائم میرے دل کے اندر سے جو پھانس تھی نا کہ آپ مجھے کیوں چھوڑ کر گئے، اس دن کے بعد مجھے سکون آگیا،

اس میں ماما کی غلطی نہیں تھی بلکہ ماما کا تو احسان تھا بابا اور مجھ پر، آپکا اصل چہرہ ہمارے سامنے لے کر آئی وہ ورنہ

"آگر آپ مجھے شادی کے بعد چھوڑ کر چلے جاتے تو۔۔۔

وہ خاموش ہوتی اپنے سینے پر ہاتھ رکھ گئی دل کی دھڑکن مدہم ہونے لگی تھی۔۔۔

مت کروایسی باتیں مر جاؤں گا میں، عناب میری ایک ریکوسٹ ہے آخری پلیز مان لو مجھے ایک دفعہ خود کو "

"چھونے دو میں تمہارا لمس اپنے ساتھ لے کر جانا چاہتا ہوں۔۔۔۔

صائم کی بات پر وہ ہتھے سے اکھڑ گئی۔۔۔۔

ہوش میں تو ہیں آپ میرے قریب بھی اگر آئے آپ تو قسم سے خود کو آگ لگا لوں گی مجھے چھونے کا حق " صرف کلان کے پاس محفوظ ہے میں صرف ان کی ہوں خدا کے لیے چلے جائیں، دفع ہو جائیں میری زندگی سے

"سمجھ کیوں نہیں آتی آپکو، کیوں ذلیل کرنے پر تلے ہیں مجھے۔۔۔

وہ حلق کے بل چلاتی غصے سے کمرے سے نکل گئی جبکہ صائم گھٹنوں کے بل بیٹھ کر روتا ہوا اپنی محبت کا ماتم کرنے لگا۔۔۔۔۔

🔥🔥🔥🔥🔥🔥

ریڈ کلر کی میکسی پہنے، جھومر لگائے، چھوٹا سا مانگ ٹیکہ سجائے، آنکھوں میں گولڈن گلِٹر لگائے، ڈارک ریڈ لِپ سٹک کے ہمراہ وہ بے انتہا خوبصورت لگ رہی تھی، دھڑکتے دل کے ساتھ برائیڈل روم میں بیٹھی وہ بارات کی منتظر تھی، ہونٹوں پر شرمیلی مسکراہٹ، کلان کی باتیں، کلان کا والہانہ پن یاد کر کے عناب کا دل بہت تیزی سے دھڑک رہا تھا۔۔۔

لیکن کچھ ہی دیر میں اس کے چہرے پر کلان کی محبت کے رنگ نہیں بلکہ گھبراہٹ اور پریشانی در آئی کیونکہ بارات کافی لیٹ ہو چکی تھی وہ کلان کو کتنی دفعہ کال کرتی رہی پر اہان کا نمبر بند تھا کلان کے گھر سے کوئی بھی ان کا فون نہیں اُٹھا رہا تھا فیاض صاحب ایک دفعہ آ کر ڈیڈ بائی آنکھوں سے اس کے سر پر ہاتھ رکھ کر جا چکے تھے، بہت سی عورتیں اسے ترحم آمیز نظروں سے دیکھنے کے لیے آتی اسے صبر اور حوصلہ کرنے کی ترغیب دے رہیں تھیں۔۔۔۔

"آج پھر میرا تماشہ بننے والا ہے آج پھر پوری دنیا میرے کردار پر انگلی اُٹھائے گی۔۔۔ "

عناب نے دھڑکتے دل کے ساتھ سوچا۔۔۔

کیا میں کلان کو بھی کھودوں گی جو کہ میری زندگی ہیں کیسے رہوں گی آپ کے بغیر کلان، میں تو بھول چکی "

" ہوں آپ کے بنا جینا، آجائیں نا۔۔۔۔

وہ دل ہی دل میں اس سے شکوہ کرتی پکار رہی تھی، گھبرا کر وہ اپنی جگہ سے اُٹھی اس سے پہلے وہ گرتی جلدی سے دیوار کا سہارا لیا اس نے، اسی دوران اس کی کزنیں بھاگتی ہوئی آئیں کہ بارات آگئی ہے اور وہ یہ کہہ کر واپس باہر چلی گئیں، عناب کے آنسو رخسار پر بہنے لگے تھے وہ اپنے آپ کو کمپوز کرتی دوبارہ سے صوفہ پر بیٹھی۔۔۔۔

میں بھی نا کیا کیا سوچنے لگی تھی کلان تھوڑی نا میرے ساتھ ایسا کریں گے، کتنا پیار کرتے ہیں وہ مجھ سے "

"میری تکلیف پر وہ تڑپ کر رہ جاتے ہیں، وہ میرے کلان ہیں جو مجھے کبھی نہیں چھوڑیں گے۔۔۔۔

میٹھی مسکان لیے وہ خود کو ڈپٹی پر سکون ہو گئی۔۔۔۔

🔥🔥🔥🔥🔥🔥

کچھ دیر بعد عناب کو اسٹیج پر کلان ملک کے ساتھ لا کر بیٹھایا گیا وہ ہونٹوں پر شرمیلی مسکراہٹ لیے کلان کے پہلو میں بیٹھی تھی لیکن تھوڑی دیر بعد ہی اسکے چہرے پر حیرانگی چھاگئی۔۔۔۔

"کلان کو کیا ہوا ابھی تک مجھ سے کوئی بات کیوں نہیں کی۔۔۔۔ "

اس نے گردن اُٹھا کر کلان کی طرف رخ کیا جو سنجیدہ اور سپاٹ انداز میں بیٹھا تھا عناب کو اسکے تاثرات عجیب لگے لیکن وہ اپنے دل کو سمجھانے میں جٹ گئی تھی۔۔۔۔

ایسے ہی مجھے تنگ کر رہے ہیں، کتنا ڈرا رہے تھے کچھ دنوں سے سہاگ رات کی باتیں کر کر کے ابھی بھی مجھے ڈرا ہی رہے ہیں،

کوئی بات نہیں کلان کمرے میں جانے دیں مجھے آپ کی خبر اچھے سے لوں گی بالکل پاس نہیں آنے دوں گی "آپ کو۔۔۔۔۔

وہ دل ہی دل میں کلان سے مخاطب تھی، اگلے ہی پل ویٹر کھانا لے کر اسٹیج کی طرف آیا جسے کھانے سے صاف اسے منع کر دیا کلان نے۔۔۔

"کوئی ضرورت نہیں واپس لے جاؤ۔۔۔۔ "

اسکے لہجے نے عناب کو کلان کی طرف دیکھنے پر مجبور کیا اس نے تو آج دوپہر سے ہی کھانا نہیں کھایا تھا اب کتنی بھوک لگی تھی اسے اگر کلان کو بھوک نہیں تھی تو کم از کم اس سے تو پوچھ لیتا وہ روہانسی ہونے لگی کلان کا رویہ محسوس کر۔۔۔۔

تھوڑی دیر بعد عناب کی کزنیں دودھ پلائی کی رسم کرنے وہاں آئیں تو انہوں نے ایک لاکھ کی ڈیمانڈ کی، کلان نے پانچ لاکھ کا چیک کاٹ کر ان کی طرف پھینکا اور ساتھ ہی دودھ کا گلاس واپس لے جانے کو کہہ دیا، اس کا رویہ کافی تضحیک آمیز تھا اس کے رویے پر عناب کا چہرہ شرمندگی سے سرخ ہوا اس کی کزنیں خاموشی سے وہاں سے چلی گئی تھیں فوراً ہی نورین اسٹیج کی طرف آئیں۔۔۔

"کلان یہ کیا بدتمیزی ہے کنڑول یورسیلف۔۔۔۔۔ "

انہوں نے دبے لہجے میں کلان کو سرزنش کی۔۔۔۔۔

"او پلیز مام بند کروائیں یہ سب کچھ، بیزار ہو رہا ہوں میں رخصتی کروائیں جلدی۔۔۔۔ "

اسکا سرد اور سپاٹ لہجہ نورین بیگم کے فیاض صاحب کے پاس جانے کا باعث بنا تا کہ وہ رخصتی کروا سکیں، رخصتی کے بعد وہ عناب کو لے کر گھر نہیں گیا بلکہ کافی دیر سے وہ سپاٹ چہرے کے ساتھ ڈرائیونگ کرتا رہا۔۔۔

عناب کا بھوک سے بُرا حال تھا رہی سہی کسر کلان کے رویے نے پوری کر دی بہت ہمت کر کے اس نے کلان کو

مخاطب کیا۔۔۔

کہاں لے کر جا رہے ہیں آپ مجھے کلان۔۔۔؟؟؟ "

سہمی ہوئی نظروں سے اسکے چہرے کو دیکھتی وہ بہت آہستہ سے بولی۔۔۔

"جنگل نہیں لے کر جا رہا گھر ہی لے جاؤں گا،منہ بند کرو اپنا مجھے سکون سے ڈرائیونگ کرنے دو۔۔۔۔ "

اس نے سرد انداز میں بات ختم کی عناب لب بھینچ کر رہ گئی تھی۔۔۔۔

🔥🔥🔥🔥🔥🔥

وہ کافی دیر سے کمرے میں بیٹھی کلان کا انتظار کر رہی تھی کمر تختہ ہو چکی تھی اس کی کلان کی راہ تکتے،وہ پتہ نہیں

اسے یہاں بیٹھا کر کہاں چلا گیا تھا عناب نے غور سے کمرے کا جائزہ لیا ایک دفعہ پھر سے رونا آیا اسے،بہت سادہ

کمرہ تھا یہ کلان نے ایک پھول تک نہیں رکھا تھا ادھر،کیا وہ خوش نہیں تھا عناب کے استقبا میں کوئی تیاری نا کی

تھی اس نے پر کیوں وہ یہی سوچ رہی تھی کہ دروازہ کھلنے کی آواز پر چونکتی وہ سنبھل کر بیٹھی۔۔۔

وہ بھاری قدموں کے ہمراہ چلتا ہوا اس کے قریب آ کر بیڈ پر بیٹھ گیا کافی دیر تک اس کے چہرے کو دیکھتا وہ نا

جانے کیا سوچ رہا تھا عناب کی جھکی پلکیں کلان کی نظروں کی حدت سے لرزنے لگی تھیں، ایک جھٹکے سے کلان

نے اس کی ٹھوڑی پکڑ کر چہرہ اوپر کیا۔۔۔۔۔

"بہت خوبصورت لگ رہی ہو۔۔۔۔۔ "

اس نے نظریں اُٹھا کر کلان کو دیکھا اور پھر مسکراتے ہوئے نظریں جھکا گئی لمحوں میں خوش ہو گئی تھی وہ۔۔۔۔

"اتنی خوبصورت لگ رہی ہو کہ جی کر رہا ہے تمہارے خوبصورت چہرے کو تیزاب سے جلا دوں۔۔۔۔ "

اس کی بات پر عناب نے حیرانگی سے دیکھا۔۔۔

"!!!!!!چٹاخ۔۔۔۔ "

تھپڑ اس قدر شدید تھا کہ عناب کو اپنے کان سائیں سائیں ہوتے محسوس ہوئے ہونٹ کا کنارہ پھٹ چکا تھا وہ

آنکھوں میں ڈر اور حیرت لیے کلان کو دیکھنے لگی جس کی آنکھیں سرخ انگارہ ہوئی پڑی تھیں۔۔۔۔۔

"کلان۔۔۔۔ "

اس نے روتے ہوئے بے یقینی سے کلان کو پکارا۔۔۔۔

"مت نام لو میرا اپنی گندی زبان سے۔۔۔۔ "

اتنا کہتے کلان نے اسے کلائی سے پکڑ اٹھایا اور بیڈ سے نیچے دھکا دے دیا عناب فرش پر اوندھے منہ گری تھی اس سے پہلے وہ سنبھلتی کلان نے اسے دوبارہ بازو سے پکڑ کر اپنے سامنے کھڑا کیا، عناب تواب باقائدہ کانپنا شروع ہو چکی تھی اس کا جنگلی اور وحشیانہ سلوک عناب کا دل دہلا گیا تھا، بے دردی سے کلان اس کا دوپٹہ نوچ کر اتارتا اسے شدید درد سے دوچار کر گیا تکلیف دہ لہر اسے اپنے سر میں محسوس ہوئی بہت سے بال اس کے جڑ سے اکھڑ چکے تھے۔۔۔۔۔

کلان کیوں کر رہے ہیں آپ میرے ساتھ ایسے۔۔۔۔؟؟؟ "

وہ روتی ہوئی پیچھے کی طرف قدم بڑھانے لگی۔۔۔۔

بتاؤں گا میری جان بتاؤں گا ابھی تو پوری رات پڑی ہے سب کچھ بتاؤں گا، پہلے اپنے حسن سے مجھے مستفید تو ہونے دو۔۔۔۔"

وہ زہریلی مسکراہٹ سمیت اس کے قریب ہوا اور نوچ نوچ کر عناب کا زیور اتارتے فرش پر پھینک بیڈ پر اسے زور سے دھکا دیا عناب ڈرتی ہوئی جلدی سے سیدھے ہو کر پیچھے کی طرف کھسکنے لگی وہ بیڈ کراؤن سے جا لگی تھی،

کلان اسکے نزدیک ہوتا عناب کے بالوں کو بے دردی سے اپنی مٹھی میں دبوچ کر اس کے ہونٹوں پے جھک گیا، اس کا لمس اتنا کاٹ دار اور شدت بھرا تھا کہ عناب کو لگا وہ کبھی سانس نہیں لے پائے گی، اس کے حلق میں ہونٹوں سے نکلا خون اترنے لگا تھا مگر کلان کو پھر بھی اس پر رحم نہ آیا۔۔۔۔

ساری رات وہ اس ظالم سے رحم کی التجائیں کرتی رہی پر اس وحشی درندے کو اس کی کسی التجا کا اثر نہ ہوا آخر وہ نیم بے ہوش ہو چکی تھی لیکن پھر بھی وہ اس کے جسم کو بھنبھوڑتا رہا نا جانے ایسا بھی کونسا جرم کر چکی تھی وہ جس کی سزا یوں دی جا رہی تھی اسے۔۔۔۔

NOVELS MAFIA
DISCOVER STORIES, FIND YOURS!

🔥🔥🔥🔥🔥🔥

صبح اسکی آنکھ کھلی تو سر شدید چکرا رہا تھا کانپتے بدن کے ساتھ وہ اُٹھی سہمی ہوئی نظروں سے وہ اپنے کپڑے تلاش کرتی باتھ روم میں داخل ہوئی، شاور اون کر وہ ٹھنڈے پانی سے خود کو رگڑ رگڑ کر دھوتی رونا شروع ہو چکی تھی خود سے گھن آ رہی تھی اسے اور کلان پر شدید غصہ، کیا یہ تھی اسکی محبت یہ تھی دیوانی آخر کیوں ایسا برتاؤ کیا اسنے عناب کے ساتھ۔۔۔۔

بدن کے ساتھ اسکا دل بھی زخمی تھا کافی دیر تک اس پانی کے ذریعے خود کو پر سکون کرنے کی کوشش میں مصروف وہ تھک ہار کر واپس سے وہی کپڑے پہن دیوار کا سہارا لیے باہر کمرے میں آتی آئینے کے سامنے جا کر کھڑی ہو گئی۔۔۔

نم بکھرے بال چہرے اور بدن پر جگہ جگہ کلان کی درندگی کے نشان، وہ کہیں سے بھی ایک دن کی دلہن معلوم نا ہوتی، کتنی مرجھا گئی تھی وہ، محض ایک ہی رات میں کلان نے اس کا کیا سے کیا حال کر دیا تھا۔۔۔۔

"گُڈ مارننگ جان۔۔۔ "

وہ کمرے میں داخل ہوتا بولا عناب اسے دیکھ ڈرتی ہوئی دو قدم پیچھے ہوئی جس وجہ سے وہ بیڈ پر جا گری سہمی سہمی نظروں سے وہ کلان کو دیکھنے لگی مسکراتا ہوا وہ آگے بڑھا اور اس کے گال کو پیار سے چھوا۔۔۔۔

."ڈر کیوں رہی ہو مجھ سے، کہا تھا نا مجھے تمہاری آنکھوں میں ڈر اچھا نہیں لگتا۔۔۔ "

"کلان۔۔۔۔ "

وہ سسکی تھی۔۔۔۔

"کیوں کر رہے ہیں میرے ساتھ آپ ایسے۔۔۔ "

لہجے میں خوف واضح تھا۔۔۔۔

"گڈ کو ئسچین چلو تمہیں بتا ہی دیتا ہوں بلکہ بتانا کیا تمہیں کچھ سناتا ہوں۔۔۔۔ "

اس نے موبائل نکال ایک ریکارڈ نگ اون کی جو اس کی اور صائم کی تھی وہی مہندی والی رات کی باتیں تھیں

سبھی مگر اس کو آیڈیٹ کر کے کسی اور رنگ میں پیش کیا گیا تھا۔۔۔۔۔

" کلان یہ جھوٹ ہے۔۔۔۔ "

وہ ڈرتی ہوئی بولی۔۔۔۔

"اوہ یہ جھوٹ ہے۔۔۔۔۔۔"

وہ اُٹھ کر غصے سے چلایا۔۔۔۔۔

"تمہاری اور صائم کی منگنی رہ چکی تھی یہ بھی جھوٹ ہے۔۔۔۔ "

وہ دھاڑا تھا۔۔۔۔

نہیں کلان ہماری منگنی نہیں ہوئی تھی وہ تو منگنی والے دن مجھے چھوڑ کر چلے گئے تھے۔۔۔۔ "

کانپتی ہوئی آواز میں اس نے اپنی حمایت میں کہا تھا۔۔

اچھا تو تم اسے جلانے کے لیے میرے قریب آئی اور وہ تمہارے نکاح کا سن کر دیکھو کیسے بھاگا چلا آیا اب تم "

"مجھے چھوڑ کر اسے اپنانے لگی تھی، واؤ، یہی سچ ہے نا۔۔۔۔

کلان نے غصے سے واز اُٹھا کر زمین پر پھینکا عناب ڈر کے مارے چیخی تھی۔۔۔۔۔

نہیں کلان ایسا کچھ نہیں ہے میں ایسا نہیں چاہتی تھی کچھ، ایسا سوچ بھی نہیں سکتی میں، میں صرف آپ سے "

" محبت کرتی ہوں آپ کو کسی نے تصویر کا دوسرا رُخ دکھایا ہے۔۔۔۔

وہ آخر رو دی پر کلان کو یقین نا آیا۔۔۔۔

اس ریکارڈنگ میں وہ تمہیں چھونے کی بات کر رہا ہے بتاؤ اس کے بعد کافی دیر تک خاموشی کیوں چھائی رہی "

"کس حد تک گئے تھے تم دونوں۔۔۔۔

اس نے سرد آواز میں پوچھا۔۔۔۔

"نہیں کلان میں نے اسے خود کا ہاتھ بھی نہیں پکڑنے دیا۔۔۔۔ "

"جھوٹ مت بولو عناب وہ تمہارے گھر میں رہتا تھا تعلقات تو بہت گہرے ہوں گے رائٹ۔۔۔۔ "

وہ سفاکی سے بولا تھا۔۔۔

"کلان پلیز آپ جانتے ہیں مجھے آپ کے علاوہ کبھی کسی نے نہیں چھوا آپ کو میری بے گناہی کا ثبوت رات کو مل چکا ہے۔۔۔۔۔"

وہ دکھ اور کرب سے چیخ اٹھی کلان ہنسا تھا اس کی بات پر۔۔۔۔۔

"منزل تک پہنچنے کے لیے بہت سارے راستوں سے ہو کر گزرنا پڑتا ہے جان، ہو سکتا ہے صائم بھی انہیں راستوں سے گزرا ہو مگر منزل تک نہ پہنچ سکا۔۔۔۔"

کلان کی بات پر وہ چلائی۔۔۔

"بس کریں کلان بس کر دیں خود کو میری نظروں میں اتنا مت گرائیں کے اُٹھ ہی نہ سکیں آپ۔۔۔۔"

اسکے چیخنے پر کلان نے آگے بڑھتے عناب کے منہ پر زوردار تھپڑ دے مارا۔۔۔۔

"تمہارے منہ سے ایسی باتیں اچھی نہیں لگتی، نظروں میں تم میرے گر چکی ہو، مجھے دھوکہ دے رہی تھی کلان ملک کو دھوکا، اب رہو گی تم میری قید میں تا عمر، تمہارے عاشق کے لیے چھوڑوں گا نہیں تمہیں، بلکہ وہ

NOVELS MAFIA
DISCOVER STORIES, FIND YOURS!

NOVELS MAFIA
DISCOVER STORIES, FIND YOURS!

حال کروں گا تمہارا کہ تم کسی کے قابل نا رہو اور کیا کہہ رہی تھی مجھے تصویر کا دوسرا رُخ دکھایا گیا ہے ٹھہرو

"تمہیں اور ثبوت دکھاتا ہوں۔۔۔۔

کلان نے دراز میں سے کچھ تصویریں اٹھا کر عناب کے منہ پر ماری

جو اس کی اور صائم کی تھیں ہاتھوں میں ہاتھ ڈالے وہ صائم کی بانہوں میں مسکراتی کھڑی تھی۔۔۔۔۔

کلان یہ جھوٹ ہے بھروسہ کریں یہ ایڈیٹ کی گئی ہیں، بے شک ہماری دوستی تھی لیکن اس نے کبھی مجھے "

چھوا نہیں تھا۔۔۔۔"

وہ روتی ہوئی اپنی صفائی دینے لگی۔۔۔۔

یہ جھوٹی تاویلیں اپنے دل کو دو اگر تم سچی ہوتی تو مجھے اپنے پاسٹ کے متعلق سب کچھ بتا دیتی مجھ سے کچھ نا "

چھپاتی، جانتی تھی تم اگر مجھے بتاؤ گی تو تمہارا جھوٹ پکڑا جائے گا اور تم اپنے یار کو جلا نہیں سکو گی، بہت غلط کیا تم

"نے اب معلوم چلے گا کلان ملک کے دل سے کھیلنے کا انجام۔۔۔

غصے سے کہتا وہ کمرے کا دروازہ دھاڑ سے بند کرتا باہر چلا گیا عناب اپنے نصیب پر پھوٹ پھوٹ کر رو دی تھی نا

جانے کیا ہونے والا تھا آگے اسکے ساتھ۔۔۔

🔥🔥🔥🔥🔥🔥

پچھلے چھ ماہ سے کلان نے اسے اس فلیٹ میں رکھا تھا جو آبادی سے زرا ہٹ کر سنسان ایریا میں واقع تھا جیسے اس نے کہا عناب کی زندگی ایک سزا بنادی تھی اس نے اپنے ہر عمل سے وہ اسے اذیت پہنچایا کرتا کئی کئی دن چکر نہ لگاتا وہ ادھر اور کبھی کبھی ہفتوں اس کے ساتھ اسی فلیٹ پر گزار دیتا۔۔۔

کلان کی قربت کے لمحات عناب پر بہت بھاری گزرتے تھے وہ کیسے سہتی اس تکلیف کو وہی جانتی تھی، شکوہ کرنا بولنا چہکنا ہنسنا سب چھوڑ دیا تھا اس نے، بس اسی ابتر زندگی کو جیتی جیسے موت کی منتظر تھی وہ، خود کی محبت کے منہ سے اپنے ہی کردار پر اچھالا کیچڑ اسکی روح فنا کر چکا تھا۔۔۔

دن بادن کلان کا رویہ روگ بن اسے کھا رہا تھا مانو زندہ لاش کی مانند ہو چکی تھی وہ، جسے نا کھانے کی فکر ہوتی نا کسی اور کام کی، بے سدھ سی وہ گہری نیند سو رہی تھی دو دن سے کلان نہیں آیا تھا، یہی وجہ تھی جو کچھ اطمینان تھا اسکے چہرے پر ورنہ یہ ظالم شخص نا سونے دیتا اسے نا ہی سکون کی سانس لینے۔۔۔۔

اچانک کسی کی موجودگی کے احساس سے اس کی آنکھ کھلی تو کلان کو قریب پایا وہ ڈر کے مارے گھبرا کر پیچھے ہوئی، دل کی دھڑکنیں تیز ہو چکی تھی اور رنگ زردی مائل۔۔۔۔

" کلان آپ۔۔۔ "

" ہاں میں کیا ہوا اپنے عاشق کی توقع کررہی تھی، مجھے دیکھ کر برالگا۔۔ "

زہر خند لہجے میں کہتا وہ زبردستی اسے بازو سے کھینچ عناب کو اپنی بانہوں میں بھر گیا۔۔۔

"نہیں وہ وہ آپ اچانک سے آئے تو میں ڈر گئی۔۔۔ "

اسکا وجود باقاعدہ کانپنے لگا تھا کلان کی گرم سانسیں گردن پر محسوس کر۔۔۔۔

ویسے جان پچھلے چھ ماہ سے میرے علاوہ کسی کا چہرہ نہیں دیکھا تم نے رائٹ، تو کل تمہیں کسی سے ملواؤں گا "

میں۔۔۔"

وہ پیار سے اس کے بالوں میں انگلیاں چلاتا اپنے سلگتے لب اسکے کاندھے پر رکھ گیا عناب خود میں سمٹتی تھی خوف

کی ایک سرد لہر اسکی ریڑھ کی ہڈی میں سرایت کرگئی۔۔۔

ویسے کہیں تم یہ تو نہیں سوچ رہی میں تمہیں تمہارے یار سے ملوانے والا ہوں، اگر ایسا سوچ رہی ہو تو غلط "

"ہے یہ، اسے تو تم مرتے دم تک نہیں دیکھ پاؤں گی۔۔۔

ایک جھٹکے سے وہ اس کے بال مٹھی میں جکڑ چہرہ اوپر کرتا دانت اسکے کاندھے میں گاڑھ گیا عناب درد سے کراہ اٹھی تھی۔۔۔۔

اووووہوووووکیا ہوا درد ہو رہا ہے میری جان کو، ابھی تو پوری رات پڑی ہے یہ سسکیاں سنبھال کر رکھو، "

"رات بھرپور موقع دوں گا تمہیں یہ مشغلہ پورا کرنے کا۔۔۔۔

وہ سفاک لہجے میں بولتا اسکی آنسو بھری آنکھوں میں گھورنے لگا۔۔۔۔

چلو بتا دیتا ہوں تمہیں کل کس سے ملواؤں گا، شاید تب اس درد سے تھوڑا سکون مل جائے تمہیں، ہاں تو "

"تمہاری سوتن وہ آ رہی ہے ادھر، میں دوسری شادی کر رہا ہوں عائمہ سے۔۔۔۔

واقعی میں صدمے سے ایک پل کو وہ اپنا درد فراموش کر گئی بے یقینی سے کلان کو دیکھا اس نے۔۔۔۔

مت کریں کلان ایسے، میرے تابوت میں آخری کیل مت ٹھونکیں، آپ ہماری خوشیاں تو پہلے ہی برباد کر "

چکے ہیں اتنا ظلم نا کریں گے واپسی کا راستہ ہی ختم ہو جائے، بہت پچھتائیں گے آپ جس دن سچائی سے روبرو

"ہوں گے، تب نا تو معافی ملے گی آپکو نا ہی عناب۔۔۔۔

وہ سسکتی ہوئی لب بھینچ گئی جو رونے کے باعث کانپ رہے تھے، کلان نے غصے سے جھٹکا دیتے اسکے بال چھوڑ

عناب کو بیڈ پر گرایا اور اس پر جھک گیا۔۔۔۔

تمہارے تابوت میں آخری کیل نہیں بلکہ تمہارا پورا تابوت میں قبر میں اتار دوں گا اور ساتھ تمہارے اس "

عاشق کا بھی، نہیں نہیں یہ کیا کہہ گیا میں، اسے تو تمہارے ساتھ قبر میں بھی برداشت نہیں کر سکتا تو اس کی قبر

"الگ سے بناؤں گا، کلان ملک کی زندگی تباہ کرنے کا خسارہ بہت بھاری ثابت ہو گا جان۔۔۔۔

یہ کہتے ہی وہ اس پر اپنی گرفت مضبوط کر گیا عناب کی دبی دبی سسکیاں شروع ہو چکی تھیں جس پر اس ظالم کو

کبھی ترس نا آتا۔۔۔۔

🔥🔥🔥🔥🔥🔥

وہ بیڈ پر سیاہ سادے سے کپڑوں میں موجود نیند کی آغوش میں تھی کہ شور کی آواز پر اس کی آنکھ کھلی سامنے ہی

کلان دلہن بنی عائمہ کو بانہوں میں لیے کھڑا تھا عناب فوراً گھبرا کر بیڈ سے اُٹھی عائمہ اسے دیکھ کر حیران رہ گئی

تھی، بکھرے بال زرد اور اداس چہرہ، گال اور گردن پر سرخ نشان جو شاید کلان نے اسے دیے تھے لیکن وہ اس

سوگوار حلیے میں بھی بے پناہ حسین دیکھائی دیتی یہ نشان اسے مزید پرکشش بنا رہے تھے۔۔۔

"یہاں سے جاؤتم یہ میرااور عائمہ کا کمرہ ہے آج سے تم گیسٹ روم میں رہو گی،اٹھواب نکلو۔۔۔ "

وہ اس کے بکھرے سراپے سے نظریں چراتا حکم دے گیا عناب خاموشی سے نظریں جھکائے وہاں سے جانے لگی۔۔۔

"رکو۔۔۔ "

وہ کلان کی آواز پر رکتی پلٹ کر دیکھنے لگی،کلان نے عائمہ کو بیڈ پر پیار سے بیٹھاتے اسے قریب بلایا۔۔۔

"آؤ ادھر اور عائمہ کے جوتے اتارو۔۔۔ "

اسکی بات پر عناب نے ایک نظر اسے دیکھا اور پھر خاموشی سے قریب جاتی عائمہ کے جوتے اتارنے لگی اسے پیروں میں بیٹھے دیکھ عائمہ کو اندر تک سکون فراہم ہوا،اسکے دونوں جوتے اتار عناب نے کلان کو پھر سے دیکھا وہ ایک پل کے لیے اس کی نظروں سے گڑبڑا گیا تھا،کلان ملک نے اس سے نظریں چرائیں تھیں کیا کچھ نہیں تھا ان نظروں میں شکوے شکایت،بے انتہا درد کلان اندر تک لرز کر رہ گیا۔۔۔۔

مجھ سے جو نظریں چرانے لگے ہو ،،،،،،،

لگتا ہے کسی اور گلی جانے لگے ہو

خواب جو دیکھے ہم دونوں نے مل کے

دھیرے دھیرے کیوں دفنانے لگے ہو،،،،،،،

وہ اسی خاموشی سے وہاں سے چلی گئی اس کے جانے کے بعد کلان نے غصے سے اپنا ہاتھ ڈریسنگ ٹیبل پر مارا شیشہ ٹوٹ کر اس کے ہاتھ کو زخمی کر گیا تھا عائمہ ایک دم سے اُٹھی تھی اس کے زخمی ہاتھ کو دیکھ کر لیکن اسے قریب آنے سے کلان نے روک دیا اور واش روم میں گھس گیا، کرب سے وہ شیشے کے سامنے کھڑا شیلف پر زور زور سے مکے مارتا ہوا پھوٹ پھوٹ کر رو دیا۔۔۔

"کیوں عناب کیوں کیا تم نے میرے ساتھ ایسے، کیا کمی تھی میرے پیار میں، خود کی ذات کو فراموش کیے تم سے عشق کیا، مجھ سے بے وفائی کرتے دل نا کانپا تمہارا، کیوں دی مجھے یہ اذیت تم نے، آخر کیوں۔۔۔"

اب وہ اپنے بالوں کو جکڑے چلا رہا تھا، اس کی حالت کسی بکھر چکے عاشق سے کم نظر نا آتی اچانک روتے ہوئے اسکا سر چکرایا جسے دونوں ہاتھوں سے تھام وہ نیچے بیٹھا تھا وہیں باہر کھڑی عائمہ اسکی چیخ و پکار پر حیران ہوتی واپس بیڈ پر بیٹھ گئی۔۔۔

دوسری سمت عناب گیسٹ روم میں جا کر بیڈ پر گھٹنوں میں سر دیے زور و شور سے چیخنا شروع ہو گئی۔۔۔

کیوں کلان آخر کیوں کیا میرے ساتھ ایسے آپ نے میں تو صرف آپ کی تھی آپ نے کہا تھا آپ سب سے "
زیادہ مجھ پر اعتبار کریں گے، مجھے چاہیں گے میری فکر کریں گے مگر آپ جھوٹے نکلے کلان آپکی باتیں فرضی
تھیں، آپ کا ہر وعدہ جھوٹا تھا کلان آج آپ نے صحیح معنوں میں جان لے لی میری، بہت برے ہیں آپ بہت
"برے۔۔۔۔

اس کی آہ پکار کسی کو بھی رونے پر مجبور کر دیتی کتنا درد تھا اسکے اندر جسے یوں باہر نکال رہی تھی وہ۔۔۔۔

ختم اپنا درد کر جاؤں ،،،،،،،،

جی میں آتا ہے آج مر جاؤں،،،،،،

🔥🔥🔥🔥🔥

ناجانے کب تک وہ اپنی قسمت کا ماتم منانے کے بعد سو گئی اس قدر دماغ پر حاوی کیا اس نے یہ دکھ کہ سکون کی
تلاش میں نینداس پر غالب ہو گئی، گہری نیند لینے کے بعد اگلی صبح اس کی آنکھ جب کھلی تو کلان کو نزدیک سوئے
دیکھ وہ حیران ہوئی وہ اس پر بازو رکھے سکون سے سو رہا تھا۔۔۔۔

عجیب تو تھی یہ حرکت کلان اپنی سہاگ رات چھوڑا سکے پاس کیا کر رہا تھا یہ وقت تو اسے عائمہ کو دینا چاہیے تھا یہاں کیوں تھا وہ،ایک ٹھنڈی آہ بھر اس نے کلان کا ہاتھ ہٹا کر اس کے حصار سے نکلنا چاہا پر کلان اپنا حصار مزید سخت کر گیا وہ جاگ چکا تھا عناب کو دور جاتے محسوس کر۔۔۔۔

کیا ہوا جان کہاں جا رہی ہو۔۔۔؟؟؟ "

جھٹکے سے اسے قریب کیے وہ عناب کے اوپر جھکتا پوچھنے لگا اسکی سانسوں کی تپش چہرے پر محسوس کر وہ گھبرائی۔۔۔۔

"آج تو آپ کو عائمہ کے ساتھ ہونا چاہیے تھا۔۔۔۔ "

بہت آہستگی سے لب ہلے اسکے کلان مسکرایا تھا۔۔۔

"فکر نہ کرو تم میں نے اپنا کام کمپلیٹ کر لیا تھا پھر ہی ادھر آیا ہوں۔۔۔۔ "

اسکی آنکھوں میں دیکھتے کلان نے آنکھ ماری۔۔۔۔

"وہ کیا ہے نا مجھے خیال آیا تم سکون سے سو رہی ہو گی کیوں نہ تمہارا سکون غارت کیا جائے۔۔۔۔ "

یہ کہتے ہی وہ اسکے چہرے پر جھکتا عناب کی سانسیں روک گیا اصل سکون تو اسکا اسی لڑکی میں تھا کل جس حد تک

ڈسٹرب تھا وہ اس اذیت سے نجات یہی وجود دلاتا جس کی پناہوں میں لیٹتے چلا آیا وہ۔۔۔۔۔

وہیں عائمہ کی صبح جب آنکھ کھلی تو کلان کو قریب نا پا کر ایک دم سے حیران ہوئی وہ، تو کلان رات کو عناب کے

ساتھ تھا یہ سوچ دماغ میں آتے ہی اس کے جسم میں انگارے دوڑنے لگے۔۔۔۔۔

اوہ، تو کلان ملک تم نفرت بھی اتنی کمال کی کرتے ہو کہ محبت کو بھی تم پر ترس آجائے لیکن مجھے نہیں آئے گا "

تم پر زرہ بھی ترس، یہاں مجھے لانے کا مقصد بھی تمہارا محض عناب کو جیلس کروانا تھا، تمہارا دل ابھی تک اس

عناب کی خاطر دھڑکتا ہے، بہت برا کیا تم نے اپنی یہ بے عزتی بھولوں گی نہیں میں، تمہاری زندگی سے اب

"پوری طرح نکال باہر کروں گی عناب کو میں، ترسو گے اسے دیکھنے کی خاطر تم۔۔۔۔

وہ غصے سے کہتی اٹھ کر واش روم میں چلی گئی نا جانے کیا کرنے والی تھی اب وہ۔۔۔۔

🔥🔥🔥🔥🔥🔥

عائمہ کی سوچ بالکل درست تھی یہی سلسلہ شروع ہو گیا کلان ہر ویک اینڈ پر عائمہ کو اس فلیٹ پر لاتا صرف

عناب کو جلانے کی خاطر، وہ چاہتا تھا عناب کو اسکی قدر ہو وہ یہ جان پائے کس شخص کو کھو دیا اس نے، عائمہ

کلان کے رویے سے پریشان ہو چکی تھی اگر وہ اپنے گھر پر ہوتی دنوں چکر نہ لگاتا وہ، لیکن فلیٹ پر لیجانا یاد رہتا اسے، وہاں وہ کتنے پیار سے پیش آتا عائمہ کے ساتھ ورنہ ٹھیک سے بات بھی نا کرتا وہ زیادہ تر وہ عناب کے ساتھ رہتے سکون محسوس کرتا۔۔۔۔۔

اگر عائمہ کے پاس آتا بھی تو فلیٹ کی طرف چل پڑتا وہ ترس چکی تھی اسکی محبت کے لیے اسے اپنی قربت کے لمحات عطا کرتا وہ صرف عناب کو جلانے کے لیے یہ بھیک عائمہ کی انا پر چوٹ تھی وہ جانتی تھی کلان کو اس میں کوئی دلچسپی نہیں، وہ تنگ آ چکی تھی اس ڈرامے سے۔۔۔۔

اتنا سب کرنے کے بعد بھی وہ اسے حاصل نا کر پائی، اسے آگ لگا دیتا تھا کلان کا عناب کو دیکھنا، جن نظروں سے وہ اسے دیکھتا کسی دیوانے کا گمان ہوتا اس کی آنکھوں میں صاف صاف عناب کا عکس موجود رہتا وہ عشق تھی اسکا عائمہ کبھی وہ مقام حاصل نا کر پاتی۔۔۔۔۔

اب بھی وہ بیڈ پر شرٹ لیس الٹا لیٹا عائمہ کے ساتھ کمرے میں سو رہا تھا جب اسے عناب کے سسکنے اور عائمہ کے چیخنے کی آواز سنائی دی وہ جلدی سے اُٹھا سامنے کا منظر اسے آگ لگا گیا تھا عناب ہاتھ پکڑے رو رہی تھی

کیونکہ عائمہ نے اس پر گرم چائے اُنڈیل دی تھی چھوٹی چھوٹی باتوں کو لے کر وہ اندر کی آگ اس پر نکالتی۔۔۔۔

"یہ چائے بنائی ہے تم نے، جاہل کہیں کی۔۔۔۔"

چیختے ہوئے اس نے عناب پر ہاتھ اُٹھایا ہی تھا کہ کلان نے لپک کر اسکا ہاتھ پکڑ لیا جھٹکے سے عائمہ کو بیڈ پر دھکا دیا تھا اس نے، عناب کا ہاتھ پکڑ کر وہ اسے گیسٹ روم میں لے جا کر سائیڈ ٹیبل کے دراز سے آئنٹمنٹ نکال اس کے ہاتھ پر لگانے لگا۔۔۔

"مارنے دیتے کلان کیا فرق پڑ جانا تھا بہت ڈھیٹ ہڈی ہوں مرتی نہیں، اب تو عادی ہو چکی ہوں روز آپکی مار کھاتے۔۔۔۔"

گہری نظروں سے اسے گھورنے کے بعد وہ طنزیہ ہنسا۔۔۔

"ٹھیک کہہ رہی ہو ڈھیٹ تو واقعی بہت ہو، میں نے اسے اس لیے روکا کیونکہ اس کے نازک ہاتھ میں اتنا دم خم نہیں، نا تو تمہیں کوئی فرق پڑتا اس تھپڑ سے نا ہی اسے سکون، عادت ہے تمہیں میرے ہاتھوں سے پٹنے کی تو میں تمہاری عادت خراب کیسے ہونے دیتا۔۔۔"

اسے کہہ کلان جھٹ سے اس کے ہونٹوں پر جھک اپنی شدت نچھاور کرنے لگا وہ سسک کر رہ گئی تھی، کچھ وقت بعد وہ واپس کمرے میں جاتا غصے سے عائمہ کی طرف بڑھا جو بیڈ پر بیٹھی کھا جانے والی نظروں سے اسے گھور رہی تھی، ایک جھٹکے سے اس کی کلائی پکڑ کلان نے اسے کھڑا کیا۔۔۔۔

"آئندہ کے بعد تم نے اس پر ہاتھ اٹھایا یا اسے چھونے کی کوشش بھی کی تو تمہارے ہاتھ توڑ کر گلے میں لٹکا دوں گا کوئی حق نہیں تمہیں اسے کچھ کہنے کا۔۔۔۔"

کلان کے چہرے پر پتھریلے تاثرات دیکھ عائمہ کا دماغ گھوما۔۔۔۔

"کیوں تکلیف ہو رہی ہے تمہیں یا بہت احساس جاگ رہا ہے اگر پرواہ ہوتی تو ایسا سلوک نا کرتے تم جو چھ ماہ سے کرتے آئے ہو اسکے ساتھ۔۔۔۔"

وہ غصے سے چلائی تھی۔۔۔۔

"میں چاہے جو بھی کروں اسے ماروں یا اس کی بوٹی بوٹی کر کے دفن کر دوں وہ بیوی ہے میری کلان ملک کی ملکیت ہے اور کسی کو یہ حق نہیں اسے چھو بھی سکے یہ میری فرسٹ اینڈ لاسٹ وارننگ ہے تمہیں عناب سے دور رہو ورنہ میرا وہ روپ دیکھو گی تم جو میں نے ابھی تک عناب کو بھی نہیں دکھایا۔۔۔۔"

وہ اسے جھٹکے سے چھوڑتا وہاں سے نکل گیا عائمہ تلملاتی رہ گئی تھی غصے سے پاگل ہو چکی تھی وہ، بدلے کی خاطر ہر حد پار کرنے کا ٹھان چکی تھی وہ تبھی صائم کا پتہ لگا کے عائمہ نے اسے کال کر دی جسے پک نا کیا گیا عائمہ بھی مسلسل ٹرائے کرتی رہی کافی کوششوں کے بعد اس نے کال پک کی تھی۔۔۔۔

"ہیلو صائم باجوہ۔۔۔۔ "

وہ چونکا تھا اسکی آواز پر۔۔۔۔

جی میں صائم ہی ہوں، آپ کون۔۔۔۔؟؟؟ "

اس بات کو جانے دیں میں کون ہوں، کیا آپ یہ جاننا نہیں چاہیں گے عناب آپکی کزن کس حالت میں اور کہاں ہے۔۔۔۔؟؟؟ "

وہ عناب کے نام پر سیدھا ہوا۔۔۔۔۔

"کیا مطلب آپکا، عناب تو اپنے شوہر کلان کے پاس ہے اور یقیناً اچھی حالت میں ہو گی وہ۔۔۔۔ "

وہ طنزیہ ہنسی تھی صائم کی بات پر۔۔۔۔۔

وہ تو تب کی بات تھی اسکے بعد کیا ہوا کچھ معلوم نہیں آپکو، اس وقت وہ ایسی حالت میں ہے کہ موت کو بھی "

"اس پر ترس آجائے۔۔۔۔

وہ زہریلے لہجے میں بولی تھی صائم اپنی جگہ سے اٹھ کھڑا ہوا۔۔۔

کیا کہہ رہی ہیں آپ۔۔۔؟؟؟ "

صدمے سے اسکا رنگ ہی اڑ گیا۔۔۔

افسوس ہے مجھے آپ پر اتنے بے خبر ہیں آپ کے کچھ پتہ ہی نہیں ویسے تو عناب سے محبت کا دم بھرتے ہیں "

لیکن چھ ماہ سے آپ نے پتہ ہی نہیں کیا وہ کس حال میں ہے، خیر میں آپ کو ایڈریس سینڈ کر رہی ہوں خود آکر

"دیکھ لیں اسے۔۔۔۔

یہ کہہ عائمہ نے کال کٹ کر دی صائم کا دل زور سے دھڑکا تھا گھبرا کر وہ پہلی فلائٹ ہی پکڑ پاکستان آگیا، یہاں آ

کر اسے پتہ چلا عناب چھ ماہ سے کسی سے بھی نہیں ملی کوئی نہیں جانتا کدھر ہے وہ، عائمہ کا دیا ایڈریس دیکھ وہ

گاڑی دوڑاتا اس منزل کی طرف روانہ ہوا جہاں اس کی محبت عناب تھی۔۔۔۔۔

🔥🔥🔥🔥🔥🔥

وہ آفس میں بیٹھا کام کرنے میں مصروف تھا کہ اچانک نظر آفس کی دیوار پر نسب سکرین پر گئی جہاں اپنے فلیٹ کا منظر دکھائی دیا اسے، عناب پر نظر رکھنے کی خاطر ایسا کیا تھا اس نے، پہلے تو کبھی وہاں کوئی نا آیا یعنی کلان کو شکایت کا موقع نا ملا پر آج صائم کو اپنے فلیٹ کے دروازے پر کھڑے دیکھ اسکی کنپٹی کی رگیں تنی تھیں۔۔۔۔

وہیں عناب اندر فلیٹ کے دروازے کے ساتھ کمر لگائے گھٹنوں کے بل بیٹھی تھی کلان وہاں کی آواز سننے سے تو قاصر تھا ورنہ جان لیتا وہ کیا بات کر رہے ہیں، غصے سے بے حال وہ اٹھ کھڑا ہوا بھاگتے ہوئے اس نے آفس سے باہر جانا شروع کیا تھا۔۔۔

صائم پلیز چلیں جائیں یہاں سے، وہ وہ مار دیں گے آپکو بہت ظالم ہیں وہ ایک وحشی درندہ ہیں جو کسی کو بھی "چیر پھاڑ کر رکھ دیں۔۔۔"

وہ روتی ہوئی اس سے التجا کر رہی تھی صائم کا کوئی نقصان وہ کیسے ہونے دیتی جس کا قصور صرف اتنا تھا عناب سے عشق کیا تھا اس نے، وہ تو اسکی خوشی کی خاطر چھوڑ کر چلا گیا انھیں مگر عناب کی قسمت میں تو غم لکھے تھے۔۔۔۔

NOVELS MAFIA DISCOVER STORIES, FIND YOURS!

نہیں عناب میں تمہیں لیے بغیر نہیں جاؤں گا دروازہ کھولو تم، مجھے دیکھ لینے دو خود کو، کیا حال کیا ہے اس نے "

"تمہارا پلیز عناب کھول دو دروازہ یار ترس چکا ہوں میں تمہارا چہرہ دیکھنے کو۔۔۔۔

وہ تڑپ رہا تھا جیسے عناب کے سبھی زخموں کو محسوس وہ کر رہا ہو۔۔۔۔

میں دروازہ نہیں کھول سکتی صائم انہوں نے مجھے لاک کیا ہے گھر میں چابیاں انھی کے پاس ہیں، آپ چلیں "

"جائیں کیوں آئے آپ یہاں۔۔۔۔

وہ خوفزدہ تھی صائم کی خاطر، کلان کے غصے سے واقف تھی وہ۔۔۔۔

"ٹھیک ہے پھر میں یہ لاک توڑ دیتا ہوں، تمہارے بغیر نہیں جانے والا میں ادھر سے۔۔۔۔ "

وہ مظطرب لہجے میں بولا تھا۔۔۔۔

مت کریں ایسے صائم کیوں نہیں سنتے آپ میری چلے جائیں پلیز بات مان لیں میری اگر انھیں پتہ چل گیا وہ "

"ماردیں گے آپکو، یہ صدمہ برداشت نہیں کرپاؤں گی میں۔۔۔۔

اسکی آواز بھرا چکی تھی۔۔۔۔

وہ مجھے کچھ نہیں کہے گا عناب فکر مت کرو تم، پہلے ہی بہت لیٹ کر دی میں نے اگر تمہارے متعلق خبر رکھتا "

تو آج اس حال میں نا ہوتی تم، میں پہلے ہی بہت شرمندہ ہوں مزید دیر نہیں کروں گا، تمہیں آج یہاں سے لے

"کر ہی جاؤں گا۔۔۔۔

وہ تو ٹھانے ہوئے تھا عناب کو اس قید سے رہائی دلانے کی۔۔۔۔

"صائم بابا کیسے ہیں اور ماما کیا انھیں بھی معلوم ہے ان سب باتوں کا۔۔۔۔ "

اچانک خیال آنے پر صائم سے سوال کیا اس نے وہیں صائم اس بات پر خاموش ہو گیا۔۔۔۔

کیا ہوا صائم پلیز مجھے بتائیں، سب ٹھیک ہے نا، بول کیوں نہیں رہے آپ قسم ہے میری آپکو جواب دیں بابا "

"ماما کیسے ہیں۔۔۔۔

اسکا دل زور سے دھڑکا تھا کسی انہونی کے احساس سے عناب کا رنگ سفید ہوا۔۔۔۔

عناب ماموں اس دنیا سے چلے گئے تمہارے ہی غم میں، انہوں نے بہت کوشش کی تم سے ملنے کی مگر کلان "

نے انہیں ملنے نہیں دیا وہ پولیس سٹیشن بھی گئے لیکن کلان کے اثر و رسوخ سے پولیس افسران نے ان کی ایک

"نہ سنی۔۔۔۔۔

NOVELS MAFIA
DISCOVER STORIES, FIND YOURS!

اس کے بتانے پر عناب چیختی ہوئی پھوٹ پھوٹ کر رونے لگی اسے لگا دل چیر دیا ہو اسکا، آخری مرتبہ وہ اپنے

پیارے بابا کا چہرہ بھی نا دیکھ پائی کس قدر بدنصیب تھی وہ، اسی کے غم نے عناب کے بابا کی جان لے لی وہ ہی

وجہ بنی، اذیت تھی کہ برداشت سے باہر تھی اسکا دل کرتا ابھی مر جائے وہ، اتنا درد تھا اسکے چیختے ہوئے رونے

میں کہ صائم کی آنکھیں بھر آئی۔۔۔۔

"پلیز مت روؤ عناب سنبھالو خود کو ورنہ مر جاؤں گا میں تمہارے درد میرے دل کو بند کر دے گا۔۔۔ "

اس کی چیخیں صائم کو تڑپا رہی تھیں وہ بار بار اسے حوصلہ دیتا رہا، نا جانے کیا سوچ عناب نے اپنے آنسو صاف کیے

اور دیوار کا سہارا لیے اٹھ کھڑی ہوئی بہت ہمت سے خود کو سنبھالا اس نے۔۔۔۔

یہاں سے چلے جائیں صائم بہت اثر و رسوخ ہیں کلان ملک کے وہ مجھے نہیں جانے دیں گے یہی مقدر ہے میرا "

"لیکن میں آپ سے وعدہ کرتی ہوں اب انکی قید میں نہیں رہوں گی میں۔۔۔۔

وہ سسکتے ہوئے بولی تھی لاکھ کوششوں کے باوجود جو درد اسے ملا تھا وہ کم ہونے کو نا آتا، صائم نے دروازے پر

ہاتھ رکھے اسے پکارا۔۔۔۔

"کیوں دے رہی ہو خود کو اذیت تم میں تمہیں ایسے چھوڑ کر نہیں جاؤں گا، وہ شخص مار دے گا تمہیں۔۔۔۔ "

بے بسی سے چیختا تھا وہ۔۔۔۔

"آپکو اس محبت کی قسم صائم جو مجھ سے کی ہے آپ نے، میری بات کو رد مت کریں چلیں جائیں۔۔۔ "

وہ روتی ہوئی اسے کہہ فرش پر ڈھے سی گئی صائم اسکی دی قسم پر غصے سے ہاتھ بند دروازے پر مارتا خاموشی سے واپس چل دیا۔۔۔۔۔

🔥🔥🔥🔥🔥🔥

وہ غصے اور کرب سے جلتی آنکھوں سمیت گاڑی دوڑاتے فلیٹ کی طرف جا رہا تھا وہ منظر یاد کرکے اس کے تن بدن میں آگ سی لگ جاتی کہ ابھی تک عناب کا رابطہ ہے صائم کے ساتھ،اس نے چیختے ہوئے اپنے بالوں کو مٹھیوں میں جکڑا اور سٹیرنگ پر زور سے ہاتھ مارا۔۔۔۔۔

زندہ نہیں چھوڑوں گا صائم باجوہ میں تمہیں،ہمت کیسے ہوئی تمہاری یہاں آنے کی،میری عناب کو ابھی تک کیسے دل میں رکھا ہے تم نے ابھی تک تم اس کے پاس آنے کی کوشش کر رہے ہو ہمت کیسے ہوئی میرے گھر تک پہنچنے کی اور عناب تمہیں بھی اس بے وفائی کا حساب دینا ہوگا۔۔۔۔۔"

وہ پاگل ہوتا جارہا تھا یہ اذیت ناک سوچیں اسکے دماغ پر سوار ہوتی جا رہی تھی، تیز رفتار میں ڈرائیونگ کیے جب

وہ فلیٹ پر پہنچا تو اسے صائم کہیں دکھائی نا دیا، اس نے فوراً دروازہ کھولا دروازے کے قریب ہی اسے بیٹھی

سسکتی ہوئی عناب ملی، طیش کے عالم میں وہ عناب کے بالوں کو مٹھی میں جکڑتا اسے گھسیٹتے ہوئے کمرے میں

لے کر گیا اور زور سے بیڈ پر پٹخا۔۔۔

" کیا ہوا بہت رونا آرہا ہے، تمہارا عاشق آیا ادھر اور تم اس کو دیکھ بھی نہ سکی۔۔۔ "

یہ کہتے ہوئے کلان نے اپنی بیلٹ اتاری اور عناب پر پے درپے وار کرنے لگا اسکی دردناک چیخیں پورے فلیٹ

میں گونج رہی تھیں لیکن غصے میں اندھے ہوچکے کلان کو رتی برابر اس پر ترس نا آیا، وہ تو پاگل ہوچکا تھا وہی منظر

آنکھوں کے سامنے گھوم رہا تھا اس کے، عناب کے کپڑے جگہ جگہ سے پھٹ گئے درد سے کراہتی وہ حواس

بھلائے بے ہوش ہوگئی نفرت بھری نگاہ اس پر ڈالتا وہ بیلٹ فرش پر پھینک وہاں سے چل دیا۔۔۔

🔥🔥🔥🔥🔥🔥

ناجانے کب تک وہ حواسوں سے غائب تھی بعد میں کیا ہوا کچھ معلوم نا تھا اسے پر جب آنکھ کھلی تو خود کو بیڈ پر پایا اس نے اپنے دکھتے وجود کو گھسیٹے وہ اٹھ کر بیٹھی اور بیڈ کے سائیڈ ٹیبل پر پڑے پانی کے جگ کو اٹھاتی منہ کے ساتھ لگا گئی تقریباً سارا پانی ہی پی گئی تھی وہ۔۔۔

کلان اسے ادھر ہی چھوڑ جا چکا تھا یہ سوچ سکون ملا اسے، ساتھ ہی کچھ ہمت بھی پیدا ہوئی بیڈ سے نیچے اترتی وہ دیوار کا سہارا لیے کچن میں گئی، فریج سے دودھ نکال کر اس کے ساتھ بریڈ کے سلائس لیے عناب نے کھانا شروع کر دیا۔۔۔

کچھ کھانے سے اس کی توانائی بحال ہوئی تھی تبھی میڈیسن باکس سے پین کلر نکال اسے کھاتی وہ آئنٹمنٹ بھی اپنے زخموں پر لگانے لگی، آنکھیں پتھر ہو چکی تھیں اس کی اب تو مانو درد بھی محسوس نہیں ہو رہا تھا، لیکن آج ایک فیصلہ کر لیا تھا اس نے وہ کلان کا ظلم اور نہیں سہے گی موقع ملتے ہی یہاں سے بھاگ جائے گی وہ، جس کی خاطر اسے توانائی کی اشد ضرورت تھی۔۔۔۔

پھر سے فریج کھولی اس نے، ضرورت کی ہر چیز ہی موجود تھی، فروزن چکن، مٹن، کباب، نگٹس، انڈے، بریڈ فروٹ ہر چیز، کلان جب بھی فلیٹ پر آتا ڈھیروں سامان ساتھ لاتا تھا مگر عناب تھوڑا بہت ہی کھاتی تھی کیونکہ وہ صرف زندہ رہنے کے لیے ہی کھا رہی تھی موت کا انتظار رہتا تھا اسے۔۔۔

جبکہ اب اسے کلان ملک کا مقابلہ کرنے کے لیے توانائی کی بہت ضرورت تھی اس نے فریزر سے مٹن نکال کر یخنی بنائی جو کافی لذیذ بنی تھی اسے پینے سے عناب کو کافی افاقہ محسوس ہوا جو کمزوری بدن میں ہو چکی تھی جو درد تھا سبھی کو تھوڑی راحت محسوس ہوئی۔۔۔

ایک مقصد مل چکا تھا اسے خود کا خیال رکھنے لگی تھی وہ، صاف ستھرے کپڑے پہننا، فروٹ، دودھ گوشت سبزیاں، وہ اچھا کھانا کھاتی بن سنور کر رہتی اور سب سے بڑھ کر اس نے اللہ کی جانب رجوع کر لیا، اسے یاد نا آیا آخری مرتبہ کب نماز پڑھی تھی اس نے اسے، تو وہ تاریخ بھی یاد نا تھی بہت شرمندہ ہوئی وہ، پچھلے چھ ماہ سے صرف خدا سے شکوہ کرتی آئی تھی وہ اس کا کیا قصور ہے کہ جو اسے یہ سزا ملی مگر کبھی اللہ کے سامنے سجدہ ریز ہونے کا نا سوچا۔۔۔

ہر گزرتے دن عناب کے سجدے لمبے ہوتے چلے گئے اس کے چہرے پر ایک عجیب سا سکون چھا گیا تھا اس سکون نے عناب کو پہلے سے زیادہ پُر کشش بنا دیا تھا اچھا کھانے اور دن رات عبادت کرنے کی وجہ سے اس کے چہرے پر رونق آنا شروع ہوئی جس سے وہ کسی کو بھی دیوانہ کر جاتی۔۔۔۔

شام کا وقت تھا وہ لاؤنج میں بیٹھی ٹی وی دیکھ رہی تھی جب کلان پورے ہفتے بعد عائمہ کو لیے فلیٹ میں داخل ہوا اندر داخل ہوتے ہی اس نے عناب کو گہری نظروں سے دیکھا، گیلی زلفیں، صاف ستھرا لباس، سب سے بڑھ کر چہرے پر سکون، اس نے کلان کے آنے پر کوئی رسپانس نا دیا تھا اور نا ہی اس کی طرف دیکھا عناب کے چہرے پر کوئی خوف نا تھا بلکہ وہ بہت انہماک سے ٹی وی پر کوئی ٹاک شو دیکھ رہی تھی۔۔۔۔۔

"چلو ڈارلنگ تم بہت تھک گئی ہو گی کمرے میں چل کر تمہاری تھکن کا سامان کروں۔۔۔۔۔ "

اس نے کن اکھیوں سے عناب کو دیکھتے ہوئے عائمہ کے ماتھے پر لب رکھے مگر عناب ہنوز ویسے ہی بیٹھی رہی کلان عائمہ کو لے کر اندر چلا گیا لیکن عناب کا سکون اُسے طیش دلا گیا تھا وہ پیچوں تاب کھا کر رہ گیا۔۔۔۔۔

" یہ سکون کہیں صائم کی وجہ سے تو نہیں عناب کا اس سے رابطہ تو نہیں، یقیناً رابطہ ہے ورنہ اُسے اس فلیٹ کا کیسے پتہ چلتا۔۔۔۔"

یہ خیال آتے ہی وہ غصے سے کمرے سے باہر لپکا جہاں عناب بیٹھی ٹی وی پر اینکر کی بات پر مسکرا رہی تھی یہی مسکراہٹ کلان کو اندر تک جلاگئی اس نے جھٹکے سے عناب کے بالوں کو مٹھی میں لیا۔۔۔۔

کہاں ہے وہ فون جس سے تم اپنے یار سے رابطہ کرتی ہو۔۔۔۔۔؟؟؟ "

"کون سا فون، میرے پاس کوئی فون نہیں ہے۔۔۔۔ "

آج پہلی دفعہ عناب کی آنکھوں سے نہ آنسو بہے تھے اور نا ہی اس نے خود کو چھڑانے کی کوشش کی بلکہ وہ بہت سکون سے کلان کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر بات کر رہی تھی اس کا آنکھوں میں آنکھیں ڈالنا اور سکون سے بات کرنا کلان کو آگ لگا گیا۔۔۔۔

جھوٹ بولتی ہو مجھ سے، میں جانتا ہوں تمہارے یار سے رابطہ ہے تمہارا تبھی تو تمہارے چہرے پر اتنا سکون "

"ہے۔۔۔۔۔

وہ اس کی بات پر ہنس دی۔۔۔۔

پتہ ہے کلان ملک ہر فرعون کے لیے ایک موسیٰ ضرور پیدا ہوتا ہے، آپکا وقت بھی قریب آنے والا ہے اللہ "

نے آپکی رسی دراز کر رکھی ہے تبھی تو آپ نے خود کو وقت کا فرعون سمجھ لیا، پتہ ہے میرے چہرے پے سکون

کیوں ہے کیونکہ میرا ضمیر مطمئین ہے، میں مظلوم ہوں اور آپکے چہرے پر بدسکونی کیوں ہے کیونکہ آپکا ضمیر آپکو کچوکے مارتا ہے ہر پل، آپ ظالموں میں سے ہو عنقریب میرا رب منہ کے بل گرائے گا آپکو، کبھی اُٹھ نا سکوگے آپ۔۔۔۔"

اسکی باتیں کلان کو پاگل کر گئیں۔۔۔۔

" اس فرعون کے لیے موسیٰ آیا تھا لیکن عناب تمہیں مجھ سے بچانے کوئی نہیں آئے گا تمہیں اپنے یار کا انتظار ہے رائٹ، سن لو اس پر میں نے حملہ کروایا ہے افسوس بچ گیا وہ مگر اپنے ایک بازو سے محروم ہو گیا پر تم فکر نہ کرو عنقریب اسے قبر تک پہنچا دوں گا۔۔۔۔"

اس کے بتانے پر عناب مچلی تھی اس کی گرفت میں اور اپنے آپ کو اس کی گرفت سے چھڑانے لگی جس پر کلان نے اپنی گرفت اور مضبوط کر دی۔۔۔۔

" میری بددعا ہے کلان ملک آپکو سکون کو ترسو گے آپ پل پل اک نئی موت مرو گے، روز موت کی دعائیں مانگو گے مگر موت نہیں آئے گی آپکو، آخرت میں بھی کبھی سکون نا ملے آپکو۔۔۔۔"

وہ پاگلوں کی طرح اسے بددعائیں دے رہی تھی کلان نے دانت پیستے اس کا چہرہ تھپڑوں سے سرخ کر دیا لیکن اس کا ظلم آج عناب کو خاموش نا کروا سکا۔۔۔۔۔

🔥🔥🔥🔥🔥🔥

وہ لاؤنج میں بیٹھی سسک رہی تھی جب عائمہ اس کے پاس آئی کلان اسے پیٹ کر کب کا جا چکا تھا اسکے چہرے کو دیکھ عائمہ کی آنکھیں خوشی سے روشن ہوئی جسے چھپا فوراً ہی افسوس ناک تاثرات چہرے پر لائی تھی وہ۔۔۔۔

"میں جانتی ہوں عناب تم یہاں سے جانا چاہتی ہو اسی لیے یہاں آئی ہوں میں فکر مت کرو میں تمہاری مدد کروں گی۔۔۔۔"

عناب نے سرخ آنکھوں سے اسے دیکھا اور صوفے کو پکڑ کر اٹھ کھڑی ہوئی۔۔۔۔۔

"تم نے ہی یہ سب کیا ہے عائمہ صحیح کہہ رہی ہوں نا میں، میری مہندی والے دن تمہاری کال آئی تھی مجھے، جیسے تم نے ریکارڈنگ پر لگا کر اپنی مرضی کا رنگ دے دیا۔۔۔۔۔۔"

وہ آنکھوں میں آنسو لیے اس سے سوال کر گئی، عائمہ کا قہقہہ بلند ہوا۔۔۔۔

"ہاں میں نے ہی کیا یہ سب کچھ تم میرے اور کلان کے درمیان جو آئی تھی سزا تو بنتی تھی عناب۔۔۔۔"

تمہارا کلان مبارک ہو تمہیں بالکل تمہاری طرح بے حس اور ظالم ہیں وہ، پرفیکٹ ہو ایک دوسرے کے "

لیے۔۔۔۔"

وہ کرب سے بولی۔۔۔۔

ہاں یہ تو ہے لیکن وہ مجھ سے زرا زیادہ ظالم ہے، کیونکہ میں تو تمہاری مدد کر رہی ہوں دیکھو یہاں سے بھاگ "

"جاؤ فلیٹ کا دروازہ کھلا ہے کلان بنا لاک لگائے چلا گیا۔۔۔۔

اس نے بے یقینی سے عائمہ کو دیکھا اور فوراً اپنا دوپٹہ اچھی طرح خود پر لپیٹ کر خاموشی سے عائمہ کو آخری بار

دیکھ وہاں سے نکل گئی، کلان غصے سے وہاں سے نکل تو آیا تھا مگر عناب کی بددعائیں اس کے کانوں میں گونج رہی

تھیں وہ روتے ہوئے چیختا گاڑی ڈرائیو کر رہا تھا۔۔۔۔

بار بار اپنے بال جکڑتا وہ سٹیرنگ پر مکے مارتا رہا تو کبھی اپنے سر کو تھام کر چیخنے لگتا، سکون غارت تھا اسکا اچانک

سے اس نے بے چینی سے گاڑی واپس فلیٹ کی طرف موڑلی پتہ نہیں کیوں اس کا دل بہت بے چین ہو رہا تھا

عناب کو دیکھنے کے لیے تڑپ رہا تھا جیسے ہی وہ فلیٹ پر آیا اس نے دروازہ کھلا پایا تھا۔۔۔۔

"کیا میں دروازہ کھلا چھوڑ کر چلا گیا تھا۔۔۔۔ "

سب سے پہلے اسے عناب کا ہی خیال آیا وہ بے چینی سے آگے بڑھا پورے گھر میں اسے عناب کہیں نا دکھی وہ عائمہ کے کمرے کی طرف بڑھا جہاں وہ بیڈ پر لیٹی سو رہی تھی۔۔۔۔۔

"عائمہ۔۔۔۔ "

اس نے غصے سے عائمہ کو جگایا وہ آنکھیں ملتی ہوئی اٹھی۔۔۔۔

کیا ہوا کلان۔۔۔؟؟؟ "

معصومیت طاری کیے بولی وہ۔۔۔۔

عناب کہاں ہے۔۔۔؟؟؟ "

کلان کے پوچھنے پر وہ حیران ہوتی کاندھے آچکا گئی۔۔۔

"وہ تو آپ کے ساتھ تھی مجھے کیا معلوم میں تو تب سے کمرے میں ہی ہوں۔۔۔۔ "

وہ غصے سے عائمہ کو چھوڑ باہر کی طرف بڑھا پیچھے عائمہ زہریلے انداز میں مسکرا دی تھی۔۔۔۔۔

🔥🔥🔥🔥🔥🔥

عناب فلیٹ سے نکل چادر میں منہ چھپائے ایک ٹیکسی میں بیٹھ گئی وہ کافی خوفزدہ تھی کہیں ٹیکسی والا اتنی رات کو اس کے ساتھ کچھ غلط نہ کردے، اب تو کسی پر بھروسہ نا رہا تھا اسے جو کچھ زندگی میں دیکھا اور سہہ چکی تھی وہ آسان ہرگز نا تھا، اس کے دل میں عجیب وسوسے آرہے تھے وہ بھول رہی تھی اللہ اس کے ساتھ ہیں جو کبھی اسکا ساتھ نہیں چھوڑیں گے،

کچھ ہی دیر میں وہ خیر وعافیت سے اپنے گھر پہنچی۔۔۔۔

گیٹ پر آکر اس نے بیل کو زور زور سے بجانا شروع کردیا صائم فوراً اندر سے باہر نکلا اسے دیکھنے کی دیر تھی عناب آگے بڑھی اور اس کے سینے پر سر رکھ پھوٹ پھوٹ کر رودی، وہ جذباتی ہو رہی تھی کسی اپنے کی قربت پا کر، صائم کے لیے اس کو سنبھالنا مشکل ثابت ہونے لگا اسی دوران کلان ملک کی گاڑی آکر ان دونوں کے پاس رکی۔۔۔۔

عناب کو صائم کے گلے لگے دیکھ وہ غصے سے پاگل ہوتا لمبے لمبے ڈنگ بھرتے آگے بڑھا اور عناب کو بازو سے کھینچ صائم سے الگ کرتے جیب سے پسٹل نکال صائم کے سینے پر فائر کر دیا، کسی چیز کا خوف نا تھا اسے مکمل پاگل

ہو گیا تھا وہ، یہ منظر دیکھ صدمے سے نڈھال ہو چکی عناب کا ہاتھ پکڑا اسے گھسیٹتے ہوئے لیجا کر کلان نے گاڑی میں بیٹھایا وہیں صائم خون میں لت پت نیچے گرتا کلان کی گاڑی جاتے دیکھنے لگا۔۔۔۔

عناب سکتے کے عالم میں گاڑی میں بیٹھی تھی وہ گویا پتھر کی ہو گئی ہو جیسے سانس لینے سے بھی انکاری ہو وہ، کلان غصے سے گاڑی چلاتا فلیٹ کی طرف بڑھ رہا تھا راستے میں کئی دفعہ ایکسیڈنٹ ہوتے ہوئے بچا مگر عناب کے وجود میں کوئی لرزش نا ہوئی جیسے کوئی فرق ہی نا پڑ رہا ہو اسے، صائم اسکی وجہ سے مر جائے گا یہ صدمہ اسکی دھڑکنے روک دینے کی حیثیت رکھتا۔۔۔۔

وہیں کلان ایک ایسی بھٹی میں جل رہا تھا جس میں وہ سب کو جلا کر راکھ کر دیتا اس کا خود کا وجود تو کب کا خاکستر ہو چکا تھا پھر عناب کو کیسے پر سکون ہونے دیتا، اس کا بس نہیں چل رہا تھا ورنہ خود کی اور عناب کی جان لے لیتا صائم کے گلے لگے کھڑی عناب کا بلک بلک کر رونا، یہ منظر کلان ملک کی سوچنے سمجھنے کی صلاحیت مفقود کر رہا تھا اس نے جھٹکے سے گاڑی روکی۔۔۔۔

اور عناب پر جھکتے دو تین تھپڑ کھینچ کر اسے لگا دیے عناب کے دوپٹہ نوچ کر اتارتا وہ اس کی شرٹ کے اگلے بٹن کھولتے ہوئے دل کے مقام پر اپنے دانت گاڑ گیا تھا لیکن اس پتھر کی مورت میں کوئی ہلچل نہ ہوئی، کلان اس کی

گردن اس کے کندھے پر اپنی حیوانیت کے لمس چھوڑے جا رہا تھا، عناب بے حس و حرکت ویسے ہی بیٹھی رہی

،اسے کلان کا لمس صرف تکلیف دیتا تھا مگر آج یہ لمس زہر کی طرح اس کے وجود میں سرائیت کرنے لگا تھا۔۔

اسے محسوس ہوا بہت سے زہریلے ناگ اسے ایک ساتھ ڈس رہے ہیں اتنی اذیت کے باوجود اس نے کلان کو

روکنے کی کوشش نا کی وہیں یہ شخص نوچ نوچ کر صائم کا لمس عناب سے کھرچتے ہوئے دور کر دینا چاہتا تھا اسے

پور پور زخم دے کر صائم کا نرم لمس ذائل کرنے پر تلا تھا وہ جو کہ سراسر بے وقوفی تھی اسکی۔۔۔

ایک دم وہ عناب سے الگ ہوا اور جھٹکے سے اپنی طرف کا دروازہ کھول باہر نکلا، دسمبر کی یخ بستہ سرد ہوا نے

کلان ملک کا کھلے دل سے استقبال کیا تھا، ہلکی ہلکی بارش سردی میں اور اضافہ کر رہی تھی جس کی بنا پرواہ کیے وہ

عناب کی طرف کا دروازہ کھو اسے کلائی سے پکڑ کر کھینچتے ہوئے باہر نکالنے کے بعد کھلے آسمان اور برستی بارش

میں کھڑا کر گیا۔۔۔

کیا اس طرح وہ صائم کا لمس مٹانا چاہتا تھا یا پھر یہ خود اس ٹھنڈک میں اپنے سینے کی جلتی آگ اپنے وجود میں جلتے

بھانبھڑ کو کم کرنے کی کوشش تھی اسکی، جلن کم نہ ہوئی تو عناب کو پکڑ کر اپنی طرف کھینچا اور اس کے سرد ی

سے کانپتے ٹھٹھرتے ہونٹوں کو اپنی سخت گرفت میں لے لیا، اپنا جنون غصہ وحشت اور جلن وہ اس کے نازک

ہونٹوں پر اتارنے لگا تھا، عناب بے حس بنی اپنے وجود پہ اس کا ظلم خاموشی سے برداشت کر رہی تھی۔۔۔

یخ بستہ سرد ہوا اور ٹھنڈی بارش نے آخر عناب پر کپکپی طاری کر دی اسکے بدن کی لرزش اور اکھڑتی سانس

محسوس کر کلان نے جھٹکے سے اسے چھوڑا۔۔۔

"اہھھھھہ۔۔۔۔۔ "

اس نے سسکی لی تھی، بے جان ہو رہے بدن سمیت وہ گرنے ہی لگی تھی کہ کلان نے کلائی پکڑ کر اسے اپنے

سامنے کھڑا کیا۔۔۔

"یہیں کھڑی رہو۔۔۔۔۔ "

اس ویرانے میں کلان کی سرد آواز گونجی۔۔۔

کیوں عناب، کیوں، یہ بدن کی گرمائش یہ ہونٹوں کی نرماہٹ، یہ سب تو صرف میرے لئے ہونا چاہیے تھا، "

ان نیلی آنکھوں میں میرا عکس دیکھنا تھا مجھے عناب، تمہاری سوچوں کی ہر حد بندی صرف مجھ تک محدود رہنی

چاہیے تھی، تم پر صرف میرا حق تھا، ہے اور سدا قائم رہنا چاہیے تھا، تمہاری ہر چیز پر صرف میرا تسلط میرا حق

"ہونا چاہیے تھا عناب تم صرف کلان ملک کی ملکیت ہو پھر کیوں گئی اس کے قریب، آخر کیوں۔۔۔۔

وہ درد سے حلق کے بل چیخا۔۔۔۔

"ماردیں مجھے کلان۔۔۔۔ "

عناب کی سرگوشی نما آواز ابھری تھی کلان نے آنسوؤں سے جل تھل نظروں سے اسے دیکھا۔۔۔

"ماردیں مجھے۔۔۔۔"

اس اندھیری رات میں وہ اپنے ستمگر سے موت کی بھیک مانگنے لگی تھی وہ کوئی بھٹکی ہوئی روح سے مشابہت

رکھتی جس میں زندگی کی کوئی رمک موجود نا ہو، ایک دم سے اس نے کلان کا کالر اپنی مٹھیوں میں دبوچتے اسکی

آنکھوں میں دیکھا۔۔۔۔

ماردیں کلان مارتے کیوں نہیں، ایک بار میں ہی ماردیں نا، بہت بری ہوں میں، آپکے ساتھ بے وفائی کی، "

"دھوکہ دیا آپکو سزا تو موت ہی ہونی چاہیے۔۔۔

وہ کلان کا ہر الزام قبول کرکے اس اذیت سے چھٹکارا چاہتی تھی جو اسے تل تل ہر پل مار رہی تھی۔۔۔۔

"مجھے موت چاہیے پلیز کلان پلیز مجھے رہائی دے دیں اس زندگی سے چھٹکارا دے دیں پلیز۔۔۔"

وہ بلکتی ہوئی کلان کی شرٹ دبوچے نیچے بیٹھتی چلی گئی اب وہ کلان کی ٹانگوں کے ساتھ لپٹی موت کی التجائیں کر رہی تھی، کلان نے کرب سے آنکھیں موند لیں آنکھوں سے آنسو جل تھل بہنے لگے تھے وہ بھی نیچے بیٹھ کر عناب کو اپنی بانہوں میں بھر گیا وہیں عناب اسکی بانہوں میں دھاڑے مار مار کر رونے لگی۔۔۔

اچانک ہی آنکھوں کے سامنے وہ منظر آیا جب وہ صائم کے گلے لگی تھی وہ ریکارڈنگ وہ تصویریں، اپنے چکراتے سر کو تھاما تھا کلان نے، آنکھیں پل میں لہو رنگ ہوئی اور اس نے عناب کو دھکا دیتے خود سے دور کیا جیسے وہ کوئی اچھوت ہو، عناب سڑک پر گھٹنوں کے بل گری دونوں ہاتھ سڑک پر رکھے او نچا او نچا رونے لگی۔۔۔۔

کلان نے اٹھ کر گاڑی کے بونٹ پر زور زور سے مکے برسائے تھے اور خود کو کمپوز کرتا ہوا وہ عناب کا ہاتھ پکڑ اسے گاڑی میں بیٹھاتا فلیٹ کی طرف روانہ ہو گیا۔۔۔

محبّت کو بھرے بازار میں رسوا کیا تو نے

اے سوداگر میرے دل کا کیا سودا کیا تو نے

یہ کیسی تیری خود غرضی سنی نہ دل کی عرضی

میرے آنسو نہ دیکھے تو تیری مرضی

تیری مرضی تیری مرضی

تیری مرضی تیری مرضی

یہ کیسی تیری خودغرضی

دیا جو زخم بھی تو نے ہرا ہے وہ سلا ہی نہیں

محبت جا تجھے چھوڑا مجھے تجھ سے گلا نہیں

مجھے بس دور جانا تیرے دل سے نگاہوں سے

گزرنا ہی نہیں تیری گلیوں تیری راہوں سے

تیری منزل جھوٹی تیرے خواب کھوٹے

تیرا سایہ آگے میری آواز پیچھے ہے

تیرا دل کوئی پتھر ہے میری جان اس کے نیچے ہے

میری سانسیں مجھے دے دے خدارا مجھے جینے دے

میری فریاد سن لے تو کبھی میری ارضی

کلان نے گاڑی فلیٹ پر پہنچ کے روکی وہ عناب کا ہاتھ پکڑے اسے اپنے ساتھ اندر لایا ہی تھا کہ عائمہ کی آواز پر اس کے قدم وہیں رک گئے۔۔۔۔۔

ہاں ہاں مام آج میری زندگی کا کانٹا ہمیشہ کے لیے نکل گیا بس دعا کریں صائم اسے ہمیشہ کے لیے لے کر چلا " جائے کلان سے دور، ویسے مجھے اس بات کی فکر نہیں اگر وہ عناب کو لے کر نہیں بھی گیا تو کلان اسے اور عناب "کو ضرور جان سے مار دے گا مجھے پورا یقین ہے۔۔۔۔۔

ناجانے مقابل نے آگے سے کیا کہا کہ عائمہ ہنس دی۔۔۔۔

وہ تو عناب کو ملنی ہی تھی مام بلکہ میں تو اسے اس سے بھی بری سزا دینا چاہتی تھی آخر کو اس نے مجھ سے میرا" کلان جو چھینا، بیچاری کو اس جرم کی سزا ملتی رہی جو اس نے کیا ہی نہیں، اس دن عناب کال کٹ کرنا بھول گئی تھی، اور دیکھیں میں نے اس کی ریکارڈنگ کو کیسے ایڈیٹ کیا وہ تو بچاری چلا چلا کر کہہ رہی تھی، میں کلان ملک کی ہوں تن من روح سے، تم میرا ہاتھ بھی نہیں پکڑ سکتے صائم، یہ حق تو صرف کلان ملک کا ہے، لیکن کیا ہوا

پھر کتنا مان تھا عناب کو اس محبت پر اور کلان اس نے کیا کیا، بیچاری کو کہیں کا نہ چھوڑا، پھر میں نے صائم کی تصویریں اس کے فیس بُک پروفائل سے لیں اور انھیں آیڈٹ کر کے کلان کو پیش کر دیا، حیرانگی تو مجھے کلان پر ہوئی تھی جو عناب کی محبت کا دم بھرتا تھا اس کے یقین کے غبارے سے ہوا پھس کر کے نکل گئی۔۔۔۔"

وہ مسلسل ہنستی جارہی تھی یہ حقیقت سن کلان نے ایک دم سے اپنے سر کو تھاما اور عناب کو دیکھا اسکی نظروں نے کلان کو پاتال کی گہرائیوں تک گرادیا تھا گھبرا کر اس نے نظریں پھیریں اور چلاتے ہوئے پسٹل عائمہ پر تان لی، پلٹ کر اسے دیکھتے عائمہ کے ہاتھ سے موبائل چھوٹ کر گر گیا وہ تھر تھر کانپنے لگی تھی، اس سے پہلے وہ فائر کرتا ہوش میں واپس آچکی عناب نے آگے بڑھ کر کلان سے پسٹل چھین لیا۔۔۔

"ہٹ جاؤ عناب اس نے مجھے برباد کر دیا، جان لے لوں گا اس کی میں۔۔۔ "

وہ بلند آواز چیخا۔۔۔

نہیں کلان اس نے نہیں آپ نے خود کو خود برباد کیا ہے اگر آپکا یقین پختہ ہوتا کوئی کچھ بھی کہتا رہتا بلکہ پوری دنیا بھی میرے خلاف کھڑی ہو جاتی پھر بھی آپ میرے ساتھ ہوتے، مگر افسوس آپ جھوٹے نکلے آپ کے وعدے جھوٹے نکلے کلان، ایک کم ظرف انسان ہیں آپ، جنہیں نا محبت کرنی آئی اور نہ ہی نفرت، میں نے تو

آپ سے پیار کیا تھا اور آپ نے مجھ سے بدلے لیے، کوئی فائیدہ نہیں اب سچ پتہ چلتا بھی یا نہیں مجھے فرق نہیں

"پڑتا کیونکہ اس موڑ پر آ گئے ہیں ہم جب میں آپ سے شدید نفرت کرنے لگی ہوں، بہت زیادہ نفرت۔۔۔۔

اسے عناب کی آنکھوں میں واقعی نفرت دیکھائی دی تھی۔۔۔

"نہیں عناب۔۔۔۔ "

وہ تڑپ کر آگے بڑھا۔۔۔۔۔

"وہیں رک جائیں کلان ورنہ شوٹ کر دوں گی آپکو۔۔۔۔ "

ہاں تو چلاؤ گولی، دو مجھے سزا عناب تاکہ ان اٹکتی ہوئی سانسوں سے مجھے نجات مل جائے، تم نے ٹھیک بد دعا "

دی تھی مجھے، میں موت کی دعا مانگ رہا ہوں آج، پلیز عناب ایک آخری احسان کر دو، مجھے موت دے دو،

"عناب میں نے تم پر ظلم نہیں کیا در حقیقت خود پر کیا ہے۔۔۔۔

وہ اس کے قدموں میں بیٹھتا ہاتھ جوڑتے موت کی بھیک مانگنے لگا عناب طنزیہ مسکرائی۔۔۔

نہیں کلان ملک آپکی سزا اتنی جلدی ختم نہیں ہونی چاہیے، روز تڑپو گے آپ روز موت کی دعا مانگو گے لیکن "

"موت نہیں آئے گی تبھی میرے دل کو سکون ملے گا۔۔۔۔۔

NOVELS MAFIA
DISCOVER STORIES, FIND YOURS!

نفرت سے کہتے عناب نے پسٹل زمین پر پھینک دیا، وہ مڑنے ہی لگی تھی کہ کلان نے اپنا سر دونوں ہاتھوں میں زور سے تھاما اور اس کے ناک سے خون جاری ہو گیا دیکھتے ہی دیکھتے وہ ہوش و خرد سے بیگانہ ہو چکا تھا۔۔۔

"کلان۔۔۔۔ "

وہ اسے پکارتی فوراً قریب ہوئی۔۔۔۔

🔥🔥🔥🔥🔥🔥

وہ اس کے بیڈ کے پاس کھڑی کلان کو دیکھ رہی تھی جو پچھلے 1 سال سے کومہ میں تھا صائم کو گولی دل کے پاس لگی تھی جس سے وہ بچ گیا عناب کے کہنے پر صائم نے اسے معاف کر دیا تھا۔۔۔۔۔

عائمہ جب اس دن وہاں سے بھاگی تو ایکسیڈنٹ کی وجہ سے گاڑی کے نیچے آ کر اپنی دونوں ٹانگوں سے محروم ہو گئی، اس دن وہ جب کلان کا بے ہوش وجود ہاسپیٹل میں لائی تو ڈاکٹرز نے اسے بتایا کلان کے دماغ میں بلڈ کلاٹنگ ہو رہی تھی۔۔۔۔۔

مگر وہ اپنا مکمل علاج نہیں کروا رہا تھا کسی چیز کو کلان نے اپنے دماغ پر شدت سے سوار کیا ہوا تھا اور اس کے دماغ میں بلڈ کلاٹس بننے لگے اسی وجہ سے کلان ملک کو سر میں شدید درد اُٹھتا اور کبھی کبھی ناک سے خون بہنے لگتا،

اس دن کلان کو سویر دورہ پڑا تھا اسے کافی برابرین ہمبرج ہوا اور وہ کومہ میں چلا گیا، عناب اس کے پاس کھڑی

کلان کو سوتا ہوا دیکھ رہی تھی۔۔۔۔

آپ نے صحیح کہا تھا کلان آپ نے مجھ پر نہیں خود پر ظلم کیا، مجھے اذیت دے کر آپ خود کو اذیت دیتے تھے، "

"کیوں کلان کیوں، صرف مجھے ہی اذیت دیتے نا خود کو کیوں دی۔۔۔۔

وہ اس کے بیڈ کے پاس کھڑی شکوہ کر رہی تھی، آنکھیں نم تو کلان کی بھی ہوئی جھک کر ٹشو سے اس نے کلان

کے آنسو صاف کیے جو اسکی بند آنکھوں سے اکثر بہتے، جب جب وہ اس کے پاس ہوتی کلان کی آنکھوں سے

آنسو جاری ہو جاتے، ڈاکٹرز کے مطابق کلان کا دماغ زندگی کی طرف لوٹنا ہی نہیں چاہتا تھا اسے لگتا کہ جیسے ہی

وہ جاگے گا جو وہ محسوس کر رہا ہے وہ اس سے دور ہو جائے گا۔۔۔۔

پچھلے 1 سال سے کلان ملک بے حس و حرکت مشینوں میں جکڑا بستر پر پڑا تھا عناب اسے کب کا معاف کر چکی

تھی بلکہ بہت دفعہ کلان سے کہہ بھی چکی تھی، میں نے آپ کو معاف کیا پلیز واپس آ جائیں جس پر کلان کی بند

آنکھوں سے آنسو جاری ہو جاتے یقیناً وہ اسے سنتا تھا۔۔۔۔۔

آج عمل کے ضبط کا پیمانہ لبریز ہو گیا کلان کو ایسے آنسو بہاتے دیکھ کر عناب ایک دم بیڈ پر بیٹھ اس کے سینے سے لگ کر رونے لگی۔۔۔۔۔

"پلیز کلان آجائیں نا ہوش میں آپ کی عناب کو بہت ضرورت ہے آپکی، واپس آجائیں اس سے پہلے آپ کی عناب ٹوٹ جائے، آپ سے بہت دور چلی جائے چاہ کر بھی آپ کے پاس لوٹ نہ سکے پلیز کلان مجھے وہ وقت یاد آتا ہے جب آپ مجھے کانچ کی گڑیا کی طرح رکھتے تھے، میں تو بھول گئی ہوں وہ وقت جب آپ نے مجھ پر ظلم کیا تھا مجھے تو صرف آپ کے ساتھ گزارا ہوا اچھا وقت یاد ہے کلان، آپ بھی بھول جائیں پلیز اور واپس لوٹ آئیں۔۔۔۔"

وہ بلک بلک کر رو پڑی اسے محسوس ہوا جیسے کلان نے حرکت کی ہے عناب نے ایک دم سے اُٹھ کر دیکھا تو اسے کلان کے ہاتھوں کی انگلیاں حرکت کرتی محسوس ہوئی، وہ جلدی سے ڈاکٹر کو بلانے چلی گئی تھی۔۔۔۔

کلان ملک کو ہوش آچکا تھا تین مہینوں کی انتھک محنت سے کلان اُٹھ کر بیٹھنے لگا عناب اس کا ہر چھوٹے سے چھوٹا کام کرتی تھی اس کو ایکسرسائز کرواتی، اسے اپنے ہاتھوں سے کھانا کھلاتی ابھی بھی وہ کلان ملک کو سوپ پلا رہی تھی۔۔۔۔۔

سوپ پلاتے ہوئے اس نے ٹشو سے کلان کے آنسو صاف کیے ابھی بھی وہ آنسو بہا رہا تھا فرق صرف یہ تھا پہلے وہ بند آنکھوں سے آنسو بہاتا اب وہ کھلی آنکھوں سے روتا تھا، وہ بہت کم بات کیا کرتا صرف عناب کی باتوں پر ہوں ہاں میں جواب دیتا۔۔۔۔

پتہ ہے کلان میری سٹڈی کمپلیٹ نہیں ہوئی ابھی کتنے سمیسٹر رہتے ہیں تو میں کیا سوچ رہی ہوں جب آپ " بالکل ٹھیک ہو جائیں میں پھر سے ایڈمیشن لے لوں پتہ ہے میں نے ایڈمیشن کیوں نہیں لیا کیونکہ میرا باڈی گارڈ "جو نہیں تھا میرے ساتھ اگر مجھے کسی نے پرپوز کر دیا تو۔۔۔۔۔

وہ کلان کو دیکھتی شرارت سے بولی عناب نے سوپ کا باؤل سائیڈ ٹیبل پر رکھا ہی تھا کہ ایک دم سے عناب کی کمر میں دونوں ہاتھ ڈالے اس کے سینے سے لپٹ کر وہ بچوں کی طرح رونے لگا۔۔۔۔۔

میں تمہارا محافظ نہیں تھا عناب میں تو تمہارا ستمگر تھا، کیا کیا ظلم نہیں کیا میں نے تم پر تم مجھے چھوڑ کر کیوں " نہیں گئی کیوں مجھے معاف کیا، میرا گناہ معافی کے تو لائق نہیں تھا دیکھو عناب مجھے دیکھو میں عبرت کا نشان ہوں میں اپنی مردانگی کے زوم میں تم پر ظلم کرتا تھا اپنی طاقت پر اکڑتا تھا اور خدا نے مجھے تمہارا محتاج بنا دیا، تم سچ کہتی تھی خدا نے میری رسی دراز کر رکھی تھی، دیکھو جب اس نے میری رسی کھینچی میں منہ کے بل گرا عناب میں

کبھی بھی تم پر ظلم کر کے خوش نہیں رہا، کوئی اپنی زندگی کو اپنی ہاتھوں سے اذیت دے وہ کہاں چین وسکون میں رہ سکتا ہے۔۔۔۔"

وہ بچوں کی طرح عناب سے لپٹا رو رہا تھا سوائے پچھتاوے کے اور کر بھی کیا سکتا تھا وہ۔۔۔۔

🔥🔥🔥🔥🔥🔥

یہ کیا بات ہوئی عناب ناشتہ کمپلیٹ کرو یار تمہیں ضرورت ہے اسکی، جانتی نہیں ڈاکٹر نے کیا ہدایت دی تھی۔۔۔۔ "

وہ کچھ سختی سے عناب سے بولا جو ناشتہ کرتے ہوئے منہ بناتی اسکے ہاتھ کو روک رہی تھی حالانکہ ڈاکٹر نے خاص طور پر اسے اپنا خیال رکھنے کا مشورہ دیا تھا کچھ کمپلیکیشنز تھیں اسکی پریگننسی میں۔۔۔۔

"آپ کیوں تنگ کرتے ہیں مجھے کلان نہیں کھانا دل متلا رہا ہے میرا وومیٹ ہو جائے گی۔۔۔۔ "

وہ منہ بسورتی رخ پھیر گئی۔۔۔۔

"نہیں ہو گی وومیٹ، کھالو پلیز یار کتنی ویکنیس ہے تمہیں عناب یار ناشتہ ختم کرو۔۔۔۔ "

وہ بوائل انڈے کا ٹکڑا اٹھا اسکے چہرے کے قریب کر گیا۔۔۔۔

NOVELS MAFIA
DISCOVER STORIES, FIND YOURS!

"یہ اچھا بہانا ہے آپکا ایسی بھی کوئی ویکنیس نہیں مجھے اصل میں آپ چاہتے ہیں میں کھا کھا کر موٹی ہو جاؤں اور آپ کا پیار کم ہو جائے۔۔۔۔"

عجیب سے وسوسے اسکے دماغ میں چلتے رہتے اب بھی روہانسی ہو چکی تھی وہ۔۔۔

"عناب میری جان یہ سوچا بھی کیسے تم نے کہ میرا پیار تمہارے لیے کبھی کم نہیں ہو گا یہ تو ڈاکٹر کی وجہ سے زبردستی کھلا رہا ہوں تمہیں ورنہ مجھے خود تمہیں تنگ کرنا اچھا نہیں لگتا میرے عشق کی انتہا تمہارے موٹاپے کی وجہ سے متاثر کبھی نہیں ہو گی، وقتی ہے یہ سب تھوڑا تو برداشت کرنا ہو گا بعد میں خود ہی سب ٹھیک ہو جائے گا یقین کرو۔۔۔۔"

وہ پیار سے اسکی پیشانی پر لب رکھے اپنی محبت کا یقین دلانے لگا عناب کا لاسٹ منتھ چل رہا تھا الٹرا ساؤنڈ سے معلوم ہوا انکے ہاں بیٹے کی پیدائش ہو گی جو کافی کمزور تھا کلان نے اس سے یہ بات چھپائی تاکہ وہ پریشان ناہو، پہلے ہی پریگنینسی کی وجہ سے بہت چڑچڑی رہنے لگی تھی وہ ہر بات پر گھبرا اور ڈر جاتی اسے لگتا بچے کے ہونے کے بعد کہیں کلان کا پیار بٹ نا جائے وہ عناب سے محبت کرنا چھوڑ نا دے۔۔۔۔

NOVELS MAFIA
DISCOVER STORIES, FIND YOURS!

اب چھوڑو ان فضول باتوں کو کھانے پر فوکس کرو تم جانتی ہو میرے لیے سب سے اہم تم ہو ہمیشہ سے تم "

"سب سے پہلے باقی ہر چیز بعد میں ۔۔۔۔

محبت سے وہ اسے بایٹ کھلاتا عناب کے گال پر پیار سے ہاتھ رکھتا اسے پر سکون کرنے لگا تبھی ملازمہ چائے لے کر آئی تھی اس کے چہرے پر مسکراہٹ در آئی یوں ان دونوں کو دیکھ کلان ملک نے گہری سانس بھر کر عناب کو گھورا تھا۔۔۔۔

کیا ہوا کلان آپ مجھے گھور کیوں رہے ہو، غصہ آ رہا ہے مجھ پر بات جو نہیں مان رہی، آپ کا پیار کم ہو گیا ہے نا " آپ تو محبت کے دعویدار تھے، کہتے تھے میری ہر بات مانیں گے، ٹھیک کہتی ہوں میں آپ بدل گئے ہیں، مجھے "نہیں رہنا یہاں پر جا رہی ہوں میں ۔۔۔۔

اس چھوٹی سی بات کو بہانہ بنائے وہ کھانے سے جان چھڑواتی اٹھ کر گھر کے اندر جانے لگی اس وقت لان میں بیٹھے تھے وہ، کلان ملک نے گہرا سانس لیا اسکی ناراضگی پر اور اٹھ کھڑا ہوا۔۔۔

"عناب واپس آؤ یہ کوئی بات نا ہوئی ناشتہ ختم کرو اپنا۔۔۔۔ "

ناشتے کی ٹرے اٹھاتا وہ اسے پکارا تھا پلٹ کر اسے دیکھتی عناب بھاگنے کے انداز میں آگے بڑھی تا کہ کلان کے قریب آنے سے پہلے کمرے میں بند ہو جائے اور یہی حرکت اسکے حق میں غلط ثابت ہوئی اس بے احتیاطی کی وجہ سے وہ پیٹ کے بل گھر میں داخل ہونے والی سیڑھیوں پر گری تھی۔۔۔

دل خراش چیخ کے ساتھ عناب کے گرنے کا شور کلان کے بدن سے جان نکال گیا بھاگتا ہوا وہ اسکے قریب آیا عناب کے سر پر بری چوٹ لگی تھی جو کہ اسکے بے ہوش ہونے کا سبب بنی، کلان کا تو باقاعدہ جسم کانپنے لگا ایک ہی پل میں کیسے اسکی دنیا اجڑ گئی کیا یہ کلان ملک کے گناہوں کی سزا تھی کیا جو اسکی عناب اور اسکا بچہ آج مر جاتا۔۔۔۔

"عناب۔۔۔۔ "

بلند آواز وہ چیختا ہوا آنکھیں کھول گیا تقریباً ایک سال بعد وہ کوما سے باہر آیا تھا، ایک نرس جو اسکے کمرے میں ہی موجود تھی کلان کو جاگتے دیکھ بھاگتی ہوئی ڈاکٹر کو بلانے چلی گئی۔۔۔۔

"چھوڑو مجھے عناب کو میری ضرورت ہے اسکے پاس جانا ہے مجھے۔۔۔۔ "

پچھلے 1 گھنٹے سے وہ اسی کیفیت کے زیر اثر تھا کوما سے باہر آتے ہی اس پر ایک جنون سوار تھا عناب کے پاس

جانے کا جبکہ جو کچھ وہ بول رہا تھا اسکا حقیقت سے کوئی واسطہ نا تھا نورین بیگم اور ریحان صاحب حیرانگی سے اسکے

قریب گئے، کب سے دعائیں کرتے آرہے تھے وہ کلان کے صحت یاب ہونے کی کتنا انتظار تھا انھیں اسکے ہوش

میں آنے کا پر اب جو حرکت وہ کر رہا تھا ڈاکٹر وارڈ بوائے کو دھکتے دیے باہر جانے کی اسکی کوشش ان دونوں کو

غصہ دلا گئی۔۔۔۔

یہ کیا تماشا لگا رکھا ہے تم نے کلان۔۔۔؟؟؟ "

نورین بیگم چلا اٹھی تھیں کلان نے سیاہ آنکھوں سے انھیں دیکھا۔۔۔۔

ماما عناب وہ وہ گر گئی اسے ہاسپٹل لیجانا ہے میرا بچہ وہ وہ مر جائے گا عناب زخمی ہے اسے بچالیں ماما "

"اسے بچالیں۔۔۔۔

پاگلوں جیسا برتاؤ کرتا وہ کانپتے ہاتھوں سے نورین بیگم کے ہاتھ تھام ان سے بولا تعاقب سے انھوں نے اپنے بیٹے

کو دیکھا آخر بول کیا رہا تھا وہ، پھر انکے دماغ میں ڈاکٹر کی کہی بات آئی کلان کے ہوش میں آنے پر وہ عجیب برتاؤ

اور باتیں ضرور کر سکتا ہے جو فرضی دنیا اس نے خیالوں میں بنائی ہوگی وہی حقیقت لگے گی اسے، خود نورین بیگم

کلان کے منہ سے عناب کا نام پچھلے ایک سال کی بے ہوشی میں ان گنت بار سن چکی تھیں یعنی اسکی خیالی دنیا بھی عناب تک محدود تھی۔۔۔۔

بس کردو کلان ہوش سے کام لو، اپنی اس امیجنیری دنیا سے نکل آؤ باہر، عناب نہیں ہے تمہارے پاس، "

"حقیقت کی دنیا میں لوٹو جہاں تم اسے کھو چکے ہو۔۔۔۔

نورین کے ضبط کا بندھن آج ٹوٹ چکا تھا اس لیے بنا کوئی لحاظ کیے وہ غصے سے گویا ہوئی، اپنے بیٹے پر شدید غصہ تھا انھیں جس نے عناب کی زندگی برباد کر دی اب بھی وہ اسے اپنے پاس رکھنے کی امید لگائے ہوئے تھا۔۔۔۔

نہیں نہیں مام آپ جھوٹ بول رہی ہیں اس نے مجھے معاف کر دیا تھا ہمارا بچہ آنے والا تھا دنیا میں لیکن وہ گر گئی، وہ زخمی ہے مام آپ سنتی کیوں نہیں میری، وہ میرا انتظار کر رہی ہے کہاں چھپا رکھا ہے آپ سب نے اسے، یہ کوئی مزاق نہیں ہے مام، م۔۔۔ میں مر جاؤں گا عناب کو لے آئیں نا، کیا وہ بھی تنگ کر رہی ہے مجھے ہاں ہاں اسکی عادت ہے بہت شرارتی ہے وہ، کیا ہمارا بچہ وہ ٹھیک ہے بلائیں نا اسے وہ، وہ دوسرے کمرے میں موجود ہو "گی رکیں میں خود دیکھتا ہوں اپنی عناب کو۔۔۔۔

وہ ان سے کہتا پھر سے اٹھا کہ اچانک چکراتے ہوئے دوبارہ سے بیڈ پر بیٹھ گیا وہ، نورین بیگم کو اسکی حالت پر افسوس کے ساتھ ترس بھی آیا آخر کو ماں تھیں وہ کیسے اسکی تکلیف پر دل ناد کھتا۔۔۔۔

"سنبھالو خود کو کلان، جو سوچ رہے ہو تم ویسا کچھ نہیں میری بات کا یقین کرو عناب نہیں ہے یہاں پر، سمجھو اس بات کو وہ جا چکی ہے، تم اپنے آپ کو برباد مت کرواگر تم اس امیجنری دنیا سے واپس نہ آئے تو دوبارہ کومہ میں چلے جاؤ گے۔۔۔۔۔"

انھوں نے کلان کو کندھے سے پکڑ کر جھنجھوڑتے ہوش دلانا چاہا سرخ آنکھوں سے اس نے انھیں دیکھا۔۔۔

"آج بھی وہ دن یاد ہے مجھے جب تمہیں فلیٹ پر بے ہوش گرے دیکھا، اس رات تمہیں میں ریحان ہاسپیٹل لائے تھے، لندن واپسی پر ہم تمہارے فلیٹ گئے تو تمہیں اس حال میں دیکھ مانو دل پھٹ گیا میرا، بہت دعاؤں کے بعد تم پورے 1 سال کومہ میں رہنے کے بعد ہوش میں آئے ہو، کیوں اسی ایک جگہ زندگی روک لی ہے تم نے اپنی آگے بڑھو، اس حقیقت کو تم کبھی جھٹلا نہیں سکتے عناب تمہیں چھوڑ کر جا چکی ہے۔۔۔۔"

وہ کرب سے بولی تھیں۔۔۔۔

نہیں نہیں مام ایسا نہیں ہو سکتا وہ مجھے چھوڑ کر نہیں جا سکتی وہ محبت کرتی ہے مجھ سے، وہ جانتی ہے اسکا کلان "

"عناب کے بنا کچھ نہیں۔۔۔۔

وہ نم آنکھوں سے چیخا نورین بیگم کی باتیں اسے تکلیف پہنچا رہی تھیں۔۔۔۔

اچھا اور کیوں نہیں جا سکتی وہ تمہیں چھوڑ کر ایسی بھی کونسی خوشیاں مقدر بنا دی تم نے اسکی جو وہ آخری سانس "

تک تمہارے قریب رہتی، کیا کچھ نہیں کیا تم نے اس کے ساتھ درندوں سے بڑھ کر سلوک کرتے آئے ہو،

ظلم کی انتہا کر دی اسکی نظروں میں اسی کو گرا دیا پھر بھی کیا چاہتے ہو تم وہ تمہارا ہر ظلم برداشت کرتی ہمیشہ

"تمہارے نزدیک رہے۔۔۔۔

تمہیں چھوڑ کر جانے کا سوچے بھی نا، کلان ملک تم نے محبت کو رسوا کر دیا صرف ایک غلط فہمی کی وجہ سے اس"

معصوم لڑکی کو دن رات اذیت پہنچاتے رہے ہو تم، دعویدار تھے تم تو عناب سے محبت کے پھر کیا ہوا کسی کے

کہنے میں آ کر تم نے اسے جیتے جی مار دیا، اگر عناب تمہیں دھوکہ دے بھی رہی تھی تب بھی تمہیں کوئی حق

"نہیں تھا کہ اسے یوں قید کر کے رکھنے اور تکلیف پہنچانے کا۔۔۔۔

محبت کو اپنی مٹھی میں قید کر کے نہیں رکھتے اسے دل میں محفوظ کیا جاتا ہے، کیونکہ مٹھی ذرا سی ڈھیلی ہوئی"

نہیں اور محبت بھر بھری ریت کی طرح ہاتھوں سے پھسل جاتی ہے، تم نے عناب کی پاک محبت کو اسکی لیے

ایک پنجرہ بنا دیا جس سے رہائی حاصل کر کے چلی گئی وہ لیکن آج تم قید ہو چکے ہو اس امیجنری دنیا میں جو کبھی

" تھی ہی نہیں، نکل آؤ اس دنیا سے ورنہ مکمل برباد ہو جاؤ گے۔۔۔۔

وہ اسکے گناہ یاد کرواتی پھوٹ پھوٹ کر رو دیں پر کلان کو ابھی تک یقین نا آیا۔۔۔

نہیں مام ایسا ہو ہی نہیں سکتا، جب میں کومہ میں تھا میں نے محسوس کیا ہے اسے ہر پل اپنے پاس اسکا لمس "

"میں کیسے فراموش کر دوں، اسکی آواز سنائی دی تھی مجھے پھر یہ کیسے ہو سکتا ہے وہ حقیقت نہیں تھی۔۔۔۔

کلان کو اپنی آواز دور کھائی سے آتی محسوس ہوئی۔۔۔۔

تم اسے محسوس کرتے تھے کیونکہ تم کسی اور کو محسوس کرنا ہی نہیں چاہتے تھے، ابھی تک یہ ضد ہے تمہاری "

"عناب تمہارے قریب رہے۔۔۔۔

انھوں نے دکھ سے کہا کلان نے نفی میں سر ہلا یا تھا۔۔۔۔

نہیں نہیں مام وہ تھی، وہ تھی اس نے مجھے خود بتایا عائمہ کا ایکسیڈنٹ ہو گیا ہے اور وہ صائم اس نے مجھے معاف کر دیا۔۔۔"

ابھی تک اس کا دل نہیں مان رہا تھا کہ عناب اس کے پاس نہیں کیونکہ اس نے تو ہر پل عناب کو محسوس کیا تھا اسکی محبت کو۔۔۔۔"

کیا کہہ رہے ہو تم کلان عائمہ بالکل ٹھیک ہے وہی تو تمہارے قریب رہی ہے ماضی میں جو خطائیں ہوئی اس " سے ان سب کی معافی مان مانگ ہے اس نے ہم سے، وہ بدل چکی ہے تمہاری خاطر جب تم کومہ میں تھے ہر پل خیال رکھا ہے اس نے تمہارا۔۔۔"

انکی کہی بات کلان کو صدمہ سے دوچار کر گئی تو کیا وہ عائمہ کو ہی عناب سمجھتا رہا تھا یہ کیسے ممکن تھا۔۔۔

میں سچ کہہ رہا ہوں ماں ایسا نہیں ہو سکتا، وہ خوشبو وہ تو صرف عناب کی ہے وہ تھی میرے پاس پل پل محسوس " کیا ہے میں نے اسے، ہر سانس کے ساتھ محسوس کرتا رہا ہوں وہ مجھے چھوڑ کر نہیں جا سکتی وہ مجھ سے بہت محبت کرتی ہے میری طرح وہ سانس کیسے لے گی اپنے کلان کے بغیر۔۔۔۔"

وہ روتے ہوئے اپنے بال مٹھی میں جکڑ گیا سر درد سے پھٹنے والا تھا۔۔۔

محبت کرتی تھی کلان مگر اب وہ وقت گزر گیا تم نے اپنے ہاتھوں سے اپنی محبت کا گلہ گھونٹ دیا، بھول جاؤ اور "

"سدھارو خود کو۔۔۔۔

انھوں نے سرد لہجے میں جواب دیا کلان نے دکھ سے دیکھا تھا اپنی ماں کو جو اس کے زخم ادھیڑ رہی تھیں۔۔۔

مام آپ کو کیا پتہ اس تکلیف کا جو اپنی محبت کو کسی کے ساتھ دیکھ کر ہوتی ہے پل پل مرتا تھا میں جلتا تھا، آگ "

لگی تھی میرے اندر تو کیا کرتا میں اتنا حوصلہ نہیں تھا کہ اپنی محبت سے دستبردار ہو کر اسے کسی اور کی جھولی میں

ڈال دوں، جب مجھے لگا وہ مجھے چھوڑ کر صائم کو اپنانا چاہتی ہے، مجھے اس نے استعمال کیا صائم کو جلانے کے لیے،

تو میں غم و غصے سے پاگل ہو گیا اس سے دوری کا سوچ کر اور اسے کسی اور کے ساتھ سوچ کر میرے حواس سلب

ہو گئے تھے مام، میں انسان سے جانور کب بن بیٹھا پتہ ہی نا چلا، میں صحیح اور غلط کی تمیز بھول گیا تھا اسے

"تکلیف دے کر خود بھی اذیت کی بھٹی میں جلتا رہا، اور آخر کھو دیا اسے۔۔۔۔

وہ تکیے پر اپنا سر پٹختا خود کو اذیت دینے لگا نورین بیگم اس کی بات پر استہزائیہ مسکرا کر رہ گئی۔۔۔۔۔

کلان تم جانتے ہو تمہارے ڈیڈ کے میری زندگی میں آنے سے پہلے، میں اپنی یونیورسٹی میں ایک لڑکے کو "

بہت پسند کرتی تھی بلکہ وہ بھی مجھ سے بہت محبت کرتا تھا ہم نے قسمیں وعدے کیے تھے ایک دوسرے سے

مگر حالات کی وجہ سے ہم جدا ہو گئے اور مجھے اپنی ہی محبت نے بے وفا کا الزام دے دیا پھر تمہارے ڈیڈ کے ساتھ میری شادی ہوئی تو میں نے اپنا پاسٹ بھلا کر انھیں سچے دل سے اپنایا۔۔۔"

" شادی کے کچھ سالوں بعد تمہارے ڈیڈ کو میرے پاسٹ کا پتہ چلا جس لڑکے کو میں پسند کرتی تھی وہ دوبارہ سے میری زندگی میں آیا تا کہ تمہارے ڈیڈ کو مجھ سے بد ظن کر سکے اور مجھے اس بات کی سزا ملے جو میں نے اسے چھوڑ کر تمہارے ڈیڈ کو اپنایا اس نے میری تصویریں میری فون ریکارڈنگ تمہارے ڈیڈ کو پیش کی تھین پر ریحان نے انھیں سننے کے بجائے مجھ سے حقیقت معلوم کی تو میں نے انھیں سب سچ بتا دیا وقتی طور پر انھیں تکلیف پہنچی، وہ مجھے چھوڑ کر چلے گئے۔۔۔"

" تین ماہ بعد وہ واپس آئے انہوں نے مجھ سے معافی مانگی کہ انھیں مجھے ایسے چھوڑ کر نہیں جانا چاہیے تھا انہوں نے مجھ سے کہا کہ انھیں دکھ صرف اس بات سے پہنچا تھا کہ میں نے ان سے اپنا پاسٹ کیوں چھپایا میں نے ان پر اعتبار نہ کیا وہ مجھے چھوڑ کر بھی اس لیے گئے کہیں غصے کی وجہ سے وہ ایسا فیصلہ نہ کر لیں کہ بعد میں ہمیں پچھتانا پڑے وہ دور رہ کر خود کو وقت دینا چاہتے تھے مگر انہوں نے مجھ پر ہاتھ تک نہیں اٹھایا مجھے کوئی سزا نہیں دی۔۔۔"

اور وہ دن اور آج کا دن انہوں نے مجھے کبھی میرے پاسٹ کا طعنہ نہیں دیا بلکہ مجھے بہت مان اور عزت دی، "

میرا پاسٹ ایک حقیقت تھا جبکہ عناب تو تھی بھی بے قصور پر تم نے اسے بنا قصور کے تا عمر قید سنا دی تم نے نہ

صرف عناب کو سزا دی بلکہ میری تربیت پر بھی کئی سوال اٹھا دیے عورت پر ہاتھ کمزور مرد اٹھاتا ہے، عورت کو

"صرف مرد کی محبت ہی نہیں چاہیے ہوتی اس کا اعتبار دینا بھی ضروری ہوتا ہے۔۔۔۔

اس کا عزت دینا چاہیے ہوتا ہے ایک عورت کو، وہ چاہتی ہے جو مرد اسے اپنائے اس کی حفاظت بھی دل و "

جان سے کرے اور تم نے اس کی بے انتہا تذلیل کی کہ اسے اس کی ہی نظروں میں گرا دیا، اب بھی وقت ہے

ہوش کی دنیا میں لوٹو، عناب کو ڈھونڈو اس سے معافی مانگو شاید اس کی معافی سے تمہارے دل کو سکون آجائے،

"لیکن اب کی مرتبہ تم کچھ غلط نہیں کرو گے اسکے ساتھ۔۔۔۔

وہ اسے حقیقت سے روشناس کرواتی کمرے سے چلی گئیں کلان خود کو کوستے ہوئے آنسو بہانے لگا تھا۔۔۔۔

🔥🔥🔥🔥🔥🔥

وہ گھر جا کر بے چینی سے ٹہل رہی تھیں ایک پل چین نہیں آ رہا تھا انھیں آج وہ کلان سے وہ کہہ چکی تھیں جو وہ کہنے کا سوچ بھی نا سکتی تھیں وہ جانتی تھیں آج وہ اس کے زخموں کو ادھیڑ چکی ہیں کلان بہت اذیت محسوس کر رہا ہو گا لیکن اسے حقیقت کی دنیا میں لانا ضروری تھا۔۔۔

ورنہ وہ اپنے بیٹے کو ہمیشہ کے لیے کھو دیتیں ایک سال سے کلان کومہ میں تھا اور جب ہوش آیا تو کسی کو بھی پہچاننے سے انکار کیے وہ عناب کی تلاش میں بھاگنے لگا، اس کی زبان پر صرف عناب کا نام تھا، وہ خیالوں میں عناب کے ساتھ اپنی ایک دنیا بنا چکا تھا ڈاکٹرز کے مطابق کلان وہی محسوس کرے گا جو وہ محسوس کرنا چاہتا ہے وہ ایک مینٹل ڈس آرڈر میں گھر چکا تھا اگر وہ ایسے ہی رہتا تو دوبارہ کومہ میں جا سکتا تھا یا پھر مکمل پاگل ہو جاتا وہ اس لیے نہ چاہتے ہوئے بھی وہ آج سب کہہ گیئں

تاکہ وہ حقیقت کی دنیا میں واپس آجائے جہاں عناب اس سے کوسوں دور تھی۔۔۔۔

🔥🔥🔥🔥🔥🔥

وہ اسلام آباد کے ایک خوبصورت سے گھر میں کھڑا گلاس ونڈو سے باہر کا منظر دیکھ رہا تھا آنکھیں ضبط سے بے تحاشا سرخ ہو رہی تھیں شدید سردی کے باوجود پورا جسم پسینے سے تر تھا اسے دیکھ کسی عاشق کا گمان ہوتا۔۔۔

"مجھے مار دو کلان، مجھے موت دے دو، نجات دے دو مجھے اس اذیت بھری زندگی سے۔۔۔۔ "

وہ اس کی ٹانگوں کے ساتھ لپٹی بے تحاشا رو رہی تھی یہ منظر یاد کرتے ہی کلان نے اپنے دانت شدت سے ہونٹوں میں پیوست کیے۔۔۔

"جس دن آپ کو سچائی پتہ چلے گی بہت پچھتائیں گے مگر تب عناب نہیں ہو گی آپ کے پاس۔۔۔۔ "

وہ سسکی تھی کلان نے کانوں پر ہاتھ رکھے آنکھیں میچ لیں وہی سسکیاں اسے رات رات بھر سونے نہیں دیتی تھیں پچھتاوے کی آگ میں وہ دن رات جلتا رہتا پچھتاوے کے ناگ دن رات اسے ڈستے تھے۔۔۔۔

پچھلے 3 ماہ سے وہ عناب کو ڈھونڈ رہا تھا اس نے دنیا کے ہر کونے میں عناب کو تلاش کیا پر وہ اسے کہیں نا ملی، عائمہ کو اس نے کوئی سزا نا دی تھی بقول اسکے اصل قصور وار وہی تھا ہاں مگر وارننگ ضرور دے چکا تھا وہ کہ عائمہ اس سے دور رہے لیکن عائمہ کم ہی اس بات پر عمل کرتی۔۔۔

عناب کہاں ہو تم۔۔۔؟؟؟ "

اس نے زوردار مکا پاس پڑی شیشے کی ٹیبل پر مارا کانچ کے ٹکڑے اسکے ہاتھ کو شدید زخمی کر گئے جس کی کلان کو پرواہ نا تھی یہ تو اس اذیت سے بہت کم تھا جو وہ عناب کو دیتا آیا تھا۔۔۔

کہاں چلی گئی عناب تم کہاں چلی گئی ہو اپنے کلان کو چھوڑ، بس ایک بار لوٹ آؤ بس ایک بار، بس ایک بار، "

"اپنے کلان کو معاف کر دو عناب پلیز ورنہ مر جاؤں گا میں۔۔۔۔

وہ خون آلودہ ہاتھ کو بالوں میں پھنسائے اسے پکارنے لگا جو کلان ملک سے بہت دور جا چکی تھی۔۔۔۔

🔥🔥🔥🔥🔥🔥

وہ اٹلی کے خوبصورت شہر فلورنس میں ایک خوبصورت مگر چھوٹے سے گھر میں کھڑی باہر کی جانب نظریں

ٹکائے ہوئے تھی، پورے گھر میں چاروں اطراف بڑے بڑے گلاس لگے تھے وہ گلاس ونڈو سے باہر برف

باری دیکھتی ناجانے کس دنیا میں گم تھی۔۔۔۔

آج ایک سال سے اوپر کا عرصہ بیت چکا تھا اسے کلان ملک سے جدا ہوئے وہ اسکی قید سے نکل چکی تھی مگر اس

ستمگر کا ہر زخم آج بھی ویسے ہی تازہ تھا اس رات وہ کلان کو اس کی سزا سناتی بنا اس کی طرف دیکھے وہاں سے نکل

آئی وہ اس سے اتنی نفرت محسوس کر رہی تھی کہ زندگی میں کبھی اس کی شکل دیکھنے کی خواہش نا تھی۔۔۔۔۔

کلان نے اس کے رگ و جان میں اپنی نفرت کا زہر اتار دیا تھا وہ جلد از جلد صائم کے پاس جانا چاہتی تھی سارے راستے صائم کے زندہ اور ٹھیک ہونے کی دعائیں لب پر موجود تھی اسکی جب وہ گھر پہنچی تو صائم کو ہاسپٹل لے جایا جاچکا تھا۔۔۔

48 گھنٹے کریٹیکل کنڈیشن میں رہنے کے بعد بلآخر صائم کو ہوش آگیا عناب کا سر بے اختیار سجدے میں چلا گیا تھا اگر صائم کو کچھ ہو جاتا تو وہ کبھی خود کو معاف نہ کر پاتی، ایک بے قصور معصوم کا خون اسکے سر چڑھ جاتا جس نے گناہ صرف عناب سے عشق کرنے کا کیا تھا۔۔۔

اپنی پوری توجہ وہ اسی پر نچھاور کرتی صائم کا دل سے خیال رکھنے لگی اسکی طبیعت بہت جلد سٹیبل ہو گئی تھی تب صائم نے بہت ضد کی وہ اور بلقیس بیگم اسکے ساتھ اٹلی کے شہر فلورنس میں شفٹ ہو جائیں انھیں مزید پاکستان نہیں رہنا چاہیے کیونکہ یہاں کلان سے کبھی نا بچ نا پاتی وہ، وہ عناب کے ساتھ ایک نئی زندگی شروع کرنے کا خواہشمند تھا۔۔۔

وہ سمجھ چکی تھی اسکے ارادے لیکن اپنی وجہ سے وہ کبھی صائم کا نقصان نا ہونے دیتی کیونکہ کلان سے خلا لینے کا مطلب صائم کی جان خطرے میں ڈالنا ہی تھا وہ اسے کوئی امید کی کرن پکڑانے کے حق میں نا تھی اسی لیے ایک شرط رکھی اس نے کہ صائم کسی لڑکی سے رشتہ وابستہ کرے پھر ہی وہ اور بلقیس بیگم اٹلی چلیں گی۔۔۔

عناب کی زندگی محفوظ رکھنے کی خاطر صائم اس بات پر راضی ہو گیا یہاں آتے ہی اس نے اپنی ایک اچھی دوست جائنہ جو کہ اسکے کام میں بھی مدد کرتی اس سے منگنی کرلی، عناب کو تب جا کر کچھ سکون ملا تھا جائنہ کافی اچھی لڑکی تھی صائم کو پسند بھی کرتی تھی وہ۔۔۔۔

یہاں آکر عناب نے یہیں کی ایک یونیورسٹی میں داخلہ لے لیا ساتھ ہی وہ صائم کی کمپنی میں اسکی مدد بھی کروایا کرتی، وہ بھی خوش تھا عناب کا دھیان بٹ چکا تھا خود کو سنبھال چکی تھی ورنہ کلان نے جو حال کیا تھا اسکا شاید کبھی نارمل نا ہو پاتی۔۔۔۔

پھر سے جینا سیکھ لیا تھا اس نے خوش رہنے لگی تھی وہ، اب یہ خوبصورت منظر دیکھ جلدی سے لانگ کوٹ اور شوز پہن وہ باہر کو بھاگی، ڈھیر ساری برف باری دیکھ کر ایک پل کے لیے جیسے مسمرائز ہو گئی تھی وہ، برف باری

NOVELS MAFIA
DISCOVER STORIES, FIND YOURS!

اور ایسا موسم ہمیشہ سے اس کی کمزوری رہا تھا، صائم دور گاڑی سے ٹیک لگائے پُر حدت نظروں سے اسے دیکھنے لگا۔۔۔

جو کہ وائٹ جینز، لانگ کوٹ اور خوبصورت ریڈ اونی کیپ پہنے اپنے لمبے بال کیپ کے اطراف میں کھلے چھوڑ بے انتہا خوبصورت دیکھائی دے رہی تھی وہ ارد گرد خوبصورت گھروں اور سڑک پر جمی سفید برف کی چادر کو اشتیاق بھری نظروں سے دیکھتی یک ٹک کھو گئی تھی ان مناظر میں۔۔۔۔

دوسری سمت صائم بھی سارے جہاں سے بے نیاز عناب کو دیکھنے میں مصروف تھا عناب کی ضد پر منگنی تو کرلی تھی اس نے پر جائنہ کو کبھی وہ مقام نا دے پایا اپنے دل میں جہاں پہلے سے پورے حق سے عناب براجمان تھی، وہ پہلے دن سے عشق تھی اسکا، اسے ایک نگاہ دیکھ جیسے دیوانوں جیسا حال ہو جاتا صائم باجوہ کا، اب بھی وہ فریز ہو چکا تھا کہ اچانک اسکے کانوں میں عناب کی چہکتی آواز پڑی۔۔۔۔

وہاں کیوں کھڑے ہیں ادھر آئیں صائم یہ دیکھیں نا کتنا مزہ آ رہا ہے، میں جب سے یہاں آئی ہوں برف "باری پہلی بار دیکھی ہے، پہلی بار ہوئی ہے نا برف باری یہاں۔۔۔"

وہ بچوں جیسے معصومیت سے بولتی مسکراتی اسے بلانے لگی۔۔۔

ہاں جی عناب میڈم، یہاں کم ہی برف باری ہوتی ہے ویسے بہت خوش قسمت ہو تم یہ منظر دیکھنے کا موقع مل "

"گیا۔۔۔

وہ اسکے قریب آتا اپنا ایک ہاتھ سینے پر رکھ سر کو ہلکا سا خم کرتے ادا سے بولا عناب کھلکھلا کر ہنس دی تھی صائم

نے مسکراتے ہوئے اسے دیکھا پہلے سے زیادہ حسین ہو چکی تھی وہ۔۔۔۔

اوکے میڈم اب بس کریں، ذرا وقت کا بھی خیال کرو عناب تمہارے برف دیکھنے کے چکر میں ہم آج بھی "

"لیٹ ہو جائیں گے۔۔۔۔۔

وہ مسکراتی ہوئی گاڑی میں بیٹھ گئی صائم نے فوراً ڈرائیونگ سیٹ سنبھالی تھی۔۔۔۔۔

آپ اکیلے چلے جایا کریں نا، کتنی دفعہ منع کر چکی ہوں میں صائم، خود آفس آجایا کروں گی میں آپ کیوں "

"زحمت کرتے ہیں اتنے خراب راستے میں مجھے لینے آنا یہ ٹھیک نہیں کیوں تکلیف دیتے ہیں خود۔۔۔۔

اس نے روز کا سوال آج بھی دہرایا صائم اس کی بات پر مسکرا دیا۔۔۔۔

میری فکر مت کرو ہاں اگر تم خود اکیلی آؤ گی تب مجھے تکلیف اور پریشانی ضرور ہو سکتی ہے، زحمت کی کوئی "

بات نہیں فرض ہے میرا، یار تمہارا ڈرائیور پلس سب کچھ بننا چاہتا ہوں ایک موقع تو دو جانئہ کو اور بہت اچھا لڑکا

"مل جائے گا میں اسے کبھی خوش نہیں رکھ پاؤں گا، دل تو تم ہی میں اٹکا ہے میرا۔۔۔۔

وہ دلی سکون چاہتا تھا جو صرف عناب سے ملتا اسے۔۔۔

پلیز صائم مت کریں وہ بات جو تکلیف دیتی ہے مجھے، کیوں ہر بار میری شرط بھول جاتے ہیں، اچھی طرح "

جانتے ہیں مجھے کسی بھی رشتے پر اعتبار نہیں رہا میں دوبارہ یہ سب کچھ دہرانا نہیں چاہتی صائم اور نہ ہی میں کسی کو

"وہ حیثیت وہ محبت دے پاؤں گی جس کے حقدار ہوں گے آپ۔۔۔

وہ تلخی سے آنکھیں مینچ گئی۔۔۔

یار ایک دفعہ اعتبار کر کے تو دیکھو، صرف ایک بار کوشش تو کرو میں تمہاری زندگی خوشیوں سے بھر دوں گا، "

مجھے بھی تو خوش رہنے کا حق ہے عناب اب تو مت ٹھکراؤ مجھے، یقین کرو جیسے ہمارا حال بہت اچھا ہے مستقبل

"اس سے بھی کئی گناہ بہتر ہو گا میں تمہاری راہ میں کھڑا ہوں روز اول کی طرح پلیز مجھے مایوس مت لوٹاؤ۔۔۔۔

وہ ملتجی لہجے میں بولا بہت ضبط کے باوجود اسکی آواز نم ہو چکی تھی عناب نے بے چینی سے پہلو بدلا۔۔۔۔

NOVELS MAFIA
DISCOVER STORIES, FIND YOURS!

آپ کیوں نہیں سمجھتے کچھ نہیں بچا میرے پاس، میرا دل ایک قبرستان بن چکا ہے جہاں صرف کسی کا مقبرہ "

سج سکتا ہے اس میں اب محبت نہیں پنپ سکتی میرا دل، میری روح میرے جذبات، اب گلیشیئر بن چکے ہیں

"مت ٹکرائیں اس سے، آپکو خوش رہنے کا پورا حق ہے جو کہ جائنہ کے ساتھ ہی ممکن ہو سکتا ہے صائم۔۔۔۔

پھر سے وہ اسے سمجھانے لگی اپنی خود غرضی کی بھینٹ وہ اسے چڑھانے کے حق میں نا تھی۔۔۔۔

کوشش تو کر سکتی ہو تم عناب، میں نے گلیشیئر ز پگھلتے دیکھے ہیں تم بھی پگھل جاؤ گی ایک دن، شاید ابھی "

تمہیں اعتبار نہیں مجھ پر جھوٹا دوغلہ انسان لگتا ہوں میں، پر ایک دن تم ضرور میرا انتخاب کرو گی، اس دن کا

"شدت سے انتظار ہے مجھے۔۔۔۔

وہ پُر عزم لہجے میں کہتا عناب کو حیران کر گیا۔۔۔۔

اتنے ضدی تو نا تھے آپ پھر اب کیوں میرے انتظار میں خوار ہو رہے ہیں، صائم گلیشیئر پگھلنے سے بہت "

بڑے طوفان بھی آجاتے ہیں جو سب کچھ بہا کر لے جاتے ہیں کیوں خود کو برباد کر رہے ہیں آپ، جائنہ بہت

اچھی لڑکی ہے کب سے منتظر ہے وہ آپکی محبت کی، کیوں نہیں کر لیتے آپ شادی اس سے پلیز تھام لیں اس کا

"ہاتھ۔۔۔۔

وہ سرد سپاٹ لہجے میں کہتی نظریں جھکا گئی۔۔۔

"یقیناً اچھی لڑکی ہے وہ مگر وہ عناب نہیں، جس کی خاطر صائم باجوہ کا دل دھڑکتا ہے۔۔۔۔ "

وہ کرب سے مسکرایا عناب نے گہرا سانس لیا تھا ان کی روز کی بحث آکر ایک ہی بات پر ختم ہو جاتی صائم اپنے موقف سے پیچھے ہٹنے کو تیار نہ تھا اور عناب اپنے موقف سے، آخر سیٹ سے ٹیک لگا کر آنکھیں موندے وہ لب بھینچنے لگی۔۔۔۔

"ممانی کیسی ہیں عناب اتنے دن ہو گئے ان سے ملاقات ہی نہیں ہو پائی۔۔۔۔ "

موضوع بدل دیا اس نے۔۔۔۔

ٹھیک ہیں کرم ہیں اللہ کا روز آپکا پوچھتی ہیں بہت یاد کرتی ہیں آپکو، کل گلہ کر رہی تھیں آپ مجھے چھوڑ باہر "

"سے ہی واپس چلے جاتے ہیں اندر نہیں آتے ان سے ملنے۔۔۔۔

اس نے بند آنکھوں سے ہی جواب دیا صائم نے اسے سیٹ سے ٹیک لگائے آنکھیں موندھے دیکھا تو گہری نظروں سے اس کے خوبصورت چہرے کو دل میں اتارنے لگا، جب وہ بہت منت سماجت کے بعد عناب اور بلقیس بیگم کو اٹلی لے کر آیا تو کتنی اداس رہتی تھی وہ بلکل خاموش ہو گئی تھی کسی سے بھی بات نا کیا کرتی بولنا

چھوڑ ہی دیا تھا اس نے، کتنی مشکل سے وہ بلقیس بیگم اور جائنہ آہستہ آہستہ زندگی کی طرف لائے تھے اسے۔۔۔

وہ خود روز گھنٹوں عناب سے باتیں کیا کرتا پہلے ہوں ہاں میں جواب دیتی تھی وہ پھر آہستہ آہستہ اس سے بات کرنا شروع ہوگئی صائم کے ہی مجبور کرنے پر عناب نے یونیورسٹی میں داخلہ لیا کیا اور اپنی پڑھائی مکمل کر کے وہ صائم کے ساتھ اس کا آفس سنبھالنا شروع ہوگئی بہت محنت سے وہ اسکا کام میں ہاتھ بٹایا کرتی تھی، اس حادثے سے نکل بلا آخر اب عناب نے جینا شروع کر دیا تھا۔۔۔

مجھے معاف کر دو عناب مگر اب پھر سے تمہیں پا کر کھو دینے کا حوصلہ نہیں ہے مجھ میں یہ دل رک جائے گا " تمہاری جدائی کا صدمہ برداشت سے باہر ہے، میں تمہیں منالوں گا، دنیا کی ہر خوشی تمہارا مقدر ہوگی اب سے میرا وعدہ ہے تم سے تمہاری زندگی میں خوشیاں پھر سے بھر دوں گا تمہیں پھر سے اعتبار کرنا سکھاؤں گا تمہارے دل کے گلیشیر کو پگھلا دوں گا وعدہ کرتا ہوں ہر طوفان سے خود مقابلہ کروں گا مگر تمہیں آنچ نہیں آنے دوں گا، وہ محبت جو مجھ سے تھی تمہیں اسے پھر سے سانس لینا سکھاؤں گا میں، وہ دن دور نہیں جب تم ویسے ہی مجھ سے محبت کرو گی میرے نکاح میں ہوگی۔۔۔۔"

وہ دل ہی دل میں عناب سے مخاطب ہوتا خود کو تسلی دینے لگا۔۔۔

🔥🔥🔥🔥🔥🔥

وقاص صاحب سمجھتے کیوں نہیں آپ یہ پراجیکٹ میرے لیے بہت امپورٹینٹ ہے آپ ڈفرنٹ کمپنیوں " سے کانٹیکٹ کریں انھیں ڈیٹیل بھیجیں اور وہ جو کوٹیشن دیں اس مطابق ان سے میٹنگ کا بندوبست کریں پھر جو کمپنی صحیح لگے ان سے ڈیل فائنل کریں گے ہم، یہ کام جلد از جلد ہونا چاہیے۔۔۔ "

وہ اپنے آفس میں بیٹھا فائل پر نظر دوڑاتا ہوا مینجر وقاص سے مخاطب ہوا، بہت مشکل سے خود کو نارمل کیے کام پر دھیان دینا شروع کیا تھا اس نے۔۔۔

"جی سر جیسے آپ کہیں گے وہی ہوگا، میں آج ہی اس پر کام کرنا شروع کرتا ہوں۔۔۔ "

وہ کلان سے فائل لیتا اسکی اجازت سے آفس سے باہر نکلا اسے جاتے دیکھ کلان نے آفس کی چیئر سے ٹیک لگائی اور پھر انٹر کام اٹھا کر اپنی سیکرٹری کو اندر آنے کا کہا، دروازہ ناک کر کے عائمہ نے اندر قدم رکھا تھا ہیل کی ٹک ٹک سن کلان نے بند آنکھیں کھول اس جانب اٹھائی اور بس وہ نظر ہٹانا ہی بھول گیا ایک دم سے وہ اپنی چیئر سے اٹھا اور بے قراری سے اس وجود کی طرف بڑھا۔۔۔

NOVELS MAFIA
DISCOVER STORIES, FIND YOURS!

تم آگئی میرے پاس، کتنا بے چین تھا میں احساس ہو گیا تمہیں، مجھے پتہ تھا تم مجھے چھوڑ کر نہیں جا "

سکتی۔۔۔"

وہ کانپتے ہاتھوں سے اس کے چہرے کو چھوتا نم آنکھوں سے مسکرایا حیرانگی کے ساتھ ایک خوبصورت چمک امڈ

آئی تھی عائمہ کے چہرے پر، کلان کی یاد میں وہ اس سے ملنے چلی آئی رات کو بہت بھیانک خواب دیکھا تھا اس

نے، اسی لیے اسکی خیریت دریافت کرنے آگئی سیکرٹری کو اندر جانے سے اسی نے روکا تھا کچھ پل وہ اس سے

بات اکیلے میں مرنا چاہتی تھی وہیں کلان وہ تو اسکا چہرہ دیکھنے کا بھی روادار نا تھا۔۔۔

وہیں اب کلان کی محبت پاش نظریں اسے سکون فراہم کرنے لگی تھیں اسے خود کے اتنا قریب دیکھ دل بے

تحاشا دھڑکنے لگا تھا اسکا، گال بھاپ چھوڑنے لگے تھے، وہ کتنی محبت کرتی تھی اس سے مگر کلان نے ہمیشہ اسے

اس قابل ہی نا سمجھا کیا کچھ نہیں کیا اس نے کلان کو پانے کی خاطر پھر بھی خالی ہاتھ رہ گئی تھی وہ، پہلے کبھی وہ اس

کی طرف دیکھتا نہیں تھا جبکہ آج وہ نظریں ہٹانے سے انکاری تھا۔۔۔

اسے کبھی عائمہ کی خوبصورتی متاثر نا کر پائی تھی جبکہ ہر کوئی اس کی تعریفوں کے پل باندھتا دکھائی دیتا ہمیشہ ہی

ہر کسی کی لاڈلی رہی تھی وہ، بڑے بڑے اس کے آگے گھٹنے ٹیک دیتے تھے جبکہ وہ تو کلان ملک کو اپنا دل دیے

بیٹھی تھی وہ کتنی ہی کوشش کر چکی تھی عناب کے جانے کے بعد بھی کلان کو حاصل نا کر سکی وہ یہی بات اسے

اور تڑپنے لگتی۔۔۔۔

کتنی چاہ تھی اسے کلان اسکے قریب آئے وہ حق رکھتی تھی اس پر جسے کبھی کلان نے اسے نادیاوہ ترستی تھی کب

وہ اس پر مہربان ہوگا اب تو یہ دل بھی صرف کلان کے لیے دھڑکتا تھا اسکا کتنی بدل گئی تھی وہ، یوں اچانک ہی

کلان کا اسکے نزدیک ہوتے بے تابی سے عائمہ کے چہرے کا ایک ایک نقش اپنے لبوں سے چومنا اسکی سانسیں

بے ترتیب کر گیا وہ آنکھیں بند کیے سرخ چہرے کے ساتھ کلان کا لمس برداشت کر رہی تھی۔۔۔۔۔

اسکے لمس سے جیسے وہ متعبر ہو چکی تھی برسوں کی تمنا پوری ہوگئی تھی اسکی، کلان نے آخر اسکا چہرہ ٹھوڑی سے

پکڑ کر اوپر کیا عائمہ نے فوراً اپنی آنکھیں کھولی، کلان نے اس کی آنکھوں میں دیکھا تھا ایک دم سے ہڑبڑاتے وہ

پیچھے ہٹا جیسے کرنٹ لگ گیا ہو۔۔۔۔۔

"تم تمہاری آنکھیں، تمہاری آنکھوں کا رنگ نیلا نہیں ہے، تم میری

"عناب نہیں ہو کون ہو تم۔۔۔۔

وہ اپنا رخ بدلتا آنکھیں ہاتھ کی پشت سے رگڑنے لگا عائمہ نے حیرانگی سے اسے دیکھا جو پھر سے اسے گھورنے لگا

تھا۔۔۔

"تم یہاں کیا کر رہی ہو، کیا میں تمہارے قریب، نہیں۔۔۔۔ "

عائمہ کو دیکھ نفرت اور غصے کے ملے جلے تاثرات اسکے چہرے پر چھا گئے زور سے اس نے اپنا ہاتھ میز پر مارا

تھا۔۔۔۔

نہیں نہیں کلان کیسے کر سکتے ہو تم، کیا ہو گیا ہے مجھے، میں کیسے عناب کے علاوہ کسی کو چھو سکتا ہوں، یہ "

عناب نہیں وہی لڑکی ہے جس نے مجھے برباد کر دیا، چلی جاؤ تم، کیوں آئی ادھر بولا ہے اکیلا چھوڑ دو مجھے، ابھی

"تک میری زندگی میں موجود کیوں ہو تم۔۔۔۔

وہ کلان کی نظروں میں نفرت دیکھ گھبرا گئی عائمہ کی آنکھوں میں آنسو جمع ہونے لگے تھے وہ بھی تو بیوی تھی

اسکی کیا وہ اسے معاف نہیں کر سکتا ابھی تک عناب کے لیے پاگل تھا وہ اسکے منہ سے عناب کا نام سن کر پلٹ گئی

وہ، کلان کے قریب آنے سے وہ خود کو آسمان کی بلندیوں تک محسوس کر رہی تھی جبکہ اب اسکے الفاظ نے عائمہ

کو زمین پر لا پٹخا تھا۔۔۔۔۔

اسے خود پر شدید غصہ آیا ماضی کی غلطیاں اسے کیسے تباہ کر گئی تھی، بھیگی پلکیں جھکائے وہ فوراً اسکے آفس سے نکل گئی، کلان نے جلدی سے اپنی میڈیسن ڈرار سے نکال منہ میں رکھی، آج کتنے ہی دنوں بعد عناب کا الوژن پھر سے حقیقت کا روپ دھار کر اس کے سامنے آیا تھا۔۔۔

وہ پاگل ہی ہوتا جارہا تھا کیسے عائمہ میں عناب دیکھ لی اس نے، خود پر غصہ کرتا وہ واپس سے بیٹھ کر سی کی پشت کے ساتھ ٹیک لگائے آنکھیں موند گیا۔۔۔۔

کہاں ہو عناب کب تم میرے سامنے میرا خیال نہیں حقیقت بن کر آؤ گی، کب عناب کہیں اسی ہجر میں یہ "سانسیں نا رک جائیں۔۔۔۔"

اس کی آنکھوں سے آنسو رواں ہو گئے آج کا دن پھر سے بہت بھاری گزرنے والا تھا اس پر۔۔۔۔

🔥🔥🔥🔥🔥🔥

کیسی ہو جائنہ۔۔۔۔؟؟؟ "

وہ آفس میں داخل ہوتی بولی جائنہ جو اپنے کیبن میں بیٹھی تھی عناب اور صائم کو آتے دیکھ اٹھ کر ان کی طرف بڑھی۔۔۔۔

"میں ٹھیک ہوں تم لوگ آج پھر لیٹ ہو گئے۔۔۔۔ "

وہ اپنی کلائی پر بندھی واچ کو دیکھتی انھیں احساس کروانے لگی۔۔۔۔

"اس میں میرا کوئی قصور نہیں ان محترمہ سے پوچھو جو برف کے حسین نظاروں میں کھوئی ہوئی تھیں۔۔۔۔ "

وہ اپنا دامن بچاتا فوراً آفس کی طرف بڑھ گیا عناب مسکراتی ہوئی جائنہ سے دونوں ہونٹوں کو سکیڑ کے کان پکڑ کر بنا آواز کے سوری کر گئی وہ عناب کی اس حرکت پر کھلکھلا کر ہنس پڑی تھی۔۔۔۔

کیا لو گی کافی یا چائے۔۔۔؟؟؟ "

اس نے پوچھا۔۔۔۔۔

"کافی جانی وہ بھی تمہارے ہاتھوں کی۔۔۔۔۔ "

اسے کہتی وہ اپنے کیبن کی طرف جانے لگی۔۔۔۔

"کیا بات ہے جائنہ آج آفس میں ورکرز کی تعداد کافی کم لگ رہی ہے بلکہ دن بدن کم ہوتی جا رہی ہے۔۔۔۔ "

وہ جائنہ سے کافی کا کپ لیتی سوال کر گئی۔۔۔۔

یار تم اچھی طرح جانتی ہو اس کی وجہ سب ہی یہاں سے پر تول رہے ہیں جانے کا جو چلے گئے ہیں انھیں یہاں "

"سے اچھی جاب مل چکی ہے جو تمہیں یہاں پر نظر آرہے ہیں وہ اچھی اپور چونیٹ کے انتظار میں ہیں۔۔۔

عناب نے گہری سانس لے کر کرسی کے ساتھ ٹیک لگائی۔۔۔

یہ سب میری وجہ سے ہوا، میری ہی وجہ سے صائم کی کمپنی اس حال تک پہنچ گئی، میری منحوسیت کا سایہ "

"صائم پر پڑ گیا۔۔۔

عناب پلیز اپنے آپ اپ کو الزام دینا بند کرو یار کچھ بھی تمہاری وجہ سے نہیں ہوا اور نہ کچھ کسی کی وجہ سے "

"کبھی ہوتا ہے، ہر انسان اچھے کی تلاش میں ہے ہمیں نئے ورکرز مل جائیں گے۔۔۔

وہ مسکراتی ہوئی اسے سمجھانے لگی۔۔۔

الزام نہیں دے رہی حقیقت بیان کر رہی ہو میری لائف بچاتے ہوئے وہ خود برباد ہو رہے ہیں صائم نے کتنا "

اچھا اس کمپنی کو سنبھالا ہوا تھا بہت محنت سے وہ اس مقام تک پہنچے تھے انھوں نے میری خاطر نہ صرف

دوسرے شہر میں رہائش اختیار کی بلکہ اپنی کمپنی کا نام تک بدل دیا، کمپنی کو نئے سرے سے سٹارٹ کرنے کا ہی

نقصان ہے وہ صرف میری خاطر میرے تاریک ماضی سے میری جان چھڑوانے کے لئے وہ کیا کچھ نہیں سہہ

NOVELS MAFIA
DISCOVER STORIES, FIND YOURS!

رہے، اور وہ ایکسیڈنٹ جب صائم کو گولی لگی کتنا ہی عرصہ انکی طبیعت نہیں سنبھل پائی تھی اور پھر انکے بازو کا علاج چلتا رہا ان سب میں بھی انھوں نے مجھے اور ماما کو سنبھالا، کمپنی کو تو انھوں نے مکمل اگنور کر دیا تھا اب دیکھ لو "آج انکی برسوں کی محنت یوں برباد ہو رہی ہے اور میں کچھ کر بھی نہیں پا رہی۔۔۔۔

عناب نے یاسیت بھرے لہجے میں کہا تھا۔۔۔۔

"تم بہت کچھ کر سکتی ہو عناب صائم کا دامن تھام لو اپنا لو انھیں دن رات تمہارے لیے تڑپتے ہیں وہ اب اور سزا مت دو انھیں بہت ہجر کاٹ لیا، ہمارا رشتہ بس فرضی ہے جس کی بنیاد ہی بہت کمزور ہے عناب، صائم کے دل میں بستی ہو تم وہ تمہارے خواہشمند ہیں، پلیز اپنا لو انھیں مجھے تو کوئی بھی اچھا لڑکا مل جائے گا بہت خوش رہوں گی میں۔۔۔۔"

وہ صائم کی نظریں کیسے نا سمجھ پاتی جان چکی تھی وہ عناب اسکی محبت ہے جائنہ سے تو بس عناب کی خاطر فرضی رشتہ جوڑا اس نے اب بھی وہ جانتی تھی پتھر سے سر پھوڑ رہی ہے مگر اس نے پھر بھی عناب کو سمجھانا چاہا جو وہ پچھلے کئی ماہ سے کر رہی تھی صائم اور عناب ایک دوسرے کو مکمل کر کے ہی خوش رہ پاتے اور جائنہ کو ان دونوں کی خوشی عزیز تھی۔۔۔۔

NOVELS MAFIA
DISCOVER STORIES, FIND YOURS!

میں انھیں کچھ نہیں دے سکتی جائنہ میرا اپناداامن خالی ہے لیکن تمہارے پاس سے انھیں سب کچھ مل سکتا "

ہے جس کے وہ حقدار ہیں، کیا اتنا آسان ہے تمہارے لیے انھیں چھوڑ دینا تم اپنی محبت سے دستبردار کیسے ہو

سکتی ہو منگیتر ہوانکی کیوں نہیں اظہار کر دیتی اپنی فلینگز کا، کیا میں نہیں جانتی تم صائم سے کتنی محبت کرتی

"ہو۔۔۔۔

عناب کے کہنے پر جائنہ نے نظریں چرائی اور گہرا سانس لیا۔۔۔

نہیں آسان نہیں ہے لیکن میری محبت خود غرض نہیں میں نے انھیں تمہاری جدائی میں روتے دیکھا ہے "

ہجر کی راتوں میں تڑپتے دیکھا ہے، جس قدر وہ ترسے ہیں تمہاری خاطر انھیں سکون صرف تم دے سکتی ہو،

میرا کیا ہے مجھے تو عادت ہے اپنوں کے بغیر رہنے کی صائم میرے سب سے اچھے دوست بھی تو ہیں میں اپنی

دوستی نہیں کھو سکتی محبت کو پانے کے چکر میں، انکی خوشی میرے لیے سب سے اہم ہے جو تم سے وابستہ ہے،

میرے پاس تم دونوں کے علاوہ کچھ نہیں ہے عناب بہت تنہا ہوں میں فیملی کے نام پر صرف تم دونوں کا سہارا

ہے، صائم میری زندگی میں دوست کے نام پر ایک اجالا بن کر آئے اور تم میری دوست پلس بہن جس سے تمام

سیکرٹ شئیر کر سکتی ہوں میں میری زندگی کے ہر موڑ پر مجھے تم دونوں کا ساتھ چاہیے تم دونوں کی خوشیاں

"دیکھی ہیں مجھے، مان جاؤ پلیز۔۔۔۔

وہ منت زدہ انداز اپنائے عناب کو خاموش کرواگئی مشکل سے آنکھوں میں آئی نمی کو پرے دھکیل رہی تھی وہ،

عناب نے نرمی سے اسکا ہاتھ تھاما۔۔۔

میرا وعدہ ہے تم سے دنیا کی وہ سبھی خوشیاں تمہیں ضرور ملیں گی جس کی تمنا کی ہے تم نے ہمیں کچھ بھی خود "
سے پلین نہیں کرنا چاہیے ویٹ کرنا ہی ٹھیک ہوتا ہے کیونکہ ہمیں ہمارا مقدر مل کر ہی رہتا ہے سو سوچنا بند کرو
ویسے کافی بہت اچھی بنائی ہے۔۔۔۔",

وہ بے دلی سے مسکرا کر رہ گئی عناب نے اب بھی بجائے سمجھنے کے اسکی بات بدل دی تھی۔۔۔۔۔۔

🔥🔥🔥🔥🔥🔥

جائنہ صائم ابھی تک نہیں آئے کیا۔۔۔؟؟؟"

عناب واچ پر ٹائم دیکھتی سوال کر گئی کب سے ویٹ کر رہی تھیں وہ دونوں صائم کا اٹلی کے ایک مشہور کلب میں۔۔۔۔

بس آہی رہے ہیں ایکچولی ان کی گاڑی خراب ہو گئی ابھی انھی کا میسج آیا ہے کچھ ٹائم تک پہنچ جائیں "
گے۔۔۔۔"

موبائل کو دیکھتے جائنہ نے جواب دیا اتنے میں ویٹر ان کے لئے جوس لے آیا تھا عناب بھی پر سکون ہوتی جوس کا گلاس اٹھا اسے پیتی باتیں کرنے لگی آدھا گلاس ہی ابھی جوس پیا تھا اس نے کہ اسے اپنا سر چکراتا محسوس ہونے لگا ایک دم سے اس نے آنکھیں بند کی اور پھر کھول کر سر ہاتھ پر گرا گئی اسے سب کچھ گھومتا نظر آ رہا تھا۔۔۔۔۔

کیا ہوا تمہیں عناب۔۔۔؟؟؟ "

جائنہ نے فکرمندی سے پوچھا اسے عناب کی طبیعت ٹھیک نا لگی، دور دو لڑکے کاونٹر کے پاس کھڑے انہیں دیکھ مسکرانے لگے تھے عناب کی بگڑی حالت انھیں کافی خوش کر گئی فوراً ان کی ٹیبل کے پاس چلے آئے وہ۔۔۔۔۔

ہیلو بیبز کیسی ہو۔۔۔؟؟؟"

ان میں سے ایک عناب کے قریب آ کر اسے اوپر سے نیچے گھورتے ہولا جائنہ نے ان لڑکوں کو غصے سے دیکھا تھا۔۔۔۔

"تم لوگوں نے ہی اس کی ڈرنک میں کچھ ملایا ہے، یہ ٹھیک نہیں کیا تم نے۔۔۔۔ "

وہ غصے سے چیخی تھی وہیں وہ دونوں لڑکے زور سے ہنس پڑے۔۔۔

"اوکم اون انجوئے کرو لائف کو، چلو بے بی ڈانس کریں۔۔۔

بناڈرے ان میں سے ایک عناب کا ہاتھ پکڑا سے کھڑا کر گیا وہ بھی لڑکھڑاتی ان کے ساتھ چل دی تھی جائنہ

عناب کو ان لوگوں سے چھڑانے کے لیے جھٹ سے اُٹھی کہ اسے زوردار دھکا دے دیا گیا وہ اوندھے زمین پر

گری تھی، بنا اپنی پرواہ کیے جائنہ نے جلدی سے صائم کو کال ملا دی اب وہی کچھ کر سکتا تھا۔۔۔

یہاں کا ماحول ویسے ہی بہت بے باک اور خراب تھا نا جانے کیوں وہ ادھر چلی آئی تھیں یہ آوارہ لڑکے جب سے

کلب میں داخل ہوئے تھے عناب کی خوبصورتی دیکھ دنگ رہ گئے وہ جانتے تھے ویسے تو عناب انکے قریب

ہر گز نا آتی تبھی انہوں نے ویٹر کو پیسے دے کر اس کی ڈرنک میں نشہ آور گولیاں ملا دی اسے نشے میں مبتلا کر وہ

ڈانس فلور پر زبردستی عناب کو لیجائے ڈانس کرنے لگے۔۔۔

"بے بی یہ جیکٹ تمہاری خوبصورتی میں رکاوٹ بن رہی ہے اسے اتار دو ورنہ ہم اتار دیتے ہیں۔۔۔۔ "

وہ لڑکے ہنستے ہوئے زبردستی اس کی جیکٹ اتارنے لگے عناب سر تھامے ان سے دور ہوئی۔۔۔۔

"تم تم میرے قریب مت آنا میرے کلان ہاتھ توڑ دیں گے تمہارا۔۔۔۔ "

وہ نشے میں دھت اتنے عرصے بعد کلان کا نام لبوں پر لائی،ہمیشہ سے اسکا حسن کسی کو بھی گھائل کر جاتا سلیو لیس ریڈ شارٹ جرسی شرٹ اور وائٹ جینز میں نظر لگ جانے کی حد تک خوبصورت دیکھائی دے رہی تھی وہ،کلان اسی وجہ سے اسے چھپا کر رکھنا چاہتا تھا،وہ تھی ہی اتنی پیاری،جیسے اب لڑکے اسے گندی نظروں سے گھور رہے تھے وہ انھیں خود سے دور رہنے کا کہتی جائنہ کے پاس جانے لگی کہ ایک لڑکے نے اسکا ہاتھ تھاما اپنے ناپاک ارادوں کو کامیاب کرنے کی خاطر وہ عناب کو اپنے ساتھ لیجانے لگے تھے۔۔۔

"چھوڑو مجھے،میرے قریب مت آنا مجھے چھوؤ،چھوؤ مت ورنہ وہ ہیں نا کلان وہ،وہ سب کو ماردیں گے۔۔۔

سرگوشی نما انداز میں وہ ان لڑکوں سے بولی۔۔۔

وہ تم لوگوں کو جان سے ماردیں گے وہ سب کو مار سکتے ہیں مجھے دیکھنے والے ہر انسان کو ختم کردیں گے وہ، " نہیں بلکہ وہ مجھے ماریں گے،میں گھر سے نکلی کیوں انھیں اکیلا کیوں چھوڑا ہاں وہ ماردیں گے مجھے،اب پکا ماردیں گے۔۔۔"

اپنی ہی کہی بات پر ہنسی تھی وہ، کھینچتے ہوئے وہ اپنا ہاتھ اس لڑکے سے چھڑوانے لگی تھی، ارد گرد جمع ہو رہے لوگ بھی حوس بھری نظروں سے اس کے جسم کا جائزہ لینے لگے تھے، اس سے پہلے وہ لڑکے اسے کہیں لے جا پاتے صائم آندھی طوفان کی مانند کلب میں داخل ہوا۔۔۔

عناب کو دیکھ کر اس کا دماغ ہی گھوم گیا اسکے لہو میں اُبال اٹھنے لگے تھے دو ہی قدموں میں وہ ان لڑکوں کے قریب جا کر جھٹکے سے ان سے عناب کا ہاتھ دور کر گیا جائنہ نے تیزی سے عناب کو جا کر سہارا دیا جو گرنے والی تھی۔۔۔

جس قدر وہ طیش میں تھا یقیناً انکی جان لے لیتا دانت پیستے اس نے ایک لڑکے کو گریبان سے پکڑ کر اس کے منہ پر زوردار پنچ مارا وہ نشے کی حالت میں مبتلا صائم کے ایک ہی وار پر لڑکھڑاتا ہوا دور جا گرا مگر وہ اسے پھر سے کھڑا کرتا گھسیٹتے ہوئے کاونٹر تک لے گیا اور اسے کاونٹر کی شیلف پر لیٹا کر وہاں سے ایک بوتل اٹھا پوری اس کے منہ میں انڈیلنے لگا، سانس رکنے لگی تھی اس لڑکے کی اس کے کپڑے خراب ہو چکے تھے بنا پرواہ کیے اس لڑکے کی سانس رک سکتی ہے وہ اسے پوری بوتل پِلا کر ہی دم لیتا جھٹکے سے اسے فرش پر پھینک گیا۔۔۔

ابھی بھی جو آگ اسکے سینے میں جل رہی تھی وہ بجھی نا صائم نے اس لڑکے کے منہ پر اپنا بھاری بوٹ والا پاؤں رکھا اور جبڑا زور سے مسل ڈالا وہ کراہ کر رہ گیا تھا دو سے تین زوردار بوٹ اس کے منہ پر مارنے کے بعد وہ اسکے پیٹ میں بھی ٹھوکریں مارتا غصے سے دوسرے لڑکے کی طرف بڑھا اور ایک اور بوتل توڑ کر گہرا کٹ اس کے ہاتھ پر لگا گیا جس سے اس نے عناب کا ہاتھ پکڑا تھا وہاں پر موجود لڑکیاں اور کچھ لوگ چیخیں مارتے ہوئے باہر بھاگ نکلے یقیناً کچھ وقت تک پولیس بھی چلی آتی یہاں، یہ سوچ جائنہ نے آگے بڑھتے صائم کو روکا۔۔۔

بس کریں صائم چلیں میرے ساتھ عناب کی طبیعت ٹھیک نہیں اس سے پہلے کے پولیس آجائے ہمیں جانا ہوگا۔۔۔"

وہ عناب کا سُن ایک دم سے ان کو چھوڑتا اسکی طرف بڑھا جو مدہوشی کے عالم میں ٹیبل پر سر رکھے بیٹھی تھی اور خود سے کچھ بڑبڑا رہی تھی، صائم نے اسے بازوؤں میں اٹھایا اور باہر گاڑی تک لے آیا عناب کو پچھلی سیٹ پر لیٹا جائنہ کے بیٹھتے ہی اس نے گاڑی سٹارٹ کی، عناب کی طبیعت بلکل ٹھیک نہیں تھی وہ مسلسل نشے میں اُوٹ پٹانگ باتیں کیے جا رہی تھی۔۔۔

صائم عناب کو ایسی حالت میں گھر لے کر جائیں گے آپ۔۔۔؟؟؟ "

اس نے پچھلی سیٹ پر نظر ڈالتے سوال کیا۔۔۔

نہیں یار ممانی جان پریشان ہو جائیں گی تم فکر مت کرو میں کرتا ہوں کچھ تم جاؤ اپنے گھر، میں کرلوں گا سب "

"ہینڈل۔۔۔۔

صائم نے لب بھینچے کہا اور جائنہ کو اسکے گھر چھوڑ وہ عناب کو اپنے گھر لے آیا، اسے گود میں اٹھائے وہ اسے اپنے بیڈروم لے گیا تھا عناب بند آنکھوں کے ساتھ مسکراتی ابھی تک بول رہی تھی، نرمی سے اسے بیڈ پر لیٹا تا وہ اس پر کمفرٹر اوڑھا کر مڑنے ہی لگا تھا کہ عناب نے اسکا ہاتھ پکڑ صائم کو روک لیا۔۔۔

"مت جائیں کلان۔۔۔۔"

وہ اس نام پر اپنے لب بھینچ کر دکھ اور کرب سے عناب کو پلٹ کے دیکھنے لگا جھک کر اس نے عناب کے گال پر ہاتھ رکھا۔۔۔

"میں صائم ہوں عناب۔۔۔۔"

وہ ہلکی آنکھیں کھول صائم کو دیکھتی ہنس دی۔۔۔۔

NOVELS MAFIA
DISCOVER STORIES, FIND YOURS!

جانتی ہوں آپ صائم ہیں میرے سب سے اچھے دوست یہ نرم اور گرم لمس آپکا ہی ہو سکتا ہے کلان کا لمس " بہت شدت والا ہوتا ہے وہ تو مجھے ایسے چھوتے ہیں جیسے میں ان کا کھلونا ہوں، وہ صرف پین دیتے ہیں مجھے، آپکی طرح سکون نہیں۔۔۔۔"

اسکی آنکھوں سے آنسو رواں ہو گئے تھے صائم نے تکلیف سے اپنی آنکھیں میچی اس سے پہلے وہ کچھ کہتا عناب کے لفظوں نے اس کے پیروں تلے سے زمین کھینچ لی تھی صائم کے دل کی دنیا تہہ بالا ہو گی تھی وہ بے یقینی سے عناب کو دیکھنے لگا۔۔۔۔

NOVELS MAFIA
DISCOVER STORIES, FIND YOURS!

🔥🔥🔥🔥🔥🔥

افففف ممانی جان سچ میں بہت اچھا ڈنر بنا ہے دل کرتا ہے سارا کھا جاؤں یہ شامی کباب تو کیا کمال کا مزے دار " بنائے ہیں۔۔۔۔"

وہ ایک اور کباب ٹرے سے لیتا بولا عناب نے اسے لب بھینچے گھورا تھا۔۔۔۔۔

"یہ چوتھا کباب ہے جو آپ کھا رہے ہیں کچھ میرے لیے بھی چھوڑ دیں، فیورٹ ہیں میرے۔۔۔۔ "

منہ بنائے وہ ٹوک گئی اسے۔۔۔۔

"شرم کرو یار تم کب سے میرے نوالے گن رہی ہو بتاؤ ذرا۔۔۔ "

ہاں تو غلط کیا ہے اور کیا کروں میں، مجھ سے تب سے ایک کباب ختم نہیں ہوا اور آپ چار کباب، ایک پلیٹ "

" بریانی اور ڈھیر سارا اسلاد کھا چکے ہیں۔۔۔۔

واقعی میں وہ اسکے نوالے ہی گن رہی تھی۔۔۔۔

کیا ہو گیا ہے عناب یہ کیا طریقہ ہے فریج میں اور بھی کباب پڑے ہیں ابھی توڑے میں بھی موجود ہیں پھر "

بھی ٹوک رہی ہو صائم کو تم، کیوں لگا رہی ہو اسکے کھانے کو نظر، ویسے بھی یہ کھانا میں نے اسپیشلی صائم کے

لیے ہی بنایا ہے، تم چھوڑو اسے بولنے دو آرام سے جتنا مرضی کھاؤ صائم بلکہ میں تمہارے لیے پیک بھی کر دیتی

"ہوں جاتے ہوئے ساتھ لے جانا۔۔۔۔۔

بلقیس بیگم عناب کو ڈانٹتی چیئر سے اُٹھی اور کچن میں صائم کے لیے کھانا پیک کرنے چل دی عناب تو جل بھن

گئی تھی صائم نے مسکراتے ہوئے اس کی شکل دیکھی۔۔۔۔۔

"ویسے عناب تم کہیں جل تو نہیں رہی مجھ سے کہ ممانی جان تم سے زیادہ مجھ سے پیار کرتی ہیں۔۔۔۔ "

ہاں تو کیا نا جیلس ہوں، یہ کیا بات ہوئی صائم پہلے یہ سب کچھ بابا کرتے تھے اور اب ماما انھیں آپکے آگے کچھ "

" نظر ہی نہیں آتا۔۔۔۔

وہ کہتے کہتے ایک دم خاموش ہوگئی اچانک ہی چہرہ ہاتھوں میں چھپا کر پھوٹ پھوٹ کر رو دی تھی وہ صائم

پریشان ہوتا اپنی چیئر چھوڑ عناب کی طرف بڑھا۔۔۔۔

کیا ہوگیا ہے یار میں تو مذاق کر رہا تھا کیوں ایسے رو رہی ہو دیکھو تم سارے کباب کھا لینا بلکہ میں ممانی جان کو "

منع کر دیتا ہوں کہ وہ میرے لیے کھانا پیک نہ کریں، اب سے بہت کم کھاؤں گا میں نہیں بلکہ تم سب کھا لینا

"میں بھوکا ہی رہا کروں گا۔۔۔

وہ جان بوجھ کر عناب کو چپ کروانے کے لیے ایسا بول رہا تھا ورنہ وہ اچھی طرح سمجھ چکا تھا عناب اپنے بابا کو یاد

کر رو رہی ہے۔۔۔۔

کتنی بدقسمت ہوں نا میں صائم اپنے بابا کا آخری دیدار بھی نہیں کر پائی اور وہ میرا غم لیے اس دنیا سے چلے "

گئے مجھ سے زیادہ بدقسمت کون ہوگا بھلا صائم جب جب مجھے یاد آتا ہے کہ بابا میرے لیے کتنا تڑپے ہوں گے

کتنا روتے ہوں گے اور اُن کے آخری وقت میں میں ان کے ساتھ نہیں تھی مجھے بہت تکلیف ہوتی ہے، ہر دن

"یہی اذیت سہتی ہوں میں۔۔۔

وہ صائم کا ہاتھ پکڑ اس پر اپنا ماتھا ٹکائے سسک سسک کر رو پڑی صائم نے کرب سے گال بھینچے۔۔۔

میں کبھی معاف نہیں کروں گی کلان ملک کو کبھی بھی معاف نہیں کروں گی، وہ تڑپیں گے بھیک مانگنے کے "

لیکن عناب سے معافی نہیں ملے گی انھیں وہ صرف میرے نہیں میرے بابا کے بھی قصوروار ہیں اس گناہ کی

"معافی نہیں ملے گی انھیں۔۔۔

"عناب یہ لو پانی پیو۔۔۔ "

وہ فوراًپانی گلاس میں ڈال اسے پکڑا گیا عناب نے تھوڑا سا پی کر اسے رکھ دیا تھا اسکے چہرے پر پھیلی اذیت صائم

کو نظریں پھیرنے پر مجبور کر گئی ایک آہ بھر صائم اسکے ساتھ والی چیئر پر بیٹھ گیا۔۔۔۔

کب تک خود کو یوں تکلیف دو گی عناب، نکل آؤ خود اذیتی سے جو ہونا تھا ہو گیا یقیناً ماموں جان بہت پر سکون "

ہو گے تم اس طرح رو کر ان کی روح کو تکلیف پہنچا رہی ہو، عناب میں آج تم سے بہت ضروری بات کرنے آیا

ہوں پلیز سمجھنا اسے، میں سب کچھ وائنڈ اپ کر کے پاکستان جانا چاہتا ہوں یار اس کے لیے میں نے ایک کمپنی

سے کانٹیکٹ بھی کیا ہے وہ ایک پراجیکٹ کر رہے ہیں میں نے اپنی کوٹیشن اور باقی ڈیٹیل بھیج دی ہے انھیں اگر یہ ڈیل ہمیں مل جاتی ہے تو اس سے جو منافع ہو گا میں سب کچھ وائنڈ اَپ کر کے پاکستان اپنے ملک جا کر بزنس سیٹ کر سکتا ہوں، اس کے لیے مجھے تمہاری رضامندی چاہیے۔۔۔"

صائم کی بات اسے چونکا گئی۔۔۔

یہ کیا کہہ رہے ہیں آپ صائم۔۔۔؟؟؟ "

وہ بے یقینی سے صائم کو دیکھنے لگی۔۔۔

ڈرنے کی ضرورت نہیں ہے یار میں جانتا ہوں تم بہت بہادر لڑکی ہو کلان ملک سے کیوں چھپیں ہم بھلا جب " ظلم اس نے کیا ہے تو چھپنا اسے چاہیے، ہم کب تک اس کا سامنا کرنے سے ڈریں گے، اچھا ہے ہم جائیں وہاں تاکہ تم اپنے تمام ظلم کا حساب لے لو اس سے کب تک تم اس کے نام کا طوق اپنے گلے میں لٹکائے رکھو گی۔م،

"میں چاہتا ہوں تم اس سے خلع لے لو اور یہ پاکستان جائے بغیر ممکن نہیں۔۔۔۔

وہ اسکے ہاتھ پر دباؤ ڈالے عناب کو سمجھانے لگا۔۔۔

"لیکن صائم، میں اس شخص کی شکل دوبارہ نہیں دیکھنا چاہتی۔۔۔۔۔ "

وہ ابھی بھی تذبذب کا شکار تھی یا پھر یہ خوف تھا کلان ملک کا۔۔۔

ریلیکس یار تم ادھر جا کر عدالت سے رجوع کرنا اور یقیناً عدالت سے تمہیں آسانی سے خلع مل جائے گی، یہ "

"حق ہے تمہارا جسے کوئی نہیں چھین سکتا۔۔۔۔

اسے مسلسل تسلی دینے میں مصروف تھا۔۔۔

نہیں صائم آپ ان کی حیثیت کو جانتے ہیں اگر وہ نہ چاہیں مجھے طلاق دینا تو عدالت بھی مجھے خلع نہیں دے گی "

"،بہت پاور ہے انکی ہم انکا سامنا نہیں کر سکیں گے میں انکی قید میں واپس نہیں جانا چاہتی۔۔۔۔

اسکے ذہن پر ابھی بھی کلان ملک کا خوف طاری تھا۔۔۔۔

کچھ غلط نہیں ہوگا عناب یقین کرو تمہیں بہادر بننا ہوگا، یقیناً کلان ملک کا اتنا ضمیر تو زندہ ہوگا جو وہ تمہیں اب "

پریشان نا کرے اس کے سامنے عائمہ کی سچائی آچکی ہے، اگر اس کا ضمیر زندہ ہوا تو وہ اس کے لیے پشیمان ضرور

"ہوگا اور تمہیں آسانی سے طلاق دے دے گا، اب پرسکون ہو جاؤ۔۔۔۔

صائم کے سمجھانے پر عناب نے بے دلی سے اثبات میں سر ہلا دیا۔۔۔۔

🔥🔥🔥🔥🔥🔥

کلان بلو جینز وائٹ شرٹ کے ساتھ بلو کیجول کوٹ پہنے اسلام آباد کے ایک ہوٹل میں داخل ہوا اس کی سحر انگیز شخصیت اور بے نیاز و بے پرواہ ہونا کتنے ہی لوگوں کو مڑ کر دیکھنے پر مجبور کر گیا تھا، وہ شاہانہ چال سمیت مزید آگے بڑھا اور وہیں فریز ہو گیا۔۔۔

یہ زمین رُک جائے یہ آسمان رُک جائے

تیرا چہرہ جب نظر آئے

وہ ساکت سا کھڑا جیسے سانس بھی روک چکا تھا۔۔۔

"عناب۔۔۔"

اس نے بے یقینی سے سامنے دیکھا جہاں ایک ٹیبل کے گرد عناب بیٹھی اسے نظر آئی تھی اس نے دھڑکتے دل کے ساتھ اپنا رُخ پھیرا اور زور سے آنکھیں بند کی۔۔۔۔

"یہ عناب ہے یا میرا الوژن۔۔۔۔۔ "

بالوں میں ہاتھ پھیرتے وہ اضطرابی کیفیت میں خود سے بولا۔۔۔۔

نونو کلان کنسنٹریٹ یوروِرک یہ پراجیکٹ تمہارے لیے بہت ضروری ہے سب سے بڑھ کر ڈیڈ کے لیے "

"اہمت رکھتا ہے، یہ عناب نہیں اس کا الوژن ہے، وہ یہاں نہیں ہو سکتی۔۔۔۔

وہ اپنی کنپٹیوں کو مسلنے لگا کچھ پل بعد کلان نے ایک بار پھر سے دوبارہ اسی جگہ دیکھا اور غور سے اسکا جائزہ لیا، اس لڑکی نے بلو جینز کے اوپر وائٹ جرسی ہائی نیک پہنی ہوئی تھی اپنے سٹریٹ سلکی بالوں کو کھلا چھوڑ وہ گلے میں وائٹ ہی مفلر پہن کافی پرسکون بیٹھی تھی۔۔۔۔

کلان نے دو تین دفعہ اپنی آنکھیں جھپکی بلاشبہ وہ عناب ہی تھی ایک دم سے وہ باہر کی جانب بڑھا اور گاڑی کے پاس جا کر کھڑا ہو گیا، سانس پھول چکی تھی اسکی وہیں دل کی رفتار بھی بڑھ گئی۔۔۔۔

"نہیں وہ، وہ عناب نہیں ہے کلان وہ تمہارا الوژن ہے کنسنٹریٹ یوروِرک یار، کنٹرول یور سیلف۔۔۔۔ "

وہ اپنے آئی برو کو مسلنے لگا اور لمبا گہرا سانس لیتا دوبارہ سے ہوٹل کے اندر داخل ہوا مینجر وقاص کلان کو دیکھتے اس کی طرف بڑھا تھا۔۔۔۔۔

"سر کلائنٹس آ چکے ہیں آپ ہی کا ویٹ ہو رہا ہے۔۔۔۔ "

سنو وہ جو لڑکی سامنے بیٹھی ہے وہ تمہیں نظر آ رہی ہے کیا۔۔۔؟؟؟ "

سنجیدگی سے اس نے سوال کیا۔۔۔

"جی سر۔۔۔ "

وقاص نے سر اثبات میں سر ہلایا۔۔۔۔

کیا اس کی آنکھیں نیلی ہیں۔۔۔۔؟؟؟ "

پھر سے سوال کیا اس نے۔۔۔

" جی سر، کیوں کیا ہوا۔۔۔۔ "

وقاص اسکی بات پر حیران ہوا تھا۔۔۔۔

میں نے پوچھا اس لڑکی کی آنکھیں نیلی ہیں کیا۔۔۔؟؟؟ "

اب کی بار کلان نے سرد لہجے میں پوچھا۔۔۔۔

"جی سر ان کی آنکھیں نیلی ہی ہیں۔۔۔۔۔"

NOVELS MAFIA
DISCOVER STORIES, FIND YOURS!

وقاص گڑبڑاتے بولا تھا کلان کی آنکھوں میں فوراً چمک اُمڈ آئی تھی دل ایسے دھڑکنے لگا جیسے ابھی پسلیاں توڑ باہر آجائے گا اس نے ٹشو نکال ماتھے پر آیا پسینہ صاف کیا اور گہرے سانس لینے لگا، وقاص حیران پریشان اسکی حرکتیں دیکھ رہا تھا۔۔۔۔۔

"نام کیا ہے ان کا۔۔۔۔ "

کلان کی آواز سرسرائی تھی۔۔۔۔

"عناب مس عناب فیاض نام ہے ان کا۔۔۔۔۔ "

اسکے بتانے پر کلان ایک دفعہ پھر سے باہر چلا گیا وہیں وقاص حق دق اسکے پیچھے گیا تھا۔۔۔۔۔

سر بہت اہم میٹنگ ہے ان کے ساتھ وہ لوگ اٹلی سے آئے ہیں آپ کہاں جا رہے ہیں۔۔۔؟؟؟ "

کلان اس کی بات سُنی اَن سُنی کرتا باہر کھلی فضا میں آکر لمبے لمبے سانس لیتے خود کو کمپوز کرنے لگا وہ اس کا الوژن نہیں وہ سچ میں اس کی عناب ہے کلان کی آنکھیں بھیگی تھیں اس کی نگاہیں تشکر کے احساس سے آسمان کی طرف بلند ہو گئی، سوتے جاگتے دن رات ہر پل ہر گھڑی اس نے عناب کے الوژن کو دیکھا تھا۔۔۔۔۔

کتنا تڑپا تھا وہ، ہر رات رویا تھا اس کی حقیقت میں ایک جھلک دیکھنے کی خاطر، آج خدا نے اس کی سُن لی اسے حقیقت میں عناب تک پہنچا دیا کلان نے وقاص کو اندر جانے کا کہا اور خود اپنی دھڑکنوں پر قابو پاتا اندر کی جانب بڑھا۔۔۔۔

🔥🔥🔥🔥🔥🔥

جائنہ صائم ابھی تک نہیں آئے کیا۔۔۔؟؟؟"

عناب واچ پر ٹائم دیکھتی سوال کر گئی کب سے ویٹ کر رہی تھیں وہ دونوں صائم کا اٹلی کے ایک مشہور کلب میں۔۔۔۔

بس آ ہی رہے ہیں ایکچولی ان کی گاڑی خراب ہو گئی ابھی انھی کا میسج آیا ہے کچھ ٹائم تک پہنچ جائیں گے۔۔۔۔"

موبائل کو دیکھتے جائنہ نے جواب دیا اتنے میں ویٹر ان کے لئے جوس لے آیا تھا عناب بھی پر سکون ہوتی جوس کا گلاس اٹھا اسے پیتی باتیں کرنے لگی آدھا گلاس ہی ابھی جوس پیا تھا اس نے کہ اسے اپنا سر چکراتا محسوس ہونے لگا ایک دم سے اس نے آنکھیں بند کی اور پھر کھول کر سر ہاتھ پر گرا گئی اسے سب کچھ گھومتا نظر آ رہا تھا۔۔۔۔

کیاہوا تمہیں عناب۔۔۔۔؟؟؟ "

جائنہ نے فکر مندی سے پوچھا اسے عناب کی طبیعت ٹھیک نا لگی، دور دو لڑکے کاونٹر کے پاس کھڑے انہیں دیکھ مسکرانے لگے تھے عناب کی بگڑی حالت انھیں کافی خوش کر گئی فوراً ان کی ٹیبل کے پاس چلے آئے

وہ۔۔۔۔

ہیلو بیبز کیسی ہو۔۔۔؟؟؟"

ان میں سے ایک عناب کے قریب آکر اسے اوپر سے نیچے گھورتے ہولا جائنہ نے ان لڑکوں کو غصے سے دیکھا تھا۔۔۔۔

"تم لوگوں نے ہی اس کی ڈرنک میں کچھ ملایا ہے، یہ ٹھیک نہیں کیا تم نے۔۔۔۔ "

وہ غصے سے چیخی تھی وہیں وہ دونوں لڑکے زور سے ہنس پڑے۔۔۔

"او کم اون انجوئے کر و لائف کو، چلو بے بی ڈانس کریں۔۔۔

بناڈرے ان میں سے ایک عناب کا ہاتھ پکڑا سے کھڑا کر گیا وہ بھی لڑکھڑاتی ان کے ساتھ چل دی تھی جائنہ

عناب کو ان لوگوں سے چھڑانے کے لیے جھٹ سے اُٹھی کہ اسے زوردار دھکا دے دیا گیا وہ اوندھے زمین پر

گری تھی، بنا اپنی پرواہ کیے جائنہ نے جلدی سے صائم کو کال ملادی اب وہی کچھ کر سکتا تھا۔۔۔

یہاں کا ماحول ویسے ہی بہت بے باک اور خراب تھا نا جانے کیوں وہ ادھر چلی آئی تھیں یہ آوارہ لڑکے جب سے

کلب میں داخل ہوئے تھے عناب کی خوبصورتی دیکھ دنگ رہ گئے وہ جانتے تھے ویسے تو عناب انکے قریب

ہرگز نا آتی تبھی انہوں نے ویٹر کو پیسے دے کر اس کی ڈرنک میں نشہ آور گولیاں ملادی اسے نشے میں مبتلا کر وہ

ڈانس فلور پر زبردستی عناب کو لیجائے ڈانس کرنے لگے۔۔۔

"بے بی یہ جیکٹ تمہاری خوبصورتی میں رکاوٹ بن رہی ہے اسے اتار دو ورنہ ہم اتار دیتے ہیں۔۔۔ "

وہ لڑکے ہنستے ہوئے زبردستی اس کی جیکٹ اتارنے لگے عناب سر تھامے ان سے دور ہوئی۔۔۔

"تم تم میرے قریب مت آنا میرے کلان ہاتھ توڑ دیں گے تمہارا۔۔۔ "

وہ نشے میں دھت اتنے عرصے بعد کلان کا نام لبوں پر لائی، ہمیشہ سے اسکا حسن کسی کو بھی گھائل کر جاتا سلیولیس

ریڈ شارٹ جرسی شرٹ اور وائٹ جینز میں نظر لگ جانے کی حد تک خوبصورت دیکھائی دے رہی تھی وہ، کلان

NOVELS MAFIA
DISCOVER STORIES, FIND YOURS!

اسی وجہ سے اسے چھپا کر رکھنا چاہتا تھا، وہ تھی ہی اتنی پیاری، جیسے اب لڑکے اسے گندی نظروں سے گھور رہے تھے وہ انھیں خود سے دور رہنے کا کہتی جائنہ کے پاس جانے لگی کہ ایک لڑکے نے اسکا ہاتھ تھاما اپنے ناپاک ارادوں کو کامیاب کرنے کی خاطر وہ عناب کو اپنے ساتھ لیجانے لگے تھے۔۔۔۔

"چھوڑو مجھے، میرے قریب مت آنا مجھے چھوؤ، چھوؤمت ورنہ وہ ہیں ناکلان وہ، وہ سب کو ماردیں گے۔۔۔۔

سرگوشی نما انداز میں وہ ان لڑکوں سے بولی۔۔۔

وہ تم لوگوں کو جان سے ماردیں گے وہ سب کو مار سکتے ہیں مجھے دیکھنے والے ہر انسان کو ختم کر دیں گے وہ، " نہیں بلکہ وہ مجھے ماریں گے، میں گھر سے نکلی کیوں انھیں اکیلا کیوں چھوڑا ہاں وہ ماردیں گے مجھے، اب پکا ماردیں گے۔۔۔۔"

اپنی ہی کہی بات پر ہنسی تھی وہ، کھینچتے ہوئے وہ اپنا ہاتھ اس لڑکے سے چھڑوانے لگی تھی، ارد گرد جمع ہو رہے لوگ بھی حوس بھری نظروں سے اس کے جسم کا جائزہ لینے لگے تھے، اس سے پہلے وہ لڑکے اسے کہیں لے جا پاتے صائم آندھی طوفان کی مانند کلب میں داخل ہوا۔۔۔۔

عناب کو دیکھ کر اس کا دماغ ہی گھوم گیا اسکے لہو میں اُبال اٹھنے لگے تھے دو ہی قدموں میں وہ ان لڑکوں کے قریب جا کر جھٹکے سے ان سے عناب کا ہاتھ دور کر گیا جائنہ نے تیزی سے عناب کو جا کر سہارا دیا جو گرنے والی تھی۔۔۔

جس قدر وہ طیش میں تھا یقیناً انکی جان لے لیتا دانت پیستے اس نے ایک لڑکے کو گریبان سے پکڑ کر اس کے منہ پر زوردار پنچ مارا وہ نشے کی حالت میں مبتلا صائم کے ایک ہی وار پر لڑکھڑاتا ہوا دور جا گرا مگر وہ اسے پھر سے کھڑا کرتا گھسیٹتے ہوئے کاونٹر تک لے گیا اور اسے کاونٹر کی شیلف پر لیٹا کر وہاں سے ایک بوتل اٹھا پوری اس کے منہ میں انڈیلنے لگا، سانس رکنے لگی تھی اس لڑکے کی اس کے کپڑے خراب ہو چکے تھے بنا پرواہ کیے اس لڑکے کی سانس رک سکتی ہے وہ اسے پوری بوتل پِلا کر ہی دم لیتا جھٹکے سے اسے فرش پر پھینک گیا۔۔۔

ابھی بھی جو آگ اسکے سینے میں جل رہی تھی وہ بجھی نا صائم نے اس لڑکے کے منہ پر اپنا بھاری بوٹ والا پاؤں رکھا اور جبراً زور سے مسل ڈالا وہ کراہ کر رہ گیا تھا دوسے تین زوردار بوٹ اس کے منہ پر مارنے کے بعد وہ اسکے پیٹ میں بھی ٹھوکریں مارتا غصے سے دوسرے لڑکے کی طرف بڑھا اور ایک اور بوتل توڑ کر گہرا کٹ اس کے ہاتھ پر لگا گیا جس سے اس نے عناب کا ہاتھ پکڑا تھا وہاں پر موجود لڑکیاں اور کچھ لوگ چیخیں مارتے ہوئے باہر بھاگ نکلے یقیناً کچھ وقت تک پولیس بھی چلی آتی یہاں، یہ سوچ جائنہ نے آگے بڑھتے صائم کو روکا۔۔۔۔

بس کریں صائم چلیں میرے ساتھ عناب کی طبیعت ٹھیک نہیں اس سے پہلے کے پولیس آجائے ہمیں جانا "

ہو گا۔۔۔۔"

وہ عناب کا سُن ایک دم سے ان کو چھوڑتا اسکی طرف بڑھا جو مدہوشی کے عالم میں ٹیبل پر سر رکھے بیٹھی تھی اور خود سے کچھ بڑبڑا رہی تھی، صائم نے اسے بازوؤں میں اٹھایا اور باہر گاڑی تک لے آیا عناب کو پچھلی سیٹ پر لیٹا جائنہ کے بیٹھتے ہی اس نے گاڑی سٹارٹ کی، عناب کی طبیعت بلکل ٹھیک نہیں تھی وہ مسلسل نشے میں اُوٹ پٹانگ باتیں کیے جا رہی تھی۔۔۔۔

صائم عناب کو ایسی حالت میں گھر لے کر جائیں گے آپ۔۔۔؟؟؟ "

اس نے پچھلی سیٹ پر نظر ڈالتے سوال کیا۔۔۔

نہیں یار ممانی جان پریشان ہو جائیں گی تم فکر مت کرو میں کرتا ہوں کچھ تم جاؤ اپنے گھر، میں کر لوں گا سب "

ہینڈل۔۔۔۔"

صائم نے لب بھینچے کہا اور جائنہ کو اسکے گھر چھوڑ وہ عناب کو اپنے گھر لے آیا، اسے گود میں اٹھائے وہ اسے اپنے بیڈروم لے گیا تھا عناب بند آنکھوں کے ساتھ مسکراتی ابھی تک بول رہی تھی، نرمی سے اسے بیڈ پر لیٹا تا وہ اس پر کمفرٹر اوڑھا کر مڑنے ہی لگا تھا کہ عناب نے اسکا ہاتھ پکڑ صائم کو روک لیا۔۔۔

"مت جائیں کلان۔۔۔۔ "

وہ اس نام پر اپنے لب بھینچ کر دکھ اور کرب سے عناب کو پلٹ کے دیکھنے لگا جھک کر اس نے عناب کے گال پر ہاتھ رکھا۔۔۔۔

"میں صائم ہوں عناب۔۔۔۔ "

وہ ہلکی آنکھیں کھول صائم کو دیکھتی ہنس دی۔۔۔۔

جانتی ہوں آپ صائم ہیں میرے سب سے اچھے دوست یہ نرم اور گرم لمس آپکا ہی ہو سکتا ہے کلان کا لمس " بہت شدت والا ہوتا ہے وہ تو مجھے ایسے چھوتے ہیں جیسے میں ان کا کھلونا ہوں، وہ صرف پین دیتے ہیں مجھے، آپکی طرح سکون نہیں۔۔۔۔"

اسکی آنکھوں سے آنسو رواں ہو گئے تھے صائم نے تکلیف سے اپنی آنکھیں میچی اس سے پہلے وہ کچھ کہتا عناب کے لفظوں نے اس کے پیروں تلے سے زمین کھینچ لی تھی صائم کے دل کی دنیا تہہ بالا ہو گی تھی وہ بے یقینی سے عناب کو دیکھنے لگا۔۔۔۔

🔥🔥🔥🔥🔥🔥

افففف ممانی جان سچ میں بہت اچھا ڈنر بنا ہے دل کرتا ہے سارا کھا جاؤں یہ شامی کباب تو کیا کمال کا مزے دار "بنائے ہیں۔۔۔۔"

وہ ایک اور کباب ٹرے سے لیتا بولا عناب نے اسے لب بھینچے گھورا تھا۔۔۔۔۔

"یہ چوتھا کباب ہے جو آپ کھا رہے ہیں کچھ میرے لیے بھی چھوڑ دیں، فیورٹ ہیں میرے۔۔۔۔ "

منہ بنائے وہ ٹوک گئی اسے۔۔۔۔

"شرم کرو یار تم کب سے میرے نوالے گن رہی ہو بتاؤ ذرا۔۔۔۔ "

ہاں تو غلط کیا ہے اور کیا کروں میں، مجھ سے تب سے ایک کباب ختم نہیں ہوا اور آپ چار کباب، ایک پلیٹ "بریانی اور ڈھیر سارا اسلاد کھا چکے ہیں۔۔۔۔"

واقعی میں وہ اسکے نوالے ہی گن رہی تھی۔۔۔۔

کیا ہو گیا ہے عناب یہ کیا طریقہ ہے فریج میں اور بھی کباب پڑے ہیں ابھی توڑے میں بھی موجود ہیں پھر "

بھی ٹوک رہی ہو صائم کو تم، کیوں لگا رہی ہو اسکے کھانے کو نظر، ویسے بھی یہ کھانا میں نے اسپیشلی صائم کے

لیے ہی بنایا ہے، تم چھوڑو اسے بولنے دو آرام سے جتنا مرضی کھاؤ صائم بلکہ میں تمہارے لیے پیک بھی کر دیتی

"ہوں جاتے ہوئے ساتھ لے جانا۔۔۔۔۔

بلقیس بیگم عناب کو ڈانٹتی چیئر سے اُٹھی اور کچن میں صائم کے لیے کھانا پیک کرنے چل دی عناب تو جل بھن

گئی تھی صائم نے مسکراتے ہوئے اس کی شکل دیکھی۔۔۔۔۔

"ویسے عناب تم کہیں جل تو نہیں رہی مجھ سے کہ ممانی جان تم سے زیادہ مجھ سے پیار کرتی ہیں۔۔۔۔ "

ہاں تو کیا نا جیلس ہوں، یہ کیا بات ہوئی صائم پہلے یہ سب کچھ بابا کرتے تھے اور اب ماما انھیں آپکے آگے کچھ "

" نظر ہی نہیں آتا۔۔۔۔

وہ کہتے کہتے ایک دم خاموش ہو گئی اچانک ہی چہرہ ہاتھوں میں چھپا کر پھوٹ پھوٹ کر رو دی تھی وہ صائم

پریشان ہوتا اپنی چیئر چھوڑ عناب کی طرف بڑھا۔۔۔۔۔

کیا ہو گیا ہے یار میں تو مذاق کر رہا تھا کیوں ایسے رو رہی ہو دیکھو تم سارے کباب کھا لینا بلکہ میں ممانی جان کو "
منع کر دیتا ہوں کہ وہ میرے لیے کھانا پیک نہ کریں، اب سے بہت کم کھاؤں گا میں نہیں بلکہ تم سب کھا لینا
"میں بھوکا ہی رہا کروں گا۔۔۔

وہ جان بوجھ کر عناب کو چپ کروانے کے لیے ایسا بول رہا تھا ورنہ وہ اچھی طرح سمجھ چکا تھا عناب اپنے بابا کو یاد
کر رو رہی ہے۔۔۔۔

کتنی بد قسمت ہوں نا میں صائم اپنے بابا کا آخری دیدار بھی نہیں کر پائی اور وہ میرا غم لیے اس دنیا سے چلے "
گئے مجھ سے زیادہ بد قسمت کون ہو گا بھلا صائم جب جب مجھے یاد آتا ہے کہ بابا میرے لیے کتنا تڑپے ہوں گے
کتنا روتے ہوں گے اور اُن کے آخری وقت میں میں ان کے ساتھ نہیں تھی مجھے بہت تکلیف ہوتی ہے، ہر دن
"یہی اذیت سہتی ہوں میں۔۔۔

وہ صائم کا ہاتھ پکڑ اس پر اپنا ماتھا ٹکائے سسک سسک کر رو پڑی صائم نے کرب سے گال بھینچے۔۔۔

NOVELS MAFIA
DISCOVER STORIES, FIND YOURS!

میں کبھی معاف نہیں کروں گی کلان ملک کو کبھی بھی معاف نہیں کروں گی، وہ تڑپیں گے بھیک مانگنے کے "

لیکن عناب سے معافی نہیں ملے گی انھیں وہ صرف میرے نہیں میرے بابا کے بھی قصوروار ہیں اس گناہ کی

"معافی نہیں ملے گی انھیں۔۔۔۔

"عناب یہ لو پانی پیو۔۔۔۔ "

وہ فوراً پانی گلاس میں ڈال اسے پکڑا گیا عناب نے تھوڑا سا پی کر اسے رکھ دیا تھا اسکے چہرے پر پھیلی اذیت صائم

کو نظریں پھیرنے پر مجبور کر گئی ایک آہ بھر صائم اسکے ساتھ والی چیئر پر بیٹھ گیا۔۔۔۔

کب تک خود کو یوں تکلیف دو گی عناب، نکل آؤ خود اذیتی سے جو ہونا تھا ہو گیا یقیناً ماموں جان بہت پر سکون "

ہو گے تم اس طرح روکران کی روح کو تکلیف پہنچا رہی ہو، عناب میں آج تم سے بہت ضروری بات کرنے آیا

ہوں پلیز سمجھنا اسے، میں سب کچھ وائنڈ اَپ کر کے پاکستان جانا چاہتا ہوں یار اس کے لیے میں نے ایک کمپنی

سے کانٹیکٹ بھی کیا ہے وہ ایک پراجیکٹ کر رہے ہیں میں نے اپنی کوٹیشن اور باقی ڈیٹیل بھیج دی ہے انھیں اگر

یہ ڈیل ہمیں مل جاتی ہے تو اس سے جو منافع ہو گا میں سب کچھ وائنڈ اَپ کر کے پاکستان اپنے ملک جا کر بزنس

"سیٹ کر سکتا ہوں، اس کے لیے مجھے تمہاری رضامندی چاہیے۔۔۔

صائم کی بات اسے چونکا گئی۔۔۔

یہ کیا کہہ رہے ہیں آپ صائم۔۔۔۔؟؟؟ "

وہ بے یقینی سے صائم کو دیکھنے لگی۔۔۔

ڈرنے کی ضرورت نہیں ہے یار میں جانتا ہوں تم بہت بہادر لڑکی ہو کلان ملک سے کیوں چھپیں ہم بھلا جب " ظلم اس نے کیا ہے تو چھپنا اسے چاہیے، ہم کب تک اس کا سامنا کرنے سے ڈریں گے، اچھا ہے ہم جائیں وہاں تا کہ تم اپنے تمام ظلم کا حساب لے لو اس سے کب تک تم اس کے نام کا طوق اپنے گلے میں لٹکائے رکھو گی۔م،

"میں چاہتا ہوں تم اس سے خلع لے لو اور یہ پاکستان جائے بغیر ممکن نہیں۔۔۔۔

وہ اسکے ہاتھ پر دباؤ ڈالے عناب کو سمجھانے لگا۔۔۔

"لیکن صائم، میں اس شخص کی شکل دوبارہ نہیں دیکھنا چاہتی۔۔۔۔۔ "

وہ ابھی بھی تذبذب کا شکار تھی یا پھر یہ خوف تھا کلان ملک کا۔۔۔

ریلیکس یار تم ادھر جا کر عدالت سے رجوع کرنا اور یقیناً عدالت سے تمہیں آسانی سے خلع مل جائے گی، یہ " حق ہے تمہارا جسے کوئی نہیں چھین سکتا۔۔۔۔

اسے مسلسل تسلی دینے میں مصروف تھا۔۔۔

نہیں صائم آپ ان کی حیثیت کو جانتے ہیں اگر وہ نہ چاہیں مجھے طلاق دینا تو عدالت بھی مجھے خلع نہیں دے گی "

"، بہت پاور ہے انکی ہم انکا سامنا نہیں کر سکیں گے میں انکی قید میں واپس نہیں جانا چاہتی۔۔۔۔

اسکے ذہن پر ابھی بھی کلان ملک کا خوف طاری تھا۔۔۔۔

کچھ غلط نہیں ہو گا عناب یقین کرو تمہیں بہادر بننا ہو گا، یقیناً کلان ملک کا اتنا ضمیر تو زندہ ہو گا جو وہ تمہیں اب "

پریشان نا کرے اس کے سامنے عائمہ کی سچائی آچکی ہے، اگر اس کا ضمیر زندہ ہوا تو وہ اس کے لیے پشیمان ضرور

"ہو گا اور تمہیں آسانی سے طلاق دے دے گا، اب پر سکون ہو جاؤ۔۔۔۔

صائم کے سمجھانے پر عناب نے بے دلی سے اثبات میں سر ہلا دیا۔۔۔۔

🔥🔥🔥🔥🔥🔥

کلان بلو جینز وائٹ شرٹ کے ساتھ بلو کیجول کوٹ پہنے اسلام آباد کے ایک ہوٹل میں داخل ہوا اس کی سحر

انگیز شخصیت اور بے نیاز و بے پرواہ ہونا کتنے ہی لوگوں کو مڑ کر دیکھنے پر مجبور کر گیا تھا، وہ شاہانہ چال سمیت مزید

آگے بڑھا اور وہیں فریز ہو گیا۔۔۔

یہ زمین رُک جائے یہ آسمان رُک جائے

تیرا چہرہ جب نظر آئے

وہ ساکت سا کھڑا جیسے سانس بھی روک چکا تھا۔۔۔

"عناب۔۔۔ "

اس نے بے یقینی سے سامنے دیکھا جہاں ایک ٹیبل کے گرد عناب بیٹھی اسے نظر آئی تھی اس نے دھڑکتے دل کے ساتھ اپنا رُخ پھیرا اور زور سے آنکھیں بند کی۔۔۔۔

"یہ عناب ہے یا میرا الوژن۔۔۔۔ "

بالوں میں ہاتھ پھیرتے وہ اضطرابی کیفیت میں خود سے بولا۔۔۔۔

نونو کالان کنسنٹریٹ یور ورک یہ پراجیکٹ تمہارے لیے بہت ضروری ہے سب سے بڑھ کر ڈیڈ کے لیے "

"اہمت رکھتا ہے، یہ عناب نہیں اس کا الوژن ہے، وہ یہاں نہیں ہو سکتی۔۔۔۔

وہ اپنی کنپٹیوں کو مسلنے لگا کچھ پل بعد کلان نے ایک بار پھر سے دوبارہ اسی جگہ دیکھا اور غور سے اسکا جائزہ لیا، اس لڑکی نے بلو جینز کے اوپر وائٹ جرسی ہائی نیک پہنی ہوئی تھی اپنے سٹریٹ سلکی بالوں کو کھلا چھوڑ وہ گلے میں وائٹ ہی مفلر پہن کافی پر سکون بیٹھی تھی۔۔۔۔

کلان نے دو تین دفعہ اپنی آنکھیں جھپکی بلاشبہ وہ عناب ہی تھی ایک دم سے وہ باہر کی جانب بڑھا اور گاڑی کے پاس جا کر کھڑا ہو گیا، سانس پھول چکی تھی اسکی وہیں دل کی رفتار بھی بڑھ گئی۔۔۔۔

"نہیں وہ، وہ عناب نہیں ہے کلان وہ تمہارا الوژن ہے کنسنٹریٹ یور ورک یار، کنٹرول یور سیلف۔۔۔۔ "

وہ اپنے آئی برو کو مسلنے لگا اور لمبا گہرا سانس لیتا دوبارہ سے ہوٹل کے اندر داخل ہوا مینجر وقاص کلان کو دیکھتے اس کی طرف بڑھا تھا۔۔۔۔۔

"سر کلائنٹس آچکے ہیں آپ ہی کا ویٹ ہو رہا ہے۔۔۔۔ "

سنو وہ جو لڑکی سامنے بیٹھی ہے وہ تمہیں نظر آرہی ہے کیا۔۔۔۔؟؟؟ "

سنجیدگی سے اس نے سوال کیا۔۔۔۔

"جی سر۔۔۔ "

NOVELS MAFIA
DISCOVER STORIES, FIND YOURS!

وقاص نے سر اثبات میں سر ہلایا۔۔۔۔

کیا اس کی آنکھیں نیلی ہیں۔۔۔۔؟؟؟ "

پھر سے سوال کیا اس نے۔۔۔

" جی سر، کیوں کیا ہوا۔۔۔۔ "

وقاص اسکی بات پر حیران ہوا تھا۔۔۔۔

میں نے پوچھا اس لڑکی کی آنکھیں نیلی ہیں کیا۔۔۔۔؟؟؟ "

اب کی بار کلان نے سرد لہجے میں پوچھا۔۔۔۔

"جی سر ان کی آنکھیں نیلی ہی ہیں۔۔۔۔۔"

وقاص گڑبڑاتے بولا تھا کلان کی آنکھوں میں فوراً چمک اُمڈ آئی تھی دل ایسے دھڑکنے لگا جیسے ابھی پسلیاں توڑ باہر آجائے گا اس نے ٹشو نکال ماتھے پر آیا پسینہ صاف کیا اور گہرے سانس لینے لگا، وقاص حیران پریشان اسکی حرکتیں دیکھ رہا تھا۔۔۔۔۔

"نام کیا ہے ان کا۔۔۔۔ "

کلان کی آواز سرسرائی تھی۔۔۔۔

"عناب مس عناب فیاض نام ہے ان کا۔۔۔۔۔ "

اسکے بتانے پر کلان ایک دفعہ پھر سے باہر چلا گیا وہیں وقاص حق دق اسکے پیچھے گیا تھا۔۔۔۔۔

سر بہت اہم میٹنگ ہے ان کے ساتھ وہ لوگ اٹلی سے آئے ہیں آپ کہاں جا رہے ہیں۔۔۔؟؟؟ "

کلان اس کی بات سُنی اَن سُنی کرتا باہر کھلی فضا میں آکر لمبے لمبے سانس لیتے خود کو کمپوز کرنے لگا وہ اس کا الوژن نہیں وہ سچ میں اس کی عناب ہے کلان کی آنکھیں بھیگی تھیں اس کی نگاہیں تشکر کے احساس سے آسمان کی طرف بلند ہو گئی، سوتے جاگتے دن رات ہر پل ہر گھڑی اس نے عناب کے الوژن کو دیکھا تھا۔۔۔۔۔

کتنا تڑپا تھا وہ، ہر رات رویا تھا اس کی حقیقت میں ایک جھلک دیکھنے کی خاطر، آج خدا نے اس کی سُن لی اسے حقیقت میں عناب تک پہنچا دیا کلان نے وقاص کو اندر جانے کا کہا اور خود اپنی دھڑکنوں پر قابو پاتا اندر کی جانب بڑھا۔۔۔۔

🔥🔥🔥🔥🔥🔥

"میں کہتی ہوں گاڑی روکیں کلان۔۔۔۔ "

وہ چلا اٹھی تھی وہیں کلان دل سے مسکرایا کتنے عرصے بعد اپنا نام اسے بہت اچھا لگا تھا۔۔۔۔

"تمہارے منہ سے کلان سننا مجھے ہمیشہ سے ہی بہت پسند ہے۔۔۔۔ "

اس کی مسکراہٹ عناب کو سر تا پا سلگا گئی۔۔۔۔

"میں کہہ رہی ہوں مسٹر کلان ملک آپ نے گاڑی نا روکی تو میں۔۔۔۔۔ "

تو میں کیا۔۔۔۔؟؟؟ "

وہ اس کی بات پر اچکا۔۔۔۔

"میں، میں آپ کی جان لے لوں گی۔۔۔۔ "

عناب نے غصے سے دانت پیسے تھے۔۔۔۔

"ہائے۔۔۔۔ "

کلان دل سے مسکرایا۔۔۔۔

یار یہ جان تو ویسے ہی میری جان کی ہے یوں بپھری شیرنی بن کر پہلے ہی آدھے سے زیادہ جان تو میری نکال "

"ہی چکی ہو۔۔۔۔

وہ اس کا غصے سے تمتماتا ہوا سرخ چہرہ نظر بھر کر دیکھتا عناب کو مزید طیش دلا گیا۔۔۔

"باقی کی آدھی جان قسم لے لو تمہارے پاس آنے سے ہی نکل جائے گی۔۔۔ "

اس نے محبت سے عناب کا ہاتھ تھامتے کہا ایک جھٹکے سے عناب نے اپنا ہاتھ اس کی گرفت سے چھڑوانا چاہا مگر

بے سود کلان کی گرفت بہت مضبوط تھی۔۔۔۔

"مسٹر کلان ملک میرا ہاتھ چھوڑیں۔۔۔ "

عناب کا غصہ سوا نیزے پر جا پہنچا تھا وہ اپنی حرکتوں اور باتوں سے اسے اچھا خاصا زِچ کر چکا تھا اچانک عناب کا

موبائل بجا صائم کا نمبر دیکھتے اس نے فون پک کیا ہی تھا کہ کلان نے اس سے موبائل چھین کر کال ڈسکنکٹ کر

دی اور موبائل سامنے ڈیش بورڈ پر رکھ دیا۔۔۔۔

"یہ کیا بدتمیزی ہے مسٹر، مینرز ہیں بھی آپ میں یا نہیں۔۔۔ "

وہ غصے سے چیخی۔۔۔۔

"موبائل دیں میرا، صائم میرے لیے پریشان ہو رہے ہو گے۔۔۔ "

اس نے اپنا موبائل اٹھانا چاہا کہ کلان نے جھٹکے سے گاڑی روکی۔۔۔۔

"وہ کون ہوتا ہے تمہارے لیے پریشان ہونے والا جب کہ تم اپنے شوہر کے ساتھ ہو۔۔۔۔۔ "

وہ عناب پر جھتکا چباچبا کر بولا وہ پیچھے ہو کر دروازے کے ساتھ جا لگی تھی اور پھٹی پھٹی آنکھوں سے اسے دیکھنے لگی جس کے چہرے پر بے حد کرختگی موجود تھی، اسے خوفزدہ ہوتے دیکھ کلان نے فوراً خود کو نارمل کیا۔۔۔

اب خاموش ہو کر بیٹھو آواز نہ آئے تمہاری ورنہ رات میرے ساتھ میری قربت میں گاڑی کے اندر گزارنی پڑے گی تمہیں، ایک لفظ مت بولنا جانتی ہو تم اچھے سے مجھے، ساری رات تمہارے خوبصورت گلابی ہونٹوں پر اپنا تسلط جمائے رکھوں گا قسم کھاتا ہوں تمہیں سانس لینے کا موقع بھی نہیں دوں گا۔۔۔۔۔"

اس کے چہرے کے بے حد قریب ہوتا وہ اس کے ہونٹوں کو فوکس کیے ہوئے تھا اسکی گرم بھاپ چھوڑتی سانسوں سے عناب کو اپنا چہرہ جھلستا محسوس ہوا، مضبوطی سے اس نے آپس میں لب بھینچے، ایک طرفہ مسکراہٹ لیے وہ عناب سے دور ہوتا دوبارہ سے ڈرائیو کرنے لگا وہ بالکل خاموش دروازے کے ساتھ چپکی سامنے ونڈوسکرین سے باہر دیکھ رہی تھی، بدن میں کپکپاہٹ واضح تھی کلان کی دھمکی سے کافی ڈر گئی تھی،

وہیں وہ مسکراتے ہوئے اپنی دشمنِ جان کو چور نگاہوں سے بار بار دیکھتا رہا جو گویا سانس بھی روکے ہوئے تھی۔۔۔۔

"اُففف جان، میری قربت کا اتنا خوف ہے تمہیں کہ اپنی سانس ہی روک لی۔۔۔۔ "

اس نے مسکراتے ہوئے عناب کو پھر چھیڑا، عناب نے اس کی بات کا کوئی جواب نہیں دیا، وہ بھی خوشی میں مست ڈرائیو کرتا ایک عالی شان گھر کے سامنے رکا، اس کی گاڑی دیکھ چوکیدار نے گیٹ کھولا تھا تو وہ گاڑی اندر کارپورٹیکو میں روک گیا جو کہ سفید سنگ مرمر فرش پر نصب تھا عناب اتنے خوبصورت گھر کو حیرانگی سے دیکھنے لگی تھی کیونکہ یہ بالکل ویسا ہی تھا جیسا اس نے نکاح کے بعد کلان سے اپنی پسند کا ذکر کیا تھا۔۔۔۔

یہ بالکل ویسا ہی نقشہ تھا جو عناب نے خود ڈیزائن کیا تھا کلان نے مسکراتے ہوئے اسکے حیران چہرے کو دیکھا، اس نے نکاح کے بعد یہ گھر عناب کے لیے بنوایا تھا، یہ گھر بھی اس نے عناب کے نام کر رکھا تھا، اپنی سہاگ رات کو وہ عناب کو یہ منہ دکھائی کے طور پر دینا چاہتا تھا، اسلام آباد بہت پسند تھا عناب کو اس لیے کلان نے فیصلہ کیا کہ وہ شادی کے بعد اسلام آباد شفٹ ہو جائے گا یہ سب کلان نے سرپرائز رکھا تھا مگر افسوس اس کی

اور عناب کی زندگی میں وہ سب کچھ ہو گیا جو نا کلان نے کبھی سوچا تھا اور نا عناب نے، کافی پر سکون تھا وہ اس وقت، گاڑی سے اتر کر وہ عناب کی سائیڈ کا دروازہ کھول گیا پر وہ گاڑی میں ویسے ہی بیٹھی رہی۔۔۔۔

"اترو عناب، چلو اندر۔۔۔۔ "

اس نے نرمی سے پکارا تھا۔۔۔۔

"مجھے نہیں اترنا، نا کہیں جانا ہے، میں یہیں پر ٹھیک ہوں۔۔۔۔ "

وہ ضدی انداز میں کہتی رخ پھیر گئی۔۔۔۔

"کیا ہے یار، ضدمت کرو پلیز، آس پاس ملازم ہیں چوکیدار کھڑا ہے کیا کہیں گے۔۔۔۔"

اس نے تحمل سے اسے سمجھانا چاہا، گہرا سانس لیتی وہ غصے سے گاڑی سے نیچے اتری مگر کھلے آسمان کے نیچے جا کر کھڑی ہو گئی، کلان نے لب بھینچ کر اسے دیکھا، بارش ابھی بھی ہو رہی تھی جس باعث سردی میں بے انتہا اضافہ ہو گیا تھا، وہ کانپتی ٹھٹھرتی بارش میں ناجانے کلان کو اذیت دینے کی خاطر کیوں کھڑی تھی، اسے دیکھ لب بھینچتے کلان نے گاڑی کی پچھلی سیٹ سے چھتری نکالی اور اسے کھول عناب کے اوپر کر دیا۔۔۔۔

اس نے غصے سے وہ چھتری خود سے دور پھینک دی کلان نے گہری سانس بھرتے دوبارہ سے چھتری اُٹھائی اور عناب کے اوپر کر دی وہ خود بارش میں بھیگ رہا تھا لیکن چھتری عناب کے اوپر تھام رکھی تھی۔۔۔۔۔

"بس کرو یار اندر چلو باہر بہت سردی ہے بیمار پڑ جاؤ گی۔۔۔۔۔ "

اس نے رسانیت سے سمجھایا۔۔۔

میں بیمار پڑوں یا مر جاؤں آپ کو اس سے کوئی فرق نہیں پڑنا چاہیے، ایسی ہی ایک سردی کی رات میں آپ " نے مجھے بارش کے نیچے کھڑا کیا تھا، بھول گئے کیا۔۔۔۔"

عناب کی آواز بھیگی تھی کلان کو اس کی بات کافی مضطرب اور بے کل کر گئی خفگی سے اس نے اپنا ماتھا مسلا اور کنپٹیوں کو دبایا وہ اپنے بالوں کو مٹھی میں جکڑ چکا تھا، وہ کیسے اسے بتاتا، کیسے پچھتاوے کی آگ میں جلا ہے وہ ایک پل سکون میں نہیں تھا، کلان نے بڑی مشکل سے خود کو کنٹرول کیا، تھوڑی دیر رک کر لب بھینچتے اس نے عناب کو دیکھا اور پھر عناب کا ہاتھ پکڑ کر اسے کھینچتا ہوا وہ اندر لے جانے لگا۔۔۔۔

"مجھے چھوڑیں کلان ملک میں آپکے ساتھ اندر نہیں جاؤں گی۔۔۔۔۔ "

وہ حلق کے بل چیخی، کلان رکا اور رخ اسکی طرف کیا۔۔۔

"خاموشی سے چلو اندر تماشا مت بناؤ ورنہ میں تمہیں اُٹھا کر بھی لے جاسکتا ہوں، مجبور مت کرو مجھے۔۔۔ "

یوں ہی اسکی کلائی دبوچے وہ زبردستی اسے اپنے ساتھ اندر لاؤنج میں لایا عناب نے اپنا ہاتھ ایک جھٹکے سے چھڑوایا تھا منہ پھلائے وہ غصے سے ایک طرف صوفہ پر بیٹھ گئی کلان نے جلدی سے ہیٹر آن کیا، اسے محسوس ہوا عناب کے کپڑے بھیگ چکے ہیں وہ ٹھٹھر رہی تھی کلان تیزی سے اندر گیا اور ایک آرام دہ ٹی شرٹ اور ٹراؤزر لا کر اسکے سامنے کر دیا۔۔۔

"یہ پہن لو تم بیمار پڑ جاؤ گی، کپڑے اچھے خاصے بھیگ چکے ہیں تمہارے، چینج کر لو۔۔۔۔ "

اس نے کلان کے ہاتھ میں کپڑے دیکھ اپنا منہ پھیر لیا۔۔۔۔۔

مسٹر کلان میں یہاں پر صرف آج کی رات رکنے کے لیے ٹھہری ہوں مجھے آپ کی کوئی بھی چیز نہیں چاہیے "

"، یہ کپڑے تو بالکل بھی نہیں۔۔۔۔۔

یار یہ کپڑے میرے بے شک ہیں پر میں نے انھیں ابھی تک پہنا نہیں، بالکل نئے ہیں یہ پلیز انھیں پہن لو "

"ورنہ تم بیمار پڑ جاؤ گی سردی بہت ہے عناب۔۔۔۔

کلان نے بہت آرام سے اسے کہا۔۔۔

ویسے بھی مجھ سے لڑنے کے لیے تمہارا صحت مند ہونا بہت ضروری ہے نہیں تو مجھ سے لڑو گی کیسے، انجان "

"جگہ پر میرے ساتھ اکیلی ہو سوچ لو۔۔۔۔۔

اس نے شرارتی نگاہوں سے عناب کو دیکھا بدلے میں وہ اس پر گھوری ڈالتی کلان سے کپڑے چھین کر اٹھ

"کھڑی ہوئی، اسے واقعی میں بہت سردی لگ رہی تھی۔۔۔۔۔

سامنے روم ہے تم وہاں جا کر چینج کر سکتی ہو، اگر روم میں نہیں جانا تو پھر یہیں پر چینج کر لو مجھے کوئی مسلہ "

"نہیں بلکہ اگر تم یہیں پر کرو گی چینج تو مجھے بہت اچھا لگے گا۔۔۔۔

اس نے بے باک لہجے میں عناب کو اوپر سے نیچے گھورتے کہا تھا کھا جانے والی نظروں سے گھورتی وہ بے شرم

جیسے لقب سے اسے نواز کمرے کا رُخ کر گئی۔۔۔۔

"تھینک یو میری جان۔۔۔۔ "

کلان کی ہانک اسے پیچھے تک سنائی دی زور سے دروازہ بند کرتی وہ کلان کو مسکرانے پر مجبور کر گئی۔۔۔۔

"یہ کپڑے کسی انسان کے ہیں یا جن کے اففف۔۔۔۔ "

چینج کرنے کے بعد وہ آئینے میں خود کو دیکھتی ایک پل کو شوکڈ ہی رہ گئی تھی کلان کی ٹی شرٹ میں اس کا نازک

سراپا بالکل چھپ چکا تھا، ٹراوزر کو اس نے نیچے سے فولڈ کیا اور ٹراوزر کی اِلاسٹک ڈوری کو زور سے باندھ کر

بڑی مشکل سے خود پر ٹکایا تھا وہ اپنے گیلے بال ٹاول سے خشک کر کے باہر لاؤنج میں چلی آئی، کلان ابھی تک گیلے

کپڑوں میں ہی بیٹھا تھا۔۔۔۔۔

اسے یوں محسوس ہوتا جیسے وہ اندر جائے گا تو عناب اسے چھوڑ کر بھاگ نکلے گی تبھی یہیں بیٹھا تھا وہ، اب تو اسے

بھی گیلے کپڑوں میں سردی لگنا شروع ہو گئی تھی، اس نے اپنا کوٹ اُتار کر صوفہ پر پھیلایا ہی تھا کہ عناب کو باہر

آتے دیکھ وہ مسمرائز ہو کر رہ گیا۔۔۔۔۔

NOVELS MAFIA
DISCOVER STORIES, FIND YOURS!

بلیک ٹی شرٹ بلیک ہی ٹراوزر پہنے گیلے بالوں میں وہ بے انتہا خوبصورت دیکھائی دیتی، ہاف بازو ٹی شرٹ میں

عناب کی سفید رنگت کندن کی طرح دھمک رہی تھی گلابی ہونٹ ابھی تک کپکپاتے

کلان کے بہت سے جذبات کو انگڑائی لے کر بیدار ہونے پر مجبور کر گئے، جوانی کے پرزور تقاضے کلان کے اند

سر اُٹھانے لگے تھے جسے وہ سب سے زیادہ محبت کرتا تھا دیوانوں کی طرح جسے چاہا تھا۔۔۔۔

جس کی قربت کو وہ ہر رات ترساتھا، وہ شعلہ جوالہ بنی اس کے سامنے آج موجود تھی، خدا نے اِسے صرف کلان ملک کے لیے ہی بنایا تھا، اس کی بیوی اس کی ملکیت ہونے کے احساس سے کلان ٹرانس کی کیفیت میں عناب کی طرف بڑھا، وہ اسکی طرف سے رُخ پھیر آتش دان کے سامنے جا کھڑی ہوئی تھی۔۔۔۔

کلان نے قریب جاتے ایک جھٹکے سے عناب کو اس کی کمر سے تھام اپنے سامنے کیا اور اس کے چہرے کو ہاتھوں کے پیالے میں بھر تا وہ دیوانہ وار چومنے لگا، وہ دیوانوں کی طرح اس کی آنکھوں، اس کے گالوں، اس کے ماتھے پر اپنا لمس چھوڑ رہا تھا، آخر میں وہ یکدم عناب کے ہونٹوں پر جھکا اور اس کی سانسیں روک گیا۔۔۔۔

عناب جو اس کے اس طرح قریب آنے پر شاک میں تھی، اسکی گرم سانسیں خود میں اترتے محسوس کر فوراً ہوش میں آئی اس نے کلان کے سینے پر ڈھیر سارے مکے برسائے تھے تاکہ وہ اسے چھوڑ دے، ایک پل کو وہ اس سے دور ہوا کہ اگلے ہی پل کلان نے اس کی کلائیاں پکڑ عناب کی کمر پر لے جا کر لاک کر دی۔۔۔۔

وہ عناب کے بالوں کو اپنی مٹھی میں لیے اس کے ہونٹوں پر پھر سے جھک گیا سالوں کی پیاس وہ ایک لمحے میں مٹانے پر جتا تھا، عناب بری طرح جھٹپٹاتی اسے خود سے دور کرنے لگی، وہ اسے خود سے پیچھے ہٹانا چاہتی تھی مگر کلان نے اسے چھوڑا نہیں، بے بسی سے عناب کی آنکھوں سے آنسو رواں ہو گئے، حلق میں وہ خون کا ذائقہ

محسوس کر سکتی تھی،اس کے آنسو محسوس کر ترس کھاتے کلان نے اسے چھوڑا اور دو قدم پیچھے ہوا عناب آگے کو جھکتی گہرے گہرے سانس لینے لگی۔۔۔۔۔

"کوئی شک نہیں آپ ایک انتہائی سفاک جنگلی اور بیہودہ انسان ہیں،آج بھی بالکل ویسے ہی ہیں کوئی فرق نہیں آیا آپکی شخصیت یں س،کل بھی ایسے ہی مجھ پر اپنی مردانگی جتاتے تھے آپ،ایسے ہی ہر رات میرے ساتھ زبردستی کرتے تھے اور آج بھی اپ نے میرے ساتھ۔۔۔۔"

باقی کی بات عناب کے آنسوؤں میں دب کر رہ گئی وہ چہرہ ہاتھوں میں چھپا کر سسکنے لگی تھی،کلان تڑپ کر آگے بڑھا کہ عناب بدک کر پیچھے ہوئی۔۔۔۔

"مت قریب آئیں میرے،دور رہیں مجھ سے۔۔۔۔"

اس نے ہاتھ کے اشارے سے کلان کو روکا۔۔۔۔۔

"نفرت کرتی ہوں آپ سے میں،قریب مت آیا کریں میرے،آپکا لمس جیسے برسوں پہلے مجھے زہریلے ناگ کی طرح ڈستا تھا آج بھی ویسے ہی لگا مجھے،آپکے چھونے سے مجھے خود کے وجود سے گھن محسوس ہو رہی ہے۔۔۔۔۔"

وہ غصے سے پھٹ پڑی اس کی باتیں کلان کو آگ ہی لگا گئی تھیں۔۔۔۔

"کیا زبردستی کی ہے میں نے تمہارے ساتھ ہاں، بیوی ہو میری، حق رکھتا ہوں تم پر۔۔۔۔ "

وہ تڑخ کر بولا عناب نے سرخ آنکھوں کا رخ اسکی سمت کیا۔۔۔۔

یہ جو دھونس جماتے ہیں نا آپ اپنے شوہر ہونے کی یہ جو غرور ہے کہ آپ میرے شوہر ہیں اور پورا حق حاصل ہے آپکو میرے ساتھ کچھ بھی کرنے کا، اب مزید نہیں رہیں گے آپ میرے شوہر، میں آپ سے خلع لوں گی سنا آپ نے، میں خلع لوں گی آپ سے۔۔۔۔"

وہ حلق کے بل چیخی تھی اپنی باتوں سے وہ کلان کو سر تا پا سلگا گئی تھی وہ خلع والی بات پر تڑپ اُٹھا اور نہ چاہتے ہوئے بھی غصے سے عناب کی طرف بڑھ کر اپنی سخت گرفت میں اسکی کلائی لی۔۔۔۔۔

کیا کہا تم نے مجھ سے خلع لو گی تم، مِس عناب کلان ملک ایک بات کان کھول کر سن لو میں تمہیں طلاق دے "دوں یہ تو کبھی ہو نہیں سکتا اور تم مجھ سے خلع لو یہ میں ہونے نہیں دوں گا۔۔۔۔۔

وہ کلان کی سخت گرفت پر سسکی تھی اسکے درد کی پرواہ کرتا وہ عناب کی کلائی چھوڑ مضطرب سا اپنے بالوں میں ہاتھ پھیرنے لگا وہیں عناب سسکیوں سے رونا شروع ہو گئی۔۔۔۔

"آئی ایم سوری عناب میں تمہیں ہرٹ نہیں کرنا چاہتا تھا۔۔۔۔۔ "

وہ پشیمانی سے بولا۔۔۔۔

"لیکن آپ مجھے ہرٹ کر چکے ہیں ہر بار کی طرح۔۔۔۔۔ "

وہ چیخ پڑی۔۔۔

اور کیا کہا آپ نے مجھے خلع نہیں لینے دیں گے، جس طرح آپکو لگتا ہے کہ ہر حق صرف آپکو ہی حاصل ہے "

اس طرح میرے رب نے مجھے بھی بہت سے حقوق دیے ہیں مسٹر کلان ملک، ان میں سے ایک حق خلع کا بھی

ہے اگر عورت ناپسندیدہ مرد کے ساتھ نہیں رہنا چاہتی تو اللہ نے اسے خلع کا حق دیا ہے اور وہ حق آپ مجھ سے

"چھین نہیں سکتے، سمجھے آپ۔۔۔۔

اس نے سپاٹ لہجے میں کہا تو کلان کا دل کٹ کر رہ گیا اتنی نفرت تھی عناب کے دل میں اس کے لیے، کلان نے

تڑپ کر اپنے دل پر ہاتھ رکھا۔۔۔۔

اگر خدا نے تمہیں یہ حق دیا ہے تو خدا نے معاف کرنے کا حکم بھی دیا ہے عناب، پلیز میری جان مجھے معاف "

"کر دو میں تم سے اپنے ہر ظلم کی معافی مانگتا ہوں پلیز عناب۔۔۔۔

وہ ہاتھ جوڑے سر جھکائے اس کے سامنے کھڑا تھا کلان جیسا مرد جسے اپنے آپ پر غرور تھا آج وہ ایک عورت کے سامنے سر جھکا گیا، اپنا سارا غرور اپنا سارا طنطنہ بھلائے وہ پشیمان سا کھڑا تھا۔۔۔

"نہیں کلان ملک، میں معاف نہیں کر سکتی آپکو، کبھی نہیں کروں گی کس کس بات کا حساب دیں گے آپ میرے بابا میرے لیے تڑپتے ہوئے اس دنیا سے چلے گئے، میں وہ بدنصیب بیٹی ہوں جس نے اپنے باپ کا آخری دیدار بھی نہیں کیا صرف آپکی وجہ سے، روز میرے کردار پر انگلی اٹھاتے تھے آپ روز میرے جسم پر اپنی وحشی بربریت دکھاتے تھے، میرے بدن کو جانوروں کی طرح نوچتے کھسوٹتے تھے میری اہانت کرتے تھے میری تذلیل کرتے مجھے ذہنی اذیت دی آپ نے، میری محبت میں کسی دوسرے کو شریک کیا آخر کس کس بات کی معافی مانگیں گے کلان ملک۔۔۔"

غصے سے چیختے اسکی آواز بھرا گئی۔۔۔

"پلیز عناب مجھے معاف کر دو، تم جو کہو گی میں وہ کروں گا ساری عمر تمہارے سامنے ایسے ہی کھڑا رہوں گا بے شک مجھے معاف نہ کرو مگر مجھے جدائی کی وعید مت سناؤ عناب۔۔۔"

وہ تڑپتے ہوئے عناب کی طرف بڑھا وہ دو قدم پیچھے ہوئی تھی۔۔۔

رُک جائیں کلان ملک میرے قریب مت آئیں میں آپ پر اب اعتبار نہیں کر سکتی کیونکہ میرا بھروسہ، "

"اعتبار سب توڑ چکے ہیں آپ، یہ وعدے، قسمیں پہلے بھی ایک دفعہ مجھ سے کر چکے تھے، اب اور نہیں۔۔۔

اسکا لہجہ اٹل تھا۔۔۔

عناب اتنی ظالم مت بنو یار معافی مانگنے سے تو خدا بھی معاف کر دیتا ہے پہاڑ جتنے گناہ بھی لے کر اپنے رب "

"کے سامنے جاؤ ایک ندامت کا آنسو ایک پشیمانی کے سجدے سے اللہ سے معاف کر دیتا ہے۔۔۔۔

"کیونکہ وہ خدا ہیں اور میں ایک انسان میرے اندر اتنا ظرف نہیں جو معاف کر دوں آپکو۔۔۔۔ "

اس نے کلان کی بات کاٹی وہ لب بھینچ کر کچھ پل عناب کو دیکھتا رہا اور پھر آگے بڑھ کر اس کی کلائی پھر سے اپنی

سخت گرفت میں لی۔۔۔

تو پھر سن لو میری ایک بات تم بھی، ساری زندگی میرے نام سے اپنا پیچھا نہیں چھڑوا سکو گی، کسی اور کے لیے "

تمہیں نہیں چھوڑوں گا، یہ بس ایک ہی صورت میں ممکن ہے کہ میری جان اپنے ہاتھوں سے لے لو تم، خلع لینا

چاہتی ہو مجھ سے تو اپنا شوق پورا کر کے دیکھ لو یہاں کی کچہریاں میں اپنی جیب میں لیے پھرتا ہوں، ساری عمر سر

پٹختی رہو گی عدالت کی دہلیز پر مگر مجھ سے خلع نہیں لے سکو گی، تم سے دستبردار میں مر کر بھی نہیں ہو سکتا کجا

کہ اپنی زندگی میں ہو جاؤں، آئندہ کے بعد یہ واحیات لفظ میرے سامنے مت بولنا، آج برداشت کر لیا ہے

"آئیندہ کا بھروسہ نہیں۔۔۔۔

ایک جھٹکے سے اسے چھوڑتا وہ باہر نکل گیا عناب چہرہ ہاتھوں میں چھپا کر پھوٹ پھوٹ کر رو دی تھی وہیں کلان گرم دماغ اور جل رہے دل کے ہمراہ باہر لان میں چلا آیا، کافی دیر سے وہ ٹہلتا رہا تھا، دل کا درد تھا کہ چین لینے کی اجازت نا دیتا، شدید درد کی لہر کلان کے دل میں اُٹھتی اور پورے وجود میں پھیل جاتی وہ قطرہ قطرہ مر رہا تھا۔۔۔

برسوں پہلے جس آگ میں وہ عناب کو جھلسانا چاہتا تھا آج اس آگ میں خود جھلس رہا تھا وہ، ہاں وہی تو زمہ دار تھا اس دل کے درد کا، اس تنہائی کا، اور اس اذیت ناک ہجر کا، کلان نے ٹھنڈی سانس بھری اور سر آسمان کی طرف اٹھا لیا اسکی سانس میں ہزاروں صدیوں کی تشنگی تھی، خلع کا لفظ کسی چابک کی طرح لگا تھا اسے۔۔۔

نہیں عناب، نہیں میں تمہیں کبھی نہیں چھوڑ سکتا، کبھی بھی نہیں، میں تمہارے وجود پر کسی اور کی چھاپ "

"برداشت نہیں کروں گا تم صرف میری ہو، عناب صرف کلان ملک کی ہے۔۔۔۔

وہ مضطرب سالان میں چکر لگاتا باہر طویل ترین کوریڈور میں آیا چوکیدار کلان کو اتنی سردی میں ادھر دیکھ

حیران رہ گیا بارش تھم چکی تھی مگر ہوا کے تھپیھڑے اور شدید ہو چکے تھے،وہ خود اس وقت گرم کوٹ اونی

ٹوپی پہنے گیٹ سے ملحقہ چھوٹے سے کمرے میں ہیٹر آن کیے بیٹھا تھا۔۔۔

پچھلے 1 سال سے وہ کلان کے ساتھ موجود تھا تب سے اس نے سردی کی شدید قہر برساتی راتوں میں کلان کو

اکثر ٹہلتے ہوئے دیکھا تھا آج بھی کوئی تو بات تھی، ترحم آمیز نگاہوں سے کلان کو دیکھتے اس نے آہ بھری ناجانے

کیا غم کھائے جارہا ہے اسے۔۔۔۔

"میرے اللہ ان کو سکون عطا کر۔۔۔۔ "

رحمان کاکا دعا دیتے ہوئے اٹھ کر کلان کے پاس آئے وہ اپنے تمام ملازموں کے ساتھ بہت مہربان تھا،ان کے بنا

کچھ کہے ان کی امداد کرتا تھا وہ ان سے بہت اچھا سلوک کیا کرتا، تمام ملازم بھی کلان سے بہت محبت کرتے

تھے۔۔۔۔۔

"صاحب جی آج سردی بہت ہے اندر چلے جائیں، بیمار پڑ جائیں گے۔۔۔۔ "

رحمان کاکا کلان کے پاس آکر بولے۔۔۔۔

NOVELS MAFIA
DISCOVER STORIES, FIND YOURS!

اس جسم کو اب کچھ محسوس نہیں ہوتا،اس جسم میں جو درد ہر وقت پنپتا ہے وہ محسوس ہی نہیں کرنے دیتا کسی "

"اور تکلیف کو۔۔۔۔۔

وہ خود سے بڑبڑایا۔۔۔۔۔

جی صاحب جی۔۔۔۔؟؟؟ "

رحمان کاکا اسکی بڑبڑاہٹ سن نا سکے۔۔۔۔

"کچھ نہیں رحمان کاکا آپ جائیں میں ابھی چلا جاتا ہوں اندر۔۔۔۔ "

"جی صاحب جی۔۔۔۔ "

وہ یہ کہہ کر جانے ہی لگے تھے کہ کلان نے انھیں پکارا۔۔۔۔

"رحمان کاکا، سنیں۔۔۔۔ "

"جی صاحب۔۔۔۔ "

وہ پلٹے تھے۔۔۔۔

وہ آپ کے پاس سگریٹ ہے کیا۔۔۔؟؟؟ "

کلان نے آج سے پہلے کبھی سموکنگ نہیں کی تھی لیکن آج عناب کی باتوں نے جیسے اس کا دل چیر کر رکھ دیا رحمان کا کا متعجب نظروں سے کلان کو دیکھتے ہوئے اس کی مطلوبہ چیز ہاتھ میں تھما کر چلے گئے، کلان ہاتھوں میں سگریٹ دبائے دوبارہ سے لان میں آیا، اور وہاں چیئر پر بیٹھ کر سگریٹ منہ کو لگائے لمبے لمبے کش لینے لگا۔۔۔۔۔

شاید اس طرح اس کے دل کا درد کم ہو جاتا پر وہ جانتا تھا یہ تو صرف خود کو بہلانے کا ایک طریقہ ہے ورنہ یہ درد تو صرف عناب کی قربت، اس کی محبت ہی دور کر سکتی تھی کلان کا پورا وجود شعلوں کی لپیٹ میں تھا صرف عناب کی محبت کی پھوار ہی ان شعلوں کو ختم کرنے کی حیثیت رکھتی۔۔۔۔۔

🔥🔥🔥🔥🔥🔥

رات وہ آنسو بہاتی صوفہ پر ہی بیٹھی کب سو گئی اسے معلوم ہی نا ہو سکا ذہنی دباؤ نے اس پر نیم بے ہوشی طاری کر دی تھی ورنہ صوفہ پر اس طرح سو پانا ممکن نا تھا، اگلی صبح کی روشنی کی پہلی کرن کھڑکیوں سے جھانکتی اندر داخل ہوئی جو اسکے چہرے پر پڑی تو عناب ہڑبڑا کر جاگ اٹھی، جب ٹائم دیکھا تو اسکے حواس فوراً بیدار ہوئے، صبح کے

سات بج رہے تھے یعنی بہت دیر ہو گئی اسے، جلدی سے عناب اپنے کپڑے واپس پہننے کلان کے کمرے میں گئی ،اسکے کپڑے اب سوکھ چکے تھے اس بات سے کتنا ہی سکون ملا اسے۔۔۔۔

فوراً سے انھیں پہن وہ کوٹ کے بٹن بند کرتی ہاتھوں کو آپس میں رگڑتی باہر چلی آئی تھی وہ جلد از جلد اس گھر سے دور جانا چاہتی تھی جہاں کلان موجود تھا،اس کے سائے سے بھی چھپ جانا چاہتی تھی وہ،کلان کی غیر موجودگی اسے کسی حد تک مطمئن کر گئی۔۔۔۔

لیکن جیسے ہی وہ گھر سے باہر نکلی لان میں ایک چیئر پر کلان کو بیٹھے دیکھ اسکے قدم تھم گئے وہ کرسی کے ساتھ ٹیک لگائے سو رہا تھا عناب نے حیرانگی سے اسے دیکھا، بنا کسی گرم کپڑے کے کیسے گہری نیند آسکتی تھی اسے، عناب کو جھر جھری آئی تھی اسے دیکھ،ایک پل کو نا جانے کیا سوچ وہ چلتی ہوئی اس کے قریب گئی۔۔۔۔

وہ کرسی پر سمٹا چھوٹے بچوں کے جیسے آنکھیں موندے ہوئے تھا کتنی معصومیت تھی اس پل اسکے چہرے پر، ماتھے پر بکھرے بال، سرخ پتلی اونچی ناک، عنابی ہونٹوں کو سختی سے ایک دوسرے میں پیوست کیے وہ جیسے غصے اور اذیت دونوں کو ضبط کیے ہوئے تھا اسکے ہر انداز سے وہی وجاہت چھلکتی، عناب نے جھٹ سے نظریں پھیریں۔۔۔۔

آج بھی آپکی شخصیت بالکل ویسی ہی ہے کلان ملک، وہی آن بان والے مغرور شخص لگتے ہیں وہی شاندار "

پر سنیلٹی جو مقابل کو پل میں اسیر کر جائے، وہی رعب اور وہی چہرے پر معصومیت، ویسا ہی نرمی کا تاثر جس

سے میرا دل تسخیر کر کیا تھا آپ نے، چپکے سے میرے دل کی سرزمین میں داخل ہو گئے اور اس قدر حاوی کے

"اپنی ذات کو فراموش کر گئی تھی میں۔۔۔۔

وہ استھزائیہ مسکراتی چہرے کا رخ بدل گئی۔۔۔۔

اسی طرح چپکے سے ہی میرے دل سے اُتر بھی گئے آپ کلان ملک، اب نہیں ہے اس دل میں آپکی چاہت، "

جس طرح کے نظر آتے ہیں نا آپ ویسے بالکل نہیں، ایک ڈبل فیس خود غرض انسان ہیں آپ اندر سے اور باہر

سے کچھ اور ہی، کوئی کسر نا چھوڑی آپ نے مجھ پر ہر طریقے سے ظلم کیا اب میں بھی کوئی معافی نہیں دوں گی،

"نفرت تو پہلے ہی ہو گئی آپ سے، جو تا عمر رہے گی مسٹر کلان ملک۔۔۔۔

وہ غصے سے منہ پھیر فوراً وہاں سے چلی گئی، اسکے گیٹ سے نکلتے ہی کلان گھبرا کر جاگ اٹھا اسے اپنے پاس عناب

کی موجودگی کا احساس ہوا تھا جس کے دور جاتے ہی اسکا دل مٹھی میں جکڑ گیا، تیزی سے وہ اندر کی طرف بھاگا، وہ

اسے لاؤنج میں کہیں نظر نا آئی، کلان نے جلدی سے کمرے میں بھی جھانکا پر وہاں عناب کے اتارے کپڑوں کے علاؤہ اور کچھ نا تھا جو رات اس نے پہنے تھے۔۔۔۔

اپنی تسلی کی خاطر کلان نے باتھ روم اور ہر جگہ عناب کو تلاش کیا مگر وہ کہیں موجود نا تھی وہ اندھا دھند باہر گیٹ کی طرف گیا تھا جس کا دروازہ کھلا دیکھ وہ باہر سڑک پر چلا آیا وہاں بھی اسے عناب دکھائی نا دی، لمبا گہرا سانس بھرتے اس نے بکھرے بالوں میں ہاتھ پھیرا، وہ جاچکی ہے، اسے چھوڑ، اس سے دور، کلان شکست خوردہ قدم لیے واپس اندر داخل ہوا۔۔۔۔

گیٹ بند کرتا وہ اپنے کمرے میں چلا آیا تھا عناب کے اتارے کپڑوں کو کافی دیر تک سینے سے لگا کر بیٹھا وہ اسکی خوشبو کو سانسوں میں اتارتا رہا پھر بہت احتیاط سے ان کپڑوں کو اپنی الماری میں رکھ دیا، وہ فلحال اس سے دور سہی پر ایک دن اسکے قریب ضرور ہو گی اس بات کی مکمل امید تھی اسے۔۔۔۔

🔥🔥🔥🔥🔥🔥

وہ جب ہوٹل میں آئی تو صائم کو نیچے ہوٹل لابی ایریا میں بے چینی سے ٹہلتے پایا وہ عناب کو آتے دیکھ بے قراری سے آگے بڑھا کل رات سے بے چین اور پریشان تھا وہ۔۔۔۔۔

تم کہاں تھی رات بھر عناب، سب ٹھیک تو ہے کیا ہوا تمہیں۔۔۔۔؟؟؟ "

وہ پریشانی کے عالم میں ایک ہی سانس میں اتنے سوال کر گیا عناب مسکرا کر رہ گئی۔۔۔۔

میں ٹھیک ہوں صائم، فکر مت کریں ویسے یہاں کیا کر رہے ہیں آرام کرنا چاہیے تھا آپکو طبیعت ٹھیک نہیں "

"آپکی، اپنے کمرے میں کیوں نہیں آپ۔۔۔۔

مسکراتی ہوئی وہ دھیمے لہجے میں بولی۔۔۔۔۔

میں نے رات جاگ کر گزاری ہے عناب، پوری رات میں نے کانٹوں پر بیتائی، ساری رات تمہیں کال کرتا "

"رہا پر تمہارا موبائل نان ریچ ایبل آرہا تھا، کہاں تھی یار تم میں کتنا پریشان ہو گیا تھا اندازہ بھی ہے تمہیں۔۔۔۔

صائم میں بلکل ٹھیک ہوں، آپ کیوں جذباتی ہو رہے ہیں، بارش کی وجہ سے راستے بند تھے تو مجھے اُدھر ہی "

"رکنا پڑا۔۔۔۔

اس نے کلان والی بات صائم سے چھپالی، وہ پہلے ہی اتنا پریشان تھا تو عناب اسے بتا کر مزید پریشان نہیں کرنا

چاہتی تھی۔۔۔۔۔

"ہاں تو تم مجھے لینڈ لائن سے ہی کال کر دیتی۔۔۔۔ "

اس نے شکوہ کیا۔۔۔۔

لینڈلائن بھی نہیں مل رہا تھا صائم، میں بہت تھک گئی ہوں اب آرام کرنا چاہتی ہوں بعد میں بات ہو "گی۔۔۔۔"

وہ تھکے ہارے لہجے میں کہتی نظریں چرانے لگی واقعی میں بہت تھک گئی تھی وہ، کل رات کلان کے گھر میں ہر گھڑی اس نے بہت بے سکونی سے گزاری ایک پل کو چین نا تھا، وہ تیزی سے اپنے روم کی طرف جانے لگی صائم کی نظروں نے دور تک اس کا پیچھا کیا تھا، وہ عناب کے ہر رنگ سے واقف تھا کچھ تو ایسا ضرور تھا جو وہ اس سے چھپا رہی تھی وہ بے چینی سے سوچتا ہوا اپنے روم کی سمت بڑھا۔۔۔۔۔

🔥🔥🔥🔥🔥🔥

"یار کیا ہوا ہے کچھ تو بتاؤ، تم کب سے باتیں چھپانے لگی مجھ سے۔۔۔۔ "

وہ اور عناب اس وقت ہوٹل کے ڈائننگ ایریا میں بیٹھے تھے دوپہر کا وقت تھا سردی کی وجہ سے ہوٹل میں رش نا ہونے کے برابر تھا، زیادہ تر ٹیبل خالی پڑے تھے عناب اور صائم ایک الگ تھلگ اور پُر سکون ٹیبل کے گرد بیٹھے کھانے میں مصروف تھے، سامنے لگے بڑے بڑے گلاس والز جہاں سے دور بلندی پر سرسبز پہاڑ نظر آتے

ایک حسین منظر پیش کر رہے تھے، ہلکی ہلکی بارش پھر ہونا شروع ہوتی ایک عجیب پر فسوں اور اداس منظر پیش کر رہی تھی۔۔۔۔۔

"مجھے کچھ نہیں ہوا صائم ٹھیک ہوں میں، مگر مجھے یہ ڈیل کلان ملک کے ساتھ نہیں کرنی، ہمیں جانا چاہیے واپس، مجھے ان سے کوئی بدلہ نہیں لینا صائم مجھے یہاں نہیں رہنا، مجھے اٹلی واپس جانا ہے۔۔۔۔۔"

صائم اسکی بات پر یکدم سیدھا ہوا۔۔۔۔

"کیا بات ہے کل تک تم بالکل ٹھیک تھی آج اچانک کیا ہو گیا، کل کی میٹنگ میں کوئی بات ہوئی ہے کیا جو چھپا رہی ہو تم۔۔۔۔"

وہ کافی پریشان ہو چکا تھا۔۔۔۔

"کچھ نہیں صائم، آپ سمجھ کیوں نہیں رہے مجھے کلان ملک کے ساتھ کام نہیں کرنا اور نا ہی مجھے ان سے کوئی بدلہ لینا ہے، میں ان سے بہت دور چلی جانا چاہتی ہوں پلیز مان لیں میری بات۔۔۔۔"

وہ جھنجھلا چکی تھی۔۔۔۔

"لیکن عناب۔۔۔۔"

وہ حیرت سے بول ہی نا پایا کچھ۔۔۔

لیکن عناب کیا صائم، انھوں نے گولی ماری تھی آپکو، پورے اڑتالیس گھنٹے بعد ہوش میں آئے تھے آپ، "

تب کیا ہوا تھا، ہاں بولیں، آپکا بیان پولیس آفیسرز نے ریکارڈ تو کیا پر ہماری ایف آئی آر پولیس ڈیپارٹمنٹ نے

درج کی کیا، نہیں، کلان ملک کا نام سنتے ہی ان لوگوں کو ٹھنڈے پسینے آنے لگے تھے صائم، کتنے با آثر ہیں وہ کچھ

اندازہ بھی ہے آپکو، ہم لوگ تو چیونٹیوں برابر ہیں ان کے سامنے، جسے جب چاہے وہ مَسل کر رکھ دیں، یقیناً

کلان ملک نے تب بھی پولیس ڈیپارٹمنٹ کو پیسے دے دلا کر وہ کیس رفع دفع کر دیا ہوگا، آپ کیوں نہیں سمجھتے

"وہ مجھے طلاق نہیں دیں گے، نہیں چھوڑیں گے وہ میری جان۔۔۔

عناب کی آنکھوں میں آنسو پانی کی صورت میں اکٹھے ہونے لگے جسے بے دردی سے اپنی آنکھیں مسلے صاف کیا

اس نے۔۔۔

"تمہیں کلان نے کچھ کہا ہے کیا۔۔۔ "

صائم نے اسکی طرف دیکھتے سنجیدگی سے پوچھا عناب نے گہرا سانس لیا۔۔۔۔

ہاں کل رات کی میٹنگ کلان ملک کے ساتھ تھی میری، واپسی پر بارش اور سگنل نہ ہونے کی وجہ سے کلان "

ملک مجھے ڈراپ کرنے آرہے تھے کہ راستہ بند ہونے کی وجہ سے مجھے ان کے گھر رکنا پڑا، میں نے ان سے خلع

"کی بات کی، صاف انکار کر دیا انھوں نے۔۔۔۔

صائم نے سختی سے اپنی مٹھیاں بھینچی تھیں۔۔۔۔

عناب اس نے تمہیں پھر سے ہرٹ تو نہیں کیا۔۔۔۔۔؟؟؟ "

وہ نظریں چرانے لگی۔۔۔۔

"سچ بتاؤ عناب اس نے تمہیں کوئی نقصان تو نہیں پہنچایا، ہرٹ تو نہیں کیا۔۔۔۔۔ "

وہ مضطرب ہوا تھا۔۔۔۔۔

نہیں صائم انھوں نے مجھے ہرٹ نہیں کیا مگر وہ بالکل پہلے والے کلان ملک ہی ہیں، وہ مجھ سے معافی مانگ "

رہے تھے لیکن میں جانتی ہوں وہ ڈبل فیس انسان ہیں، آپ نہیں جانتے صائم جب وہ میری زندگی میں آئے

تھے میں ان کے لیے جیسے کانچ کی گڑیا تھی وہ مجھے چھوتے ہوئے بھی ڈرتے کہ کہیں میں ٹوٹ ہی نا جاؤں،

"کتنے وعدے کتنی قسمیں کھائی تھیں پھر کیا ہوا، سب ختم۔۔۔۔

اس کی آواز بھیگ گئی۔۔۔

"ہر وعدہ ہر قسم انھوں نے اپنے ہی پیروں تلے روندی، بابا بیٹے سے بڑھ کر درجہ دیتے تھے انھیں، کتنے روئے ہوں گے وہ، کتنے تڑپے ہوں گے میرے لیے، پر کلان ملک کو رحم نہ آیا، وہ مجھ سے معافی مانگ رہے تھے جانتی ہوں میں جھوٹے ہیں وہ، پھر سے ایک جھوٹا وعدہ کرنا چاہتے ہیں، انھوں نے میرے وجود کو ہی نہیں میری روح کو بھی زخمی کیا ہے صائم اس بات کے لئے میں انھیں کبھی معاف نہیں کروں گی، کبھی بھی نہیں۔۔۔۔"

عناب ایک دم سے جیسے ٹوٹ کر بکھری تھی اس کا ایک ایک لفظ صائم کے دل کو چیر رہا تھا، وہ اپنے آپ کو اس سب کا قصوروار سمجھنے لگا تھا، کاش وہ عناب کو چھوڑ کر نا جاتا تو آج شائد یہ سب کچھ نہ ہوتا۔۔۔

"صائم وہ مجھے ڈائیورس نہیں دیں گے وہ ساری زندگی مجھے اپنے نام پر بیٹھائے رکھیں گے۔۔۔ "

اس کی بات پر وہ چونکا تھا۔۔۔

"نہیں عناب ایسا کچھ نہیں ہو گا، وہ تمہیں بہت جلد طلاق دے گا، کیا تمہیں مجھ پر یقین نہیں۔۔۔ "

اس نے عناب کو دیکھتے ہوئے اپنائیت سے پوچھا۔۔۔

"خود سے بھی زیادہ یقین ہے آپ پر مگر۔۔۔۔ "

آنکھوں میں آنسو لیے دھیمے لہجے میں بولی تھی وہ۔۔۔

مگر کچھ بھی نہیں، ٹھیک ہے جیسا تم کہو گی ویسا ہی ہو گا ہم اٹلی جائیں گے پر کلان ملک سے ڈائیورس پیپر سائن "

"کروا کر۔۔۔۔۔۔

وہ حتمی لہجے میں کہتا کچھ سوچنے لگا عناب نے بے تاثر نظروں سے اسے دیکھا۔۔۔۔۔

🔥🔥🔥🔥🔥🔥

وہ اپنی سیکرٹری شمع کے ساتھ ہوٹل میں داخل ہوا ہی تھا کہ کلان کا موبائل رِنگ ہوا نمبر دیکھ کر اس کا موڈ بے

انتہا خراب ہو گیا، لب بھینچے اس نے کال اٹینڈ کی۔۔۔۔

"ہیلو۔۔۔۔ "

وہ سرد آواز میں بولا۔۔۔۔

"ٹھیک ہے آرہا ہوں۔۔۔۔ "

کلان سپاٹ لہجے میں کہتا کال بند کر کے اپنے قدم ہوٹل کے باہر کی جانب بڑھانے لگا شمع حیران ہوئی تھی اسے دیکھ۔۔۔۔

سر کہاں جا رہے ہیں آپ۔۔۔۔؟؟؟ "

بنا کچھ بولے تیز تیز قدموں سے وہ باہر کی جانب بڑھ رہا تھا، اتنی تیزی سے قدم اُٹھا رہا تھا وہ کہ شمع کو بھاگ کر اس کے ہمقدم ہونا پڑا۔۔۔۔

سر کلائنٹ ناراض ہو جائیں گے آپ جانتے ہیں کتنی مشکل سے ہم نے میٹنگ کے لیے ان سے ٹائم لیا تھا۔۔۔۔"

اسکی بات سن وہ ایک دم رُکا۔۔۔۔

"میرے لیے جو امپورٹینٹ ہے میں وہیں جا رہا ہوں۔۔۔۔ "

اس نے سنجیدگی سے کہا۔۔۔۔

"پر سر یہ ڈیل ہمیں نہ ملی تو کروڑوں کا نقصان ہو جائے گا۔۔۔۔ "

وہ کلان کا سرد اور سپاٹ چہرہ دیکھ کر آہستگی سے منمنائی تھی۔۔۔

واٹ ایور مِس شمع، مجھے اس سے کوئی فرق نہیں پڑتا آپ نے چلنا ہے تو میرے ساتھ چلیں ورنہ آپ یہاں "

"پر بھی رک سکتی ہیں۔۔۔

سنجیدگی سے کہتا وہ وہاں سے واک آؤٹ کر گیا شمع نے گھور کر اس کی پشت کو دیکھا اور پھر بھاگتے ہوئے کلان

کے پیچھے پہنچی، وہ حیرانگی سے کلان ملک کو دیکھ رہی تھی جو بے انتہا سنجیدہ اور سرخ چہرہ لیے ڈرائیونگ کر رہا

تھا۔۔۔۔

یہ کلان سر کو کیا ہوا ابھی کچھ دیر پہلے تو بالکل ٹھیک تھے، یہ میٹنگ کتنی امپورٹینٹ تھی سر کے لیے، آخر کس "

"کا فون ہو سکتا ہے۔۔۔۔

وہ لب کاٹتی سوچ میں ڈوب گئی۔۔۔۔

کچھ ہی دیر میں اس نے گاڑی ایک ہوٹل کے سامنے روکی، تیزی سے باہر نکل وہ گاڑی کو لاک کرتا اندر داخل

ہوا شمع اسکے پیچھے ہی موجود تھی، اس وقت کلان ملک گرے سٹریپ شرٹ، گرے جینز کے ساتھ گرے ہی

کوٹ پہنے کافی خوبرو دیکھائی دے رہا تھا، اپنی شاہانہ چال کے ہمراہ وہ ہوٹل میں داخل ہوتا کوٹ اتار کر بازو پر

ڈال قدموں کی رفتار بڑھا گیا، اس سردی کے موسم میں بھی اس کے وجود سے شعلے نکل رہے تھے۔۔۔۔

NOVELS MAFIA
DISCOVER STORIES, FIND YOURS!

ابھی کچھ دیر پہلے صائم کی کال آئی تھی اسے جس میں اس نے کلان کو عناب کے متعلق بات کرنے کے لیے بلایا تھا، کلان کو تو آگ ہی لگ گئی تھی یہ سن اس کی بیوی کے متعلق صائم نے اس سے کیا اور کیوں بات کرنی تھی، دل میں بھانبھڑ جل اٹھے تھے، یہ تصور کر کہ عناب اس سے دور اور صائم باجوہ کے قریب ہے، اسکا دل اس ٹائم پوری دنیا کو آگ لگانے کا کر رہا تھا، شمع نے ایک پل کو رُک کر متعجب نظروں سے کلان کو دیکھا کتنی وحشت تھی اسکے چہرے پر۔۔۔۔

"سر ہوٹل کافی گرم ہے پھر بھی سردی تو ہے ہی آپ کوٹ پہن لیں، صحت کا خیال رکھیں اپنی۔۔۔ "

وہ بولے بغیر نا رہ سکی وہیں کلان ملک نے اسے سخت گھوری سے نوازا شمع نے گڑبڑاتے ہوئے نظریں چرائی، یکدم کلان چلتے چلتے رکا اور اپنی آئی بروو دو انگلیوں سے بری طرح مسلتے ہوئے اس نے بالوں میں اضطرابی انداز میں ہاتھ پھیرا، وہ اچانک ہی بہت بے چین ہوا تھا، شمع نے اس کی نظروں کے تعاقب میں فوراً دیکھا، سامنے ایک بہت خوبصورت لڑکی ایک انتہائی ہینڈسم لڑکے کے ساتھ ٹیبل کے گرد بیٹھی کوئی بات کر رہی تھی اس سے پہلے وہ کچھ سوچ پاتی، گہرا سانس لیتا کلان غصے سے آگے بڑھا، اور عناب صائم کے پاس پہنچ گیا۔۔۔۔

عناب کو اپنی سخت نظروں کے حصار میں لیے وہ اس کے سامنے چیئر کھینچتے ہوئے بیٹھ گیا تھا شمع بھی کلان کے ساتھ والی چیئر پر براجمان ہو گئی، کلان نے صائم کو بالکل نظرانداز کیے عناب پر اپنی سخت سپاٹ قہر برساتی نظریں جمار کھی تھیں جو اس وقت ڈارک بلو لانگ فراک اور چوڑی دار پاجامے میں ملبوس دوپٹہ مفلر سٹائل میں لیے بیٹھی تھی، کندھے پر ایک طرف آف وائٹ چھوٹی سی گرم شال ڈالے وہ بالوں کو اونچی پونی کی صورت میں باندھ کر ہاتھوں کو ٹیبل پر رکھے سنجیدہ چہرے کے ساتھ سامنے دیکھ رہی تھی۔۔۔۔۔

کلان ملک کو اس نے ایک نظر بھی نہیں دیکھا یہ بات کلان کو اور زیادہ آگ لگا گئی شمع نے گھبرا کر کلان کو دیکھا جو سرد نظروں سے سامنے بیٹھی لڑکی کو گھور رہا تھا کوئی بھی ایک دوسرے سے بات کرنے کے موڈ میں نا تھا ماحول بہت تناؤ کی صورت لیے ہوئے تھا، شمع نے دوبارہ سے کلان کی نظروں کے تعاقب میں دیکھا اسے عناب بے انتہا خوبصورت لگی، شاید یہی وجہ تھی جو کلان اس پر سے نظریں ہٹانے سے قاصر تھا۔۔۔۔

ڈارک بلو سوٹ میں اس کی سفید رنگت اور نمایاں ہو رہی تھی، خوبصورت نین نقش سب سے بڑھ کر اس کی گہری نیلی آنکھیں بے انتہا خوبصورت تھیں اس پر گہری لمبی پلکوں کا سایہ ان آنکھوں کو اور دلکش بنا رہا تھا، اسے ایک دم عناب سے جلن محسوس ہوئی، بے شک کلان ملک اسے سرد نظروں سے گھور رہا تھا مگر وہ جانتی تھی کلان کی آنکھیں ستاروں کی مانند کیوں چمک رہی ہیں۔۔۔۔

آج سے پہلے شمع کو یہ آنکھیں بے انتہا بنجر لگتی تھیں یہی وجہ تھی زندگی میں پہلی بار اسے کسی سے جلن محسوس ہوئی، کسی کے حسن کے آگے مرعوب ہوئی تھی وہ پتا نہیں عناب واقعی میں اتنی خوبصورت تھی یا پھر کلان کا ایسے اس کی طرف دیکھنا اس کو بے انتہا حسین بنا رہا تھا، شمع کو اپنا آپ بہت پھیکا لگنے لگا اُس کے سامنے، وہ اس وقت وائٹ ٹائیٹ پینٹ اور وائٹ لوز سی جرسی شرٹ پہنے ہوئے تھی شرٹ کندھوں سے نیچے ڈھلکی بہت اچھی دیکھائی دیتی، بالوں کو اس نے بڑے سٹائل سے چُٹیا بنا کر ایک سائیڈ پر ڈالا ہوا تھا، تھی تو وہ بھی بہت خوبصورت پر عناب کی بات ہی اور تھی۔۔۔

مسٹر کلان ملک یہ کچھ پیپرز ہیں دیکھ لیں آپ، ہم یہ ڈیل کینسل کر رہے ہیں، آپ کے ساتھ کام نہیں کرنا "چاہتے سائن کر دیے ہیں ہم نے آپ بھی سائن کر دیں۔۔۔۔۔"

آخر صائم نے ہی نے پچھلی خاموشی کو توڑا تھا، کلان ملک نے استھزائیہ مسکراہٹ کے ساتھ وہ پیپرز لیے تھے ان پیپرز کو ایک نظر دیکھنے کے بعد اس نے انھیں ٹیبل پر رکھ دیا۔۔۔۔

"اور یہ خلع کے پیپرز ہیں، پلیز ان پر بھی سائن کر دیں۔۔۔۔ "

صائم نے فوراً ہی خلع کے پیپرز بھی اسکی کی طرف بڑھادیے شمع حیران ہوئی خلع کے پیپرز کا سن کر یہ معاملہ کیا تھا، پیپرز تھامتا وہ قہقہ لگاتا ہنس دیا عناب نے ایک نظر کلان ملک کو دیکھا جو اسی پر نظریں گاڑھے ہوئے تھا وہ اس کی سرخ اور سپاٹ نظروں کو دیکھ کر گھبراتی اپنی نظریں پھیر گئی، کلان نے خلع کے پیپرز پکڑ کر مسکراتے ہوئے ایک نظر عناب پر ڈالی اور پھر ان کے ٹکڑے ٹکڑے کر دیے، عناب نے غصے سے کلان ملک کو اور ان پیپرز کو دیکھا جو ٹیبل پر ٹکڑوں کی صورت میں موجود تھے۔۔۔۔۔

منع کیا تھا تمہیں میں نے یہ خرافات اپنے ذہن سے نکال دو کیوں نہیں سنتی میری، پلے باندھ لو میری بات "

"تمہیں خلع نہیں ملے گا، میرے جیتے جی تو بالکل نہیں۔۔۔۔

وہ ذرا سا آگے جھک ٹیبل پر دونوں ہاتھ رکھتا عناب کو سخت نظروں سے گھورتے بولا۔۔۔۔

"کلان تم عناب سے ایسے بات نہیں کر سکتے۔۔۔۔۔ "

صائم اپنا غصہ ضبط کرتا لہجے کو حتی الامکان ہموار کرتا ہوا بولا، کلان نے اپنا ایک ہاتھ گردن پر پیچھے کی طرف لے جا کر پھیرا اور آنکھیں بند کی تھیں دوسرے ہی پل اس نے ٹیبل پر پڑا گلاس اٹھا کر زمین پر دے مارا عناب نے ہڑبڑا کر صائم کو دیکھا شمع بھی گھبرائی تھی، آس پاس کے لوگ بھی متوجہ ہو گئے۔۔۔۔

"میں اپنی بیوی سے بات کر رہا ہوں تم بیچ میں مت بولو تمہارے لیے یہی ٹھیک ہو گا۔۔۔۔۔۔ "

اس نے صائم کو سخت لہجے میں وارن کیا۔۔۔۔

"تماشا مت کرو یہاں پر کلان۔۔۔۔ "

صائم بھی غصے سے بولا۔۔۔۔۔

"تماشا میں کر رہا ہوں یا پھر تم لوگ۔۔۔۔ "

وہ یکدم چیخا۔۔۔۔

"جب میں کہہ رہا ہوں میرے اور عناب کے معاملات سے تم دور رہو تو مطلب دور رہو۔۔۔۔ "

شمع کو اپنے سامنے سب کچھ گھومتا ہوا محسوس ہوا، خلع، بیوی، عناب، کلان سر شادی شدہ ہیں، اسے اپنی سانسیں اٹکتی ہوئی محسوس ہوئی۔۔۔۔۔

"بہت شوق ہے نا تمہیں پیپرز دیکھانے کا چلو ایک پیپر میں بھی دیکھا دیتا ہوں مِس عناب کلان ملک۔۔۔۔ "

وہ ایک ایک لفظ چباتا ہوا عناب کی آنکھوں میں گھورنے لگا۔۔۔۔

"مِس شمع بلورنگ کی فائل دیں مجھے۔۔۔۔۔ "

اس نے ابھی تک نظریں عناب پر گاڑھی ہوئی تھیں شمع نے جلدی سے وہ فائل کلان کو پکڑادی۔۔۔۔

"یہ لیں مِس عناب کلان ملک، ان پیپرز پر آپ کے سائن بھی موجود ہیں اچھی طرح دیکھ لیں، آپ یہ کنٹریکٹ بیچ میں نہیں چھوڑ سکتیں، آپ کو یہ کنٹریکٹ پورا کرنا پڑے گا ہر حال میں، اور نا ہی آپ اس ملک سے باہر جا سکتی ہیں۔۔۔۔"

کلان نے چیئر سے ٹیک لگا کر عناب پر طنزیہ مسکراہٹ اچھالی وہ بے یقینی سے ہاتھوں میں پکڑی فائل کو دیکھنے لگی یہ وہی پیپرز تھے جو کلان نے کل رات اس سے سائن کروائے تھے اور اس نے غصے میں بنا پڑھے سائن کر بھی دیئے تھے، صائم نے بھی بے یقینی سے ان پیپرز کو دیکھا عناب نے گھبرا کر وہ فائل اور اس میں موجود پیپرز فوراً پھاڑ دیئے، کلان ابھی بھی چیئر کے ساتھ ٹیک لگائے اطمینان سے اسے ہی دیکھ رہا تھا، ایک دم مسکراتے ہوئے وہ سیدھا ہوا۔۔۔۔۔

"ویسے ناحق آپ نے اتنی محنت کی، مائے ڈیئر وائفی، یہ پیپرز فوٹو کاپی تھے اور اوریجنل میرے پاس محفوظ ہیں، غصے میں شاید آپ نے دیکھے ہی نہیں۔۔۔۔۔"

کلان اطمینان سے بولتا عناب کو سلگا گیا۔۔۔۔

"مسٹر کلان ملک میں آپ کے ساتھ کوئی ڈیل نہیں کروں گی اور ناہی آپ کی شکل دوبارہ دیکھنا پسند ہے مجھے، "

"میں آج ہی اٹلی واپس جارہی ہوں دیکھتی ہوں آپ مجھے کیسے روکتے ہیں۔۔۔۔۔

وہ ایک ایک لفظ چباتی کہتے ہوئے غصے سے وہاں سے چلی گئی صائم بھی اسکے پیچھے چل دیا تھا کلان نے ان دونوں کو جاتے دیکھا استہزئیہ مسکراہٹ کے ساتھ بے چینی سے اپنی بڑھی داڑھی پر ہاتھ پھیرا اور پھر ٹیبل پہ بچھے کپڑے کو یک دم کھینچ ڈالا۔۔۔

جس سے ٹیبل پہ پڑے شیشے کے گلاس اور برتن چھناکے سے نیچے گر کر چکنا چور ہوئے تھے شمع ہڑبڑا کر چیز چھوڑ اٹھ کھڑی ہوئی، خوفزدہ نظروں سے کلان کو دیکھتی وہ سانس بحال کرنے لگی جس کی آنکھیں خون چھلکا رہی تھیں۔۔۔

🔥🔥🔥🔥🔥🔥

وہ ہوٹل میں آنے کے بعد غصے سے کمرے میں ٹہل رہی تھی صائم بھی اس وقت اسکے کمرے میں صوفہ پر بیٹھا سنجیدگی سے اسے ہی دیکھ رہا تھا، عناب نے ٹہلتے ٹہلتے سائیڈ ٹیبل پر پڑا واز اُٹھا کر زمین پر دے مارا۔۔۔۔

"کیا ہو گیا ہے عناب کنڑول یور سیلف۔۔۔۔ "

وہ کب سے اس کی حرکتیں دیکھ رہا تھا برداشت نا ہوا تو بول پڑا۔۔۔۔۔

آپ مجھے کہہ رہے ہیں صائم دیکھا نہیں آپ نے کلان ملک نے کیا کیا وہ کبھی نہیں بدل سکتے کبھی بھی نہیں، "

وہ ایک دھوکے باز کم ظرف اور مکار انسان ہیں، کس طرح مجھ سے دھوکے سے پیپرز پر سائن کروایا انھوں

نے۔۔۔"

وہ غیض وغضب کے عالم میں بولی تھی صائم نے لمبی سانس لی اور چلتا ہوا اس کے پاس آیا۔۔۔۔۔

اب جو ہونا تھا وہ ہو گیا عناب تم کیوں اپنا خون جلا رہی ہو، جب تم جانتی ہو کلان کی فطرت کو تو تم نے بغیر "

دیکھے سائن کیوں کیے یار۔۔۔۔"

اس نے تحمل سے عناب کو سمجھانا چاہا پر وہ ہتھے سے ہی اکھڑ گئی۔۔۔۔۔

تو مجھے اس بات کے لیے قصوروار سمجھ رہے ہیں آپ، یہ صحیح ہے صائم، انھوں نے مجھے اس دن اتنا غصہ دلایا "

تھا کہ بس میں نے جلدی سے سائن کر دیے تا کہ جان چھڑوا جا سکوں ان سے دور، نہیں بلکہ صحیح کہہ رہے ہیں

آپ میری ہی غلطی تھی جو میں نے جانتے بوجھتے ان جیسے دوغلے بد فطرت جھوٹے انسان پر یقین کر لیا۔۔۔۔

وہ تقریباً چیختے ہوئے سر تھام گئی۔۔۔۔

کام ڈاؤن عناب پلیز، کنڑول کرو خود کو اس طرح تمہیں خود کو تکلیف دینے سے کیا مل جائے گا، ٹھیک ہے "

"ہم یہ ڈیل نہیں کریں گے واپس جائیں گے ہم کلان ملک سے دور چلی جاؤ گی تم بس ریلیکس ہو جاؤ۔۔۔۔

وہ ڈر گیا تھا کہیں عناب اپنا کوئی نقصان نا کروالے یوں اسکے سمجھانے پر عناب نے خود پر ضبط کرتے بیڈ پر بیٹھ کر

دکھتے سر کو ہاتھوں میں تھاما۔۔۔۔

پلیز صائم خدا کا واسطہ ہے مجھے لے جائیں، یہاں نہیں رہنا مجھے اٹلی واپس جانا ہے، پلیز مجھے اٹلی لے "

"چلیں۔۔۔۔

اس نے بہتے آنسوؤں کے ساتھ صائم سے کہا وہ اسکی آنکھوں میں آنسو دیکھ پریشان ہوا، کتنی کوشش کرتا تھا وہ

کہ عناب خوش رہے اسکی آنکھوں میں آنسو نہ آئیں مگر بار بار کچھ نہ کچھ ایسا ہو جاتا کہ وہ بے بس ہو جایا

کرتا۔۔۔۔

وہ تو صرف یہی چاہتا تھا کہ عناب کے دل میں جو برسوں سے آگ جل رہی ہے کلان کے دیے زخم جو ناسور بن

رہے ہیں اس پر وہ مرہم رکھ دے، یہ تبھی ممکن تھا جب کلان ملک عناب کی زندگی سے پوری طرح نکل جاتا، وہ

مکمل طور پر کلان کو بھول جاتی، وہ چاہتا تھا عناب کے دل میں کلان کے لیے کوئی جذبہ موجود نا ہو خواہ وہ محبت کا ہو یا نفرت کا۔۔۔۔۔

وہ جانتا تھا نفرت محبت سے بھی بڑی ظالم شے ہوتی ہے، نفرت کی آگ میں جلنے والا اندر ہی اندر اک الاوے کی طرح ابلتا رہتا ہے اور یہ نفرت تب ہی ختم ہوتی جب عناب کلان کو معاف کر دیتی یا پھر اپنا بدلہ لے لیتی تو اسے سکون آ جاتا وہ یہ بھی جانتا تھا یہ سب آسان نہیں تھا عناب کے لیے اتنی آسانی سے کلان اسے خلع نہیں دے گا وہ کبھی عناب سے دور نا ہوتا مگر اسے امید تھی جلد یا بدیر یہ کام ضرور ہو جائے گا، پر آج عناب ہمت ہار گئی تھی۔۔۔۔۔

صائم کو سمجھ نہیں آ رہی تھی عناب کس چیز سے بھاگ رہی ہے کیونکہ وہ اتنی کمزور تو نہیں تھی اس نے اتنا عرصہ کلان کا ظلم چپ چاپ برداشت کیا، اتنا سب کچھ ہونے کے باوجود اس نے خود کو سنبھالا مگر آج کیا چیز اسے کمزور کر رہی تھی۔۔۔

کہیں عناب، یہ سوچ آتے ہی صائم نے بے چینی سے اپنے دل پر ہاتھ رکھا لیا اور ٹھنڈا گہرا سانس بھرتے خود کو کمپوز کیا۔۔۔

"ٹھیک ہے عناب تم جیسا چاہو گی ویسا ہی ہو گا۔۔۔۔۔ "

اس نے ہار مانتے ہوئے کہا۔۔۔۔

"ہم آج ہی اٹلی چلے جائیں گے تم سامان پیک کر لو ہم ابھی نکل رہے ہیں۔۔۔۔۔ "

اسے کہتا وہ فوراً کمرے سے نکل گیا۔۔۔۔۔

🔥🔥🔥🔥🔥🔥

ہوٹل سے نکل گاڑی میں بیٹھ کر عناب نے سکھ کا سانس لیا وہ پاکستان سے جا رہی تھی کلان ملک سے دور ہمیشہ ہمیشہ کے لیے، سیٹ سے ٹیک لگائے اپنی آنکھیں اطمینان سے موندی تھیں اس نے، دو آنسو پلکوں کی باڑ توڑتے ہوئے باہر نکل گالوں پر پھیل گئے، آج وہ شاید پہلے سے بھی زیادہ زخم لے کر واپس جا رہی تھی، اس کے دل کے زخم پھر سے ہرے ہو چکے تھے اس ستمگر کو دیکھ کر، اک سکون اسے اپنے ارد گرد بکھرتا ہوا محسوس ہوا کہ اس ظالم کو وہ آئندہ کے بعد کبھی نہیں دیکھے گی۔۔۔۔۔

اسے کلان کے نام کے ساتھ تو رہنا قبول تھا پر کلان ملک کے ساتھ رہنا نہیں، اسلام آباد انٹرنیشنل ایئرپورٹ پر آتے ہی صائم اور وہ تیزی سے ایئرپورٹ کے اندر داخل ہوئے، ابھی انہوں نے چیک اِن کیا ہی تھا صائم کو

کلیرنس مل گئی لیکن عناب کو روک لیا گیا،ایک لیڈی آفیسر اور ایک میل آفیسر جھٹ سے اس کے پاس چلے آئے تھے۔۔۔۔

"مِس عناب آپ ہمارے ساتھ چلیں۔۔۔۔ "

"لیکن کیوں۔۔۔۔ "

وہ حیران ہوئی۔۔۔۔۔

"کیونکہ آپ کو کلیرنس نہیں مل سکتی آپ ہمارے ساتھ چلیں گی۔۔۔۔ "

وہ حیرت زدہ نظروں سے انھیں دیکھتی ان کے ساتھ ایک کمرے میں داخل ہوئی۔۔۔۔

"مِس عناب آپ یہ فلائٹ نہیں لے سکتی اِن فیکٹ آپ پاکستان چھوڑ کر جا بھی نہیں سکتی۔۔۔۔ "

میل آفیسر بہت شائستگی سے اس سے مخاطب ہوا۔۔۔۔

"یہی تو میں پوچھنا چاہتی ہوں،آپ کے پاس کیا اتھارٹی ہے کہ مجھے روک سکیں آپ۔۔۔۔ "

سینے پر ہاتھ باندھے اس نے سوال کیا۔۔۔

اسپائر ٹیکسٹائل اینڈ فیبرک کمپنی کے ساتھ آپ نے معاہدہ کیا تھا جس پر آپ کے سائن بھی موجود ہیں، یہ "

"ڈیل چھوڑ کر نہیں جاسکتی آپ۔۔۔۔

وہ میل آفیسر اس بار بھی انتہائی شائستگی سے اس سے مخاطب تھا عناب کا پارہ فوراً ہائی ہوا یہ سن کر۔۔۔۔۔

"اچھا تو مسٹر کلان ملک نے یہ کروایا ہے آپ سے، ویسے کتنے پیسے دیئے ہیں انہوں نے آپ کو۔۔۔۔ "

اسکی بات سن میل آفیسر کا چہرہ سرخ ہوا تھا۔۔۔۔

دیکھیں مِس عناب، آپ یوں الزام نہیں لگا سکتی مجھ پر کیونکہ آپ نے ایک کنٹریکٹ سائن کیا ہے جس وجہ "

"سے مسٹر کلان ملک نے آپ کے خلاف کمپلین لکھوائی ہے۔۔۔۔

یہی تو میں کہہ رہی ہوں آفیسر آپ لوگوں کے پاس یہ اتھارٹی نہیں ہے کہ مجھے روک سکیں، میرا نام ای سی "

"ایل میں نہیں ہے کہ آپ مجھے یوں پریشان کریں میں آپ کی کمپلین کر سکتی ہوں۔۔۔۔

وہ بے انتہا غصے کے باوجود ضبط سے بول رہی تھی ورنہ اس کا دل تو کر رہا تھا اس آفیسر کا منہ توڑ دے۔۔۔۔

"جی صحیح کہا آپ نے ان کے پاس اتھارٹی نہیں ہے مگر ہمارے پاس تو اتھارٹی ہے نا مس عناب۔۔۔۔ "

اس نے آواز کی سمت دیکھا تو دروازے سے ایک پولیس آفیسر اور دو لیڈی کانسٹیبلز اندر داخل ہوئی

تھیں۔۔۔۔

میم آپ کے خلاف ایف آئی آر کلان ملک نے درج کروائی ہے آپ پر دھوکہ دہی کا الزام لگایا گیا ہے، "

" پاکستان چھوڑ کر نہیں جا سکتیں آپ جب تک آپ یہ کنٹریکٹ پورا نا کر لیں۔۔۔۔

یہ آفیسر بھی عناب کے ساتھ بہت شائستگی سے مخاطب ہوا تھا۔۔۔۔

"واٹ ربش۔۔۔۔ "

NOVELS MAFIA
DISCOVER STORIES, FIND YOURS!

وہ غصے سے چلائی۔۔۔

آپ لوگ یہ نہیں کر سکتے سمجھے، آپ سب کو کلان ملک نے پیسہ کھلائیں ہیں میں اچھی طرح جانتی "

"ہوں۔۔۔۔

میم، آپ زیادہ سین کریٹ کریں گی تو مجبوراً ہمیں آپ کو گرفتار کرنا پڑے گا پلیز آپ ہمیں مجبور نا کریں، "

"آپ کا پاسپورٹ بھی اب ہمارے پاس ہی رہے گا۔۔۔۔

پولیس آفیسر نے امیگریشن آفیسر سے عناب کا پاسپورٹ کلیکٹ کرتے ہوئے کہا وہ غصے سے سب کو ایک نظر دیکھتی دروازہ دھاڑ سے بند کرتی وہاں سے چلی گئی، کلان پر اسکا غصہ ہر سیکنڈ بڑھتا جا رہا تھا۔۔۔۔

🔥🔥🔥🔥🔥🔥

وہ جو اپنے آفس میں بے چینی سے ٹہل رہا تھا فون رنگ ہونے پر بے تابی سے کلان نے فون اٹھایا۔۔۔

"سر آپ کا کام ہو گیا، مِس عناب آج اٹلی نہیں جا سکی اور ان کا پاسپورٹ بھی لے لیا گیا ہے۔۔۔ "

وہ اپنی آفس چیئر پر اطمینان کی سانس لیتا ہوا بیٹھا۔۔۔

میں نے جیسے کہا تھا ویسے ہی کیا نا، اسے پریشان تو نہیں کیا۔۔۔؟؟؟ "

لہجے میں فکر واضح تھی۔۔۔

جی سر ہمارے ساتھ لیڈی آفیسرز بھی موجود تھیں، آپ کے کہنے پر ہم نے بہت تحمل سے ان سے بات کی۔۔۔"

"ٹھیک ہے پاسپورٹ میرے آفس میں پہنچا دو۔۔۔۔ "

اس نے کہتے ساتھ ہی فون بند کر دیا۔۔۔

سوری جان میں جانتاہوں تم مجھے بہت غلط سمجھو گی پر میں تمہیں خود سے اب دور نہیں کر سکتا، میں اس چیز "
کی وجہ ہی ختم کر دوں گا جو تمہیں مجھ سے دور لے کر جائے گی، تمہیں مجھ سے رہائی ایک ہی چیز سے مل سکتی
"ہے وہ ہے میری موت۔۔۔۔۔

چیئر سے ٹیک لگائے وہ آنکھیں موند خود کو ریلیکس کرنے کی کوشش کرنے لگا تھا، عناب یہیں رہے گی کتنا ہی
سکون مل گیا تھا اسے۔۔۔۔

🔥🔥🔥🔥🔥🔥

وہ ایئرپورٹ سے باہر آتی لمبے لمبے سانس لینے لگی، اسے اس ٹائم کلان ملک سے شدید نفرت محسوس ہو رہی تھی
عناب کا دل کر رہا تھا کہ وہ پوری دنیا کو توڑ مڑوڑ کر رکھ دے اسے اپنا آپ بہت بے وقعت محسوس ہو رہا
تھا۔۔۔۔

میں اچھی طرح جانتی ہوں مسٹر کلان ملک، آپ نے اپنے پیسے کے بل بوتے پر یہ سب کچھ کیا ہے، یہی "
چاہتے تھے نا آپ کہ میں یہاں سے نا جاؤں تو ٹھیک ہے میں یہیں پر رہوں گی اور آپکی زندگی کو جہنم بنا دوں گی،
اب میں خود آپ کے ساتھ یہ کنٹریکٹ کرنا چاہتی ہوں، دیکھنا چاہتی ہوں اور کتنے پستی تک گر سکتے ہیں آپ، یہ

تو طے ہے آپ عناب باجوہ کو اب پا نہیں سکتے اور جہاں تک بات ہے خلع کی تو بہت جلد میں خلع تو ضرور لے

لوں گی آپ سے، اگر آپ نے مجھے آسانی سے خلع نہ دیا تو میں آپکے خلاف میڈیا میں جاؤں گی، اب آپکے ہر وار

کا جواب دوں گی میں، منہ چھپا نہیں سکیں گے آپ کلان ملک آپکا گھناؤنا چہرہ دنیا کے سامنے لا کر رہوں گی

"میں۔۔۔۔

وہ لمبے لمبے سانس لیتی اپنا اشتعال کم کرنے لگی تھی۔۔۔۔

عناب تم ٹھیک ہو۔۔۔۔؟؟؟ "

صائم اسے ڈھونڈتا ائیرپورٹ سے باہر آیا۔۔۔۔

"ہاں اب بالکل ٹھیک ہوں۔۔۔۔۔ "

عناب نے مسکراتے ہوئے جواب دیا تھا۔۔۔

کیا ہوا ہے تمہیں۔۔۔۔؟؟؟ "

اس نے عناب کو مسکراتے ہوئے دیکھ کر پوچھا کیونکہ وہ تو اسکے بہت شدید ری ایکشن کا منتظر تھا۔۔۔۔

کیا ہوا ہے مجھے ٹھیک تو ہوں، بلکہ اب تو سب ٹھیک ہوا ہے، آپ یہی چاہتے تھے نا کہ میں یہاں پر رہوں "

"کلان ملک کا مقابلہ کروں تو ٹھیک ہے، میں یہ کنٹریکٹ کروں گی مکمل وہ بھی کلان ملک کے ساتھ۔۔۔۔۔

اسکی کہی بات صائم کو چونکا گئی۔۔۔۔

عناب وہ تمہیں اس لیے یہاں پر روکنا چاہتا ہے کیونکہ وہ اپنی غلطی پر شرمندہ ہے وہ صرف تم سے معافی کا "

"طلبگار ہے یار۔۔۔۔

"آپ کلان ملک کی سائیڈ لے رہے ہیں صائم۔۔۔۔ "

عناب نے اسکی بات کاٹتے بھڑکتے ہوئے کہا۔۔۔۔۔

نہیں یار سچائی بیان کر رہا ہوں بس، وہ تمہارے دل میں واپس اپنی رسائی چاہتا ہے عناب اب یہ تم پر ڈیپینڈ "

"کرتا ہے کہ تم اسے معاف کرتی ہو یا نہیں۔۔۔۔۔

وہ جیسے عناب کو کرید رہا تھا۔۔۔۔۔

"آپکو بھی یہی لگتا ہے نا صائم کہ میں انھیں معاف کر دوں گی۔۔۔۔ "

وہ استہزائیہ ہنستی بولی صائم نے اس کی بات پر نظریں چرا کر آسمان کو دیکھا جہاں بادلوں نے بسیرا ڈالا ہوا تھا۔۔۔۔

"پتہ نہیں، یا شاید۔۔۔۔ "

وہ ابھی بھی آسمان کو ہی دیکھ رہا تھا۔۔۔

"شاید آج پھر بارش ہو گی۔۔۔۔ "

اس نے بات بدلی، عناب کو اس کی آواز میں نمی محسوس ہوئی، وہ جانتی تھی صائم کیا سوچ رہا ہے۔۔۔۔۔

"ایسا کچھ نہیں ہو گا صائم جو آپ سوچ رہے ہیں۔۔"

وہ مسکراتے ہوئے عناب کو دیکھنے لگا۔۔۔۔

مجھے صرف تمہاری خوشی چاہیے عناب یہ کلان ملک کے ساتھ بزنس ڈیل ہی نہیں یہ وہ عرصہ ہے جس میں "

"ہماری قسمت کا فیصلہ ہو گا، تمہارا فیصلہ جو بھی ہو گا میں ہمیشہ تمہارا ساتھ دوں گا۔۔۔۔۔

اس نے سرد آہ کھینچ کر اپنی ہتھیلیوں کو رگڑا۔۔۔۔

"صائم جب مجھے کلان ملک ڈائیورس دے دیں گے، میں آپکے ساتھ نئی زندگی۔۔۔۔۔ "

نہیں عناب مجھے کوئی جھوٹی اُمید مت دینا پلیز، میرا دل تمہاری طرف سے خوش فہم نہیں ہے یار جس دن یہ "

خوش فہم ہوا تو یہ خود غرض ہو جائے گا صرف اپنی خوشی کا سوچے گا اور میں خود غرض نہیں بننا چاہتا، اگر پھر

اس دل کو تم نہ ملی تو شاید یہ دھڑکنا ہی بند کر دے۔۔۔۔۔"

اس نے عناب کو دیکھتے ضبط سے مسکراتے ہوئے کہا۔۔۔۔

صائم پلیز ایسی باتیں نا کریں اس دل کے ابھی پچھلے زخم نہیں بھرے آپ اپنی باتوں سے مجھے مزید تکلیف "

دے رہے ہیں، میرے سب سے اچھے دوست ہیں آپ میں آپکو کبھی نہیں کھو سکتی۔۔"

"ہاں صرف دوست ہی تو ہیں ہم۔۔۔۔ "

وہ خود سے بڑبڑایا۔۔۔

"ایک بات سن لیں آپ میں کلان کو معاف نہیں کروں گی کبھی بھی نہیں۔۔۔۔۔ "

وہ اٹل لہجے میں بولی۔۔۔۔

"جانتا ہوں میں۔۔۔۔ "

وہ مسکرایا۔۔۔۔

کیا جانتے ہیں۔۔۔؟؟؟ "

وہ حیران ہوئی۔۔۔۔

یہی کہ تم اسے معاف نہیں کرو گی، اب مجھے بتائیں میڈم، میرے لیے کیا حکم ہے، پاکستان سے جانے پر "

"آپ پر پابندی لگی ہے میں اس پابندی سے مستثنیٰ ہوں۔۔۔۔۔

صائم نے بات بدلتے اس سے پوچھا عناب ہنس پڑی تھی۔۔۔۔

آپ کے لیے یہی حکم ہے کہ آپ جائیں اٹلی اور اپنا تمام پیپر ورک کمپلیٹ کر کے واپس آجائیں، اب ہم اپنی "

"نئی زندگی کا آغاز یہیں سے کریں گے اپنے ملک اپنے پاکستان سے۔۔۔۔

وہ خوشگوار لہجے میں بولی تھی۔۔۔۔

"ڈیٹس گریٹ، یہ ہے میری عناب میری دوست۔۔۔۔ "

وہ اسے خوش اور پُر اعتماد دیکھ کر دل سے خوش ہوا۔۔۔

اوکے میں چلتا ہوں ورنہ فلائٹ مِس ہو جائے گی، اور تم نے اب کچھ نہیں سوچنا ہوٹل جاؤ آرام کرو مجھے کچھ "

"دن لگیں گے پیپر ورک کمپلیٹ کر کے آنٹی کو ساتھ لے آؤں گا، تم ریلیکس رہنا۔۔۔۔

تیزی سے بولتا وہ سامان کی ٹرالی گھسیٹتا ہوا اندر کی جانب بڑھا، عناب جانتی تھی وہ اپنی آنکھوں میں آئی نمی کو چھپا رہا ہے۔۔۔۔۔

"میرا وعدہ ہے آپ سے صائم تہی داماں نہیں رہیں گے آپ، یہ وعدہ ہے آپکی دوست کا۔۔۔۔"

وہ نم آنکھوں سے صائم کی پشت کو دیکھتی خود سے عہد کرنے لگی نا جانے کیا تھی ان دونوں کی قسمت۔۔۔۔

🔥🔥🔥🔥🔥🔥

وہ ساری رات سونہ سکی کلان پر شدید غصہ تھا اسے جو ہر گزرتے لمحے بڑھتا ہی جا رہا تھا جیسے تیسے رات اسے بہت مشکل سے نیند آئی جو اتنی طویل ہو گئی کہ صبح ہو جانے پر بھی عناب کی آنکھ نا کھلی، تقریباً 11 بج جاگی تھی وہ، سرخ آنکھوں کو ہلکا سا کھولے اس نے اپنے دُکھتے سر کو دونوں ہاتھوں سے دبایا۔۔۔

کیسے خود کو ہی اذیت پہنچا رہی تھی وہ، انٹر کام پر اپنے لیے چائے منگوانے کے بعد اس نے چائے پی کر کچھ پر سکون ہوئے، اٹھ کر شاور لیا اور پھر بلو جینز کے ساتھ ریڈ شارٹ فراک جس کے اوپر شارٹ بلو لیدر جیکٹ موجود تھی، اسے پہن وہ بالوں میں ریڈ پنز لگا کے انھیں کھلا چھوڑ ریڈ ہی لپ سٹک لگائے میک کے ہمراہ بے حد خوبصورت دیکھائی دینے لگی۔۔۔۔

شیشے میں خود کو دیکھ عناب کے لبوں پر مسکراہٹ پھیلی تھی، چھوٹا سا ریڈ قلچ اُٹھائے وہ مکمل تیار ہوٹل سے باہر نکلی، کیب کروا کر وہ کلان ملک کے آفس کی جانب روانہ ہوئی تھی، جیسے جیسے منزل قریب آ رہی تھی عناب کا غصہ بڑھتا ہی جا رہا تھا، اس کا بس نہیں چل رہا تھا ورنہ کل ہی کلان ملک کا گلہ دبا دیتی، جو اس نے انتہائی بے ہودہ اور چھوٹی حرکت کی تھی، عناب کا دماغ سلگانے کے لیے کافی تھی وہ۔۔۔۔

"میں جانتی ہوں میرا پاسپورٹ بھی آپ پاس ہی ہے مسٹر کلان ملک، بہت پچھتائیں گے آپ۔۔۔۔ "

اس نے اپنی مٹھیاں بھینچ کر غصہ ضبط کرتے نفرت سے دانت پیسے، اگلی کچھ ہی دیر میں وہ غصے سے کلان ملک کے آفس میں داخل ہوئی، اس کے روم کا پوچھ کر عناب نے اندر قدم رکھا، کلان کی سیکرٹری شمع نے اسے روکنے کی کوشش کی تھی۔۔۔۔

"میم پلیز رک جائیں آپ اندر نہیں جا سکتیں، سر اس وقت میٹنگ میں بزی ہیں۔۔۔۔۔ "

سپاٹ نظروں سے عناب نے شمع کو اوپر سے نیچے تک گھورا جو اپنا حسد چھپاتے ہوئے پروفیشنل انداز میں بولی تھی حالانکہ عناب جس قدر اس وقت خوبصورت لگ رہی تھی وہ کسی کو بھی دیوانہ کر جاتی، ریڈ شارٹ فراک وِد بلو جینز اور بلو چمکتی ہوئی چھوٹی سی لیدر جیکٹ اسکے خوبصورت بدن کو بہت زیادہ پُرکشش ثابت کر رہی تھی،

عناب کی آنکھوں سے نکلتے شرارے اسے اور جاذبِ نظر بنا رہے تھے، کلان تو ویسے ہی پاگل تھا اس کے لیے

اگر آج وہ اسے دیکھ لیتا تو یقیناً اپنی جان سے جاتا۔۔۔

مجھے کوئی پرواہ نہیں، راستے سے ہٹیں میرے مجھے آپکے سر سے ابھی اسی وقت ملنا ہے، تو انھیں ٹائم نکالنا "

"پڑے گا۔۔۔

وہ شمع کو غصے سے ہاتھ سے ہلکا سا دھکیل دور کرتی آگے کو بڑھی۔۔۔

آپ سمجھنے کی کوشش تو کریں میم بہت اہم میٹنگ ہے، سر نے تمام امپورٹینٹ کالز تک لینے سے منع کر رکھا "

"ہے، آپ انکاویٹ کر لیں۔۔۔

وہ بولتی رہ گئی جسے عناب نظرانداز کر تن فن کرتی کلان کے روم میں داخل ہوئی۔۔۔

"میم پلیز کلان سر بہت غصہ ہوں گے۔۔۔ "

وہ پیچھے چلاتی رہ گئی تھی جبکہ عناب نے آفس میں جا کر دروازہ اسکے منہ پر بند کر دیا، کلان واقعی میں اس وقت

میٹنگ میں بہت مصروف تھا جس طرح وہ اندر داخل ہوئی اُدھر بیٹھے تمام لوگ عناب کی طرف متوجہ ہو گئے،

کلان نے بھی نظر اُٹھا کر اسے دیکھا تو پھر اپنی نظریں ہٹانا ہی بھول گیا، وہ بے یقینی سے عناب کو دیکھ رہا تھا، جو آنکھوں میں شرارے لیے اسے ہی گھور رہی تھی۔۔۔۔۔

" سر میں نے بہت منع کیا انھیں مگر انہوں نے میری ایک نہیں سنی۔۔۔۔۔ "

شمع بھی آفس میں آتی وضاحتیں پیش کرنے لگی، وہ واقعی میں پریشان تھی کیونکہ یہ میٹنگ بہت اہم تھی انکے لیے، وہاں پر بیٹھے دوسرے ارکان نے بھی دلچسپی سے عناب کا مکمل جائزہ لیا جو واقعی میں بے انتہا خوبصورت لگ رہی تھی اس نے ٹائٹ جینز کے ساتھ بہت شارٹ فراک پہن رکھا تھا اور شارٹ ہی جیکٹ عناب کی خوبصورتی کو چھپانے میں ناکام ثابت ہو رہی تھی، اسکے بدن کی خدوخال ہر شخص کے سامنے واضح تھی۔۔۔۔

کلان نے فوراً سامنے بیٹھے ارکان کی نظریں پہچان لیں جو حوس بھری نظروں سے اسکی بیوی کو گھور رہے تھے، اس نے ضبط کے مارے اپنی مٹھیاں بھینچیں اور سرخ آنکھوں سے عناب کو گھورا جواب آرام سے کھڑی مسکراتی ہوئی کلان کو نظروں کے حصار میں لیے ہوئے تھی، وہ جان بوجھ کر ایسا لباس پہن کر آئی، کلان ملک کی آنکھوں میں آج غصہ اور جلن عناب کو لطف اندوز کر رہا تھا۔۔۔۔

"ٹھیک ہے جینٹلمینز، آج کی میٹنگ ختم ہوئی آپ لوگ جاسکتے ہیں۔۔۔۔۔ "

NOVELS MAFIA
DISCOVER STORIES, FIND YOURS!

کلان نے اسے گھورتے سرد لہجے میں کہا شمع نے حیرانگی سے کلان کو دیکھا یہ میٹنگ تو بہت اہم تھی جبکہ اس نے کینسل کر دی، میٹنگ میں شریک ارکان کے چہرے پر ناگواریت کا تاثر ابھرا انھیں کلان کی بات پسند نا آئی اس لیے وہ لوگ غصے سے اٹھ کر چل دیے۔۔۔۔

"مِس شمع آپ بھی جائیں اور دروازہ بھی بند کر دیجئے گا۔۔۔۔ "

اس نے سپاٹ لہجے میں شمع کو حکم دیا وہ اپنے تاثرات چھپاتی وہاں سے چلی گئی۔۔۔۔

" یہ لڑکی کلان سر کو برباد کر دے گی مکمل، یہ بزنس بہت جلد تباہ ہو جائے گا اگر کلان سر اسی طرح اپنی میٹنگز کینسل کرتے رہے تو، وہ لوگ بہت غصے میں گئے ہیں یقیناً یہ ڈیل بھی ہمارے ہاتھ سے نکل جائے گی۔۔۔۔"

وہ باہر آ کر غصے سے ہاتھ میں پکڑا موبائل ٹیبل پر مارتی زیر لب بڑبڑائی۔۔۔۔

"کیا یہ لڑکی بہت امپورٹینٹ ہے سر کے لیے، سر نے اتنے امپورٹینٹ کلائنٹس کو ناراض کر دیا۔۔۔۔ "

اس نے دکھی دل کے ساتھ سوچا، جو جواب اسکے دل ودماغ نے دیا تھا وہ شمع کو اور بھی دکھی کر گیا دوسری سمت کلان چیئر پر بیٹھا عناب کے لباس کو غصے سے گھورتے پیشانی کو دو انگلیوں سے مسلنے لگا۔۔۔۔

"ویسے مجھے لگتا ہے یہ جیکٹ بھی تم نے فضول میں ہی پہنی اسے بھی رہنے دیتی۔۔۔۔ "

اس نے قہر برساتی نظروں سے عناب کو گھورتے طنزیہ لہجے میں کہا۔۔۔۔

"ہاں نا مجھے بھی یہی لگتا ہے، کوئی بات نہیں ابھی باہر جاتے وقت اتار دوں گی اسے۔۔۔ "

وہ بھی مسکراتی ہوئی جواب دیتی کلان ملک کو سر تا پا سلگ گئی وہ ایک دم سے اُٹھا اور عناب کو پیچھے دھکیلتے دیوار کے ساتھ چپکا گیا۔۔۔

مِس عناب کلان ملک یہ تمہارا اٹلی نہیں ہے جہاں تم ایسی فضول ڈریسنگ کور، جانتی ہو میری فطرت پھر بھی " اس حرکت کی وجہ، جانتی نہیں کیا جب یہاں کوئی لڑکی ایسی ڈریسنگ کرتی ہے تو اسے بہت سی حوس زدہ نظروں کا سامنا بھی کرنا پڑتا ہے، یہاں میرے سامنے بیٹھے وہ لوگ تمہیں کن نظروں سے گھور رہے تھے اندازہ بھی ہے کچھ، تم نے ان چبھتی نظروں کو محسوس نہیں کیا یا پھر جانتے بوجھتے انجان بن رہی ہو، اور باہر کتنے ہی لوگوں "نے آج تمہیں دیکھ کر اپنی آنکھیں سینکی ہوں گی۔۔۔۔

وہ غصے سے عناب کے ارد گرد ہاتھ رکھے سرد لہجے میں دھاڑا تو ایک پل کے لیے اسے اپنی ریڑھ کی ہڈی میں سنسناہٹ محسوس ہوئی مگر دوسرے ہی لمحے خود پر قابو پایا تھا اس نے۔۔۔

جانتی ہوں یہ آپکا پاکستان ہے، یہاں پر آپکے جیسے ہی لوگ رہائش پذیر ہیں کیونکہ اگر یہ میرا اٹلی ہوتا تو یہ جو "

آپ نے ابھی فضول حرکت کی ہے مجھے اٹلی جانے سے روکنے کی وہ کرنے کی ہمت نا ہوتی، اگر وہاں ایسا کچھ

"کرتے آپ تو ابھی تک جیل کی سلاخوں کے پیچھے ہوناتھا آپ نے مسٹر کلان ملک۔۔۔۔

وہ بھی جس بات سے تپی ہوئی تھی وہی بول گئی۔۔۔۔

"اور ئیلی، اور جو کنٹریکٹ تم بیچ میں چھوڑ کر جا رہی تھی اس کا کیا، وہ کوئی جرم نہیں۔۔۔۔ "

وہ ترچھی نظروں سے گویا ہوا۔۔۔۔

دھوکے سے پیپر سائن کروائے ہیں آپ نے مجھ سے، آج پھر سے یہ ثابت کر دیا آپ نے آج بھی ویسے ہی "

ہیں آپ خود غرض، مفاد پرست اور جھوٹے شخص جنہیں صرف خود کی ذات کی پرواہ ہے، کوئی بدلاؤ نہیں آیا

"آپ میں۔۔۔۔

وہ نفرت سے منہ پھیر گئی۔۔۔۔

"ٹھیک کہا تم نے میں بالکل ویسا ہی ہوں۔۔۔۔۔ "

کلان نے اسکامنہ دبوچ کررُخ اپنی طرف کیااور بے اختیار عناب کے ہونٹوں پر جھک کرانھیں شدت سے اپنی دسترس میں لے لیا،عناب تو پھڑ پھڑا کر رہ گئی تھی اس نے اپنے دونوں ہاتھوں سے بھرپور مزاحمت کی جنہیں کلان نے ایک ہاتھ سے دبوچ اوپر کرکے دیوار پر لاک کیااور دوسرے ہاتھ سے عناب کے بالوں کو مٹھی میں جکڑ بہت شدت سے اس کی سانسوں کو انہیل کرنے لگا۔۔۔۔

جو بھی غصہ اور بے چینی اسکے اندر پھیل چکی تھی اسے وہ یوں شدت سے عناب کے ہونٹوں کے ذریعے ختم کرنے میں مگن تھا،ریڈلپ سٹک لگائے اس طرح کاحلیہ لے کر کتنے ہی لوگوں کے سامنے سے گزر کرآئی تھی وہ،اسی لپ اسٹک کو جیسے وہ عناب کے لبوں سے نوچ کر پھینک دینے کے درپر تھاعناب کی مزاحمت جب دم توڑنے لگی سانس رکنے کے قریب تھی تب کلان ایک جھٹکے سے پیچھے ہواوہ اپنا تنفس درست کرتی کلان کو سرخ چہرے اور نم آنکھوں کے ساتھ گھورنے لگی وہیں کلان نے مسکراتے ہوئے عناب کو آنکھ ونک کی۔۔۔

"لپ سٹک کا ٹیسٹ بہت اچھا ہے ویسے،یقیناً اٹلی کے مہنگے برینڈ کی ہو گی۔۔۔۔ "

زہریلی مسکراہٹ سمیت وہ اپنے ہونٹ انگھوٹے سے صاف کرتاعناب کو طیش دلا گیا۔۔۔

"بدتمیز بے شرم بیہودہ جاہل انسان۔۔۔ "

اسکے جو منہ میں آیا کلان سے کہہ گئی۔۔۔۔

"نانا میری جان، اتنا غصہ صحت کے لیے ٹھیک نہیں ویسے بھی یار تمہارے منہ سے یہ الفاظ اپنے لئے اتنی

مرتبہ سن چکا ہوں کہ اب یہ لفظ مجھے ایک نشے کی طرح محسوس ہوتے ہیں، قسم سے جس دن نہ سنوں بدن

ٹوٹنے لگتا ہے میرا۔۔۔۔"

اسکا اک ادا سے کہتے ہوئے آگے بڑھ کر دروازہ لاک کرنا عناب کی دھڑکن مدھم کر گیا۔۔۔۔

"یہ کیا کر رہے ہیں آپ، دروازہ لاک کیوں کیا۔۔۔۔"

وہ سچ میں گھبرا گئی تھی۔۔۔۔

"ارے یار ابھی تم نے خود ہی تو کہا ہے کہ یہ جیکٹ تم اتاروگی تو جان یہ جیکٹ باہر جاتے ہوئے تو اتارنی ہی ہے

تو پہلے یہ حسین نظارہ اپنے شوہر کو دیکھاتی جاؤ۔۔۔۔"

وہ خطرناک تاثرات لیے اس کی طرف بڑھا۔۔۔۔

"دیکھیں کلان وہیں پر رُک جائیں۔۔۔۔"

وہ اپنی جیکٹ کی زپ بند کرنے لگی کلان مسکرایا اور عناب کو ایک جھٹکے سے کمر میں ہاتھ ڈال خود کے قریب

کرتا اسکے گردن اور سینے کو گھورنے لگا۔۔۔۔

آئیندہ یہ فضول ڈریسنگ اور اتنی فضول بات میرے سامنے مت کرنا ورنہ ایک منٹ نہیں لگاؤں گا اس "

"فضول لباس کو تمہارے بدن سے جدا کرنے میں۔۔۔۔۔۔

ایک ایک لفظ سرد لہجے میں بولتا وہ عناب کو وارن کر گیا۔۔۔۔۔

"چھوڑیں مجھے، بدتمیز کہیں کے۔۔۔۔ "

وہ غصے سے چلائی کلان نے اسے کچھ پل گھورنے کے بعد ایک جھٹکے سے عناب کو چھوڑا اور اپنا مفلر اٹھا کر اس پر

پھینک دیا۔۔۔۔

"اس سے کور کرو خود کو۔۔۔۔۔ "

وہ بے حد سنجیدہ تھا۔۔۔۔

"مجھے نہیں لینا آپکا یہ فضول سا مفلر۔۔۔۔۔۔ "

اس نے نفرت سے کلان کا مفلر زمین پر پھینکا کلان نے مٹھیاں جکڑی تھیں۔۔۔۔

"تم کیوں چاہتی ہو عناب آج اس کمرے کا دروازہ نا کھلے، یقین کرو یہ صوفہ بہت کمفرٹیبل ہے۔۔۔۔۔ "

وہ اس کی بات کا مطلب سمجھتی سرخ ہوئی اور غصے سے دانت کچپاتے ہوئے مفلر اُٹھا کر خود پر لپیٹ لیا۔۔۔

"ان بالوں کو بھی باندھو کسی فیشن شو میں نہیں آئی تم۔۔۔۔۔ "

اس کے کہنے پر عناب نے لب بھینچتے اپنے بالوں کی ڈھیلی سی چٹیا بنائی پیشانی پر بل ڈالے وہ اسے گھورنے لگی تھی اسکا بس نہیں چل رہا تھا ورنہ کلان کی آنکھیں نکال دیتی جو وہ اسکے بدن کو اس طرح گھورتا حکم چلا رہا تھا،

اپنی فتح پر کلان نے مسکراتے ہوئے گہری سانس لی۔۔۔

اچھا وہ ناگ نہیں آیا آج تمہارے ساتھ، وہی تمہارا باڈی گارڈ، ایک منٹ کہیں بھاگ تو نہیں گیا وہ ڈر "

سے۔۔۔۔"

کرسی پر بیٹھتے سلگتے ہوئے دل کے ساتھ بظاہر اطمینان اور مسکراہٹ سمیت اس نے سوال کیا ورنہ صائم کو عناب کے ساتھ دیکھ کر کلان کے لہو میں شرارے دوڑنے لگتے تھے، اسے کیسے برداشت کرتا تھا وہ، کلان خود ہی واقف تھا معلوم تھا اسے صائم اٹلی چلا گیا ہے اس کے جانے سے کلان کو کتنا سکون اور راحت ملی تھی جسے وہ بیان کرنے سے قاصر تھا، پھر بھی عناب کے منہ سے سننا چاہتا تھا وہ۔۔۔

صحیح کہہ رہے ہیں آپ وہ میرے باڈی گارڈ ہی ہیں میرے محافظ ،جو میری عزت کو خود سے بھی زیادہ عزیز "رکھتے ہیں،آپکی طرح نہیں وہ جو مجھے ذلیل کرکے خوشی محسوس کرتے ہوں مجھے اذیت پہنچا کر سکون تو صرف آپکو ملتا ہے۔۔۔۔"

اس کی بات سے کلان ملک کے ہونٹوں کی مسکراہٹ پل میں غائب ہوئی،چہرہ دھواں دھواں ہوا تھا،اس نے ٹیبل پر سے تمام چیزیں اُٹھا کر فرش پر پھینکی تھیں اور دو ہی قدموں میں عناب تک پہنچ غصے سے دیوار کے ساتھ اسے چپکا ڈالا۔۔۔۔

آئندہ کے بعد میرے سامنے اس کی تعریف مت کرنا،میرے سامنے اس کا نام مت لینا عناب نہیں " "برادشت ہوتا مجھ سے،مجھے وہ تمہارے آس پاس بھی نا دکھے ورنہ میں۔۔۔۔۔

وہ طیش کے عالم میں اس کے گرد اپنے ہاتھ جماتا سرد لہجے میں دھاڑا عناب کی خوف سے چیخ نکلی تھی وہ غصے سے پاگل ہو رہا تھا عناب کو اسکی یہی حرکت غصہ دلا دیا کرتی۔۔۔۔۔

"ورنہ کیا کریں گے آپ مسٹر کلان ملک مجھے پھر سے اپنی قید میں رکھیں گے ہاں بولیں۔۔۔۔ "

وہ اپنی نیلی آنکھیں کلان کی براؤن آنکھوں میں گاڑھتی اس کا ادھورا جملہ مکمل کر گئی۔۔۔۔

"ہاں رکھوں گا اپنی قید میں تمہیں، مگر اس قید میں، میں تمہاری غلامی کروں گا عناب۔۔۔۔ "

وہ اس کے گال پر پیار سے ہاتھ پھیرتا عناب کی گردن میں منہ چھپائے اس کی خوشبو اپنے اندر اتارتا مخمور لہجے میں بولا، کیسے سیکنڈوں میں وہ اسے نارمل کر دینے کا ہنر رکھتی تھی۔۔۔۔

"مجھے معاف کر دو پلیز عناب، معاف کر دو مجھے۔۔۔۔ "

وہ اس کی گردن میں بدستور منہ چھپائے اس سے التجا کرنے لگا۔۔۔۔

ایک آخری موقع دے دو پلیز عناب مجھے معاف کر دو، حوصلہ تو کرو تم اپنے کلان کو ضرور معاف کر دو گی " پلیز ختم کر دو یہ دوری، تمہاری جدائی مجھے پل پل مار رہی ہے عناب مجھے جینا سیکھا دو، پاس آ جاؤ میرے مجھے خود سے دور مت کرو، ورنہ مر جاؤں گا میں۔۔۔۔۔"

اسکا یوں کہنا عناب کو شدید برا لگا پوری قوت لگا دونوں ہاتھوں سے اسے خود سے دور دھکیلا تھا اس نے۔۔۔۔

مسٹر کلان ملک یہ ڈائیلاگ میں پہلے بھی بہت دفعہ سن چکی ہوں آپ کے منہ سے، جب آپ میری زندگی " میں آئے تھے تو ایسے ہی ڈائیلاگ اور بہت سے وعدے قسمیں کھائی تھیں آپ نے تب تو میں نے آپ پر یقین

بھی کر لیا تھا مگر اب میں مر کر بھی آپ پر یقین نہیں کر سکتی، انفیکٹ یقین کرنا تو دور کی بات ہے مجھے آپ کے

"مرنے یا زندہ رہنے سے کوئی دلچسپی تک نہیں، میری بلا سے مر جائیں آپ کوئی فرق نہیں پڑتا مجھے۔۔۔

وہ گلا پھاڑ چیخی کلان سفید چہرے کے ساتھ اس کا اتنا شدید ردعمل دیکھ شوکڈ رہ گیا۔۔۔

میں مانتا ہوں عناب تمہارے ساتھ بہت برا کیا میں نے لیکن تم غلط کہہ رہی ہو کہ میں نے تم سے کوئی وعدہ "

نہیں نبھایا، یار

میں نے تم سے وعدہ کیا تھا میں تمہیں کبھی نہیں چھوڑوں گا، دیکھو آج بھی اپنے وعدے پر قائم ہوں میں، جب

عائمہ نے مجھے وہ فیک آڈیو اور تصاویر دکھائیں تو میں پاگل ہو گیا تھا عناب، تمہیں کھونے کے احساس نے مجھ

سے میری سُدھ بُدھ سب چھین لی تھی، تم مجھے دھوکہ دے رہی ہو اس بات نے مجھے مار دیا تھا، تمہاری زندگی

میں کوئی اور ہے اس احساس نے مجھے جلتی آگ میں کھڑا کر دیا، لیکن ان سب کے باوجود میں نے تمہیں بیچ

"منجدھار نہیں چھوڑا، پوری عزت سے تمہیں اپنا کر لے آیا گھر۔۔۔

اسکی آنکھیں ہلکی نمی لیے ہوئے تھی عناب نے نخوت سے نظریں پھیری۔۔۔

تو بہت بڑا احسان تھا یہ آپکا کاش یہ احسان ناہی کرتے آپ، اینڈ واؤ کتنی اچھی سپیچ دے لیتے ہیں یقین مانیں "

میں بہت متاثر ہو گئی، مسٹر کلان ملک اس سب کے لیے تو آپ کو تمغہ امتیاز ملنا چاہیے تھا کہ آپ ایک بے وفا،

دھوکے باز لڑکی کو عزت سے رخصت کروا کر اپنے بستر پر لائے اور پھر اسی لڑکی کی عزت اپنے بستر پر روند ڈالی،

"اس کے جسم کو ہی نہیں اس کی روح کو بھی پور پور زخمی کر دیا، آپ نے واؤ دیٹس گریٹ نا۔۔۔

اس نے تالی بجائی۔۔۔

تو دنیا کی عظیم ترین شخص مسٹر کلان ملک آپ نے مجھ پر جب اتنے احسان کیے ہی ہیں تو براہ کرم ایک احسان "

اور کر دیں مجھے اس نام نہاد رشتے سے آزاد کر دیں آپ، بلکہ ایک ڈیل کرتے ہیں آپ کو مجھ سے معافی چاہیے تو

ٹھیک ہے آپ نے صرف تین بار طلاق، طلاق، طلاق بولنا ہے اور اس کے بعد میں آپ کو معاف کر دوں گی،

"آپ کے ہر جرم کی معافی دے دوں گی وعدہ ہے میرا بولیں منظور ہے یہ ڈیل۔۔۔

وہ سفاکیت سے بولتی کلان ملک کا دل لہولہان کر چکی تھی کچھ پل تک وہ اسے دیکھتا رہا اور پھر اپنے بالوں میں

ہاتھ پھیرتے آفس کا چکر لگاتا ہوا وہ اپنے اشتعال پر قابو پانے لگا عناب کی باتوں نے کلان کے چہرے سے نرمی

پل میں غائب کر دی تھی اب چہرے پر صرف کرختگی کا تاثر موجود تھا،اس نے ایک زوردار مکا دیوار پر مارا

عناب استہزائیہ مسکرا کر رہ گئی،اگلے ہی پل کلان نے اس کی کلائی اپنی وحشی گرفت میں لی تھی۔۔۔۔

طلاق چاہیے تمہیں مجھ سے،تو سن لو مِس عناب کلان ملک ترس جاؤ گی تم یہ الفاظ سننے کو مگر یہ نہیں کہوں گا "

میں،میری اُکھڑتی،رکتی،ٹھہرتی،سانسوں کی ضمانت بھی یہ الفاظ ہوں گے نا تب بھی نہیں بولوں گا،موت کے

دہانے پر کھڑا ہوں گا،میری سانسیں اکھڑ رہی ہوں گی اگر یہ الفاظ میری اُکھڑتی سانسوں کو بحال بھی کریں گے

"تب بھی یہ الفاظ نہیں بولوں گا سمجھی مِس عناب کلان ملک۔۔۔۔۔

وہ اس کی کلائی پر اپنی گرفت مضبوط کرتا سرخ آنکھوں سے ایک ایک لفظ چباتا سرد لہجے میں بولتا عناب کا خون منجمند کر گیا۔۔۔۔۔

"لیکن تمہیں مجھ سے رہائی چاہیے تو ٹھیک ہے۔۔۔۔ "

کلان نے ایک جھٹکے سے اس کی کلائی چھوڑی اور ٹیبل کے ڈراسے پسٹل نکال کر عناب کو تھما دی۔۔۔

لو شوٹ کر دو مجھے اس طرح تمہیں رہائی مل سکتی ہے مجھ سے،میری سانسیں چھین لو اور آزاد ہو "

"جاؤ۔۔۔۔۔

NOVELS MAFIA
DISCOVER STORIES, FIND YOURS!

وہ سرد لہجے میں بولا۔۔۔۔

"شوٹ می عناب۔۔۔۔ "

وہ اتنی زور سے چلایا تھا کہ عناب ایک لمحے کو کانپ کر رہ گئی لیکن پھر غصے سے اس نے پسٹل کو زمین پر پھینکا اور کلچ اُٹھائے آفس کا دروازہ کھول کر باہر نکل گئی، کلان نے اسکے جانے کے بعد زوردار مکا ٹیبل پر مارا اور پھر اپنا سر دونوں ہاتھوں سے تھام گیا، اسے لگ رہا تھا کہ جیسے وہ پاگل ہو جائے گا وہ لمبی لمبی سانسیں لیتا خود پر قابو پانے لگا اور پھر گاڑی کی چابیاں اُٹھائے جلدی سے باہر کو دوڑا۔۔۔۔

🔥🔥🔥🔥🔥🔥

جائنہ اداس سی آفس میں بیٹھی گلاس وال سے باہر نظریں جمائے کھڑی تھی جب سے صائم اور عناب ادھر سے گئے تھے اداسی نے اس کے پورے وجود کو اپنی لپیٹ میں لے رکھا تھا، سپاٹ نظروں سے اس نے اپنی ہتھیلیوں کو دیکھا اور اس میں محبت کی لکیر کو ڈھونڈنے لگی، دو آنسو گر کر اس کی ہتھیلی میں جذب ہو گئے تھے۔۔۔۔

شاید میرے ہاتھوں کی لکیروں میں محبت کی لکیر ہے ہی نہیں، "

کوئی بھی تو رشتہ میرے پاس موجود نہیں، ماں کا پیار کیا ہوتا ہے مجھے نہیں پتہ باپ کی شفقت کیا ہوتی ہے انجان

"ہوں میں ماں باپ کا نرم لمس کچھ نہیں معلوم مجھے۔۔۔۔۔

اس نے اپنے ماتھے پر ہاتھ رکھا ہر رشتے کے لمس کو ترسی تھی وہ اور جس سے وہ سب سے زیدہ محبت کرتی تھی وہ کسی اور کشتی کا مسافر تھا، رشتوں کے معاملے میں کتنی غریب تھی وہ اپنی ہتھیلی کو دیکھتے ہوئے بھی یہی سوچ رہی تھی وہ اسکا دل دکھ سے بے حد بوجھل ہو گیا، اچانک دروازہ کھلنے کی آہٹ پر وہ چونک اٹھی، سامنے صائم کو دیکھ اس کا دل خوشی سے کھل اُٹھا تھا وہ بے اختیاری میں اس کے گلے لگ گئی، صائم اس کی بے اختیاری پر حیران رہ گیا مگر اگلے ہی لمحے اسے احساس ہوا تو ایک دم شرمندہ ہوتی وہ اس سے الگ ہوئی۔۔۔۔

"وہ مم مم میں۔۔۔۔۔ "

خفت اور شرم سے وہ سرخ پڑتی جا رہی تھی صائم اس کی حالت دیکھ کر مسکرا کر رہ گیا۔۔۔۔۔

کیسی ہو جانئہ۔۔۔۔؟؟؟ "

اس نے پوچھا۔۔۔۔

کیسی لگ رہی ہوں۔۔۔۔؟؟؟ "

اس نے اپنی جھینپ مٹانے کو خوشگواری سے الٹا سوال کر دیا۔۔۔

"اچھی لگ رہی ہو ہمیشہ کی طرح۔۔۔۔ "

جائنہ نے نظریں اٹھا کر اسے دیکھا جو سکن ہائی نیک اور بلو جینز میں بہت ڈیشنگ مگر بہت تھکا ہوا لگ رہا تھا بلاشبہ وہ مسکرا کر بات کر رہا تھا مگر چہرے پر کوئی رونق کے اثرات نا تھے اور آنکھوں میں عجیب اداسی اور وحشت نے ڈیرے جمار کھے تھے وہ اسے دیکھ کر زخمی دل کے ساتھ مسکرا دی وہ جو بھی صائم کے لیے محسوس کرتی تھی اسے پس پشت ڈال وہ ہمیشہ صائم کی خوشیوں کے لیے دل سے دعا کیا کرتی پر شاید صائم کا نصیب بھی اس جیسا تھا، وہ اپنے خیالوں کے تانے بانے بن رہی تھی کہ صائم کی آواز پر چونکی۔۔۔۔

"کافی نہیں پلاؤ گی۔۔۔ "

وہ تھکن ذدہ لہجے میں بولا۔۔۔

"جی جی میں لاتی ہوں۔۔۔ "

وہ مسکراتی ہوئی چلی گئی، صائم نے کرسی سے ٹیک لگاتے اپنی آنکھیں موندی ہی تھیں کہ چھم سے اس کی نظروں کے سامنے اس دشمنِ جاں کا چہرہ آگیا، دل کا درد تھا کہ بے اختیار اور بڑھا، وہ بے چینی سے دل پر ہاتھ رکھ کر کرسی پر سیدھا ہوا اور عناب کی تصویر ڈراسے نکال کر اسے دیکھتے ہوئے اپنے سینے سے لگائی۔۔۔۔

یہ اس کی اور عناب کی منگنی والے دن کی تصویر تھی جس میں وہ سکن کلر کا ڈریس پہنے مسکرا رہی تھی پچھلے اتنے سالوں سے یہ تصویر اس کے دل کے درد کا علاج تھی آج بھی وہ یہ تصویر پکڑے ہر چیز سے بے نیاز ہو چکا تھا۔۔۔۔

NOVELS MAFIA
DISCOVER STORIES, FIND YOURS!

🔥🔥🔥🔥🔥🔥

کلان ملک بجلی کی سی تیزی سے باہر نکلا تھا آفس کا تمام سٹاف اسکی رفتار پر حیران ہوا آخر ایسی بھی کیا جلدی تھی اسے، شمع کو تو خاصی حیرت ہوئی پہلے عناب بھاگتی ہوئی باہر آئی تھی اور اب کلان آندھی طوفان بنا اس کے پیچھے لپکا، وہ جلد از جلد عناب تک پہنچنا چاہتا تھا وہ اپنی محبت کو دوبارہ کھونے کا تصور کرنے سے بھی خوفزدہ تھا۔۔۔

ایک دفعہ پہلے اس نے اپنی عناب کو کھودیا تھا اس دن اس کے حواسوں نے اس کا ساتھ چھوڑ دیا ورنہ وہ اسے کبھی خود سے دور نہ جانے دیتا، پر آج وہ اسے ضرور روک لے گا، تیز تیز قدم اُٹھاتا وہ فون پر کسی کو مسلسل انسٹرکشن دے رہا تھا، وہ تیزی سے لفٹ کے پاس آیا اس سے پہلے لفٹ کا دروازہ بند ہوتا کلان نے اپنا پاؤں دروازے میں رکھ کر لفٹ کا دروازہ بند ہونے سے روکا۔۔۔

عناب نے اسے لفٹ میں داخل ہوتے دیکھ غصے سے رُخ پھیرتے لفٹ کے تمام بٹن پریس کر دیے، کلان نے مسکراتے ہوئے موبائل سے ایک میسج کسی کو سینڈ کیا اور تحمل سے لفٹ کی دیوار کے ساتھ ٹیک لگائے ایک ٹانگ اوپر کی طرف فولڈ کیے دونوں ہاتھ سینے پے باندھے مسکراتے ہوئے عناب کو دیکھنا شروع ہو گیا۔۔۔

عناب نے اسے ایسے ندیدوں کی طرح خود پر نظریں جمائے دیکھ کر غصے سے دانت کچکچاتے اپنا کلچ اُٹھا کر زور سے لفٹ کے دروازے پر مارا تھا کہ اچانک سے لفٹ چلتے چلتے جھٹکے سے رُک گئی، وہ سٹپٹا کر رکی لفٹ کو دیکھنے کے بعد نظریں کلان پر گاڑھ گئی جو ابھی بھی اطمینان سے اسی پوزیشن میں کھڑا اسے نہارنے میں مصروف تھا۔۔۔۔۔

کیا ہوا لفٹ کو۔۔۔؟؟؟ "

اس نے غصے سے دانت پیستے کلان کو دیکھتے پوچھا۔۔۔۔۔

مجھے کیا پتہ۔۔۔۔؟؟؟ "

کلان نے کندھے اچکائے۔۔۔۔۔

"تم نے ہی کلچ مارا تھا ہو گئی ہو گی کوئی خرابی۔۔۔۔ "

وہ اطمینان سے جواب دیتا عناب کو اور طیش دلا گیا۔۔۔

ہاں تو کلچ مارنے سے لفٹ کیسے رُک سکتی ہے، زیادہ معصوم مت بنیں میں اچھی طرح جانتی ہوں مسٹر کلان "

"ملک، لفٹ آپ نے ہی رکوائی ہے۔۔۔۔

وہ غصے سے کلان کی طرف بڑھی ہی تھی کہ لفٹ نے بُری طرح جھٹکا لیا وہ لڑ کھڑا کر کلان کے سینے سے جا لگی،

عناب نے کھا جانے والی نظروں سے کلان ملک کو گھورا، اس سے پہلے وہ اس سے دور ہوتی لفٹ نے ایک اور

جھٹکا کھایا تھا جیسے وہ تیزی سے نیچے گئی ہو، جھٹکا اتنا شدید تھا کہ کلان بھی اپنا توازن برقرار نا رکھتا زمین بوس ہوا

عناب بھی اسکے سینے سے چپکی ساتھ ہی گری تھی۔۔۔۔

کلان نے اسی چیز کا فائیدہ اُٹھاتے عناب کو اپنے اوپر لیٹا اسکی کمر کے گرد بازو حائل کی عناب کے بال کھل کر کلان ملک کے چہرے پر بکھرے ہوئے تھے، کلان نے لمبا سانس لے کر عناب کے بالوں کی بھینی بھینی کنڈیشنر کی مہک اپنے اندر اتاری اور اپنے بازوؤں کا حلقہ اس کی کمر کے گرد مضبوط کیا مکمل مدہوش ہوتے کلان نے عناب کے کان کی لو کو چوما عناب کو جیسے کرنٹ لگا تھا، ہوش میں آتی وہ چیخ پڑی۔۔۔

"چھوڑیں مجھے، بے شرم انسان، دور ہٹیں مجھ سے ورنہ میں جان لے لوں گی آپکی۔۔۔ "

وہ کلان کی گرفت سے نکلنے کی کوشش کرتی چلاا ٹھی۔۔۔

"آفس کے اندر موقع دیا تھا تمہیں اپنی جان لینے کا تم نے خود ہی گنوا دیا۔۔۔۔ "

وہ گھمبیر سرگوشی نما آواز میں مخمور لہجے میں بولا عناب نے غصے سے سر اٹھا کلان کو دیکھا جو آنکھوں میں خمار لیے سرخ بوجھل آنکھوں سے اسی کو ہی دیکھ رہا تھا، کلان کے ہاتھ جگہ جگہ عمل کی کمر پر سرایت کر رہے تھے جس سے بہت کوفت ہوئی عناب کو۔۔۔

"مسٹر کلان اپنے ہاتھ کنڑول میں رکھیں ورنہ میں۔۔۔ "

وہ دانت پیستے بولی۔۔۔۔

"ورنہ کیا میری جان، یار تم کچھ بھی نہیں کر سکتی اب جو کروں گا وہ میں کروں گا۔۔۔۔ "

کلان نے اپنا حصار اور مضبوط کر کے عناب کو خود میں بھینچا وہ اپنی صدیوں کی پیاس اسکے ذریعے مٹانے لگا تھا، کلان نے اپنے تشنہ لبوں سے عناب کے چہرے کے ایک ایک نقش کو چھو کر خود کو سیراب کرنا شروع کر دیا وہ اپنے ناخن کلان ملک کی گردن میں پوری شدت سے گاڑھتی اسکے شکنجے سے نکلنے کی خاطر احتجاج کرنے لگی تھی پر کلان اتنا مدہوش تھا کہ کچھ محسوس ہی نا ہوا ہو۔۔۔۔

کسی اور ہی دنیا میں پہنچا ہوا تھا وہ، اسے بالکل فرق ناپڑا الٹا اسکی بے باک گستاخیاں بڑھتی ہی جا رہی تھیں، عناب کا پارہ ساتویں آسمان تک جا پہنچا اسکا چہرہ شرم و حیا کے ہمراہ غصے کی شدت سے بے انتہا سرخ پڑ گیا اس سے پہلے کلان اپنی ہر حد کراس کرتا، عناب کو اپنا کلچ پاس پڑا دکھائی دیا اسے اُٹھا کر پوری شدت سے اس نے کلان کے دائیں کندھے پر دے مارا۔۔۔۔

بھاری کلچ زور سے کلان کے کندھے پر لگا تھا درد کی شدت سے اسکی گرفت ڈھیلی ہوئی ساتھ ہی لفٹ نے بھی زوردار جھٹکا لیا، عناب اس بات کا فائیدہ اُٹھاتی کلان سے الگ ہوئی نفرت سے اسے گھورتی وہ جلدی سے لفٹ کی

دیوار کا سہارا لے کر کلان سے دور جا کھڑی ہوئی، وہ درد سے بلبلاتا اپنے دائیں کندھے کو تھامتے ہوئے عناب کو

دیکھنے لگا جو دور کھڑی غصے سے ابھی بھی اسی کو گھور رہی تھی۔۔۔۔۔

"آئندہ میرے پاس آتے ہوئے سو بار سوچے گا مسٹر کلان ملک۔۔۔۔ "

اس نے دانت پیستے دھمکی دی۔۔۔۔

"بہت ظالم ہو گئی ہو تم عناب۔۔۔۔ "

وہ اپنے کندھے کو پکڑتا اُٹھ کھڑا ہوا، اسے واقعی میں بہت درد ہو رہا تھا عناب نے پوری قوت سے اپنا بھاری کلچ

مارا تھا اسے، اسی دوران کلان کا فون رِنگ ہوا جسے فوراً اٹینڈ کیا اس نے۔۔۔۔

"نہیں ابھی تھوڑی دیر اور۔۔۔۔ "

اس سے پہلے وہ کال بند کرتا عناب نے اس سے موبائل چھینتے اپنے کان سے لگا لیا۔۔۔

جلدی سے لفٹ سٹارٹ کریں ورنہ میں وہ حال کروں گی آپ کا کہ یاد رکھیں گے اور اگر اب ایک بھی جھٹکا اور "

"لگا نا تو آپ کی جان میں اپنے ہاتھوں سے لوں گی۔۔۔۔۔

وہ غصے سے دھاڑتی کال کٹ کر موبائل زمین پر پھینک گئی کلان نے کن اکھیوں سے لب کاٹتے ہوئے اسے دیکھا جو خطرناک تاثرات لیے گھورتے ہوئے لفٹ کے بند دروازے کو دیکھ رہی تھی، دو ہی منٹ میں لفٹ سٹارٹ ہو گئی عناب نے قہر بھری نظروں سے کلان کو گھورا، کلان نے مسکراتے ہوئے اسے آنکھ ماری اور کندھے اچکا دیے۔۔۔

"یار یہ تو بھیگی بلی سے جنگلی اور خونخوار بلی کا روپ دھار چکی ہے۔۔۔۔ "

اس نے مسکراتے ہوئے سوچا عناب کا یہ انداز و اطوار اور ایسا روپ کلان کو اس کا مزید دیوانہ بنا رہا تھا، لفٹ کا دروازہ کھلتے ہی وہ تیزی سے باہر نکلی، اس کے باہر نکلتے ہی کلان نے لفٹ کے ساتھ ٹیک لگائے اپنے دل پر ہاتھ رکھا تھا۔۔۔۔

"ہائے، میری جان تم تو بنا شوٹ کیے ہی میری جان لے کر رہو گی۔۔۔ "

وہ فوراً ہی اپنا فون اٹھاتا باہر کو نکلا، لفٹ کے باہر آفس کا کچھ سٹاف کھڑا کب سے لفٹ کے کھلنے کا انتظار کر رہا تھا، پہلے عناب کو غصے سے باہر نکلتے دیکھ کر اور پھر کلان کو کندھا پکڑے باہر آتا دیکھتے سب نے ایک دوسرے سے

معنی خیز نظروں کا تبادلہ کیا عناب نے سب کے ری ایکشن دیکھ لیے تھے اس کا غصہ تھا کہ بڑھتا ہی جا رہا تھا۔۔۔۔

"چلو عناب بیٹھو میں تمہیں چھوڑ آتا ہوں۔۔۔۔ "

وہ باہر نکل کیں کا ویٹ کر رہی تھی کہ کلان نے اپنی گاڑی اس کے پاس روکی اور گاڑی سے اتر کر اس کے پاس آ کر بولا۔۔۔

مسٹر کلان آپ کیا چاہتے ہیں کیوں میرا تماشا بنا رہے ہیں، آپ نے دیکھا نہیں آفس کے لوگ ہمیں کن " نظروں سے دیکھ رہے تھے۔۔۔۔"

اس نے حتی الامکان اپنے غصے پر قابو پاتے ضبط سے کہا۔۔۔

یار جو سوچتے ہیں وہ سوچنے دو تم میری بیوی ہو کوئی غیر نہیں، پھر بھی اگر کوئی پروبلم ہے تو میں سب کو بتا دیتا "

"ہوں، تمہارے اور اپنے بیچ کا رشتہ۔۔۔۔

دو ٹوک انداز میں بولا وہ۔۔۔۔

مسٹر کلان ملک آپ واقعی میں بہت ڈھیٹ قسم کے انسان ہیں آپ اچھی طرح جانتے ہیں میں یہ رشتہ آپ "

سے قائم نہیں رکھنا چاہتی تو کس بنیاد پر آپ سب کو بتائیں گے، بولیں اور خبر دار آپ نے کسی کو کچھ بھی بتایا

"تو۔۔۔۔

انگلی اُٹھا کر اسنے کلان کو وارن کیا، بدلے میں وہ مسکرایا تھا۔۔۔

ٹھیک ہے تم نہیں چاہتی کہ میں کسی کو بتاؤں تو گاڑی میں آکر بیٹھو، یار تم خود ہی یہاں سڑک پر تماشا کر رہی "

ہو اور لوگوں کو باتیں بنانے کا موقع بھی دے رہی ہو اگر تمہیں مجھ سے ڈر لگ رہا ہے تو اس کی ضرورت نہیں

"کیونکہ تمہارے پاس یہ حفاظتی ہتھیار موجود ہے نا۔۔۔۔

اس نے اشارہ عناب کے کلچ کی طرف کیا۔۔۔۔

ویسے بھی جس طرح کے فضول حلیے میں تم ہو میں تمہیں اکیلا نہیں جانے دے سکتا، تو آکر بیٹھو "

"اندر۔۔۔۔

وہ عناب کی ٹائٹ جینز اور شارٹ فراک کی طرف گھورتا بولا غصے سے چند پل اسے گھورنے کے بعد وہ گاڑی کا

دروازہ کھول کر اندر بیٹھ گئی، کلان مسکراتا ہوا ڈرائیونگ سیٹ سنبھال گیا تھا، اب کی بار اس نے کوئی شرارت

نہیں کی، خاموشی سے ڈرائیونگ کرتا ہوا اسے ہوٹل ڈراپ کر گیا کیونکہ عناب اتنے غصے میں مبتلا تھی کہ وہ جانتا تھا اب اس نے ایسا ویسا کچھ کیا تو کلچ اٹھا کر سیدھا اس کے سر پہ دے مارے گی وہ۔۔۔۔

ہوٹل پہنچ غصے سے اترتے ہوئے عناب نے گاڑی کا دروازہ بہت زور سے بند کیا اور تن فن کرتی آگے بڑھ گئی، کلان نے مسکراتے ہوئے اسے جاتے دیکھا اور گاڑی بیک کرتے ہوئے اپنے کندھے پر ہاتھ رکھ لیا، درد کی شدید لہر اس کے کندھے میں اُٹھ رہی تھی کہ اس سے ڈرائیو کرنا بھی مشکل ہو رہا تھا۔۔۔۔۔

🔥🔥🔥🔥🔥🔥

وہ کافی لے کر کمرے میں داخل ہوئی تو صائم آنکھیں بند کیے تصویر کا فریم سینے سے لگائے ہوئے بیٹھا تھا اس نے ٹھنڈی گہری سانس لی تھی جانتی تھی وہ یہ عناب کی تصویر ہے، ان گزرے سالوں میں اس نے اکثر صائم کو اس تصویر کے ساتھ باتیں کرتے دیکھا تھا۔۔۔۔

خود صائم نے اسے کبھی بتایا تو نہیں تھا اس تصویر کے متعلق لیکن وہ جانتی تھی کہ یہ تصویر عناب کی ہی ہے، جائنہ کو تو صائم کی آنکھوں کا رنگ ہی آج تک معلوم نہ ہو سکا اس نے تو ان آنکھوں میں صرف عناب کی محبت کے رنگ اور اسکا عکس دیکھا تھا، وہ ہمیشہ صائم کی خوشیوں کے لئے دل سے دعا کرتی تھی جو کہ صرف عناب کی

قربت سے ملتی اسے، قدموں کی آہٹ سن صائم نے آنکھیں کھولیں اور تصویر کو تیزی سے ڈرا میں رکھ دیا، نا محسوس انداز میں اپنی آنکھوں میں آئی نمی کو صاف کیا تھا اس نے۔۔۔۔۔

"تم کب آئی۔۔۔۔ "

چیئر پر سیدھے ہو کر وہ بیٹھتے اس سے مسکراتے ہوئے پوچھنے لگا۔۔۔۔

"بس ابھی ہی آئی ہوں جب آپ دنیا سے غافل کسی کی یاد میں گم تھے۔۔۔۔۔ "

وہ پھیکی سی مسکراہٹ کے ساتھ بولی تھی۔۔۔

ارے نہیں، وہ تو ایسے ہی، اصل میں بس آج کل عناب کی عادت ہو گئی ہے تو اب وہ نہیں پاس تو تھوڑا عجیب "

"سا محسوس ہو رہا ہے۔۔۔۔۔

صائم نے اپنے دل کے درد کو دبائے بشاشت سے کہا تھا۔۔۔

ہاں یہ تو ہے، عناب کی عادت تو ہو گئی ہے میں بھی اسے بہت مِس کر رہی ہوں، بائے داوے آپ اکیلے "

"کیوں آئے آفس وہ آپکے ساتھ کیوں نہیں آئی، لگتا ہے میڈم کی نیند پوری نہیں ہوئی ابھی تک۔۔۔۔۔

وہ مسکرایا تھا جائنہ کی بات پر۔۔۔۔۔

"وہ اس لیے نہیں آئی کیونکہ وہ ابھی بھی پاکستان میں ہے۔۔۔۔ "

واٹ، صائم یہ کیا کہہ رہے ہیں آپ وہ پاکستان میں ہے، پر کیوں، وہ کیا کر رہی ہے وہاں پر، اور آپ اسے اکیلا "

"چھوڑ کر چلے آئے، کیسے۔۔۔۔

صدمے کی وجہ سے وہ چیخ پڑی، صائم چند لمحے خاموش رہا اور پھر کافی کے مگ سے ایک گھونٹ بھرا اس نے،

جائنہ حیرانگی سے اسے دیکھے گئی جیسے وہ کچھ کہنے کی کوشش کر رہا ہو مگر کہہ نا پا رہا ہو۔۔۔۔

اصل میں جائنہ میں سب کچھ وائنڈ اَپ کر کے پاکستان جا رہا ہوں ہمیشہ کے لیے سوری یار ہمارا رشتہ ویسے "

بھی نام کا تھا ورنہ دل سے ہمیشہ دوست مانا ہے میں نے تمہیں، تو اسے ختم کر دیتے ہیں ہم، کیونکہ میں ممانی اور

عناب اپنے ملک رہیں گے وہیں پر ہم اپنا بزنس سیٹ کر رہے ہیں، بہت رہ لیا اپنے ملک اپنی سرزمین سے

"دور۔۔۔۔

جائنہ کے ہاتھ میں پکڑا کافی کا گرم مگ چھلک کر اس کے ہاتھوں کو جلا گیا۔۔۔۔۔

" سسسس سی۔۔۔ "

اسکے سسکنے کی آواز پر صائم نے نظریں اٹھائے اسے دیکھا جو اپنے جلے ہوئے سرخ ہاتھ کو پکڑے نم آنکھوں سے اسے ہی دیکھ رہی تھی صائم ایک دم پریشانی سے اسکی طرف بڑھا۔۔۔۔

"کیا ہوا یار تمہیں، یہ کیا کر لیا، تم نے اپنا ہاتھ جلا ڈالا، کپ پر پکڑ مضبوط رکھنی تھی تمہیں۔۔۔۔ "

وہ اس کے سرخ ہاتھ کو دیکھ کر پریشانی سے بولا جہاں پر آبلہ پڑ چکا تھا۔۔۔۔

میری پکڑ تو کسی چیز پر مضبوط نہیں، کسی بھی رشتے پر نہیں اگر ہوتی تو کوئی مجھے چھوڑ کر کبھی نہ جاتا، میرا اتنا سا جلا ہوا ہاتھ دیکھ کر پریشان ہو گئے آپ، یہ آبلہ دیکھ کر فکر مند ہو رہے ہیں یہ تو کچھ نہیں اس دل پر اور روح پر بہت سے زخم اور آبلے ہیں صائم جس کی تکلیف اور تپش میں ہر وقت اپنے گرد محسوس کرتی ہوں، وہ دیکھائی نہیں دیتا آپکو۔۔۔۔"

اسکی آنکھ نمکین پانی سے بھر چکی تھی جلدی سے دروازہ کھول کر وہ باہر بھاگ گئی، وہ نہیں چاہتی تھی کہ صائم کے سامنے اس کے آنسو گر کر اپنی وقعت گنوا دیں کیونکہ وہ جانتی تھی صائم کے پاس ان آنسوؤں کی کوئی وقعت نہیں بالکل اس کے جذبوں کی طرح، وہ لب بھینچ کر کافی دیر تک بند دروازے کو دیکھتا رہا جہاں سے ابھی ابھی جائنہ نکل کر گئی تھی۔۔۔۔۔

وہ چاہ کر بھی اس کے پیچھے نا جا سکا، وہ چاہ کر بھی جائنہ کے آنسو نہیں سمیٹ سکتا تھا، اسے احساس تھا اپنی لا تعلقی اور بیگانگی سے وہ اسے ہرٹ کر چکا تھا مگر وہ کیا کرتا اس دل کا جو کبھی اسکی طرف مائل نا ہوتا، وہ اسے جھوٹی اُمید نہیں دینا چاہتا تھا، اگر دل کے ہاتھوں وہ مجبور تھی تو وہ بھی اپنے دل سے ہی شکست کھائے ہوئے تھا۔۔۔

اس وقت اسکا دل بہت دکھی ہو رہا تھا جائنہ کے دکھ پر جس کے ساتھ اتنا برا کیا اس نے پر وہ کیا کرتا، وہ تو خود زخم خوردہ انسان تھا وہ اس کے زخموں پر کیا مرہم رکھتا جس کے اندر خود سب مرتا جا رہا تھا، صائم نے تھکے تھکے انداز میں کرسی پر بیٹھتے ٹیک لگائی۔۔۔

"انتظار حاصل لاحاصل۔۔۔ "

اس کے لب کانپے تھے۔۔۔

🔥🔥🔥🔥🔥🔥

وہ عناب کو ڈراپ کرنے کے بعد واپس آفس پہنچ شمع کو اپنے روم میں آنے کا حکم دے گیا، سکون سے اپنا کوٹ اتار کر کرسی پر ہینگ کرتا وہ واش روم کا رُخ کر چکا تھا، آئینے کے سامنے کھڑے ہو کر کلان نے اپنی شرٹ کے بٹن کھول کر کندھے کو دیکھا جہاں پر گہرا نیلا نشان پڑا تھا، کلچ کندھے کے جوائنٹ پر لگا تھا تبھی اس کی نظر اپنی

گردن پر بھی گئی جہاں عناب کے ناخنوں کے نشانات واضح تھے، ہلکی سی خون کی بوندیں بھی چمک رہی تھیں

اس نے مسکراتے ہوئے اپنی انگلی کی پور سے خون کی بوند کو چنا۔۔۔

" میری جنگلی بلی۔۔۔ "

زیرِلب بڑبڑاتا وہ اپنی شرٹ کے بٹن بند کر گیا کافی دیر تک وہ آنکھیں بند کر کے عناب کے لمس کو محسوس کرتا

رہا بڑے عرصے بعد اسکی روح اندر تک سرشار ہوئی تھی اچانک دروازہ ناک ہونے پر وہ چونکا اور واش روم سے

باہر آیا، یس کی آواز پر شمع اندر چلی آئی تھی۔۔۔۔

"جی سر آپ نے مجھے بلایا۔۔۔۔۔ "

جی مِس شمع بیٹھیں ادھر، ایکچولی مِس شمع میری آج کوئی اور میٹنگ تو نہیں یا اگلے ہفتے تک کوئی میٹنگ ہے کیا "

"جس میں میرا ہونا ضروری ہو، ذرا مجھے شیڈول دیکھ کر بتائیں۔۔۔۔

اسکے حکم پر شمع شیڈول چیک کرنے لگی۔۔۔۔

جی سر کل آپ کی شاہ برادرز کے ساتھ بہت اہم میٹنگ ہے اور دو دن بعد باہر سے فارن ڈیلیگیشن آرہا ہے "

"تو ان کے ساتھ آپ کی میٹنگ ہے۔۔۔۔

"اچھا تو ایسا کریں آپ یہ میٹنگز کینسل کر دیں اور فارن ڈیلیگیشن کو منع کر دیں۔۔۔۔۔ "

شمع نے اس کی بات پر حیرانگی سے دیکھا۔۔۔۔۔

سر آپ نے پچھلے ایک ہفتے میں دو امپورٹنٹ میٹنگز کینسل کی ہیں جس کی وجہ سے کروڑوں کی ڈیل ہمارے "

ہاتھ سے نکل گئی، اگر آپ اسی طرح میٹنگز کینسل کرتے رہے تو اسٹاک ایکسچینج میں ہمارے شیئرز بُری طرح

" گر جائیں گے۔۔۔۔۔

اس کی آواز خاصی اونچی ہو گئی جس پر کلان نے گھور کر شمع کو دیکھا۔۔۔۔

"سوری سر لیکن۔۔۔۔۔ "

لیکن ویکن کچھ نہیں جو کہہ رہا ہوں وہ کریں آپ، اگلے ہفتے تک کوئی میٹنگ نہیں ہو گی وہ لوگ انتظار کر "

" سکتے ہیں تو ٹھیک ہے انھیں نیکسٹ ویک کا ٹائم دے دیں ورنہ مجھے ایسے لوگوں کی کوئی ضرورت نہیں۔۔۔۔

"اوکے سر جیسے آپ کہیں۔۔۔"

شمع نے مسکراتے ہوئے کہا۔۔۔۔۔

اور مِس عناب کے ساتھ جو کنٹریکٹ کرنے جارہے ہیں اس کی تمام ڈیٹیلز مجھے ابھی کہ ابھی چاہیے آپ "

سے۔۔۔۔"

عناب کے نام پر شمع نے اپنے ہونٹ سختی سے بھینچے۔۔۔۔

"جی سر میں ابھی آپ کو تمام ڈیٹیل دے دیتی ہوں۔۔۔۔۔ "

وہ خشک اور سنجیدہ لہجے میں کہتی کلان سے اجازت لیتی باہر نکل آئی اپنے کیبن میں آکر شمع نے فائل اُٹھا کر ٹیبل

پر پٹخی تھی بہت کوشش کے روکنے کے باوجود گرم گرم سیال مادہ اسکی آنکھوں سے بہنا شروع ہو گیا۔۔۔۔

نہیں کلان سر آپ میرے ساتھ ایسے نہیں کر سکتے میں آپ سے بہت محبت کرتی ہوں، حد سے بھی زیادہ، "

مجھ سے زیادہ آپ کو کوئی پیار نہیں دے سکتا، میں آپ کے لیے اپنی جان تک دے سکتی ہوں اور ضرورت

"پڑنے پر کسی کی جان لے بھی سکتی ہوں۔۔۔۔۔

ضبط کے مارے اسکی آنکھیں گلابی ہو رہیں تھیں کلان کو کھونے کا احساس اس کے دل میں بڑھتا جا رہا تھا عناب

سے شدید نفرت محسوس ہوئی اسے ناجانے آگے کیا ہونے والا تھا۔۔۔۔۔

🔥🔥🔥🔥🔥🔥

وہ ہوٹل میں آکر بھی جلتی کڑھتی رہی کلان کی بد تمیزیاں اور حد سے بڑھی بے باک جسارتیں یاد کر کے شرم سے سرخ پڑتے چہرے کے ساتھ وہ کمرے میں ٹہل رہی تھی۔۔۔۔۔

بد تمیز انسان، شرم نام کی کوئی چیز ہے ہی نہیں اگر آئندہ اس طرح کی بد تمیزی کی تو جان سے مار ڈالوں گی "

"میں انھیں کس حق سے چھو رہے تھے وہ مجھے، نہیں ہے کوئی حق انکا مجھ پر بد تمیز جاہل کہیں کے۔۔۔۔

اس کا بس نہیں چل رہا تھا ورنہ کلان کی زندگی سے بہت دور چلی جاتی۔۔۔

"پتہ نہیں کب تک برداشت کرنا پڑے گا یہ سب کچھ۔۔۔۔ "

اس نے اپنے دکھتے سر کو دبایا کلان سے ملنے کے بعد اس کے سر میں ایسے ہی شدید درد شروع ہو جاتا تھا ایک ایک زخم پھر سے ادھڑنے لگتا تھا جیسے، فون رِنگنگ پر وہ موبائل کی طرف متوجہ ہوئی صائم کالنگ پر وہ دل سے مسکرائی تھی۔۔۔۔۔

پتہ نہیں صائم کو کیسے پتہ چل جاتا ہے جب جب مجھے کسی دوست کسی غمگسار کی ضرورت ہوتی ہے ہمیشہ آپکو "قریب پایا ہے صائم۔۔۔۔

مسکراتے ہوئے اس نے کال پک کی۔۔۔۔

کیسی ہو عناب۔۔۔۔؟؟؟ "

ہمیشہ کی طرح اس نے اپنا مخصوص سوال دہرایا۔۔۔

"اب بلکل ٹھیک ہوں آپ کو ہی کال کرنے والی تھی۔۔۔ "

وہ خوشگواری سے بولی، صائم سے کافی دیر تک بات کرتی رہی وہ جس کی وجہ سے اس کا غصہ کافی حد تک کم ہو چکا تھا جو اسے کلان ملک پر تھا، فون بند کر کے وہ کپڑے چینج کرنے کے لیے اُٹھی تاکہ شاور لے کر کچھ آرام دہ پہنا جا سکے۔۔۔۔

ویسے بھی ان کپڑوں اور اپنے جسم سے اسے کلان ملک کے پرفیوم کی مخصوص مہک آ رہی تھی، اسے خود میں کلان بستا محسوس ہو رہا تھا، اپنے بدن اور چہرے پر کلان کا لمس محسوس کرتے اسے کوفت ہونے لگی جلد از جلد اس سے نجات پانا چاہتی تھی وہ۔۔۔۔۔

🔥🔥🔥🔥🔥🔥

وہ اپنے اپارٹمنٹ میں پیکنگ کر رہا تھا جب دروازے پر بیل ہوئی جب اس نے جا کر دروازہ کھولا تو اپنے سامنے جائنہ کو دیکھ حیران رہ گیا، وہ بلیک ٹاپ بلیک جینز پہنے بڑی فریش سی مسکراتی ہوئی اس کے سامنے کھڑی تھی۔۔۔۔۔

"اندر آنے کا نہیں کہیں گے۔۔۔۔ "

اس نے صائم کو دروازے کے بیچ راستہ روکے دیکھ مسکراتے ہوئے کہا۔۔۔۔

"کیوں نہیں آؤ۔۔۔۔ "

اس نے جائنہ کو اندر آنے کی جگہ دی۔۔۔۔

آپ نے ڈنر تو نہیں کیا نا صائم۔۔۔۔؟؟؟ "

اس نے ہاتھوں میں پکڑا انویلپ ڈائنگ ٹیبل پر رکھا تھا۔۔۔۔

"نہیں ابھی تو نہیں کیا، کیوں کیا ہوا۔۔۔۔ "

"تھینک گاڈ۔۔۔۔ "

جائنہ نے اطمینان کی سانس لی۔۔۔۔

"میں نے آپکی فیورٹ براؤنیز اور پاستہ بنایا ہے بہت پسند آئے گا آپکو۔۔۔۔ "

وہ بولتی ہوئی شاپنگ بیگ سے تمام چیزیں نکالتی ٹیبل پر سیٹ کرنے لگی۔۔۔۔۔

"اس کی کیا ضرورت تھی یار۔۔۔۔ "

وہ کرسی کھینچ کر بیٹھتا بولا۔۔۔۔

ضرورت تو تھی ناہمیشہ کے لیے مجھے چھوڑ کر جارہے ہیں تو جدا ہونے کے بھی کوئی اصول وضوابط ہونے "

"چاہیے، اس لیے میں نے سوچا کیوں نا ایک اچھا اور آخری ڈنر کیا جائے۔۔۔۔

وہ مسکراتی ہوئی بولی تھی صائم اسکی بات پر خاموش ہوگیا اسے خاموش دیکھ وہ کھلکھلا کر ہنس پڑی۔۔۔۔۔

ارے آپ کیوں چپ کر گئے، میں تو مذاق کر رہی تھی ویسے بھی کیا لگتا ہے آپ کو میں عناب اور آپکی جان "

"ایسے ہی چھوڑ دوں گی، بالکل بھی نہیں۔۔۔۔

وہ بھی چیئر کھسکا کر بیٹھ چکی تھی۔۔۔۔

کیا مطلب ہے تمہاری بات کا۔۔۔۔؟؟؟ "

وہ حیران ہوا۔۔۔۔۔

مطلب یہ کہ میں بھی آپکے ساتھ جا رہی ہوں پاکستان یہاں کون ہے میرا اچھا ہے نا جنہیں فیملی مانتی ہوں "

"انھی کے ساتھ رہوں۔۔۔۔

وہ تو مسکراتے ہوئی کہہ گئی جبکہ صائم کے ہاتھ کھانا کھاتے ہوئے رکے تھے۔۔۔

"کیا ہوا آپکو برا لگا کیا، پسند نہیں آیا کہ میں بھی آپ سب کے ساتھ پاکستان جاؤں گی۔۔۔ "

معصومیت سے سوال کیا اس نے۔۔۔۔

مجھے نہیں لگتا یار تمہارا جانا مناسب ہے وہاں، تم وہاں پر ایڈ جسٹ نہیں ہو سکو گی، تمہارا ملک تو یہ ہے اٹلی "

"یہاں کی عادی ہو تم۔۔۔۔

اسکا خشک لہجہ جائنہ کو بہت محسوس ہوا۔۔۔

بے شک یہ میرا ملک ہے مگر یہاں پر میرا کوئی نہیں صائم اس بات سے واقف ہیں آپ، مجھے اکیلا چھوڑ کر "

مت جائیں آپ سب پلیز، میں بہت تنہا ہوں کب سے آپکی راہ میں امید لگائے کھڑی ہوں مجھے تو معلوم تک

نہیں کب سے اس دل میں تمنا ہے آپکی، میرا درد میرا خالی پن کیوں نظر نہیں آتا آپکو، کیوں نہیں سمجھ پائے

"آپ میرے جذبات۔۔۔۔

بالآخر آج اس نے کھل کر بتا ہی دیا کہ صائم کے متعلق کیا احساسات رکھتی ہے اسکی بھیگی آواز صائم کو بے چین کرنے لگی، حالانکہ یہ ٹھان رکھتا تھا اس نے کہ اپنے جذبوں کو صائم کے سامنے عیاں کر کے انھیں بے مول نہیں کرے گی لیکن آج دل کے ہاتھوں مجبور ہو کر اپنی آنا کا خون کیے اس نے باقاعدہ اپنی محبت کی بھیک مانگ لی کہ شاید اس ظالم کو ترس آجائے، صائم سے دوری کا تصور ہی اسے پاگل کر چکا تھا۔۔۔

غلط جگہ دل لگایا تم نے میں کیا دے سکتا ہوں تمہیں جائنہ میں تو خود خالی کشکولِ لیے کسی اور کے در پر کھڑا "

"ہوں۔۔۔۔

اس کی سنجیدہ آواز گونجی تھی۔۔۔

"کوشش تو کریں صائم کب سے آپکی منتظر ہوں میں، مجھے ناامید مت لوٹائیں۔۔۔۔ "

جائنہ کانپتی آواز میں گڑگڑائی تھی۔۔۔۔

"جو خود خالی ہاتھ ہو وہ کسی کو کیا دے سکتا ہے، مجھے معاف کر دو پر یہ ممکن نہیں۔۔۔۔ "

وہ سپاٹ انداز میں بولا جائنہ چہرہ دونوں ہاتھوں میں چھپا کر سسک پڑی تھی، صائم پریشانی کے عالم میں آٹھ کر ٹہلنے لگا اور پھر آکر جائنہ کے پاس والی چیئر پر بیٹھا۔۔۔۔۔

پلیز یار تم تو سمجھو، میری سب سے اچھی دوست ہو تم یوں مت کرو میرے ساتھ، میرا امتحان مت لو جائنہ، "

ہمارا یہ دوستی کا رشتہ مت چھینو مجھ سے، میں مجبور ہوں میرے پاس تمہیں دینے کے لئے کچھ بھی نہیں، یہاں

"تک کے جھوٹی تسلی بھی نہیں۔۔۔۔

وہ شکست خوردہ لہجے میں گویا ہوا۔۔۔۔

"تو پلیز صائم آپکو اسی دوستی کی قسم مجھے ساتھ لے چلیں۔۔۔۔ "

اس نے اپنی ہتھیلی سے آنسو صاف کیے تھے صائم نے لمبی گہری سانس لی۔۔۔۔

اگر ایسے ہی خوش ہو تم تو ٹھیک ہے چلو میرے ساتھ، پہلے بھی اپنی ایک دوست کو چھوڑ آیا تھا جس کے لیے "

آج تک پچھتا رہا ہوں پھر سے وہی غلطی نہیں کروں گا، ویسے بھی عناب مجھے جان سے مار ڈالے گی اگر تمہارے

"بغیر گیا پاکستان۔۔۔۔

وہ صائم کی بات پر بھیگی پلکوں سے مسکرائی۔۔۔

"اب ڈنر کریں کیا تمہارے چکر میں ٹھنڈا ہو گیا ہو گا۔۔۔۔ "

"ہاں تو آپ ہی مجھے چھوڑ کر جا رہے تھے، مجھے بھی تو ساتھ چلنے کا کہہ سکتے تھے آپ۔۔۔۔ "

وہ اپنے آنسو صاف کرنے لگی صائم اسکی بات پر مسکرا کر رہ گیا۔۔۔۔

"میں بہت ایکسائیٹڈ ہو رہی ہوں آپکا پاکستان دیکھنے کی خاطر، کب جانا ہے۔۔۔۔ "

اس نے بچوں کی طرح ایکسائیٹڈ ہوتے پوچھا۔۔۔۔

"دو دن بعد۔۔۔۔ "

صائم نے مسکراتے ہوئے جائنہ کے چمکتے چہرے کو دیکھا، اسکی معصومیت فوراً اسے شرمندگی سے نظریں جھکانے پر مجبور کر گئی، کیسے پل میں وہ نارمل ہو گئی تھی۔۔۔

🔥🔥🔥🔥🔥🔥

وہ خوشگوار موڈ میں آفس میں داخل ہوا شمع اسے دیکھتی تیزی سے کلان کی طرف بڑھی۔۔۔۔۔

"گُڈ مارننگ سر۔۔۔۔۔ "

اسکی چہکتی آواز گونجی۔۔۔۔

"گڈ مارننگ مس شمع، اور سنائیں سب ٹھیک ہے۔۔۔۔۔؟؟؟ "

NOVELS MAFIA
DISCOVER STORIES, FIND YOURS!

کلان نے مسکراتے ہوئے پوچھا۔۔۔۔۔

"جی سر، سب ٹھیک ہے۔۔۔۔ "

اس نے بھی مسکراتے ہوئے جواب دیا۔۔۔۔

" گریٹ، جب سب ٹھیک ہے تو پھر میرے روم میں کافی لے کر آئیں۔۔۔۔ "

کلان نے چمکتی آنکھوں اور گہری مسکراہٹ کے ساتھ کہا تھا شمع نے بھرپور نظر کلان پر ڈالی جو بلیک پینٹ بلیک شرٹ اور بلیک کوٹ پہنے بہت چارمنگ اور ڈیشنگ لگ رہا تھا وہ اسے بلیک کلر میں دیکھ کر خوشگواری سے مسکرا دی کیونکہ آج شمع نے بھی بلیک کلر کا ہی انتخاب کیا تھا۔۔۔۔

وہ اس وقت بلیک سکرٹ اور بلیک سلیولس شرٹ میں ملبوس تھی جس کا گلہ کافی گہرا تھا شمع کے خوبصورت خدوخال بدن کے نشیب و فراز بہت زیادہ نمایاں ہو رہے تھے، ہلکا سا میک اَپ کیے بالوں کو کرل کر کے وہ بہت پُرکشش لگ رہی تھی، اس نے یہ ساری تیاری کلان ملک کے لیے ہی کی تھی وہ اسے پانے کے لیے کچھ بھی کرنے کو تیار تھی۔۔۔۔

جانتی تھی وہ کلان عناب کے لیے پاگل ہے جب بھی عناب اس کے سامنے ہوتی کلان کی آنکھوں میں صاف صاف اسی کا عکس نظر آتا تھا جبکہ عناب کی آنکھوں میں اس نے کلان کے لیے سرد مہری اور لاتعلقی دیکھی تھی۔۔۔۔

" یہ رشتہ بے معنی ہے کوئی وجود نہیں اسکا عناب تو کلان سر سے ڈائیورس چاہتی ہے، ختم ہو جائے گا یہ نام کا رشتہ بھی بہت جلد کلان سر کو میرے آگے میری محبّت، میرے سچے جذبے، جو خالص ان کے لئے ہیں سرینڈر کرنا ہی پڑے گا، آپ میرے ہی ہیں سر اور ہمیشہ رہیں گے۔۔۔۔"

اپنی ہی سوچوں میں گم تھی وہ کہ کلان نے اسکی آنکھوں کے سامنے چٹکی بجائی، وہ چونک کر ہوش میں واپس لوٹی۔۔۔۔

"مس شمع کہاں کھو جاتی ہیں آپ۔۔۔۔ "

کلان کے متوجہ کرنے پر وہ خفیف سا مسکرائی۔۔۔۔

"جلدی سے کافی لے کر آئیں میرے کمرے میں۔۔۔۔ "

وہ اسے حکم دیتا اپنے آفس کی طرف بڑھ گیا، کچھ دیر بعد شمع دروازہ ناک کرکے اجازت ملنے پر کافی لیے اندر

داخل ہوئی۔۔۔۔۔

"آئیں بیٹھیں مِس شمع۔۔۔۔ "

اس سے کافی پکڑ وہ اسے بیٹھنے کو کہہ گیا فوراً کرسی کھینچ بیٹھ گئی وہ۔۔۔۔

مِس شمع ہماری ابھی کچھ ہی دیر میں مِس عناب کے ساتھ میٹنگ ہے، میں نے تمام ڈیٹیلز چیک کرلی ہیں تو "

"آپ ابھی مِس عناب کو کال کرکے میٹنگ کے متعلق آگاہ کردیں۔۔۔۔

عناب کا نام سنتے ہی شمع کے اندر آگ بھڑک اٹھی بظاہر خود کو نارمل رکھا اس نے۔۔۔۔

"جی سر۔۔۔۔ "

اپنے تاثرات پر قابو پاتی وہ آفس کے لینڈ لائن سے عناب کا نمبر ملانے لگی کلان نے اسے سپیکر آن رکھنے کو کہا تھا

جس پر شمع نے غصہ ضبط کرتے سپیکر آن کردیا، کلان بے چینی سے عناب کے فون اٹھانے کا انتظار کررہا تھا

اسے اپنی دھڑکنوں کی آواز کانوں میں سنائی دینے لگی، کل کی رات اس کے لیے بہت مشکل ثابت ہوئی تھی

اسے کل کی رات صدیوں کے برابر لگی تھی، ساری رات کلان نے جاگ کر گزاری عناب کے لئے اس کی

دیوانگی بڑھتی ہی جارہی تھی اس کے عشق کی پیاس میں اضافہ ہورہا تھا، عناب کو اپنے سینے سے لگانے کے بعد وہ اسے دیکھنے اسے چھونے کی خاطر بہت بے قرار تھا۔۔۔

عناب جو گہری نیند سوئی ہوئی تھی موبائل فون کی چنگھاڑتی ہوئی آواز پر آنکھیں بند کیے ہی ہاتھوں سے موبائل کو تلاش کرنے لگی اور پھر ذرا سی آنکھیں کھول کر موبائل کی سکرین پر نظر دوڑائی کلان کے آفس کا نمبر دیکھ کر اس کی آنکھیں پوری طرح کھل گئی تھیں۔۔۔۔

"ناٹ آگین۔۔۔۔ "

اس نے بے زاری سے بڑبڑاتے ہوئے کال ڈسکنکٹ کردی۔۔۔۔۔

"سر کال کاٹ دی گئی ہے۔۔۔۔۔ "

شمع خود پر قابو پاتی دانت پر دانت جمائے بولی، کلان جو چیئر کے پاس کھڑا تھا اپنی داڑھی پر بے چینی سے ہاتھ پھیرنے لگا۔۔۔۔

"مِس شمع آپ دوبارہ کریں کال اور تب تک کرتی رہیں جب تک مِس عناب فون اُٹھا نہیں لیتیں۔۔۔۔ "

"جی سر۔۔۔۔ "

بظاہر مسکرا کر مگر تلملاتے ہوئے شمع نے دوبارہ فون کیا۔۔۔

"ڈھیٹ انسان ایسے میری جان نہیں چھوڑیں گے۔۔۔۔ "

اس نے غصے سے بڑبڑاتے کال اٹینڈ کی۔۔۔۔

"ہیلو کیا مسلۂ ہے آپکو کیوں کال کی مجھے۔۔۔۔ "

عناب کی غصے سے بھری آواز سپیکر پر گونجی تھی شمع نے غصہ ضبط کرتے ہوئے کلان کو دیکھا اور پھر لمبا گہرا

سانس لیا۔۔۔۔۔

میم میں کلان سر کی سیکرٹری شمع بول رہی ہوں، آج آپ کی میٹنگ ہے جو مال آپ کی کمپنی نے تیار کرنا ہے "

"سر اس کے بارے میں مکمل ڈیٹیل جاننا چاہتے ہیں۔۔۔۔

"مجھے اس کے بارے میں کچھ نہیں معلوم سب کچھ صائم جانتے ہیں وہ آکر دیکھ لیں گے اس اباوٹ۔۔۔۔ "

عناب نے اُکھڑے لہجے میں جواب دیا تھا صائم کے نام پر کلان ملک نے مٹھیاں بھینچی تھیں اور غصے سے فون

کریڈل سے اُٹھا کر کان سے لگایا۔۔۔۔۔

کیا مطلب ہے مِس عناب آپ کا، ہم یہاں پر بیٹھ کر صائم باجوہ کا انتظار کریں، جو ہماری کمپنی کروڑوں روپیہ " خرچ کر رہی ہے آپ کو سرمایہ فراہم کر رہی ہے وہ اس لیے کہ آپ مجھے فون پر اپنی نالائقی فخریہ انداز میں بیان کریں۔۔۔۔۔"

وہ سنجیدہ لہجے میں بولا تو عناب نے غصے سے فون کو دیکھا اگر کلان ملک سامنے ہوتا تو یہی فون یقیناً اس کے سر پر دے مارتی وہ۔۔۔۔

مِس عناب آدھے گھنٹے میں آپ تمام ڈیٹیلز کے ساتھ یہاں پر موجود ہوں اور ہاں ڈھنگ کے حلیے میں " آیئے گا ورنہ کل کی دھمکی پوری کرنے میں میں کوئی عار محسوس نہیں کروں گا اور یقین مانیں مجھے بہت اچھا بھی لگے گا۔۔۔۔۔"

کلان نے ایک ایک لفظ چباتے ہوئے سرد لہجے میں کہہ غصے سے فون پٹخ دیا۔۔۔۔

"صائم کا نام لینا ضروری تھا تم نے۔۔۔۔ "

وہ زیرِلب بڑبڑایا عناب پر اسی بات کا غصہ تھا اسے وہیں عناب نے بے یقینی سے فون کو دیکھا، کس طرح کلان نے اسے نالائقی کا طعنہ دیا تھا، کس لہجے میں بات کی تھی اس نے جیسے وہ اس کی کوئی ایمپلائے ہو، یہ سب کچھ اس نے اپنی سیکرٹری کے سامنے کیا تھا، اتنی بے عزتی۔۔۔۔

"بدتمیز، بے ہودہ انسان۔۔۔۔۔ "

غصے سے فون بیڈ پر گراتی وہ تیار ہونے چل پڑی۔۔۔۔

🔥🔥🔥🔥🔥🔥

وہ ڈارک گرین کلر کا اوپن کوٹ نما فراک پہنے ہوئے تھی جس پر گردن سے لے کر نیچے تک بہت خوبصورت گرین بٹن لگے ہوئے تھے کمر پر عناب نے ڈارک گرین چمکتی ہوئی نازک سی بیلٹ باندھ رکھی تھی ڈارک گرین کلر کی ٹائٹس پہنے اس نے جو کہ ٹخنوں سے کافی اونچی تھی بالوں کو اونچی پونی میں بڑے سٹائلش انداز میں باندھ رکھا تھا، لمبے سلکی بالوں کی پونی کمر تک جھولتی بہت اٹریکٹو منظر پیش کرتی۔۔۔۔

نازک گورے پاؤں میں گرین پمپس پہنے، لائٹ لپ گلوز لگائے وہ بلکل تیار تھی، ڈارک گرین کلر کا کلچ پکڑے وہ بہت ہی ماڈرن بہت خوبصورت بہت اٹریکٹو محسوس ہوتی جسے دیکھ کوئی بھی دل ہار جاتا، پاؤں کے آگے پاؤں رکھتی وہ ہوٹل سے باہر آئی تاکہ کیب کروا کر کلان کے آفس جا سکے۔۔۔۔۔

اگلی کچھ ہی دیر میں وہ کلان ملک کے آفس میں داخل ہوئی، اسے دیکھ تمام سٹاف نے ایک دوسرے سے معنی خیز نظروں کا تبادلہ کیا تھا، لفٹ والی بات پورے آفس میں پھیل چکی تھی عناب اور کلان کے بارے میں سب عجیب وغریب باتیں کر رہے تھے ان کے لیے یہ بھی اچھنبے کی بات تھی کہ کلان ملک کسی لڑکی کو امپورٹنس دے رہا تھا ورنہ پہلے کبھی کلان کسی لڑکی سے سیدھے منہ بات تک نا کرتا۔۔۔۔

عناب ان لوگوں کی معنی خیز نظروں کو سمجھتی غصے سے کلان کے کمرے میں گھس گئی جہاں وہ شمع سے کام سے ریلیٹڈ کچھ فائلز پر ڈسکس کر رہا تھا، عناب تپی تپی اسکی طرف بڑھی اس پر نظر جاتے ہی کلان نظریں جھپکانا بھول گیا۔۔۔۔۔

ڈارک گرین کلر میں عناب کی گلابی رنگت دمک رہی تھی اس سٹائلش فراک میں اس کا نازک سراپا بہت دلکش لگ رہا تھا بالوں کا سٹائل اسے بہت سوٹ کر رہا تھا کلان نے گہری نظروں اور پورے حق سے اسے اوپر سے نیچے

تک دیکھا، بے شک وہ پورے لباس میں تھی مگر ڈریس کمر سے کافی فٹنگ میں تھا، بیلٹ لگانے سے بدن کی خوبصورتی کافی نمایاں ہو رہی تھی۔۔۔۔

عناب نے اس کے اوپر سٹالر لینا تک ضروری نہیں سمجھا بلکہ لاشعوری طور پر لیا ہی نہیں تھا، وہ کلان ملک کو دیکھانا چاہتی تھی کہ اسے اس کی باتوں کا کوئی اثر نہیں ہوا وہ اپنی من مرضی کی مالک ہے، کلان نے لب بھینچ کر اس کی ڈریسنگ کو دیکھا مگر خود پر قابو پاتے ہوئے کرسی پر سیدھا ہوا۔۔۔

"آیئے بیٹھیے مِس عناب۔۔۔ "

اس نے عمل کو بیٹھنے کا کہا وہ کلان کے سامنے شمع کی ساتھ والی چیئر پر بیٹھ گئی کلان نے فائل پر نظریں دوڑائیں اور اپنی انگلیوں سے پیشانی کو رگڑا، اچانک ہی کلان کے دماغ سے سب کچھ نکل گیا تھا کہ اسے عناب سے کیا ڈسکس کرنا ہے، اس کے بالکل سامنے ہی تو بیٹھی تھی وہ اپنا خوبصورت کندن سا من موہنا دلکش روپ لیے۔۔۔۔

آنکھیں جی بھر کر اس کا دید کرنا چاہتی تھیں، بانہیں سینے میں پھینچنے کے لیے بے تاب تھیں، لب اس کے پورے وجود پر اپنا لمس بکھیرنے کو بے قرار تھے، پر افسوس، کلان نے نظر اٹھا کر اسے دیکھا جو فائل پر نظریں جمائے بیٹھی تھی وہ سب کچھ چھوڑ کر ٹک ٹک عناب کو ہی دیکھنے گیا شمع نے بے چینی سے پہلو بدلا تھا۔۔۔۔

کلان دیوانہ وار عناب کو ہی دیکھے جا رہا تھا جیسے اس سے اہم کام اور کوئی نا ہو وہیں عناب نے خود پر نظروں کی تپش محسوس کرتے نظریں کلان کی طرف اٹھائی جو اسے آنکھوں میں سرخ ڈورے لیے دنیا مافیا سے بے خبر دیوانہ وار دیکھ رہا تھا، عناب نے گھبرا کر ایک نظر شمع کو دیکھا جو کلان ملک کو نم آنکھوں سے دیکھ رہی تھی، عناب کو اسکی آنکھوں کی نمی حیران کر گئی، سر جھٹکتے ہوئے وہ کلان کی طرف متوجہ ہوئی۔۔۔۔۔

مسٹر کلان آئی تھنک آپ نے مجھے یہاں کچھ اہم ڈسکس کرنے کے لیے بلایا تھا، مگر مجھے افسوس سے کہنا پڑ رہا ہے کہ آپ نے صرف میرا ٹائم ضائع کرنے کے علاؤہ اور کچھ نا کیا، جس طرح آپ مجھے گھور رہے ہیں ایسا لگتا ہے آپ کے پاس بہت فالتو ٹائم ہے۔۔۔۔"

اس نے دانت پیستے کلان کے یوں گھورنے پر چوٹ کی تھی، وہ چونک اٹھا اس کی بات پر لیکن پھر مسکراتے ہوئے فائل کی طرف متوجہ ہوا۔۔۔۔

مِس عناب مجھے آپ سے یہ جاننا ہے جو آرڈر ہم نے آپ کو دیا وہ آپ کیسے تیار کریں گی مجھے اس کے بارے "
"میں تفصیل سے آگاہ کریں۔۔۔۔۔

سنجیدگی سے عناب نے ایک فائل اسکی طرف بڑھادی۔۔۔۔

مسٹر کلان ملک اس فائلز میں تمام ڈیٹیلز موجود ہیں چیک کر لیں، آپ کی جو بھی ریکوائر منٹس ہیں اس کی "
"تمام ڈیٹیلز اس فائل سے مل جائیں گی آپکو، تمام فیبر یکس کے سیمپل اور ڈیزائنز موجود ہیں اس میں۔۔۔۔

وہ تو ٹھیک ہے مس عناب، آخر کو میری کیمپنی کڑوڑوں روپیہ اس کنٹریکٹ پہ خرچ کر رہی ہے، مجھے یہ بتائیں "
"آپ، میں سیمپل کے بیس پہ کیسے آپ پہ یقین کر لوں۔۔۔۔

اسکی بات کاٹتے کلان نے فائل بند کرتے عناب کی آنکھوں میں نظریں گاڑھی، اس نے شعلہ بار نگاہوں سے کلان کو گھورا جو اسے کتنی دفعہ اس کی کمپنی کروڑوں روپیہ خرچ کر رہی ہے یہ بات جتا چکا تھا عناب کے یوں گھورنے پر کلان نے شرارتی نگاہوں سے دل کے مقام پہ ہاتھ رکھ بنا آواز ہونٹوں کو ہلائے، ہائے، کا سائن دیا تھا، اس کی یہ حرکت عناب کو سٹپٹاتے کر شمع کی جانب دیکھنے پر مجبور کر گئی جو کہ لیپ ٹاپ میں میٹنگ سے ریلیٹیڈ امپورٹنٹ پوائنٹس ایڈ کر رہی تھی۔۔۔۔۔

صد شکر، اس نے کلان کی یہ فضول حرکت نہیں دیکھی، پہلے ہی آفس میں سب مجھے کن ظروں سے دیکھنے لگے ہیں۔۔۔"

عناب کو بہت برا محسوس ہو رہا تھا۔۔۔

"مسٹر کلان تو آپ پھر کیا چاہتے ہیں، اگر آپ ان سیمپل اور ڈیزائن پہ یقین نہیں کر سکتے تو یہ ڈیل کینسل کر دیں آپ مجھے لگتا ہے آپ کے لئے یہی مناسب ہوگا کہ آپ یہ ڈیل کینسل کر کے اپنے کروڑوں روپیہ کو ضائع ہونے سے بچالیں۔۔۔۔"

اس نے طنزیہ دانت پیستے اپنا غصّہ ضبط کرتے کہا، کلان نے عناب کے اس طرح ری ایکٹ کرنے پر اپنی مسکراہٹ روکی تھی۔۔۔۔

"ویل مس عناب، میں کسی بھی کام کو ادھورا نہیں چھوڑتا نا ہی میں بھاگنے والوں میں سے ہوں اور نا ہی کسی کو بھاگنے دیتا ہے کلان ملک، اپنا ہر کام پایا تکمیل تک پہنچانے کی عادت ہے مجھے پھر چاہے نقصان ہو یا فائدہ مجھے اس کی پروا نہیں۔۔۔۔"

کلان نے مسکراتے ہوئے کرسی سے ٹیک لگائے عناب کو گہری نظروں سے دیکھتے بہت کچھ جتایا وہ غصے سے لب بھینچ کر کلان کو گھورنے لگی جو کرسی سے ٹیک لگائے پورے حق سے اوپر سے نیچے تک بے شرموں کی طرح اس کا ایکسرے کرنے میں مگن تھا عناب کے گھورنے پر آنکھ مارتے اس نے فلائنگ کس دی، جو کہ اسے شدید تپا گئی تھی عناب نے غصّے سے فائل ٹیبل پر پٹخی۔۔۔۔

"تو پھر آپ مجھے سیدھی طرح بتادیں کہ آپ مجھ سے کیا چاہتے ہیں مسٹر کلان ملک۔۔۔۔ "

وہ شمع کا لحاظ کرتی دھیمے لہجے میں غرائی۔۔۔

جو مجھے آپ سے چاہیے آپ اچھی طرح جانتی ہیں عناب، مگر جانتے بوجھتے انجان بننا فطرت ہے "آپکی۔۔۔۔"

اس نے معنی خیز نظروں سے عناب کو بے باکی سے آنکھ ماری وہ اسکی بات کا مطلب سمجھ شرم سے سرخ پڑی، شمع جلے دل کے ساتھ وہاں بیٹھی بظاھر اپنا کام کر رہی تھی مگر کلان کی معنی خیز باتیں اس کے اندر آگ کا الاؤ بھڑکا چکی تھیں وہ کیسے یہ سب برداشت کر رہی تھی وہی جانتی، کلان کو اسے تنگ کر کے بہت مزہ آرہا تھا جب

وہ اپنی نیلی آنکھوں سے اسے گھورتی تو کلان کو اپنا دل ان نین کٹوروں میں ڈوبتا نظر آتا، دل کی بیٹ مس ہوتی۔۔۔

"یہ آنکھیں، ہائے، کسی دن جان لے لیں گی میری۔۔۔۔ "

کلان نے دل پہ ہاتھ رکھتے سوچا اور چیر پر سیدھا ہوا، کیونکہ عناب کے ایکسپریشن بہت جارحانہ ہو گئے تھے اس سے پہلے وہ کل کی طرح کوئی ایکشن لیتی وہ کام کی بات پہ آیا۔۔۔۔۔

"جی تو مس عناب مجھے فیبرک کی کوالٹی اشورنس چاہیے، میں لائیو دیکھنا چاہتا ہوں۔۔۔۔۔ "

ٹھیک ہے مسٹر کلان ملک جس فیکٹری سے ہم یہ آرڈر تیار کروا رہے ہیں میں آپ کی میٹنگ کروا دیتی ہوں "

"وہاں کے مینجر سے وہ آپ کو تمام ڈیٹیلز دے دیں گے۔۔۔۔

سنجیدگی سے جواب دیا اس نے۔۔۔۔

مس عناب اس کا کیا مطلب ہوا، یہ کام آپ کروا رہی ہیں تو آپ ہی میرے ساتھ چلیں گی میرا ان لوگوں " سے نہیں آپ سے واسطہ ہے، یہ کنٹریکٹ میں نے آپ سے سائن کروایا ہے کیونکہ میری کمپنی کروڑوں روپے "کا سرمایہ آپ کو فراہم کر رہی ہے۔۔۔۔۔

وہ بھی سنجیدگی سے بولا۔۔۔۔۔

"ٹھیک ہے آپ دو دن انتظار کر لیں صائم کے آنے کے بعد۔۔۔۔ "

مِس عناب میں تمام میٹنگز کینسل کر کے اسپیشل اس پراجیکٹ کو دیکھ رہا ہوں اور آپ مجھے انتظار کرنے کا کہہ رہی ہیں اگر آپ یہ کام نہیں کرنا جانتی یا آپ کو اس بارے میں تجربہ نہیں تو آپ یہاں پر کر کیا رہی ہیں پھر۔۔۔۔"

اسکی بات کاٹتے وہ بھڑک اٹھا عناب نے بہت مشکل سے کلان کا لہجہ برداشت کیا تھا۔۔۔۔

"مسٹر کلان ملک وہ فیکٹری کراچی میں موجود ہے تو میں کیسے جا سکتی ہوں وہاں۔۔۔۔ "

مس عناب آپ کی باتوں پہ مجھے اب ہنسی آ رہی ہے سچ میں، آپ ایک چھوٹی بچی کی طرح بیہیو کیوں کر رہی ہیں، تیار رہیے گا، کل آپ میرے ساتھ جا رہی ہیں کراچی۔۔۔۔"

کلان نے سنجیدگی سے کہتے گویا بات ہی ختم کر دی۔۔۔۔

"اور کچھ کہنا ہے آپ کو اس پروجیکٹ کے بارے میں۔۔۔۔ "

اس نے عناب کو دیکھتے سوال کیا جو سرخ چہرے کے ساتھ دانت کچکچاتے اسے کھا جانے والی نظروں سے گھور رہی تھی کلان کی بات پر عناب نے سر جھٹکتے اپنے غصّے کو دبایا اور اسکی طرف متوجہ ہوئی، وہ چیئر پر سیدھی ہو کر تھوڑا آگے کھسکتی اپنے دونوں ہاتھ ٹیبل پر رکھ گئی۔۔۔۔

مسٹر کلان آپ جیسا کام چاہتے ہیں جو ڈیزائن ہم تیار کریں گے "

میرے خیال سے ہمیں کچھ سیمپل پر ہینڈ میڈ کام بھی کروانا چاہیے اور یہ کام شمالی علاقہ جات کی خواتین بہت اچھی طرح کر سکتی ہیں یقیناً یہ ایک فریش لک ہو گا آپ کے برانڈ کے لئے،

میں وہاں پر چھوٹا سا یونٹ لگانا چاہتی ہوں اس طرح ان لوگوں کو بھی آگے آنے کا موقع ملے گا، مجھے یقین ہے ایسے کپڑوں کی بہت ڈیمانڈ ہو گی، ہاں انھیں تھوڑا ٹائم لگ سکتا ہے مگر کوالٹی کے لحاظ سے آپ کو کوئی شکایت نہیں ہو گی، فی الحال اس کے لیے ہمیں سرمایہ کی ضرورت ہے جو آپ کی کمپنی ہمیں فراہم کر رہی ہے، یہ کام "میں اور صائم اپنی نگرانی میں کروائیں گے آپ کو کوئی مسئلہ نہیں ہو گا۔۔۔۔۔

"ہوں۔۔۔۔ "

کلان نے ہنکار بھرا تھا اور فائل بند کر کے عناب کو تھمادی۔۔۔۔

ٹھیک ہے مس عناب کراچی سے آنے کے بعد آپ میرے ساتھ ان علاقوں میں چلیے گا مجھے ایک دو سیمپل تیار کر کے دکھائیں، بلکہ ہم ایسا کرتے ہیں سردیوں کی نیو کلیکشن کے ڈیزائن ابھی سے تیار کروا لیتے ہیں، کیا خیال ہے۔۔۔۔"

اس نے عناب کو دیکھتے پوچھا۔۔۔

"لیکن سر ہم ایسے کیسے یہ کام کر سکتے ہیں، اس میں ہمارے نقصان کے چانسز زیادہ ہیں، آرڈر بڑا ہے اور پھر ہمارا ایک معیار بھی ہے ہم اتنی بڑی فیکٹریز چھوڑ کے ایک چھوٹے سے یونٹ پہ بھروسہ کیسے کر سکتے ہیں، اور جو فبریکس پہ ہم کام کرواتے ہیں اس کام اور ہینڈ میڈ کام میں بہت فرق ہے، میں بتا رہی ہوں سر یہ آئیڈیا فلاپ ہے۔۔۔۔"

شمع نے سنجیدگی سے عناب کو ایک نظر دیکھتے کلان سے کہا۔۔۔

"مس شمع ہر کام نقصان یا فائدے کے لئے نہیں کیا جاتا اور ویسے بھی بزنس کہتے ہی اسے ہیں، اس میں نقصان اور فائدہ ہوتا رہتا ہے یہ اتنا بڑا ایشو نہیں، مجھے تو مس عناب کا آئیڈیا بہت اچھا لگا کچھ فریش اور نیا کرنے کو ملے گا ہمیں۔۔۔"

"جی سر آپ ٹھیک کہ رہے ہیں۔۔۔۔۔ "

شمع نے سپاٹ لہجے میں کہا۔۔۔۔

اوکے مسٹر کلان ملک مجھے لگتا ہے، آج کی میٹنگ ختم کرنی چاہیے ہمیں، آپ کراچی پہنچیں میں آپ کو اُدھر "

"جوائن کرتی ہوں، ٹھیک ہے اب مجھے اجازت دیں۔۔۔۔۔

عناب نے فائل بند کرتے اجازت طلب کی اور چیئر سے اُٹھ کھڑی ہوئی کلان نے غصے سے اسے اُٹھتے

دیکھا۔۔۔۔

"مِس عناب کہاں جا رہی ہیں آپ، ابھی ہماری میٹنگ ختم نہیں ہوئی۔۔۔۔۔ "

وہ خشک لہجے میں بولا۔۔۔۔

"مسِ شمع آپ یہ فائل لے جائیں میں ان پر بعد میں سائن کرتا ہوں۔۔۔۔ "

"اوکے سر۔۔۔۔ "

وہ فائل پکڑے ایک نظر عناب پر ڈال وہاں سے چلی گئی۔۔۔۔۔

"جی بولیں آپ کو مجھ سے کیا کام ہے۔۔۔۔ "

اس نے یونہی کھڑے کھڑے پوچھا کلان اُٹھ کر دروازے تک گیا اور اسے لاک کر دیا۔۔۔۔۔

"یہ کیا کر رہے ہیں آپ مسٹر کلان، آپ نے مجھے یہاں پر میٹنگ اٹینڈ کرنے کے لیے بلایا تھا۔۔۔۔۔ "

وہ خاموشی سے اسکی طرف بڑھنے لگا۔۔۔۔

مسٹر کلان آپ کل بہت چیپ حرکتیں کر چکے ہیں اور میں نے آپ کو اچھی طرح وارن بھی کیا تھا، خبر دار "

"اگر آپ میرے پاس آئے تو۔۔۔۔

وہ پیچھے کی طرف قدم اٹھاتی کلان کو سخت لہجے میں وارن کر گئی، وہ مسکرایا تھا عناب کی دھمکی پر، عناب کا کلچ

ٹیبل سے اُٹھا کر ڈرا میں رکھ کے وہ اسے لاک کرتا چابی دور اچھال گیا، عناب نے غصے سے کلان کو گھورا اس

فضول حرکت پر۔۔۔۔

"مسٹر کلان میرا کلچ مجھے واپس کریں۔۔۔۔ "

افففف میری جان، کل تو تمہیں اس کلچ نے بچا لیا تھا مگر آج اس کمرے میں ایسی کوئی چیز نہیں ہو گی جو مجھے "

"مار کر تم خود کو بچا سکو۔۔۔۔

"اس نے عناب کو کمر سے تھام کر خود کے قریب کرتے ایک جھٹکے سے اسکی کمر کو بیلٹ سے آزاد کیا۔۔۔۔

"یہ کیا بد تمیزی ہے۔۔۔۔ "

وہ تلملا اٹھی۔۔۔۔

منع کیا تھا تمہیں کل میں نے، فضول ڈریسنگ مت کرنا اور یہ بیلٹ تمہارے خوبصورت وجود کی دلکشی میں "

"اضافہ کر رہی تھی اور تمہارا خوبصورت گداز بدن کو چھونے اور دیکھنے کا حق صرف میرا ہے۔۔۔۔۔

عناب کو خود کے قریب کرتے کلان نے اس کی گردن پر اپنے دہکتے ہوئے لب رکھ دیے اس کی گرم سانسوں

کی تپش سے عناب کو اپنی گردن جھلتی ہوئی محسوس ہوئی تھی، وہ دیوانوں کی طرح کافی شدت سے اپنا لمس

عناب کی گردن پر بکھیرنے لگا، عناب نے پوری قوت سے اسے خود سے دور کرنا چاہا پر کلان نے اسے خود کے

مزید قریب کر کے بہت زور سے اسے خود میں بھینچ لیا، عناب کو اپنی سانس رکتی محسوس ہونے لگی اس نے ٹوٹی

پھوٹی مزاحمت کرنے کی کوشش کی تھی مگر کلان نے اپنی گرفت اور مضبوط کر دی۔۔۔

ریلیکس، کام ڈاؤن، یار کچھ نہیں کر رہا میں، پلیز مجھے خود کو محسوس کرنے دو کچھ پل یقین کر لینے دو تم "

میرے پاس ہو عناب، حقیقت کا روپ دھار کر، تمہیں معلوم نہیں ان گزرے سالوں میں میں نے ہر پل

تمہیں اپنے پاس محسوس کیا ہے، میرا الوژن بن کے بہت قریب رہی ہو تم میرے،اور جب حقیقت بن کر میرے سامنے آئی تو یہ فاصلے سمیٹنے کی بجائے اور بڑھنے کیوں لگے،

میں وہی کلان ہوں عناب جس نے تمہیں دیوانوں کی طرح پیار کیا تھا، میں تمہارا کلان ہوں، جس سے تم نے کبھی پیار کیا تھا، باقی سب بھول جاؤ، یہ یاد رکھو عناب میں تمہاری پہلی محبت ہوں، تمہارا کلان پلیز عناب بھول جاؤ سب کچھ، مجھے اپنی سانسوں میں اتر کر خود کو مہکانے دو، مجھے اپنی روح کی گہرائیوں میں اترنے کا موقع دو، میرے لب صدیوں سے پیاسے ہیں پلیز مجھے خود کو سیراب کرنے دو، ورنہ میں اندر ہی اندر جھلس کر ختم ہو جاؤں گا، میں تمہاری دھڑکنوں کو سننا چاہتا ہوں مجھے خود میں اتنا سمونے دو کے تمہاری سانسوں سے میری خوشبو آئے، میں صدیوں سے پیاسا ہوں اس بنجر روح کو سراب کر کے اس میں اپنی محبّت کی آبیاری کر کے شاداب کر دو مجھے، تم نہیں جانتی عناب، برسوں ہجر کی راتوں میں رویا، تڑپا ہوں میں، چین کی نیند کیا ہوتی ہے مجھے نہیں پتہ، برسوں سے میں سویا نہیں پلیز عناب مجھے خود کے ساتھ لپٹ کر چند پل کی سکون کی نیند دے دو-----"

وہ گھمبیر سرگوشی نما آواز میں عناب کو سینے سے لگائے تڑپتے ہوئے اس سے مخاطب تھا وہ اس کی صدائیں سنی ان سنی کرتی کلان کے حصار سے نکلنے کی پوری کوشش کر رہی تھی مگر کلان کے پہاڑ جیسے وجود کو ایک انچ بھی ہلا نا سکی وہ، ضبط کرتی وہ کلان کی بانہوں میں کھڑی تھی بلکہ پھڑ پھڑا کر رہ گئی تھی۔۔۔

"چھوڑیں مجھے کلان ملک۔۔۔۔ "

وہ مزاحمت کرتی چیخ پڑی کلان ایک دم اس سے دور ہوا، عناب نے لمبا گہرا سانس لے کر اسے گھورا تھا، کلان اس کے لئے بے قرار ہوتا اسے کلائی سے کھینچ کر دوبارہ خود کے قریب کر کے عناب کی سانسوں کو اپنی سانسوں میں الجھاتے ہوئے اس پر اپنا تسلط قائم کرنے لگا وہ پوری قوت سے مزاحمت کرنا شروع ہو گئی جس کی بنا پر واہ کیے وہ اپنی شدت دیکھتا رہا، بے انتہا شدت، عناب کو اپنی سانس رکتی محسوس ہوئی، اچانک دروازہ ناک ہونے پر کلان اس سے الگ ہوا اور خود پر قابو پاتے گہرے گہرے سانس لیتے دروازہ کھولا اس نے، عناب سرخ چہرے کے ساتھ اپنی سانسوں کو بحال کر رہی تھی جو ابھی کلان نے بڑی بے دردی سے خود کی سانسوں میں قید کی تھیں۔۔۔۔

شمع جب اندر داخل ہوئی تو عناب کو سرخ چہرے کے ساتھ ایک طرف رخ کیے لمبے لمبے سانس لیتے دیکھا وہیں کلان بالوں میں ہاتھ پھیرتا اپنی بوجھل سرخ آنکھوں سے عناب کو ہی دیکھ رہا تھا شمع جیسے ایک پل میں سب کچھ سمجھ گئی تھی، فق چہرے کے ساتھ وہ ان دونوں کو دیکھنے لگی۔۔۔۔

جی مِس شمع کوئی کام۔۔۔۔؟؟؟ "

کلان نے خود کی بے ترتیب سانسوں کو درست کرتے سوال کیا جو کسی کام سے ہی اندر آئی تھی۔۔۔۔

"سر وہ میں پوچھنے آئی تھی کہ۔۔۔۔ "

وہ بھول ہی گئی تھی کہ وہ کس کام سے آئی تھی عناب اور کلان کی حالت نے اس کی زبان پر قفل ڈال دیے تھے ایک دم سے دروازہ زور سے بند کرتی وہ باہر چلی گئی، عناب نے غصے سے کلان کو دیکھا اور پھر خاموشی سے دروازہ کھولتی باہر نکل گئی، وہ غصے سے باہر آتو گئی مگر بے بسی سے اس کی آنکھوں سے آنسو ٹپک پڑے کلان ایسے ہی ہمیشہ اس کے پاس اس کی مرضی کے بغیر آتا تھا عناب کو اپنی بے وقعتی اور بے بسی کا احساس شدت سے ہونے لگا۔۔۔۔

برسوں پہلے بھی وہ ہر رات اسے احساس دلاتا کہ جیسے وہ اس کا کھلونا ہو ایسے ہی وہ خود کو بے بس، کمزور اور بے وقعت محسوس کرتی تھی اور آج بھی کلان کو صرف اپنے احساسات کا خیال تھا، وہ کیا چاہتی ہے کلان نے نا کل جاننا چاہا اور نا ہی آج اسے جاننے میں دلچسپی تھی۔۔۔۔

وہ اپنی سوچوں میں گم فٹ پاتھ پر چل رہی تھی غصے میں وہ اپنا کلچ بھی اُدھر ہی بھول آئی موبائل بھی اسی میں تھا عناب نے بے خیالی میں سڑک پار کرنی چاہی کہ آگے سے ایک گاڑی تیزی سے اس سمت آئی اس سے پہلے وہ گاڑی عناب کو ہٹ کرتی کلان تیزی سے اس کی طرف بڑھا اور اسے دھکا دیتے خود بھی پیچھے ہوا، اگر ایک سیکنڈ کی بھی دیر ہوتی تو وہ گاڑی کلان کو دور اچھال دیتی، عناب دل پر ہاتھ رکھے تیزی سے گزرتی ہوئی گاڑی کو دیکھنے لگی، طیش سے پاگل ہوتا وہ عناب کی طرف بڑھا۔۔۔۔۔

"پاگل ہو گئی ہو کیا، دیکھائی نہیں دیتا تمہیں اگر ابھی کچھ ہو جاتا تو، گاڑی کتنی سپیڈ میں تھی جانتی بھی ہو، اگر میں بروقت نہ آتا تو کیا ہوتا۔۔۔۔"

وہ اس کی کلائی کو سخت گرفت میں لیتے ہوئے چلایا تھا عناب نے غصے سے اپنی کلائی چھڑوائی۔۔۔۔

"ہاں تو کیا ہوتا، مر جاتی بس، اچھا ہی ہوتا آپ سے جان تو چھوٹ جاتی میری۔۔۔۔۔ "

NOVELS MAFIA
DISCOVER STORIES, FIND YOURS!

وہ بھی چیخ پڑی تھی، کلان نے خود پر قابو پایا کیونکہ وہ اس وقت روڈ پر تھے لوگ آتے جاتے انھیں دیکھ رہے

تھے عناب کو اس طرح چلاتے دیکھ کچھ لوگ آگے بڑھے۔۔۔۔

"کیا مسئلہ ہے، کون ہو تم، کیوں تنگ کر رہے ہو اکیلی لڑکی کو۔۔۔۔ "

ان میں سے ایک آدمی نے آگے آکر اپنا رعب جھاڑنا چاہا کلان نے اپنی داڑھی پر ہاتھ پھیرا تھا اور پھر ایک زور

دار مکا اس کی ناک پر جھڑ دیا۔۔۔۔۔

مسئلہ پتہ ہے کیا ہے تم لوگوں کو دوسروں کے مسائل میں ٹانگ اڑکانے کا شوق بہت ہوتا ہے، یہ اکیلی لڑکی "

"بیوی ہے میری۔۔۔۔۔

وہ حلق کے بل چلایا، اپنا سارا غصّہ اس نے اس شخص پر اتارا تھا ایک تو عناب نے اس کا دماغ اچھا خاصا گرم کر

رکھا تھا اسکا رویہ کلان کو پاگل کر رہا تھا، بیوی کا سن کر جو آدمی آگے بڑھے تھے وہ پیچھے ہوئے اور جس نے ناک

پر مکا کھایا تھا وہ کلان کی باڈی دیکھ اور اس کے لباس سے مرعوب ہو تا دوبارہ آگے نہیں ہوا۔۔۔

اگر بیوی ہے تو یوں سڑک پہ تماشا کرنے کی بجائے گھر میں مسائل حل کرو، عجیب تماشا آج کل کی جنریشن "

"لگائے رکھتی ہے۔۔۔۔۔

ایک بزرگ بڑبڑاتے ہوئے وہاں سے چلے گئے،کلان نے آگے بڑھ کر عناب کی کلائی تھامی،اس نے چھڑانے کی کوشش جب کی تو کلان نے اپنی گرفت اور مضبوط کی اور سرخ آنکھوں سے عناب کو دیکھا۔۔۔۔۔

"مجھے لگتا ہے اتنا تماشا کافی ہے آج کے لیے اس سے پہلے اور تماشا ہو چپ کر کے میرے ساتھ چلو۔۔۔۔۔ "

کلان نے اسے کلائی سے تھام کر گاڑی میں دھکیلا اور خود ڈرائیونگ سیٹ پر بیٹھ ڈرائیو کرنے لگا۔۔۔۔۔

وہ سرد تاثرات چہرے پر سجائے لب بھینچ ڈرائیو کر رہا تھا مسلسل اسکے دماغ میں وہ منظر گھومے ہی جا رہا تھا جب عناب بے دھیانی میں سڑک پار کر رہی تھی،اگر کچھ غلط ہو جاتا تو عناب کو کھو دینے کے احساس کلان کے لیے سوہان روح تھا اسکا دل بہت خوفزدہ ہو چکا تھا جو کسی سوکھے پتے کی طرح لرز رہا تھا۔۔۔۔

کرب سے اس نے ایک نظر عناب کو دیکھا جو سپاٹ چہرے کے ساتھ ونڈو سکرین پر نظریں جمائے بیٹھی تھی

کلان نے لمبا گہرا سانس لیا ناجانے اس کی سزا کب ختم ہونے والی تھی یا پھر کبھی نہیں

یہ خیال آتے ہی اس نے بے چینی سے سیٹ پر پہلو بدلا،سٹیرنگ پر کنٹرول بھی ایک لمحے کو ڈگمگایا تھا گاڑی ذرا سی ڈولی،بالکل اس کے دل کی طرح جس کی دھڑکن اتنی تیز تھی کہ کلان ملک کو وہ دھڑکن اپنے کانوں میں سنائی دینے لگی۔۔۔۔

وہ خود پر ہنسا اپنے آپ کو اس حال تک پہنچانے والا وہ خود ہی تو تھا اپنی زندگی، اپنی خوشیاں، اپنا سکون خود ہی اپنے ہاتھوں سے ختم کرنے والا انسان تھا وہ، اس کا چین اسکا قلبی سکون اس کا سب کچھ اِسی ایک وجود میں تھا جو اسکے دل پر راج کرتی، اس کی رگوں میں وہ لہو بن کے دوڑتی تھی اس کے دل میں دھڑکن بن کر رہتی تھی اس کے جسم میں سانس بن کر چلتی تھی جانتے بوجھتے اپنی زندگی کو اپنے ہاتھوں سے دفنا دیا تھا کلان ملک نے، اذیت سہتے اس نے اپنی کنپٹیاں سہلائی تھیں، گاڑی کا رخ ہوٹل کی طرف نہ دیکھ عناب نے غصے سے کلان کی طرف رخ کیا جو خاموشی سے ڈرائیونگ میں مصروف تھا۔۔۔۔

"مسٹر کلان گاڑی روکیں۔۔۔۔۔ "

وہ غصے سے چیخی۔۔۔۔

"ریلیکس عناب میں تمہیں ہوٹل ڈراپ کر دوں گا بس ذرا اپنے گھر چلیں گے۔۔۔۔ "

اس نے کلان کو ایسے دیکھا تھا جیسے اس کی دماغی حالت پر شبہ ہو۔۔۔۔

مسٹر کلان ملک آپ کا دماغ تو نہیں چل گیا، اپنے حواس میں ہیں کہ نہیں کون سا گھر جو ہمارا ہے۔۔۔۔؟؟؟ "

"وہی جس کا خواب دیکھا تھا ہم دونوں نے مل کر۔۔۔۔۔ "

اس کے جواب پر وہ استہزائیہ ہنسی تھی۔۔۔۔۔

وہ خواب تو کب کے جل چکے اب تو ان کی راکھ بھی نہیں باقی تو آپ کون سے خوابوں کی بات کر رہے "

ہیں"۔۔۔۔۔

عناب نے بھڑکتے ہوئے کہا۔۔۔

اووووو مجھے سب سمجھ آرہا ہے آپ مجھے وہاں کیوں لے کر جا رہے ہیں تا کہ آپ خوابوں اور محبتوں کی آڑ میں "

"مجھ سے زبردستی کر کے اپنی ہوس پوری کر سکیں۔۔۔۔

عناب کی بات پر اس نے ایک جھٹکے سے گاڑی روکی۔۔۔۔

مِس عناب کلان ملک، اگر مجھے تم سے اپنی ہوس پوری کرنی ہوتی تو اُس رات کرتا جب تم میرے گھر میں "

موجود تھی کتنی بار تنہائی میں ملی ہو مجھ سے دومنٹ لگنے تھے تم سے اپنی ہوس پوری کرنے میں اگر میں

تمہارے قریب آتا ہوں تو اپنی ہوس مٹانے کے چکر میں نہیں اپنی پیاسی روح کو سیراب کرنے کے لیے آتا

"ہوں، جسے تم کبھی نہیں سمجھ سکتی۔۔۔۔

وہ عناب پر جھکتا سرد انداز میں غرایا۔۔۔۔۔

جی بالکل میں کبھی نہیں سمجھ سکتی بے وقوف ہی بہت ہوں تبھی تو آپ پر بھروسہ کیا تھا جس کی آڑ میں ہر "
رات میرے ساتھ جو کچھ کرتے تھے آپ وہ تو بالکل بھی حوس نہیں تھی ناہی کوئی ظلم تھا وہ جو آپ مجھ پر حق
"سے کیا کرتے۔۔۔۔۔

عناب کی آنکھوں سے آنسو نکلتے اس کے گالوں پر بہنے لگے کلان تڑپ اُٹھا تھا۔۔۔۔

نہیں عناب وہ بھی حوس نہیں تھی تم پر ہر جگہ اپنی چھاپ چھوڑ کر خود کو اور تمہیں باور کرواتا تھا میں کہ تم "
صرف میری ہو، تم پر صرف میرا حق ہے عناب، تم میری ضرورت نہیں تھی میرا سکون تھی، جب تمہارے
"پاس آتا تھا تو غم و غصے سے پاگل ہو جاتا تھا کہ تمہیں کوئی اور بھی چاہتا ہے، تم۔۔۔۔

وہ بات کرتے کرتے رکا۔۔۔۔

تم، تم کسی اور کو چاہتی ہو تو، بس یہی سوچ کر تم پر اپنی جنونیت دکھاتا تھا میں جو سراسر میرا سب سے بڑا گناہ "
"ثابت ہوا۔۔۔

اس کے گالوں پر جھکتا وہ اس کے آنسو اپنے لبوں سے چننے لگا عناب نے جھٹکے سے کلان کو پیچھے کیا۔۔۔

آپ جیسے مردوں کے پاس اپنے ہر عمل کی ایک وجہ ہوتی ہے، خود کو جسٹیفائے کرنا اچھی طرح آتا ہے، یہ "

"بوگھس دلائل دے کر آپ خود کو میری نظروں میں اور گرا رہے ہیں مسٹر کلان۔۔۔

اس نے کلان کو خود سے دور جھٹکا۔۔۔

"دور رہیں مجھ سے، مت چھوئیں۔۔۔ "

وہ سسک پڑی۔۔۔

نہیں دور رہ سکتا عناب تم سے دور جانے کا سوچ میری سانس رکنے لگتی ہے مت دو مجھے اتنی بڑی سزا معاف "

"کر دو مجھے۔۔۔

وہ تڑپتے ہوئے بولا۔۔۔

" کبھی معاف نہیں کروں گی آپکو، کبھی معاف نہیں کروں گی۔۔۔ "

وہ اپنے آنسو ہتھیلیوں سے صاف کرتی سپاٹ انداز میں بولی۔۔۔

تو پھر تم بھی ایک بات کان کھول کر سن لو معاف تو تمہیں مجھے کرنا ہی ہوگا اپنی نفرت کا مینار جتنا بلند رکھنا ہے "

تم نے رکھ لو، میرا بھی وعدہ ہے تمہیں احساس دلا کر رہوں گا تمہاری شدید نفرت میں بھی محبت چھپی ہے

میرے لیے، تم یہ بات سب سے چھپا سکتی ہو یہاں تک کہ خود سے بھی مگر مجھ سے نہیں، میں جانتا ہوں تم آج

بھی صرف میری ہو تمہارے دل پر صرف میرا قبضہ ہے عناب، بھلے اس پر نفرت کی تہہ جم چکی ہو، پر جس دن

"یہ صاف ہو گی تمہیں صرف میرا نام ملے گا وہاں۔۔۔۔

وہ عناب کا چہرہ ہاتھوں میں بھرتا جذب کی کیفیت میں کہنے لگا۔۔۔

تو پھر دعا کریں کلان ملک یہ نفرت کبھی ختم نہ ہو، جس دن یہ نفرت ختم ہوئی تو عناب کا دل کورے کاغذ کی "

طرح ہو جائے گا

"جس پر کوئی بھی دوسرا آسانی سے اپنا نام لکھ دے، اور وہ دوسرے آپ کبھی نہیں ہو گے۔۔۔۔

اس نے کلان کے ہاتھ اپنے چہرے سے ہٹاتے ہوئے سپاٹ لہجے میں کہا تھا کلان کا چہرہ پل میں تاریک ہوا عناب

کی بات نے اس کے دل میں شعلے بھڑکا دیے تھے اگلے ہی پل اس نے عناب کا منہ دبوچا۔۔۔

ایک بات یاد رکھنا عناب کلان ملک جس دن ایسا ہوا تمہاری اور اپنی جان میں خود اپنے ہاتھوں سے لوں گا یہ "

"وعدہ ہے میرا تم سے، تم صرف میری ہو سنا تم نے، صرف کلان ملک کی ہو تم۔۔۔۔

وہ غصے سے اس پر دھاڑا کلان کے سرد انداز اور لال سرخ انگارہ آنکھیں دیکھ عناب کو اپنا خون رگوں میں منجمد ہوتا محسوس ہوا عجیب سی وحشت اسکی آنکھوں میں عناب کو نظر آئی تھی کلان نے ایک جھٹکے سے اسے چھوڑا، کافی دیر تک خود پر کنٹرول کرتا رہا وہ، کبھی اپنی کنپٹیاں سہلاتا تو کبھی اپنی پیشانی کو انگلیوں سے رگڑتا، آخر لمبا گہرا سانس لیتا وہ اسکی جانب بڑھا۔۔۔۔

"آئی ایم سوری عناب۔۔۔۔ "

اس نے خود کو کمپوز کرتے دھیمی آواز میں عناب کو پکارا۔۔۔۔

آپ کو سوری کرنے کی کوئی ضرورت نہیں، یہ تو کچھ بھی نہیں کلان ملک، میں تو اس بات پر آپ کے " ڈھیروں تھپڑوں کی توقع کر رہی تھی، ویسے بھی جان لینا آپ کے لیے بہت آسان ہے، کچھ انوکھا تو نہیں کہا آپ نے، کسی کی جان کی قیمت آپ کی نظروں میں کوئی ویلیو جو نہیں رکھتی، اگر کوئی چیز ویلیو رکھتی ہے تو وہ "آپ کی انا، آپ کا غصہ، آپ کی خود غرضی، بس۔۔۔۔۔

وہ سرد لہجے میں نفرت سے بولتی کلان کا کلیجہ اپنے لفظوں سے چیر گئی تھی۔۔۔۔

میرے لیے معنی صرف تم رکھتی ہو کل بھی رکھتی تھی، آج بھی رکھتی ہو، میں میں نہیں رہا عناب، مجھ میں "

یہ سب کچھ تو کب کا ختم ہو چکا، اب تو صرف تم ہو ہر جگہ صرف تم، ہاں، کلان ملک خود غرض ہے، کل بھی خود

غرض تھا، آج بھی خود غرض ہے صرف تمہارے معاملے میں کل بھی تم سے جدائی کلان ملک کی جان پر بن

آتی تھی آج بھی تم سے جدائی میری جان لبوں پہ لے آتی ہے، کل بھی تمہارے قریب کسی کا وجود برداشت

نہیں کر سکتا تھا آج بھی کلان ملک تم پر کسی کا سایہ برداشت نہیں کر سکتا، تم کل بھی میری تھی، آج بھی تم

"صرف میری ہو، اور ہمیشہ میری ہی رہو گی۔۔۔۔

کلان نے سرد چٹانوں جیسے مضبوط لہجے میں عناب کو کہتے گاڑی کا رُخ ہوٹل کی طرف موڑا تھا، ہوٹل کے پاس

پہنچ اس نے گاڑی روکی عناب جلدی سے دروازہ کھول کر اترنے لگی کہ کلان نے دروازہ لاک کیا، عناب نے

غصے سے کلان کی حرکت پر اپنا ہاتھ زور سے ڈیش بورڈ پر مارا تھا وہ مسکرا دیا۔۔۔

"ویسے میری جان مجھ پر غصہ ہے تو مجھ پر اتارو، اپنے خوبصورت نازک ہاتھوں پر کیوں اتار رہی ہو۔۔۔ "

وہ مسکراتے ہوئے بولا، عناب نے اس کی بات کا کوئی جواب نہیں دیا وہ خاموشی سے گاڑی سے باہر دیکھ رہی

تھی، کلان نے اِسے اُس کا کلچ پکڑایا جو عناب نے خاموشی سے پکڑ لیا، بنا کسی ردِ عمل کے۔۔۔

"اب خاموش کیوں ہو ایسا بھی کیا کہہ دیا میں نے۔۔۔۔۔ "

اس نے اس بار بھی کوئی جواب نہیں دیا تھا کلان نے لب بھینچ کر عناب کو دیکھا جو بلکل سپاٹ چہرہ لیے گاڑی میں بیٹھی سامنے دیکھ رہی تھی۔۔۔۔

اچھا ایسے خاموش مت رہو یار یہ کلیجہ ہی مار دو مجھے قسم سے اُف نہیں کروں گا اگر ایسے تمہیں چھوڑ کر جاؤں گا "

"تو بہت بے چین رہوں گا عناب۔۔۔۔

اس کے لہجے میں بے بسی پنہاں تھی عناب کے کوئی جواب نا دینے پر کلان نے بے بسی سے جیسے لمبا سانس کھینچا اور گاڑی کا لاک کھول دیا، عناب بنا ایک سیکنڈ کی دیر کیے گاڑی سے اترتے ہوئے ہوٹل کے اندر چلی گئی، اس کے اترنے کے بعد کلان کتنی ہی دیر تک گاڑی میں بیٹھا رہا اور پھر گہری سانس بھرتا شکست خوردہ انسان کی طرح گاڑی سٹارٹ کر دی، کتنی ہی دیر تک یونہی بے مقصد گاڑی سڑکوں پر دوڑاتا رہا وہ، کلان کا نا ہی آفس جانے کا ارادہ تھا اور نا ہی واپس گھر۔۔۔۔۔

گھر تو اسے کاٹ کھانے کو دوڑتا تھا وہ عناب کو صرف اس لیے گھر لے کر جانا چاہتا تھا کہ شاید اس کے کچھ پل

ٹھہرنے سے اس گھر سے وحشت کے سناٹے دور ہو سکیں، پر وہ بھی نا ہو سکا، پچھتاوے کی آگ میں آج بھی

جھلسنا تھا اسے۔۔۔۔۔۔

🔥🔥🔥🔥🔥🔥

وہ گہری نیند سویا ہوا تھا کہ اس کا فون رِنگ ہوا صائم نے مندی مندی آنکھوں سے فون کی سکرین کو دیکھا

عناب کالنگ پر اس کی نیند بھک سے اُڑی تھی صائم نے جلدی سے کال اٹینڈ کر فون کان سے لگایا۔۔۔

"ہیلو عناب کیسی ہو۔۔۔۔"

وہ بے حد فکر مندی سے بولا تھا مگر دوسری طرف خاموشی تھی صائم کا دل بے حد پریشان ہوا وہ جھٹ سے اُٹھ

بیٹھا۔۔۔۔۔

کیا ہوا ہے عناب خاموش کیوں ہو۔۔۔۔۔؟؟؟ "

صائم کے لہجے میں بے قراری اور تڑپ محسوس کر کے عناب نے سسکی لی صائم خود سے کمبل اتارتا ایک ہی

جست میں تڑپتے ہوئے بیڈ سے نیچے اترا۔۔۔۔

عناب کیا ہوا، تم رو رہی ہو۔۔۔۔۔؟؟؟ "

"نہیں تو میں رو تو نہیں رہی۔۔۔ "

عناب نے خود پر قابو پایا۔۔۔۔۔

سچ سچ بتاؤ عناب کیا ہوا ہے کلان نے تمہیں کچھ کہا۔۔۔؟؟؟ "

اس کی بے حد پریشانی سے بھری آواز سپیکر پر گونجی۔۔۔۔

"نہیں صائم ایسا کچھ نہیں اصل میں ماما اور آپکی یاد آ رہی تھی بہت زیادہ تو بس میرا دل بھر آیا۔۔۔۔ "

وہ اپنے آنسو صاف کرتی بولی۔۔۔

یار ٹھیک سے بتاؤ کیا بات ہے، تم سوئی کیوں نہیں ابھی تک، یہاں دس بج رہے ہیں وہاں پر تو اس وقت رات "

"کا ایک بج رہا ہوگا۔۔۔۔۔

وہ مطمئین نہیں ہوا تھا عناب کے ہر رنگ سے واقف تھا، وہ جانتا تھا اس وقت عناب رو رہی ہے اسکی خاموشی پر صائم کو شدت سے احساس ہوا کہ اسے عناب کو اکیلے چھوڑ کر نہیں آنا چاہیے تھا، کلان ملک بھروسے کے قابل نہیں، عناب کے رونے کے پیچھے وجہ وہی ہو سکتا تھا۔۔۔۔۔

کب آرہے ہیں آپ۔۔۔۔؟؟ "

عناب نے پوچھا۔۔۔

یار کچھ پیپر ورک رہ گیا ہے جس کی وجہ سے مجھے تقریباً تین چار دن لگ سکتے ہیں مگر میں آرہا ہوں کل ہی، "

"تمہیں یوں اکیلا نہیں چھوڑ سکتا میں۔۔۔۔

وہ اٹل لہجے میں بولا تو عناب کو شدت سے اپنی غلطی کا احساس ہوا کہ اسے اس وقت صائم کو فون نہیں کرنا چاہیے تھا۔۔۔۔۔

نہیں صائم آپ پیپر ورک کمپلیٹ کر کے ہی واپس آئیں، میں نے کہا ناکہ مجھے بس آپ لوگوں کی یاد آرہی " تھی اور کیا کہہ رہے تھے آپ، کلان ملک نے مجھے کچھ کہا، نہیں صائم میری تو ان سے ملاقات تک نہیں ہوئی تو وہ مجھے کیا کہیں گے، مگر یہاں یوں اکیلے رہنا اور باہر کا کھانا کھا کر بہت تھک چکی ہوں میں، ماما کے ہاتھ کا کھانا یاد آرہا ہے اور ایک اچھے سچے دوست کی یاد ستا رہی تھی بس ایسے ہی اس ٹائم کال ملا دی آپکو اور پتہ نہیں آپ کیا "سمجھ بیٹھے۔۔۔۔

وہ ہنستی ہوئی اسکی تسلی کروانے لگی، صائم نے گہرا سانس چھوڑا وہ جانتا تھا وجہ کوئی اور ہے عناب اس سے کچھ چھپا رہی ہے۔۔۔۔۔

بالکل عناب تمہیں ممانی جان کی یاد آ رہی ہو گی، مجھے بھی یاد کر رہی ہو گی اسی لیے کال کی، ورنہ میں جانتا " ہوں اپنی دوست کو وہ یوں گھبرانے والوں میں سے نہیں نا ہی کسی سے ڈرنے والی ہے عناب باجوہ، ہر طرح کے حالات کا مقابلہ کرنا جانتی ہو تم اور کلان ملک کو تو یوں چٹکیوں میں اُڑا سکتی ہو۔۔۔"

وہ مسکرا دی صائم کی باتوں پر، ایک آنسو اسکی آنکھ سے گرا تھا وہ سمجھ گئی تھی صائم اسے ان ڈائریکٹلی کیا سمجھانا چاہ رہا ہے اور سچ میں اسے صائم کی باتوں سے کافی حوصلہ ملا تھا فوراً اس نے اپنے آنسو صاف کیے۔۔۔

"میں سمجھ گئی ہوں صائم بہت بہت شکریہ آپکا۔۔۔ "

اسکا شکریہ ادا کر کے عناب نے فون بند کیا، صائم کتنی ہی دیر فون کو ہاتھ میں پکڑے بیٹھا رہا اور پھر اُٹھ کر کچن میں کافی بنانے چلا گیا اب نیند اسے کہاں آنے والی تھی اس دشمنِ جان کی آواز جو سن لی تھی، اب ساری رات اس سلگتے جلتے دل میں عناب کی یادوں کا دیا جو جلانا تھا۔۔۔۔۔۔

🔥🔥🔥🔥🔥🔥

وہ کافی دیر تک گاڑی سڑکوں پر دوڑاتا رہا چین نا آیا تو گاڑی سے نکل کر باہر کھلی فضا میں سانس لینی شروع کر دی گھٹن تھی کہ بڑھتی ہی جا رہی تھی رات کافی گہری ہو چکی تھی جیسے جیسے رات کی تاریکی بڑھتی ویسے ہی سردی میں بھی اضافہ ہو رہا تھا، کلان نے کانپتے ہاتھوں سے اپنے کوٹ کی پاکٹ میں سگریٹ تلاش کی،، یہ مشغلہ بھی اس نے عناب کے واپس آنے کے بعد شروع کیا تھا۔۔۔

جب وہ پاس نہیں تھی اس کے الوژن ہی اتنے سٹرونگ ہوتے کہ اسے کسی چیز کی ضرورت ہی نہیں پڑی، اب وہ حقیقت میں تھی مگر اس کی زندگی میں کہیں نہیں تھی تو ڈاکٹر کے منع کرنے کے باوجود جب دل کا درد حد سے زیادہ بڑھ جاتا تو سگریٹ کے دھویں سے وہ دل کو جلایا کرتا، کلان نے لائٹر نکال سگریٹ سُلگا کر منہ کو لگایا، گاڑی کے بونٹ پر بیٹھا وہ لمبے لمبے کش لینے لگا، اسے آج ایک بات اچھے سے سمجھ آئی تھی۔۔۔

مرد کو اگر عورت پر اعتبار نا ہو تو اسے ہزار تالوں میں بھی قید کر کے رکھے پھر بھی اسے لگتا ہے کہ وہ اس سے بے وفائی کر رہی ہے اور اگر مرد کو اس عورت پر یقین ہو تو اسے لگتا ہے وہ کچھ بھی اس کے ساتھ کر لے پلٹ کر وہ اسی کی طرف آئے گی، کلان کو بھی یہی لگا تھا جب تک عناب پر یقین نا تھا تو وہ اسے اپنی قید میں رکھتا اس پر ظلم کے پہاڑ توڑتا رہا صرف اس وجہ سے کہ وہ اسے چھوڑ کر نا چلی جائے، وہ نرمی برتے گا تو وہ اسے چھوڑ کر دور چلی جائے گی وہیں جب کلان کو لگا عناب صرف اس سے محبت کرتی ہے جب خود سے بھی زیادہ یقین ہو گیا عناب پر

NOVELS MAFIA
DISCOVER STORIES, FIND YOURS!

تو اسے پوری امید تھی وہ اس کے پاس واپس آئے گی اس کے گڑ گڑانے پر رونے پر وہ اسے معاف کر دے گی۔۔۔

لیکن کلان ملک ایک بات نہیں جانتا تھا عورت جتنی نازک، جتنی نرم ہوتی ہے اتنی ہی مضبوط بھی ہوتی ہے اگر وہ خود کو ایک دفعہ سخت کرلے کوئی اسے توڑ نہیں سکتا عناب بھی ایک چٹان بن چکی تھی، کلان اس چٹان کو موم کرنے کے لیے ہر زخم کھانے کو تیار تھا، زخم کتنا ہی گہرا کیوں نا ہو تا وہ برداشت کرنے کو تیار تھا پر عناب کی جدائی نہیں، وہ اسے چھوڑ جائے یہ بات کلان کو کسی صورت قبول نہیں تھی۔۔۔

عناب سے دستبرداری اسکے لیے جان لیوا تھی وہ اسے کسی اور کے حوالے نہیں کر سکتا تھا، عناب کے وجود پر، اسکی سانسوں پر، بقول کلان کے صرف اسکا حق تھا، کلان نے لمبا کش لے کر سگریٹ کا دھواں اپنے اندر اتارا اور گاڑی کے بونٹ سے جمپ لگا کر نیچے اترا، تیزی سے وہ گاڑی میں بیٹھ اسے اپنے گھر کے راستے پر ڈال گیا جہاں صدیوں جیسی رات اس کی منتظر تھی۔۔۔۔

🔥🔥🔥🔥🔥🔥

جائنہ بہت دل لگا کر تیار ہوئی تھی براؤن بیل باٹم پینٹ، براؤن سلیولیس شارٹ شرٹ گلے میں ریڈ وائٹ چھوٹا سا مفلر ڈالے جو صرف اسکے گلے کی شان بڑھا رہا تھا، اس ڈریس میں جائنہ کا فِگر بہت خوبصورت دیکھائی دیتا، اس نے آئینے میں خود کو غور سے دیکھا، بلیک کرلی بال، فیئر کلر، براؤن شہد جیسی آنکھیں، درمیانہ قد، خوبصورت نین نقش اور گال پر سیاہ تِل جو اس کی خوبصورتی میں اضافہ کر رہا تھا، وہ اتنی خوبصورت تھی کہ کسی بھی مرد کی خواہش ہو سکتی تھی اسے پانا۔۔۔

" مانا میں عناب جتنی خوبصورت تو نہیں ہوں لیکن پھر بھی میرا شمار اچھی خاصی خوبصورت لڑکیوں میں ہوتا ہے۔۔۔۔۔"

اس نے آئینے میں دیکھ کر سوچا، کتنے ہی مردوں نے اس کے ساتھ کی خواہش کی تھی مگر اس دل کا کیا کرتی وہ جو صرف صائم کے ساتھ کا خواہش مند تھا۔۔۔۔

" نہیں میں اتنی جلدی ہار نہیں مان سکتی صائم میری محبت ہیں منگیتر ہیں میرے، انکے بغیر زندگی گزارنے کا سوچ کر ہی روح فنا ہونے لگتی ہے، کیسے گزاروں گی اتنا کٹھن زندگی کا سفر، اور صائم بھی تو خوش نہیں ہیں وہ بھی تو پیاسے صحرا میں بھٹک رہے ہیں کتنے سالوں سے وہ عناب کے منتظر ہیں پر عناب نے انھیں اُمید کا ایک

سرا بھی نہیں تھمایا، ہو سکتا ہے میری محبّت پا کر صائم عناب کو بھول جائیں وہ بھی تو یہی چاہتی ہے کہ میں اور

صائم ایک ہو جائیں، میں اپنی زندگی پچھتاوں میں نہیں گزار سکتی کہ میں نے اپنی محبت کو پانے کے لیے کچھ نہیں

کیا، مجھے صائم کو احساس دلانا ہو گا، وہ سیراب کے پیچھے بھاگ رہے ہیں مجھے صائم کے دل میں اپنی محبت کا

"احساس جگانا ہے، لیکن اگر عناب صائم کی سچی محبت کے آگے ہار گئی تو۔۔۔

دماغ میں یہ سوچ آتے ہی جائنہ بے چین ہوئی دو آنسو آنکھوں کے راستے گالوں پر بہنے لگے تھے اس نے فوراً

اپنے آنسو صاف کیے۔۔۔

اگر مجھے کبھی لگا میں ان لوگوں کے بیچ آ رہی ہوں تو میں ان کی زندگی سے دور چلی جاؤں گی، مگر ایک کوشش "

"کرنے کا میری محبت کو حق ہے، ہو سکتا ہے صائم کی محبت مجھے مل جائے۔۔۔۔۔

اس کا دل عجیب سا خوش گمان ہو چلا تھا۔۔۔۔۔

🔥🔥🔥🔥🔥🔥

وہ کب سے ہوٹل میں بیٹھا جائنہ کا انتظار کر رہا تھا بلکہ اچھا خاصہ جھنجلا رہا تھا۔۔۔۔

"مجھے کھانے پر بلا کر خود ابھی تک نہیں آئی، یار مہمان پہنچ چکے ہیں میز بان ہی نہیں۔۔۔۔۔ "

اس نے بے زارگی سے جائنہ کا نمبر ڈائل کیا مگر ناٹ ریچ ایبل ملنے پر غصے سے فون ٹیبل پر پٹخا تھا صائم نے،

گلاس ونڈو سے باہر دیکھا اسکی پیشانی پر سلوٹیں پڑی رات کی سیاہی آسمان پر چھا رہی تھی اور بارش بھی اب ہلکی ہلکی ہونا شروع ہو چکی تھی۔۔۔۔

کہاں ہو یار۔۔۔۔؟؟؟ "

صائم نے جھنجلاتے ہوئے سوچا اسی وقت ٹیکسی ہوٹل کے سامنے آکر رکی جائنہ نے ایک نظر برستی ہوئی بارش کو دیکھا اور دوسری نظر اپنے حلیے پر ڈالی، صائم کو ایمپریس کرنے کے چکر میں اپنا کوٹ بھی نہیں لائی تھی وہ،

گہری سانس لیتے اس نے ہاتھوں کو آپس میں رگڑا سردی سے اس کے دانت بج رہے تھے، جی کڑا کر کے وہ ٹیکسی سے نیچے اتری ٹھنڈی برفیلی ہواؤں نے دل کھول کر اسکا استقبال کیا۔۔۔۔

جائنہ نے اپنا چھوٹا سا مفلر خود پر لپیٹنے کی کوشش کی اور سامنے ہوٹل کو دیکھا جو سڑک کی دوسری طرف تھا وہاں تک جانے کا مطلب تھا سارے کپڑے بھیگ جانا سردی تھی بھی بے تحاشا، اس کی چھوٹی سی ناک سرخ پڑ چکی تھی، صائم کی نظر گلاس ڈور سے باہر پڑی تو اسے سڑک کے دوسری طرف جائنہ شیڈ کے نیچے کھڑی ملی بنا کسی گرم کوٹ کے، وہ جلدی سے اپنا گرم کوٹ پہنتا باہر کو بھاگا۔۔۔۔۔

"بیوقوف لڑکی اتنی سردی ہے کوٹ بھی نہیں پہن کر آئی۔۔۔۔۔ "

وہ منہ میں بڑبڑاتا جائنہ تک پہنچا۔۔۔۔

"یہ کیا بچپنا ہے یار تم نے کوٹ کیوں نہیں پہنا۔۔۔۔ "

وہ اس کے قریب آکر اپنا کوٹ اتار کے اسے پہناتے ہوئے ڈانٹنے لگا جائنہ نے لودیتی نظروں سے صائم

دیکھا۔۔۔

"اب ایسے کیا دیکھ رہی ہو۔۔۔۔۔ "

وہ غصے سے بولا جو اسے ہی گھورے جارہی تھی۔۔۔۔

"مجھے کیا پتہ تھا بارش ہو جائے گی۔۔۔۔۔ "

وہ مسکرا دی۔۔۔۔

"بارش کا نہیں پتہ تھا یہ تو جانتی تھی نا باہر سردی کتنی ہے۔۔۔ "

اسکے جھنجھلانے پر بھی وہ اسے مسکراتے ہوئے دیکھے گئی وہ گرے کلر کی پینٹ اور گرے کلر کی گرم شرٹ میں ملبوس تھا، چہرے پر جھنجھلاہٹ کے ہمراہ گرین آنکھوں میں غصہ لیے وہ اس کے ساتھ کھڑا برستی بارش کو دیکھ رہا تھا جائنہ کو جی بھر کر پیار آیا صائم پر۔۔۔۔

خود پر اس کی نظریں محسوس کر کے صائم نے اسکی جانب نظریں کی جس نے گڑبڑاتے ہوئے نظریں پھیر لی تھیں، وہ جائنہ کی اس حرکت پر مسکرا کر رہ گیا اسکے گال پر پڑنے والا ڈِمپل دیکھ جائنہ کا دل کیا اس ڈِمپل کو اپنی انگلی سے چھو لے۔۔۔۔

"تم لڑکیوں کو فیشن کرنے کا کتنا شوق ہوتا ہے یار اتنی سردی میں تم سلیولیس شرٹ پہن کر آئی ہو، حیرانگی ہو رہی ہے مجھے۔۔۔۔۔"

وہ اس کی ڈریسنگ پر چوٹ کر گیا جائنہ خجالت سے سرخ ہوئی، وہ اسے کیسے بتاتی کہ یہ ڈریسنگ اس نے خاص طور پر صائم کے لیے ہی کی ہے۔۔۔۔

"ہم لڑکیاں اتنی سردی میں بھی ایسی ڈریسنگ اس لیے کرتی ہیں کہ ہمیں پتہ ہوتا ہے آپ لڑکے فوراً سے آگے بڑھ کر ہمیں اپنا کوٹ پیش کر دیں گے۔۔۔۔"

اس نے بھی آگے سے دُوبدُو جواب دیا جس پر صائم کھلکھلا کر ہنس پڑا۔۔

"چلو شکر ہے بتا دیا آئیندہ سے یہ سہولت میں کسی کو نہیں دوں گا۔۔۔ "

"پھر یہ تو میری خوش قسمتی ہے کہ آپ کی یہ عنایت مجھ پر ہوئی اور آئیندہ کسی پر نہیں ہو گی۔۔۔ "

جائنہ نے مسکراتے ہوئے کہا بارش اب رُک چکی تھی صائم نے جائنہ کو ہوٹل کے اندر چلنے کا بولا جس سے منع کر دیا اس نے۔۔۔

نہیں صائم مجھے کھانا نہیں کھانا مجھے شاپنگ کرنی ہے پاکستان جانا ہے تو مجھے کچھ کپڑے لینے ہیں اور بھی بہت "

"ساری چیزیں اور یہ شاپنگ آپ مجھے کروائیں گے۔۔۔

"اچھا وہ کس خوشی میں۔۔۔ "

صائم نے آئی ابرو اٹھائے پوچھا۔۔۔

"وہ اس خوشی میں کیونکہ میں آپ کے پاکستان جا رہی ہوں۔۔۔۔ "

جناب پاکستان کا ایک رول ہے باہر سے آنے والا یہاں سے ڈھیروں تحائف لے کر جاتا ہے اپنے پیاروں کے "

"لئے تو اصولاً آپ کو کچھ گفٹ لینے چاہیے۔۔۔

وہ اسے چڑاتا ہوا بولا۔۔۔۔

"اچھا ایسی بات ہے تو میں کچھ کپڑے عناب کے لئے لے لیتی ہوں پاکستان میں وہی تو ہے اس وقت اور بھی

کوئی ہے تو بتادیں میں اس کے لئے بھی گفٹ لے لوں گی۔۔۔۔"

وہ چہکتی ہوئی بولی۔۔۔۔

"اور بھی، یار میرا سب کچھ وہی تو ہے۔۔۔۔ "

وہ خود سے بڑبڑایا تھا۔۔۔۔

کیا کہہ رہے ہیں آپ صائم۔۔۔۔؟؟؟ "

اس نے صائم کا بازو پکڑ کر ہلایا۔۔۔۔

"کچھ نہیں۔۔۔۔ "

صائم نے سر جھٹکا۔۔۔۔

"چلو پھر۔۔۔ "

اگلی کچھ دیر میں وہ اور صائم ایک مال میں داخل ہوئے جائنہ لیڈیز سیکشن کی طرف بڑھی تھی تبھی اس کی نظر ایک ریڈ شارٹ جیکٹ پر پڑی جو کہ بے تحاشا خوبصورت تھی جس کے کالر پر چھوٹے چھوٹے بٹنز لگے ہوئے تھے جائنہ کو وہ بہت پسند آئی تھی وہ اسے پہن کر مرر کے سامنے جا کر کھڑی ہو گئی۔۔۔

"یُو آر لُکنگ ویری پریٹی۔۔۔۔ "

سیلز گرل کی تعریف پر وہ مسکرا دی جائنہ نے صائم کی تلاش میں نظریں گھمائی تو اسے وہ اپنی طرف آتا دکھائی دیا۔۔۔۔

"کیسی لگ رہی ہوں صائم۔۔۔ "

"بہت خوبصورت، یہ عناب پر بہت خوبصورت لگے گی۔۔۔۔ "

اس کے منہ سے بے اختیار نکلا صائم کے جملے پر جائنہ کا چہرہ ماند پڑا تھا۔۔۔۔

"ہاں صحیح کہہ رہے ہیں یہ عناب پر بہت خوبصورت لگے گی۔۔۔۔ "

جائنہ نے بے دلی سے وہ جیکٹ اُتار دی۔۔۔

"آپکو کچھ چاہیے تو لے سکتے ہیں صائم میری طرف سے گفٹ سمجھیں۔۔۔ "

اس نے صائم کو آفر کی۔۔۔

"نہیں یار مجھے اس کی ضرورت نہیں، تم نے جو لینا ہے جلدی لو مجھے ایک دو اور بھی ضروری کام ہیں۔۔۔۔ "

اس کے منع کرنے پر بھی جائنہ نے چپکے سے صائم کے لیے ایک خوبصورت سی شرٹ خریدلی جو اس نے مال

سے باہر آتے ہوئے صائم کو دی تھی۔۔۔۔

"یار میں نے منع کیا تھا تمہیں۔۔۔۔ "

اس نے وہ شرٹ لینے سے انکار کر دیا۔۔۔

"پلیز صائم گفٹ سمجھ کر رکھ لیں سمجھیں پاکستان میں ہیں آپ اور میں آپکے لیے گفٹ لائی ہوں۔۔۔۔ "

اس نے بڑی آس سے کہا تھا۔۔۔

"نہیں یار میں نہیں لے سکتا، میں گفٹ نہیں لیتا کسی سے۔۔۔۔۔ "

صائم نے رسانیت سے منع کیا تھا۔۔۔۔

"کبھی عناب سے بھی نہیں لیا گفٹ، کبھی تو عناب نے بھی کوئی گفٹ دیا ہی ہوگا آپکو اگر وہ گفٹ دیتی تو کیا

اسے بھی لینے سے منع کر دیتے آپ۔۔۔۔"

عناب کے نام پر صائم کی آنکھیں سرخ ہوئی اس نے جلدی سے وہ شرٹ پکڑی اور آگے کو بڑھ گیا صائم کے رد عمل پر جائنہ کو اپنی غلطی کا احساس ہوا، اسے عناب کا ذکر نہیں کرنا چاہیے تھا وہ تیزی سے آگے بڑھتا ہوا ایک جگہ رُک کر اپنے ہاتھ میں پہنے چھلے کو دیکھنے لگا عناب نے پہلا اور آخری تحفہ اسے یہی دیا تھا، منگنی سے دو دن پہلے۔۔۔۔

اس نے اور عناب نے ایک دوسرے کو انگھوٹھی پہنائی تھی عناب نے سلور کلر کا چھلا پہنایا تھا اور صائم نے اسے چھوٹی سی گولڈ کی رِنگ پہنائی تھی، یہ آئیڈیا عناب کا تھا وہ چاہتی تھی کہ وہ دونوں سب سے چھپ کر منگنی کریں وہ اپنی مرضی کی رِنگ اسے پہنانا چاہتی تھی، صائم نے پچھلے اتنے سالوں سے یہ چھلا پہنا ہوا تھا اس چھلے کی حالت بھی کافی خراب ہو چکی تھی مگر اس نے اسے پھر بھی نہیں اُتارا عناب تو اس چھلے کو بالکل بھول چکی تھی مگر صائم آج بھی عناب کی اس نشانی کو دل سے لگائے بیٹھا تھا۔۔۔۔

وہ تیزی سے قدم بڑھاتا مال سے باہر نکلا جائنہ بھاگتے ہوئی صائم کے پیچھے آئی تھی بھاگنے کی وجہ سے اس کا سانس پھول چکا تھا۔۔۔۔

"رکیں صائم میری بات تو سنیں۔۔۔۔ "

وہ خود پر قابو پا تاڑ کا بارش پھر سے برسنا شروع ہو چکی تھی، جائنہ نے اپنے گرم کوٹ کو اچھی طرح خود پر لپیٹا جو

ابھی اس نے خریدا تھا۔۔۔۔۔

"صائم اب کیا کریں ہماری گاڑی بھی دور پارک ہے۔۔۔۔ "

جائنہ نے برستی بارش کو دیکھتے پوچھا۔۔۔۔

" جو بھی ہے گاڑی تک تو جانا پڑے گا، ذرا پیچھے پارک کی ہے گاڑی ابھی بارش ہلکی ہے ہم جلدی پہنچ جائیں

گے۔۔۔۔"

وہ جائنہ کو کہتا آگے بڑھا جائنہ بھی اسکے ہم قدم ہوئی بارش اور سردی کی وجہ سے سڑک کافی ویران تھی وہ اور

جائنہ جیسے ہی باہر سڑک پر آئے بارش بہت تیزی سے برسنا شروع ہو گئی صائم اور جائنہ نے بھاگتے ہوئے ایک

شیڈ کے نیچے پناہ لی وہ کافی دیر تک شیڈ کے نیچے کھڑے رہے بارش شدید ہوتی جا رہی تھی اچانک ہی صائم کھلے

آسمان کے نیچے بانہیں پھیلائے کھڑا ہو گیا۔۔۔۔۔

"اففففف صائم کیا ہو گیا ہے آپکو، کیا کر رہے ہیں واپس آئیں۔۔۔۔ "

وہ چیخی تھی۔۔۔

"تمہیں پتہ ہے جائنہ، مجھے عناب سے محبت کب ہوئی تھی،ایسی ہی برستی بارش میں اسے بھیگتے ہوئے دیکھا تھا میں نے۔۔۔۔"

وہ اونچی آواز میں بول رہا تھا۔۔۔

"سردی سے کپکپاتا ہوا لرزتا اس کا وجود ٹھنڈ سے نیلے پڑتے ہونٹ، کھلے بال، ایسے ہی سردی کی آوائل بارش میں وہ بھیگ رہی تھی،

ایسے ہی بانہیں پھیلائے، آنکھیں بند کیے وہ آسمان کے نیچے کھڑی تھی، مجھے اس وقت اپنے دل میں ایک خاص جذبہ محسوس ہوا، اس دن وہ سیدھا اس دل میں اُتری تھی جائنہ۔۔۔۔"

صائم نے دل کے مقام پر مکا مارتے کہا جل تھل بارش میں وہ پورا بھیگ چکا تھا اس کی آنکھ سے بہتے آنسو بارش کا ہی حصہ معلوم ہو رہے تھے۔۔۔

"آج بھی وہ دلکش منظر میری آنکھوں کے سحر نے جکڑ رکھا ہے میں ہر سردی کی بارش میں ایسے ہی آسمان کے نیچے کھڑا اسے محسوس کرتا ہوں۔۔۔۔۔"

وہ سڑک کے بیچوں بیچ بیٹھ چکا تھا جائنہ بھاگتی ہوئی اس تک آئی۔۔۔۔

"صائم اُٹھیں گھر چلیں پلیز۔۔۔۔ "

اس نے صائم کو اُٹھانے کی کوشش کی۔۔۔۔

اب برداشت نہیں ہوتا مجھ سے، نہیں دور رہ سکتا پلیز عناب کو لے آؤ میرے پاس یا پھر یہ دل نکال دو جس

کی ضد بس اسے پانے کی ہے۔۔۔۔"

وہ پھوٹ پھوٹ کر رونے لگا جائنہ کو اسے سنبھالنا مشکل ہو رہا تھا۔۔۔۔

ان گزرے سالوں میں دل کو ایک اُمید بندھی تھی کہ وہ میری ہو جائے گی مگر اب ایسا لگتا ہے ایک دفعہ پھر "

وہ کلان اسے مجھ سے چھین لے گا، کتنی مشکل سے برداشت کرتا ہوں اسے عناب کے نزدیک، مرچیں سی بھر

جاتی ہیں اس وجود میں، کلان کی آنکھوں میں میں نے عناب کے لیے دیوانگی دیکھی ہے وہ پھر سے جیت جائے گا

"وہ پھر سے میری محبت مجھ سے چھین لے گا۔۔۔۔

وہ گھٹنوں کے بل بیٹھا بے تحاشا رو رہا تھا دل کا بڑھتا درد وہ یوں باہر نکال رہا تھا جائنہ کی آنکھوں سے آنسو جاری

ہو گئے اسکی حالت دیکھ۔۔۔۔

"صائم اُٹھیں پلیز گھر چلتے ہیں کوئی نہیں چھینے گا عناب کو آپ سے، آپ اُٹھیں پلیز۔۔۔۔ "

جائنہ نے اسے اُٹھاتے ہوئے تسلی دی۔۔۔۔

"تم سچ کہہ رہی ہو، تم، تم عناب کو میرے لیے منالو گی۔۔۔۔ "

وہ اپنے ہوش و ہواس میں نہیں لگ رہا تھا جائنہ کو۔۔۔

"ہاں میں منالوں گی آپ اُٹھیں پلیز۔۔۔۔ "

اس نے صائم کو کھڑے کرتے کہا وہ یکدم جائنہ کے گلے لگ چکا تھا وہ کچھ پل کے لیے ششدر رہ گئی وہ اسکے گلے لگ کے بچوں کی طرح بلکتے ہوئے رو رہا تھا، اچانک ہی وہ اس سے الگ ہوا جیسے ہوش میں واپس لوٹا ہو جائنہ سے نظریں چراتا وہ دور کھڑا ہوا۔۔۔

"آئی ایم سوری جائنہ پتہ نہیں مجھے کیا ہو گیا تھا، برستی ہوئی بارش میں میں ایسے ہی اپنے ہوش کھو بیٹھتا ہوں، اتنے برے طریقے سے عناب کی یاد اس دل پر حملہ کرتی ہے کہ میں اپنے حواس میں نہیں رہتا، آج ایک دوست غمگسار ملا تو اس کے کندھے پر سر رکھ کر رو پڑا، اگر آج تم سے یہ سب نا کہتا تو شاید میرا دل شدتِ غم سے پھٹ جاتا کیونکہ عناب کی زندگی میں دوبارہ سے کلان آ چکا ہے۔۔۔۔"

وہ اپنے ہونٹ کاٹتے نظریں جھکائے بولا تو جائنہ کلان کے ذکر پر پریشان ہوئی۔۔۔۔

"صائم یہ کیا کہہ رہے ہیں آپ کلان جس نے عناب پر اتنا ظلم کیا، آپ اس کی بات کر رہے ہیں۔۔۔ "

وہ چیخ پڑی اس کے پوچھنے پر صائم کو اسے سب کچھ بتانا پڑا۔۔۔

"اووونو صائم پھر تو ہمیں جلد از جلد عناب کے پاس جانا چاہیے۔۔۔۔ "

وہ پریشانی کے عالم میں بولی۔۔۔۔

"ہاں تم ٹھیک کہہ رہی ہو۔۔۔۔ "

وہ مضطرب لہجے میں ٹھنڈی سانس بھرنے لگا۔۔۔۔

NOVELS MAFIA
DISCOVER STORIES, FIND YOURS!

🔥🔥🔥🔥🔥🔥

وہ وائٹ پینٹ پر پستہ گرین گرم شارٹ شرٹ پہنے بالوں کو کیچر میں مقید کیے آدھے گھنٹے بعد پارکنگ ایریا میں آئی تھی جہاں کلان گاڑی سے ٹیک لگائے بے چینی سے عناب کا انتظار کر رہا تھا، کلان نے گلاسز اُتار کر غور سے اوپر سے نیچے تک گہری نظروں سے اس کا جائزہ لیا جس نے سٹالر یا شال کو لینا ضروری نہیں سمجھا تھا کلان نے سرد سانس کھینچی۔۔۔۔

وہ جانتا تھا وہ اس کی ضد میں ایسی ڈریسنگ کرتی ہے، وہ کیا کرتا وقت کے ساتھ وہ اس کے لیے شدت پسند ہوتا جا رہا تھا وہ اس کے لیے اور زیادہ پوزیسو ہو رہا تھا، عناب جینز ٹاپ پہلے بھی پہنتی تھی مگر اس کے ساتھ سٹالر ضرور لیتی تھی جبکہ اب تو کلان سے اس کا جینز ٹاپ پہننا بھی برداشت نہیں ہوتا تھا، وہ اسے پہلے سے کہیں زیادہ خوبصورت لگتی تھی، وہ اسے چھپا کر صرف اپنے سامنے رکھنا چاہتا تھا جہاں کوئی بھی اس کی عناب کو نا دیکھے۔۔۔۔۔

"بولیے مسٹر کلان۔۔۔ "

وہ کلان کے پاس آکر بولی جو ہمیشہ کی طرح اسے دیکھ کر ہپناٹائز ہو گیا تھا، عناب کے دانت کچکچا کر بولنے پر وہ چونکا اور مسکراتا ہوا اسکے غصے سے سرخ چہرے کو دیکھنے لگا کلان کے دل نے بیٹ مِس کی تھی، اسے وہ غصے میں کافی کیوٹ لگتی اس نے عناب کا یہ والا روپ کبھی دیکھا جو نہیں تھا۔۔۔۔

"گاڑی میں بیٹھو، بیٹھ کر بات کرتے ہیں۔۔۔ "

اس کے کہنے پر عناب نے گھور کر کلان کو دیکھا۔۔۔

"دیکھیں مسٹر کلان میں آپ کے کہنے پر آپ کی بات سننے یہاں تک آئی ہوں، تو آپ نے جو بھی کہنا ہے جلدی کہیں میری فلائٹ ہے آپ کی وجہ سے لیٹ ہو جاؤں گی، اس سے آپ کے کروڑوں روپے کی ڈیل پر ہی فرق پڑے گا، سوچ لیں۔۔۔۔"

وہ طنزیہ بولی، وہ دونوں پارکنگ ایریا میں کھڑے تھے جہاں اکاڈکا ہی گاڑیاں پارک تھیں یہ بہت بڑا پارکنگ ایریا تھا کلان اسکی بات پر گاڑی سے ٹیک چھوڑ کر سیدھا کھڑا ہوا۔۔۔

"مجھے اسی سلسلے میں بات کرنی ہے تم سے، میرے ساتھ کراچی جانے میں کیا پرابلم ہے، بولو جب ہم دونوں نے ایک ہی منزل پر پہنچنا ہے تو یوں الگ الگ جانے کا فائدہ۔۔۔۔"

وہ تحمل سے نرم لہجے میں عناب سے گویا ہوا۔۔۔۔

"مسٹر کلان یہ آپ کی غلط فہمی ہے کہ میری اور آپ کی منزل ایک ہے، میری اور آپ کی منزل کبھی ایک نہیں ہو سکتی اور نا ہی ہمارے راستے کبھی ایک ہوگے، پلیز مہربانی کر کے مجھ پر احسان کیجیے، جب تک یہ کنٹریکٹ پورا نہیں ہوتا میرے لیے یہ وقت مشکل مت بنائیں۔۔۔۔۔"

وہ سپاٹ لہجے میں بولی، پہلی دفعہ کلان کے چہرے پر عناب کی باتوں سے غصہ یا تکلیف کے اثار نہیں تھے بلکہ لبوں پر بڑی گہری مسکراہٹ ٹھہری تھی اسکی مسکراہٹ عناب کو مزید تپا گئی۔۔۔

"لگتا ہے آپ کو میری بات سمجھ آچکی ہے مسٹر کلان، اب میں چلتی ہوں۔۔۔۔۔ "

وہ کہتے ہوئے جانے کے لیے مڑی ہی تھی کہ کلان کی بات پر رُکی۔۔۔۔

"مان کیوں نہیں لیتی کہ تم آج بھی مجھ سے محبت کرتی ہو، بے تحاشا محبت بس کہنے سے ڈرتی ہو۔۔۔۔۔ "

اسکی بات پر وہ جھٹکے سے مڑی۔۔۔۔

مجھے لگتا ہے آپ نشے میں ہیں اسی لیے بہکی بہکی باتیں کر رہے ہیں، خود کے بارے میں کچھ زیادہ ہی خوش گمان ہیں آپ، میں کیوں آپ سے محبت کرنے لگی، آپ نے کون سا مجھ سے مجنوں والی محبت کی ہے کہ میں آج تک آپ کے پیار میں دیوانی ہوں۔۔۔۔"

وہ طنزیہ بولی تھی کلان نے اسے دونوں کندھوں سے تھام کر گاڑی کے ساتھ لگایا۔۔۔۔

جاننا چاہتی ہو میں نے تم سے کتنی محبّت کی ہے ان سب نے تو ہوش میں رہ کر محبت کی تھی میں نے ہوش گنوا "

کر بھی صرف تمہیں یاد رکھا عناب ہر پل تمہیں محسوس کیا، میں نے تو مدہوشی کے عالم میں بھی تمہیں پکارا

ہے یار، ہوش میں آنے پر بھی ان لبوں پر صرف تمہارا ہی نام تھا۔۔۔"

وہ اس کی نیلی آنکھوں میں اپنی براؤن آنکھیں گاڑھتا بولا۔۔۔

مسٹر کلان مجھے چھوڑیں، کیا کہہ رہے ہیں آپ مجھے کچھ سمجھ نہیں آرہا ہے، میں آپ سے کسی بحث میں نہیں "

پڑنا چاہتی مجھے جانے دیں میرے پاس آپ کی ان فضول باتوں کا ایک ہی جواب ہے کہ میں آپ کے ساتھ

کراچی نہیں جاؤں گی۔۔۔۔"

وہ کلان ملک کی آنکھوں میں دیکھتی اٹل لہجے میں اپنا فیصلہ سنا گئی۔۔۔۔

عناب مان لو تم آج بھی مجھ سے محبت کرتی ہو تبھی تو میرے ساتھ میرے قریب رہنے سے کتراتی ہو کیونکہ "

تم ڈرتی ہو کہ کہیں تمہاری آنکھوں میں چھپا اپنا عکس نا ڈھونڈ لوں میں، تمہارے دل کی دھڑکن پر اپنا نام نا سن

لوں۔۔۔۔"

"آپ کا دماغ خراب ہو چکا ہے مسٹر کلان مجھے جانے دیں۔۔۔۔ "

اس نے کلان کو جھٹکے سے خود سے الگ کیا تبھی کلان نے اس کی کلائی کو کھینچتے ہوئے اپنی باہوں میں بھرا تھا اسے۔۔۔۔

"میری بات کا جواب دو جس رات مجھے چھوڑ کر جا رہی تھی تم مجھے شوٹ کیوں نہیں کیا بولو، مجھ سے اسی رات طلاق کا مطالبہ کیوں نہیں کیا، ان گزرے سالوں میں مجھ سے طلاق کیوں نہیں مانگی۔۔۔"

وہ اس کی آنکھوں میں دیکھتا سرد انداز میں پوچھ رہا تھا۔۔۔

"اب مانگ رہی ہوں نا، اب تو آپ دے نہیں رہے۔۔۔"

وہ تڑخ کر بولی۔۔۔

"وہ تو تمہیں کبھی نہیں ملے گی خیر، میرے سوال کا جواب یہ نہیں تھا، میں نے پوچھا اتنے سالوں سے میرے نام پر کیوں بیٹھی رہی تم، مجھے دیکھنے کے بعد ہی کیوں یاد آیا کہ تمہیں مجھ سے طلاق چاہیے، بولو جواب دو۔۔۔۔۔"

"چھوڑیے مجھے مسٹر کلان، میرے پاس آپ کے بے بنیاد اور فضول سوالوں کا کوئی جواب نہیں۔۔۔"

عناب نے خود کو کلان کے حصار سے چھڑانے کی کوشش کی۔۔۔

میں بتاتا ہوں عناب تمہارے پاس ان سوالوں کا جواب اس لیے نہیں کیونکہ تم دینا ہی نہیں چاہتی، تم اپنے "
"دل کی بات سننا ہی نہیں چاہتی۔۔۔۔

"اووو اچھا بتائیں میرے دل کی بات کیا ہے مسٹر کلان۔۔۔۔۔ "

وہ غصے سے چیخی۔۔۔

اوکم اون عناب کتنا چھپاؤ گی تمہارے غصے میں تمہاری نفرت میں بھی میرے لیے پیار چھپا ہے، تم میرے "
"ساتھ اسی لیے تو کراچی جانا نہیں چاہتی۔۔۔۔۔

وہ عناب کی آنکھوں میں اپنی سرخ آنکھیں گاڑھتا طنزیہ لہجے میں بولا۔۔۔۔

"اچھا کس لیے نہیں جانا چاہتی میں کراچی۔۔۔۔ "

وہ غصے سے لال سرخ ہوتی کلان ملک کی آنکھوں میں دیکھتی چیخی تھی اسے کلان کی باتیں زچ کر رہی تھیں جن کا کوئی وجود تھا ہی نہیں۔۔۔۔

کیونکہ تمہیں لگتا ہے کہ تم میرے ساتھ ٹائم سپینڈ کرو گی تو تمہیں مجھ سے پھر سے محبت ہو جائے گی اور تم "
"مجھے چھوڑ کر جا نہیں سکو گی۔۔۔۔۔

مسٹر کلان آپ پاگل ہو چکے ہیں، ایسا کچھ نہیں ہے میں آپ سے صرف نفرت کرتی ہوں یہی سچ "

"ہے۔۔۔۔

وہ چلاتی ہوئی اسکے کاندھے کو دور دھکیلنے لگی پر کلان کی گرفت مضبوط تھی۔۔۔۔

"ٹھیک ہے ثابت کرو۔۔۔۔۔ "

کیا ثابت کروں۔۔۔۔؟؟؟ "

"یہی کہ تم مجھ سے نفرت کرتی ہو تمہیں میرے ساتھ وقت گزارنے سے کوئی فرق نہیں پڑتا۔۔۔۔ "

وہ اسکی آنکھوں میں دیکھتا ہوا اطمینان سے بولا تھا۔۔۔

"مجھے کوئی فرق نہیں پڑتا۔۔۔۔ "

عناب اسکی بانہوں میں مچلی۔۔۔۔

مِس عناب باتوں سے نہیں مجھے عمل سے ثابت کر کے دیکھاؤ "

کہ میرے ساتھ ٹائم سپینڈ کرنے سے کوئی فرق نہیں پڑتا تمہیں، میرے ساتھ کراچی چلو اور پھر ناردن ایریاز

"اگر واپسی پر بھی تم اپنی اسی نفرت پر قائم رہی تو میں تمہیں چھوڑ دوں گا۔۔۔۔

وہ عناب کو خود کے اور قریب کرتا سرگوشی کر گیا، عناب نے بے یقینی سے اسے دیکھا۔۔

آپ سچ کہہ رہے ہیں۔۔۔؟؟؟ "

"بالکل سو فیصد سچ، آزمائش شرط ہے۔۔۔ "

پھر سے سرگوشی کرتے اس نے ایک جھٹکے سے عناب کو چھوڑا وہ اپنا توازن برقرار نا رکھتی گاڑی کے دروازے کے ساتھ ٹکرائی تھی، اس حرکت پر تلملاتے ہوئے اس نے کلان کو گھورا جس پر اس نے اپنی زِچ کرنے والی مسکراہٹ سے دل کے مقام پر ہاتھ رکھ کر ہائے کا سائن دے کر فلائنگ کس اسے دی تھی عناب کا دل کیا کلان کا منہ نوچ لے اس طرح کی فضول چھچھوری حرکت آخر کیوں کرتا تھا وہ۔۔۔

"ٹھیک ہے میں آپ کی بات مان لیتی ہوں مگر میری ایک شرط ہے۔۔۔ "

کلان نے اس کے رضامند ہونے پر اطمینان کا سانس خارج کیا۔۔۔

بولو تمہارے ساتھ وقت گزارنے پر ہر شرط منظور ہے آگ کے دریا پر بھی چلنے کا کہو گی خوشی خوشی چل "

"لوں گا۔۔۔

اس نے آنکھ وِنک کی۔۔۔

"آپ میرے قریب نہیں آئیں گے مجھے چھوئیں گے نہیں۔۔۔۔۔ "

اس کی بات پر کلان مسکرایا اور عناب کو خود کے پھر قریب کیا۔۔۔

پیاساندی کے قریب آکر اس سے کیسے دور رہ سکتا ہے جبکہ وہ ندی بھی ٹھنڈی میٹھی ہو اور ہو بھی اُس کی اپنی "

"ملکیت۔۔۔

اس نے کہتے ہوئے عناب کے ہونٹوں پر جھک کر اپنا نرم سالمس چھوڑتے شوخ سی شرارت کی تھی، کلان کی بے باک جسارت پر عناب خفت اور شرم سے بے انتہا سرخ پڑی اس نے گھور کر کلان ملک کو دیکھا جو بے باکی سے بڑے انہاک سے اس کے پورے وجود کا ایکسرے کرنے میں مصروف تھا۔۔۔

"مسٹر کلان، آپ انتہائی بے ہودہ اور بے شرم انسان ہیں۔۔۔۔۔ "

وہ سرخ پڑتے چہرے کے ساتھ غرائی۔۔۔

مس عناب آپ اچھی طرح جانتی ہیں یہ بندہ ناچیز بہت بے شرم ہے بس ایک دفعہ میری زندگی میں واپس " آجاؤ دن رات بے شرمی کے مظاہرے کرتے حد سے گزر کر تمہارے جسم میں ہی نہیں تمہاری روح میں بھی

اترجاؤں گا، تمہیں اتنا پیار دوں گا کہ تمہارا نشہ بن کر تمہاری رگ رگ میں سما جاؤں گا پھر مجھ سے مجھ ہی کو مانگو

"گی تم۔۔۔

وہ اسے گاڑی کے ساتھ چپکاتا اس کی دونوں کلائیاں اپنے ہاتھوں میں لیے اوپر کو جکڑ کر اس کے بے حد قریب

ہوتے عناب کی گردن میں منہ چھپائے بھاری گھمبیر تا سر گوشی نما آواز میں بولا، عناب نے اپنی سینڈل کی

نوکدار ہیل زور سے کلان کی ٹانگ پر ماری وہ بلبلاتا ہوا پیچھے ہوا تھا۔۔۔۔

"مسٹر کلان مجھے تو نشہ ہوا نہیں مگر آپ کا نشہ مجھے اچھی طرح اتارنا آتا ہے۔۔۔ "

وہ دانت پیسنے لگی۔۔۔

افففففف تمہارا یہ وحشی جنگلی روپ، تمہاری خطرناک ادائیں اب کھل کے آئے گا مزہ پیار کرنے کا کیونکہ اب "

"تم کلان ملک کی ٹکر کی ہوئی ہو، میری شدتیں سہہ سکو گی اب تم۔۔۔

اس نے بے باکی سے آنکھ ماری عناب کا غصے سے برا حال ہو رہا تھا کلان ملک کی ذومعانیت بھرے جملوں کے

اندر چھپے مطلب کو سمجھ کر۔۔۔۔

"آپ واقعی میں انتہا کے بے ہودہ اور بے شرم انسان ہیں، شرم تو آپ کو چھو کر بھی نہیں گزری۔۔۔ "

"مِس عناب چلنے کی تیاری کریں ابھی تو پورے راستے مجھے آپ سے یہی القابات سننے ہیں۔۔۔ "

پھر سے آنکھ وِنک کرتا وہ ہنس دیا۔۔

"ان شاءاللہ یہ میرا آپ کے ساتھ آخری سفر ہو گا۔۔۔ "

عناب نے غصے سے کلان کے حصار سے نکلتے بھڑکتے ہوئے کہا۔۔۔

آخری سفر تو صرف موت کا ہوتا ہے،اور اس سے اچھا کیا ہو گا ایک عاشق کو موت اس کی محبوبہ کی بانہوں "

"میں آئے۔۔۔

کلان کی بات پر وہ دل ہی دل میں اسے برا بھلا کہتی غصے سے وہاں سے واک آوٹ کر گئی اُس کے جانے کے بعد

کلان نے مسکراتے ہوئے گہرا سانس فضا میں چھوڑا،اس نے جان بوجھ کر عناب کو غصہ دلایا تھا وہ جانتا تھا

عناب سے اپنی بات کیسے منوانی ہے۔۔۔

میری پیاری جنگلی بلی،اُمید کرتا ہوں یہ سفر خوشگوار گزرے گا "

واپسی پر تمہارا جو بھی فیصلہ ہو مگر تمہیں مجھ سے رہائی کبھی نہیں مل سکتی جب تک کلان ملک زندہ ہے تمہیں

"مجھ سے کوئی جدا نہیں کر سکتا۔۔۔۔

لمحوں میں اسکے چہرے پر چٹانوں جیسی سنجیدگی امڈ آئی تھی۔۔۔۔

🔥🔥🔥🔥🔥🔥

"بہت بہت شکریہ ممانی جان۔۔۔۔۔ "

وہ چائے کا کپ تھامتے ہوئے بولا۔۔۔۔

"بیٹا اس میں شکریہ کی کیا بات ہے، بیٹے سے بھی بڑھ کر ہو میرے لیے تم۔۔۔۔۔ "

بلقیس بیگم کی آنکھیں نم ہوئی۔۔۔۔

کتنا غلط سمجھا تھا میں نے تمہیں، کیا کیا نہیں کہا تم سے۔ تم پر اپنی ممتا نچھاور کرنے کی بجائے تم سے نفرت " کرتی رہی اور دیکھو اپنی ہی بیٹی کی خوشیوں کی دشمن بن گئی، کاش میں اس دن تمہیں جانے کو نا کہتی تو شاید عناب آج نارمل اور خوشگوار زندگی گزار رہی ہوتی، فیاض صاحب آج زندہ ہوتے اگر نا بھی ہوتے تو عناب کو "خوش دیکھ کر سکون سے اس دنیا سے جاتے یوں بے بسی کی موت تو نا مرتے۔۔۔۔۔

وہ آج صائم کے سامنے اپنا ضبط کا پارہ کھو چکی تھیں اور بے تحاشا روتے ہوئے وہ سب کچھ کہہ گئیں جو پچھلے اتنے سالوں سے اپنے دل میں دبائے بیٹھی تھیں، صائم نے پچھلے اتنے سالوں میں اتنا کچھ کیا تھا عناب اور ان کے لیے کہ وہ اس کے سامنے سر اُٹھانے کے قابل نا رہیں، حد سے زیادہ شرمندہ رہتی وہ۔۔۔۔

"ممانی جان کیا ہو گیا ہے آپ کو، کیسی باتیں لے کر بیٹھ گئی، کیا آپ میری کچھ نہیں لگتی میں آپ کو اپنی ماں سے بڑھ کر درجہ دیتا ہوں، پلیز آپ خود کو الزام نا دیں، جو ہونا تھا ہو گیا، یہ سب ہماری تقدیر میں لکھا تھا، انسان سب سے لڑ سکتا ہے مگر اپنی قسمت سے نہیں، اگر اس دن آپ کی غلطی تھی تو میری بھی تو غلطی تھی آپ کی باتوں کو دل پر لینے کی بجائے عناب اور ماموں جان کو اپنے اعتماد میں لیتا میں، انھیں بتا کر بھی تو آ سکتا تھا میں اگر اس دن میں ہوش سے کام لیتا تو یہ سب نا ہوتا ممانی جان ہم سب قصور وار ہیں اپنی اپنی جگہ مگر دکھ اس بات کا ہے کہ بھگتنا صرف عناب کو پڑا، پلیز آپ خود کو الزام نہ دیں، آپ میرے لیے بہت اہمیت رکھتی ہیں، میرے پاس آپ کے اور عناب کے علاوہ ہے ہی کیا، ماں باپ بچپن میں کھو دیے، ماموں بھی مجھ سے ناراض ہی اس دنیا سے چلے گئے، میں بہت بدنصیب ہوں، بیٹا مانتے تھے مجھے وہ عناب سے بڑھ کر پیار کرتے تھے لیکن آخری وقت پر میں ان کے پاس نہیں تھا، ان کے جنازے کو کاندھا بھی نا دے سکا، مجھ سے زیادہ بدنصیب کون ہو گا۔۔۔۔۔"

وہ سرخ آنکھوں سے ضبط کرتا بول رہا تھا اسکی باتوں نے انھیں پھر سے شرمندگی کی اتھا گہرائیوں میں اُتار دیا، ہیرے جیسا انسان انھوں نے گنوا دیا اور جس کو ہیرا سمجھا اس کی اوقات گلی میں پڑے پتھر جتنی بھی نا تھی کلان کا کیا یاد آتے ہی بلقیس بیگم کے دل میں اس کے لیے نفرت کا الاؤ بھڑکا، جس نے ان کی پھولوں جیسی بیٹی کو بے دردی سے مسلا تھا۔۔۔۔

جس کی وجہ س انہوں نے اپنے شوہر کو کھو دیا، کیسے بھول جاتی وہ جب فیاض صاحب روز کلان کے آفس کے چکر لگاتے، گھنٹوں پولیس اسٹیشن کے باہر بیٹھے رہتے اور رات کو تڑپتے ہوئے رو کر عناب کو یاد کرتے، یہاں تک کہ وہ یہ سوچنے پر مجبور ہو گئے تھے کہ کہیں کلان نے عناب کا سودا تو نہیں کر دیا، کہیں عناب کو بیچ تو نہیں دیا یہ سوچ آتے ہی وہ بے تحاشا تڑپتے تھے اور یہی غم لیے وہ اس دنیا سے چلے گئے آخری وقت بھی وہ عناب کو یاد کر رہے تھے بلقیس بیگم اپنی آنکھیں دوپٹے سے رگڑتی وہ سب سوچنے لگیں، آخر خود کو سنبھال انھوں نے لمبا سانس لے کر صائم کو دیکھا جو سرخ آنکھیں لیے کارپٹ پر نظریں جمائے بیٹھا تھا، ان کے دل کو ٹھیس پہنچی وہ صرف عناب کی ہی گنہگار نہیں اس انسان کی بھی گنہگار تھیں۔۔۔۔

صائم بیٹا مجھے سمجھ نہیں آ رہا تم عناب کو کیوں پاکستان چھوڑ آئے ہو، اسے بھی ساتھ لے کر آتے ہم سب "
"اکٹھے بھی تو پاکستان جا سکتے تھے وہ وہاں پر اکیلی کیا کر رہی ہے، اگر کلان ملک نے اسے اُدھر دیکھ لیا تو۔۔۔۔

بلقیس بیگم کے دل میں کافی دنوں سے یہی بات کھٹک رہی تھی صائم نے گڑبڑاتے ہوئے نظریں چرائی۔۔۔۔

"ممانی جان، آپ کو بتایا تو تھا بزنس کے سلسلے میں عناب کا اُدھر رکنا ضروری تھا اور ویسے بھی عناب اس ٹائم اسلام آباد میں ہے کلان تو لاہور ہوتا ہے۔۔۔۔۔"

"تمہاری بات ٹھیک ہے صائم بس بیٹا دل میں عجیب عجیب وہم ستا رہے ہیں مجھے، تم ایسے کرو میری ٹکٹ کروا دو مجھے عناب کے پاس جانا ہے، مجھے اس کی بہت فکر ہو رہی ہے۔۔۔۔۔"

وہ پریشانی کے عالم میں بولی، صائم صوفے سے اُٹھ کر ان کے پاس آیا۔۔۔۔

"ممانی جان آپ کیوں فکر کر رہی ہیں عناب بلکل ٹھیک ہے آپ کی بات تو ہوتی ہی ہے اس سے، ویسے بھی وہ اس وقت ہوٹل میں رہائش پذیر ہے، آپ نہیں رہ سکیں گی ہوٹل میں، میرا یہاں کا کام مکمل ہو جائے تو ہم اکٹھے جائیں گے اور تب تک میں کوئی گھر اپنے لیے اور آپ لوگوں کے لیے اُدھر دیکھ لوں گا، آپ فکر نا کریں دو چار روز کی بات ہے۔۔۔۔"

وہ ان کے ہاتھ پکڑے انھیں تسلی دینے لگا، وہ نہیں چاہتا تھا کہ بلقیس بیگم کو کلان ملک کا پتہ چلے اسے دیکھ کر بلقیس بیگم کا کیا ردِ عمل ہو گا وہ اچھی طرح جانتا تھا اس لیے اس نے اور عناب نے ان سے ہر بات چھپانے کا سوچا تھا۔۔۔۔۔

🔥🔥🔥🔥🔥🔥

وہ ڈریسنگ ٹیبل کے سامنے کھڑا تیار ہو رہا تھا بلو جینز، وائٹ ٹی شرٹ اور بلیک لیدر جیکٹ پہنے خود پر پرفیوم چھڑکتا وہ بہت پر سکون تھا خوشی اس کے انگ انگ سے ٹپک رہی تھی جیسے نا جانے کیا مل گیا ہو۔۔۔۔

میں تمہیں منالوں گا عناب تمہارے دل میں پھر سے اپنی محبت کا احساس جگاؤں گا میرے دل میں تمہارے لیے اک عشق کا طوفان ہے تمہاری نفرت جب میرے عشق سے ٹکرائے گی تو اسے ہار ماننی پڑے گی کلان ملک نے پچھلے اتنے سالوں سے صرف تمہیں ہی تو پکارا ہے اس دل نے ایک تمہاری ہی چاہ کی ہے صرف تمہیں پکارا ہے اس دل نے۔۔۔۔"

"تمہیں مجھے معاف کرنا پڑے گا عناب کیونکہ کلان ملک تمہیں کبھی نہیں چھوڑے گا کبھی بھی نہیں، جس دن تمہیں چھوڑ دیا اس دن یہ دل رک جائے گا یہ سانسیں رک جائیں گی یہ روح جسم سے آزاد ہو جائے گی،

عناب کلان ملک تمہیں تو میں مر کے بھی نہیں چھوڑ سکتا، تم صرف میری ہو، پہلے تو صرف میری محبت تھی اب میرا جنون، میرے عشق کی انتہا بن چکی ہو، اس عشق میں خود کو کب کا فنا کر چکا ہوں اب دیکھنا ہے میرے عشق کی حدت تم تک کب پہنچتی ہے۔۔۔۔"

اس نے موبائل پر اپنی اور عناب کی مہندی کی تصویر نکال کر دیکھی جس میں وہ اس کے بہت قریب اس کی بانہوں میں کھڑی مسکرا رہی تھی کلان نے اسے دیکھتے ہوئے لب اس تصویر پر رکھے تھے اور مسکراتا ہوا باہر گاڑی کی طرف بڑھا تاکہ عناب کو ہوٹل سے پک کر سکے۔۔۔۔

🔥🔥🔥🔥🔥🔥

ٹائم سے کافی پہلے وہ عناب کے پاس پہنچنے کو بے تاب تھا، بہت ریش ڈرائیونگ کرتا وہ ہوٹل پہنچا کاؤنٹر پر جا کر ریسیپشنیٹ سے عناب کے روم کا نمبر پوچھا تھا اس نے۔۔۔۔

"سوری سر ہم آپ کو نہیں بتا سکتے یہ ہمارے رولز کے خلاف ہے۔۔۔ "

بتانے سے صاف انکار کر دیا گیا اسے۔۔۔۔

"دیکھیں سمجھیں بات کو، میرا نام کلان ملک ہے۔۔۔ "

وہ اپنا کارڈ اسے تھماتے غصہ ضبط کرتا بولا۔۔۔۔

"میرا ان سے ملنا بہت ضروری ہے پلیز۔۔۔۔ "

"سوری سر ہمیں اجازت نہیں ہے ہم آپ کو نہیں بتا سکتے۔۔۔۔ "

ریسپشنسٹ معذرت خواہانہ انداز میں بولا تو کلان کا دماغ جو پہلے ہی گرم ہو چکا تھا اچانک ہی وہ آوٹ اف کنٹرول ہو گیا تھا، وہ اسے اسکی بیوی سے ملنے سے کیسے روک سکتا تھا کیوں رکاوٹ بنتا تھا ہر کوئی اسکے اور عناب کے درمیان، غصے سے اس نے ریسپشنسٹ کا کالر پکڑا۔۔۔۔۔

اپنی بکواس بند کرو اور مجھے اس کے روم کا نمبر بتاؤ، ہوں گے رولز تمہارے ہوٹل کے، مجھے پرواہ نہیں، بیوی "ہے میری وہ اور کوئی بھی مجھے اپنی بیوی سے ملنے سے روک نہیں سکتا۔۔۔۔

وہ غصے سے چنگھاڑا ریسپشنسٹ نے جلدی سے کلان کو عناب کا روم نمبر بتایا وہ ڈر چکا تھا اسکے وحشی برتاؤ سے، ایک جھٹکے سے اس کا کالر چھوڑتا وہ آگے کو بڑھ گیا، دروازہ ناک ہونے پر عناب نے دروازے کو دیکھا اس نے چائے آرڈر کر رکھی تھی ویٹر کا سوچ اس نے جا کر دروازہ کھول دیا مگر سامنے کلان ملک کو دیکھ وہ شوکڈ رہ گئی، اس سے

پہلے وہ دروازہ بند کرتی کلان اسے بنا کوئی موقع دیے جلدی سے اندر داخل ہوا اور دروازہ اپنے پاؤں کی ٹھوکر سے بند کر دیا۔۔۔

مسٹر کلان یہ کیا طریقہ ہے، آپ اس طرح میرے کمرے میں کیسے آ سکتے ہیں، یہ کوئی طریقہ نہیں آپکو " انتظار کرنا چاہیے تھا کال کر سکتے تھے آپ۔۔۔۔"

وہ غصے سے چیخی۔۔۔۔

"ہاں تو گناہ ہو گیا کیا مجھ سے کوئی اگر ڈائریکٹ ادھر چلا آیا۔۔۔۔ "

باقی کے الفاظ اسکے منہ میں ہی دم توڑ گئے وہ مسمرائز ہو کر عناب کو دیکھنے لگا جو بلیک نائٹ پہنے ہوئے تھی، بلیک سلیو لیس شارٹ شرٹ جس پر لانگ گاؤن تھا مگر گاؤن بے حد باریک تھا، کندھوں پر باریک نیٹ لگی تھی اور گاؤن جو کہ اتنا باریک تھا کہ عناب کے تمام نشیب و فراز بہت زیادہ نمایاں ہو رہے تھے کھلے بال، نیلی آنکھوں میں وہ بے انتہا غصہ لیے اس کے سامنے کھڑی تھی، سفید سنہری رنگت غصے سے سرخ پڑ چکی تھی۔۔۔

دودھیا بازو باریک سلیوز سے جگ مگ کر رہے تھے، وہ اپنا خوبصورت گلابوں سا تر و تازہ وجود لیے اس کے سامنے کھڑی کلان ملک کا دل زوروں سے دھڑکا گئی، وہ بنا پلکیں جھپکائے بے حس و حرکت ایک مجسمہ بنا اس

کے سامنے کھڑا اسے ہی دیکھے گیا کلان کو یوں تکتا پا کر عناب نے غصے سے اپنا رُخ موڑا اور بالوں کا جوڑا بنا کر بال غصے سے لپیٹ لیے لیکن یوں کرتی وہ کلان کا پورا وجود پسینے سے تر کر گئی تھی اس کی گردن کے پیچھے ذرا نیچے دائیں کندھے کے اطراف پر تل کلان کو واضح دکھائی دینے لگا۔۔۔

اتنے عرصے بعد وہ تل دیکھ کر کلان کی جان لبوں پر آئی تھی اسے اتنی سردی کے موسم میں بھی پسینے چھوٹنے لگے، کلان نے اپنی ہائی نیک کو گلے سے پکڑ کر کھینچا اور ہونٹ سکڑتے سانس باہر نکالی اسے آکسیجن کی مقدار کافی کم محسوس ہوئی، عناب کو اپنی بیک پر کلان کی نظروں کی تپش محسوس ہوئی تو غصے سے رُخ دوبارہ اسکی طرف کر گئی۔۔۔

"یہ کیا ندیدوں اور بے شرموں کی طرح مجھے گھور رہے ہیں آپ مسٹر۔۔۔ "

وہ ایک ایک لفظ چباتی ادا کر گئی۔۔۔

"ہائے۔۔۔ "

کلان مسکرایا۔۔۔

آج تو پوری تیاری کرر کھی ہے میری جان لینے کی، ویسے تمہارے پاس کافی ہتھیار ہیں ایسے ہی ایک ایک داؤ "

"آزماؤگی تو کلان ملک سے تمہاری جان جلدی چھوٹ جائے گی۔۔۔

اس نے ایک جھٹکے سے اسے کلائی سے تھام کر اپنے نزدیک کیا۔۔۔

مسٹر کلان چھوڑیں مجھے یہ کیا طریقہ ہے ایک تو میرے کمرے میں آپ زبردستی گھس آئے اوپر سے آپ "

"کی یہ چھچھوری حرکتیں مجھے شدید زِچ کر رہی ہیں۔۔۔۔

وہ بھڑک چکی تھی کلان نے اسے خود سے اتنا قریب کیا تھا کہ اس کی گرم سانسیں عناب کو اپنے ہونٹوں پر

محسوس ہو رہی تھیں کلان کے ہاتھ بھی اسے کافی گرم لگے جس سے اسے اپنی کمر جھلستی محسوس ہوئی، کلان

سرخ آنکھوں میں خمار اور بے انتہا دیوانگی لیے اسے دیکھ رہا تھا اچانک ہی اسکی آنکھوں میں سرخی کے ساتھ

غصہ چھلک آیا عناب کی کمر پر اسکا حصار بھی کافی سخت ہوا تھا عناب سسک اٹھی۔۔۔

"تم بنا پوچھے اس حلیے میں دروازہ کیسے کھول سکتی ہو۔۔۔ "

وہ سرد تاثرات لیے عناب کو گھورتا سوال کر گیا اسکی سرخ آنکھیں اور بے انتہا سرد تاثرات عناب کی ریڑھ کی

ہڈی میں سنسناہٹ پیدا کر گئے۔۔۔

"وہ، وہ مجھے لگا ویٹر ہے، میں نے اس لیے دروازہ کھولا۔۔۔۔ "

اس نے بہت آہستگی سے خود کو کلان کے حصار سے چھڑانے کی کوشش کی۔۔۔۔

"تمہارا دماغ خراب ہے کیا، عقل ہے تم میں یا نہیں، تم اس حلیے میں کیسے کسی کے سامنے جا سکتی ہو۔۔۔۔ "

وہ اپنی گرفت اور مضبوط کرتا اس پر دھاڑا۔۔۔۔۔

"کیا ہوا ہے، میرے حلیے کو مسٹر کلان جو آپ بار بار میرے حلیے کا ذکر کر رہے ہیں۔۔۔۔ "

وہ دانت پیستے بولی تو کلان نے اسے ایک جھٹکے سے چھوڑا اور کلائی سے پکڑ کر آئینے کے سامنے لا کھڑا کیا عناب نے نظر اُٹھا کر آئینے میں خود کو دیکھا اور پشت پر کلان کو کھڑے پایا جو سخت نظروں سے اسے ہی دیکھ رہا تھا وہ آئینے میں اپنا حلیہ دیکھ شرم سے سرخ پڑی تھی، فوراً وہ نظریں جھکا گئی، وہ شرمندگی سے زمین میں گھڑی جا رہی تھی اسے اندازہ نہیں تھا کہ اس وقت اس کا سراپا کیا نظارہ پیش کر رہا ہے۔۔۔۔۔

کیا ہوا شرم آ رہی ہے، شوہر کے سامنے شرمایا جا رہا ہے ہاں، یہ شرم اس وقت کہاں گئی تھی جب غیر محرم " "کے لیے دروازہ کھولا تھا تم نے۔۔۔۔

کلان نے اس کا رخ موڑ کر اپنے سامنے کیا عناب ابھی بھی نظریں جھکائے کھڑی تھی اس کی اتنی ہمت نہیں تھی کہ وہ ایک قدم بھی اُٹھا سکے یا کلان کی آنکھوں میں دیکھ سکے، عناب نے اس کی نظروں کو خود پر محسوس کرتے سرخ ہوتے جھکے سر کے ساتھ اپنے نچلے ہونٹ کو دانتوں سے کاٹا تو اس کی اِس حرکت پر کلان پاگل ہوا تھا، دل کی بیٹ مس ہوئی کلان نے لمبا سانس لے کر اپنے خشک لبوں پر زبان پھیری، عناب نے نظریں گھما کر بیڈ کو دیکھا جہاں اس کی شال پڑی تھی کلان نے اس کی نظروں کا زاویہ دیکھ لیا تھا اس سے پہلے عناب آگے بڑھ کر وہ شال اٹھاتی کلان نے وہ شال اٹھا کر اس سے دور پھینک دی وہ کلان کی اس حرکت پر تلملا کر رہ گئی تھی۔۔۔

"یہ کیا بد تمیزی ہے مسٹر کلان میری شال دیں مجھے واپس۔۔۔"

وہ بھڑک چکی تھی پر کلان کو نظر اٹھا کر دیکھنے سے گریز کیا تھا اس نے۔۔۔

یار تم ایسی تو نہیں تھی کہ تمہیں اپنی ڈریسنگ کا خیال نا رہے تم خود سے اتنی لاپرواہ کیسے ہو سکتی ہو، کچھ سال باہر گزارنے کا یہ مطلب نہیں کہ تم اپنی روایات بھول جاؤ، ایک عورت کے پردے کو فراموش کر دو، میں آخری دفعہ تمہیں وارن کر رہا ہوں اگر آئندہ سے تم نے یوں خود سے لاپرواہی دیکھائی تو بہت بُرا پیش آؤں گا میں۔۔۔"

کلان نے سخت لہجے میں اسے وارن کیا عناب کو اس کا لہجہ آگ لگا گیا تھا۔۔۔

مسٹر کلان آپ ہوتے کون ہیں یوں مجھ پر رعب جھاڑنے والے، مجھے یوں لیکچر دینے والے اپنے بارے میں "
آپ کیا کہیں گے، یوں کسی کے کمرے میں زبردستی گھس آنا یہ تمیز کے کس دائرے میں آتا ہے، اب کہاں گئی
"آپکی روایات، آپکے مینرز، آپکے لیکچر کی کوئی ضرورت نہیں مجھے اپنا اچھا برا خود بہتر جانتی ہوں میں۔۔۔

اسکا ایک ایک لفظ کاٹ دار اور طنز سے بھرپور تھا۔۔۔۔

بکواس بند کرواپنی، میں کون نہیں شوہر ہوں تمہارا، میں بنا اجازت تمہارے کمرے میں ہی نہیں تمہارے "
چینجنگ روم میں بھی آسکتا ہوں اس کے لیے تم مجھے روک نہیں سکتی، شوہر ہونے کی حیثیت سے تم پر روک
ٹوک کر رہا ہوں میں یہ میرا رائٹ ہے، بیوی ہو تم میری، عزت ہو تم میری، جو مجھے ناپسند ہے وہ تم کبھی نہیں
"کروگی آئی بات سمجھ میں۔۔۔۔

وہ غصے سے اس پر دھاڑا۔۔۔۔

"مسٹر کلان میری شال دیں مجھے۔۔۔۔ "

وہ اپنا غصہ ضبط کرتی بولی۔۔۔

NOVELS MAFIA
DISCOVER STORIES, FIND YOURS!

"شال چاہیے تمہیں ٹھیک ہے دے دیتا ہوں اگلے 5 منٹ میں تیار ہو کر نیچے آؤ۔۔۔۔ "

وہ مسلسل اس پر نظریں گاڑھے ہوئے تھا، عناب نے نظریں اٹھا کر اسے دیکھا جو اسے بے باکی سے گھور رہا تھا، غصے سے رُخ پھیرتے اس نے اپنے بال کھولے جس سے اس کی کمر اس کے خوبصورت بالوں میں چھپ چکی تھی، کلان مسکرایا تھا، یوں اس کے معصومانہ سے حفاظتی اقدام پر۔۔۔۔

"ماشاءاللہ۔۔۔ "

وہ اس کے بالوں کو دیکھتے بے اختیار بولا۔۔۔۔

"کتنے خوبصورت بال ہیں تمہارے۔۔۔۔ "

وہ اس کے کمر تک جھولتے بالوں کو دیکھ کر تعریف کر گیا۔۔۔۔

لینتھ تھوڑی کم ہو گئی ہے مگر خوبصورت آج بھی ویسے ہی ہیں اچھا آج بھی وہی کنڈیشنز استعمال کرتی ہو کیا "

"جس کی خوشبو مجھے بہت پسند ہے۔۔۔۔

کلان اسکے قریب آتا عناب کے بالوں کی خوشبو اپنے اندر اتارنے لگا وہ جھٹ سے اس سے دور ہوئی۔۔۔۔

جی نہیں میں نے اپنی زندگی سے پچھلی تمام چیزیں نکال کر پھینک دی ہیں اب میں کوئی اور کنڈیشنر یُوز کرتی "

"ہوں۔۔۔

وہ کلان کی طرف رُخ کرتی آنکھیں پٹپٹاتی بچوں کی طرح ہونٹ پھیلا کر طنزیہ مسکرائی کلان کے لبوں پر گہری مسکراہٹ بکھر گئی تھی اس کی اس ادا پر، وہ جانتا تھا یہ وہی کنڈیشنر ہے جو پہلے بھی وہ یُوز کرتی تھی آخر وہ اس کی خوشبو کیسے بھول سکتا تھا لیکن عناب کے یوں جتانے پر کلان کو بہت ہنسی آئی جسے اس نے بہت مشکل سے روکا تھا عناب نے اِسے یوں مسکراتے دیکھ کر اپنا غصہ کنٹرول کیا۔۔۔

"ٹھیک ہے مسٹر کلان آپ جائیں یہاں سے میں آرہی ہوں نیچے۔۔۔ "

سرخ چہرے کے ساتھ وہ تحمل سے گویا ہوئی وہ اس وقت کلان کو یہاں سے بھیجنا چاہتی تھی وہ بہت آکورڈ اور شرم محسوس کر رہی تھی اسکے سامنے اپنے حلیے پر کلان کا یوں دیکھنا اسے اور خجالت محسوس کروا رہا تھا، عناب کی بات پر وہ اس پر گہری نظر ڈال کر ہلکا سا مسکرایا۔۔۔

ٹھیک ہے میں باہر تمہارا ویٹ کر رہا ہوں اپنا حلیہ درست کرو اور پانچ منٹ میں نیچے پارکنگ ایریا "

"پہنچو۔۔۔۔۔

عناب کے سراپے پر گہری نظر ڈالتا وہ سنجیدگی سے کہتا وہاں سے چلا گیا۔۔۔۔

"بے ہودہ، بدتمیز، بے شرم، انسان۔۔۔۔ "

کلان کے جانے کے بعد عناب نے بند دروازے کو دیکھتے دانت پیسے،

اس نے باہر نکلتے ہوئے عناب کے خود کو دیے القابات سن لئے تھے، کلان کے لبوں کو مسکراہٹ نے چھوا۔۔۔۔

"میری جنگلی بلی، ابھی تھوڑی دیر پہلے بھیگی بلی بنی کافی کیوٹ لگ رہی تھی۔۔۔۔ "

خود سے بڑبڑاتا وہ ہوٹل سے باہر کی سمت بڑھا۔۔۔

🔥🔥🔥🔥🔥🔥

وہ بلیک لانگ ویلوٹ کی میکسی پہنے ساتھ بلیک شارٹ جرسی پہن بالوں کو بینڈ میں قید کیے بلیک لانگ شوز پہنے ہوئے تھی،

اپنا بیگ پیک کرتے ہوئے ایک ہی بات سوچ رہی تھی وہ کیا سچ میں کلان اسے ڈائیوس دے دے گا اگر وہ اپنی بات سے پھر گیا تو۔۔۔۔

مجھے کلان ملک پر یقین کرنا چاہیے کیا، وہ ایک دھوکے باز انسان ہیں جنہیں اپنے وعدوں کا کوئی پاس نہیں، "

"کچھ تو گڑ بڑ ہے جو وہ اتنی جلدی مجھے لینے چلے آئے۔۔۔۔

اس کی آنکھوں میں مرچیں سے بھری تھیں برسوں پہلے کلان نے کتنے وعدے، کتنی قسمیں کھائی تھیں۔۔۔۔

پہلا وعدہ ان کا مجھ پر اعتبار کرنے کا تھا میرا ہر حال میں ساتھ دینے کا تھا ساری دنیا میرے خلاف کھڑی ہو " جائے پر وہ میرے ساتھ کھڑے ہوگے مگر انھوں نے تو اپنا کوئی وعدہ نہیں نبھایا بلکہ وہ وعدے قسمیں وقت کے ساتھ ساتھ بھر بھری ریت ثابت ہوئی، کلان ملک آپ ایک جھوٹے دوغلے انسان ہیں کیا پتہ یہ صرف "آپ کی ایک چال ہو۔۔۔۔

وہ بے چین ہوئی تھی۔۔۔۔

ہر حال میں مجھے آپ سے آزادی چاہیے کلان چاہے اس کی کوئی بھی قیمت کیوں نا ہو، عناب باجوہ سے معافی " تو کبھی نہیں ملے گی آپکو، اگر آپ صرف ظلم میرے جسم پر کرتے تو شاید میں معاف کر بھی دیتی لیکن آپ نے تو زخم میری روح پر لگائے ہیں، مجھے بدکاری کا طعنہ دیا میری وفاؤں کی دن رات تذلیل کی، میرے کردار پر

تہمت لگائی، میں نے ہر رات سسکتے ہوئے آپکی قربت میں آپکو یقین دلانے کی کوشش کی کہ میں صرف آپکی ہوں مگر ان قربت کے لمحات میں آپ نے میرے جسم پر ہی نہیں اپنی درندگی اور وحشت دکھاتے تھے بلکہ "اپنے لفظوں سے میری روح میں نشتر چبھوتے تھے۔۔۔۔

کیسے معاف کردوں آپکو آج بھی وہ پل یاد کرتی ہوں تو میرے زخموں سے خون رسنا شروع ہو جاتا ہے، دل " ڈوبنے لگتا ہے، نہیں کلان ملک اگر آپ سے رہائی کی قیمت کچھ وقت گزارنا ہے آپکے ساتھ تو مجھے قبول ہے، بس مجھے ہر حال میں آپ سے رہائی چاہیے، مجھے اپنی زندگی میں کلان ملک کا نا نام، نا وجود نا ہی آپ کا سایہ "چاہیے۔۔۔۔

وہ اپنا بیگ پکڑ ہوٹل سے باہر آئی جہاں کلان اس کا ویٹ کر رہا تھا، اسے آتے دیکھ کلان ملک جو گاڑی سے ٹیک لگائے گلاسز آنکھوں پر چڑھائے اس کا بے تابی سے منتظر تھا فوراً سیدھا ہوا،

عناب قریب آئی تو کلان نے گہری بھرپور اور استحقاق بھری نظر اس پر ڈالی تھی۔۔۔۔

جو لانگ ویلوٹ کی بلیک میکسی پہنے، جرسی کو بازوؤں سے کمر پر باندھے بیگ کو گھسیٹتے ہوئے ادھر آئی تھی

کلان نے آگے بڑھ کر اس سے بیگ لیا اور گاڑی میں رکھتے عناب کے لیے گاڑی کا دروازہ کھولا وہ خاموشی سے

گاڑی میں بیٹھ گئی، وہ بھی خاموشی سے گاڑی کی ڈرائیونگ سیٹ پر بیٹھتا اسے سٹارٹ کر چکا تھا، ڈرائیونگ کے دوران اس نے عناب کا بھرپور جائزہ لیا جو خاموشی سے گاڑی میں بیٹھی اپنی پوری توجہ موبائل کی جانب مبذول کیے ہوئے تھی۔۔۔۔

"کیا ضرورت تھی یہ فضول ڈریسنگ کرنے کی۔۔۔ "

اس کی سنجیدہ آواز گاڑی میں گونجی، عناب نے فل سلیوز سمپل لانگ فراک ٹائپ میکسی پہن رکھی تھی جو بے حد فٹنگ میں تھی اور شولڈرز سے تھوڑا نیچے ڈھلکی ہوئی تھی اس میکسی میں اس کے شولڈرز اور کالر بونز کی خوبصورتی بہت واضح ہو رہی تھی۔۔۔

کیوں کیا ہوا میری ڈریسنگ کو۔۔۔؟؟؟ "

اس نے سپاٹ لہجے میں پوچھا۔۔۔۔

تمہیں اچھی طرح پتہ ہے تمہاری ڈریسنگ کو کیا ہوا اور کیا پرابلم ہے مجھے، انجان مت بنو عناب میں اچھی طرح جانتا ہوں تم اس طرح کی ڈریسنگ مجھے چڑانے کے لیے کرتی ہو، ابھی منع بھی کیا تمہیں سنتی کیوں نہیں میری۔۔۔۔"

NOVELS MAFIA
DISCOVER STORIES, FIND YOURS!

خود پر قابو پاتا وہ تحمل سے بولا ورنہ عناب کی ڈریسنگ اسکی ہٹ دھرمی اچھا خاصہ تپا چکی تھی اسے۔۔۔

پہلی بات تو یہ مسٹر کلان ملک، یہ میری زندگی ہے، میں جو مرضی پہنوں، جو مرضی کروں، آپ کو کوئی "

اختیار نہیں مجھ پر رعب جمانے کا حق کہ مجھ سے بازپرس بھی کر سکیں آپ، دوسری بات میری زندگی میں

آپ کی ایک ذرے جتنی اہمیت نہیں کہ میں آپ کو دکھانے کے لیے، آپ کو چڑانے کے لیے یہ سب کرتی

"پھروں، نہ ہی میرے پاس اتنا فالتو ٹائم ہے کہ میں یہ سب سوچوں۔۔۔۔

وہ ہنوز موبائل میں مصروف عام سے لہجے میں اسے آگ لگا گئی۔۔۔

اختیار کی بات نا ہی کرو تو بہتر ہوگا، اختیارات یا حق کسی کو سونپے نہیں جاتے عناب کلان ملک نا ہی چھینے "

جاتے ہیں، نا ہی تمہارے کہنے یا سوچنے سے میرا اختیار یا حق تم پر ختم ہو جائے گا، تم پر سب سے زیادہ حق میرا ہی

ہے ایک بیوی پر سب سے زیادہ حق اس کے شوہر کا ہی ہوتا ہے، میں تمہارے جسم و جان کا مالک ہوں مجھے حق

"ہے کہ میں تمہیں منع کروں ان چیزوں سے جو مجھے نہیں پسند یا پھر وہ تمہارے لیے سوٹ ایبل نہیں۔۔۔۔

تم اس ڈریس میں مجھے تو بہت خوبصورت لگ رہی ہو یقین مانو میرے دل کی دنیا ہل چکی ہے تمہارے دلکش "

وجود کو دیکھ کر کیسے خود پر ہزاروں پہرے بیٹھا رہا ہوں یہ میں ہی جانتا ہوں لیکن میری نظروں میں تمہارے

لیے حوس نہیں، محبت، دیوانگی ہے جنون ہے تمہارے لیے پیاس ہے یار، کیونکہ یہ ایک شوہر کی نظر ہے، پاکیزہ استحقاق بھری جبکہ کسی دوسرے کی نظروں میں تمہارے لیے حوس ہوگی، گندگی ہوگی جو میں برداشت نہیں کر سکتا، ناہی میری غیرت اور آنا یہ گوارا کرتی ہے تم یوں دوسروں کے سامنے جاؤ۔۔۔"

اس نے آہستہ مگر سرد انداز میں عناب کو بہت کچھ باور کروایا تھا۔۔۔

"کلان ملک یہ مت بھولیں مجھے طلاق دینے والے ہیں آپ تو ان باتوں کا کوئی مطلب نہیں۔۔۔ "

اسے کلان کی باتوں سے گھبراہٹ ہونے لگی اسے اس کا یوں حق جتانا بالکل پسند نہیں آرہا تھا کہیں کلان واقعی میں اس کے ساتھ کوئی کھیل تو نہیں کھیل رہا۔۔۔

ویسے اگر تم بار بار طلاق کی جگہ یہ بولو گی کہ تم بیوہ ہونے والی ہو تو یہ الفاظ زیادہ اچھے لگیں گے تمہارے منہ سے۔۔۔"

وہ خودداذیتی سے بولا تھا۔۔۔۔

ان سب باتوں کا کیا مطلب ہے کلان، آپ نے مجھ سے وعدہ کیا ہے کہ واپسی پر آپ مجھے چھوڑ دیں گے، "

دیکھیں اگر آپ نے اپنے اس وعدے سے بھی مکرنا ہے تو ابھی سے بتادیں مجھے دھوکے میں مت رکھیں کیونکہ

"مجھے واپسی پر ہر حال میں آپ سے طلاق چاہیے۔۔۔۔

عناب کی باتوں سے کلان ملک کے چہرے پر کتنے ہی سائے لہرائے۔۔۔۔

"تم مجھ سے یہ بات واپسی پر کرنا جب تم یہ ڈیل پوری کر لو اس سے پہلے دوبارہ مجھ سے طلاق کی بات مت کرنا "

"عناب۔۔۔۔

کلان نے لب بھینچے تھے۔۔۔۔

"اوکے چلیں واپسی پر کر لوں گی بات، امید کرتی ہوں آپ اپنا یہ وعدہ ضرور نبھائیں گے۔۔۔۔ "

وہ سپاٹ لہجے میں کہتی گاڑی سے باہر دیکھنے لگی۔۔۔۔

"مسٹر کلان یہ ہم کہاں پر جا رہے ہیں یہ راستہ تو ائیر پورٹ کی طرف نہیں جاتا۔۔۔۔ "

گاڑی کو ائیر پورٹ کے راستے پر نہ دیکھ کر وہ حیران ہوئی تھی۔۔۔۔۔

"ہم ائیر پورٹ جا بھی نہیں رہے۔۔۔۔ "

کلان نے سنجیدگی سے جواب دیا۔۔۔

کیا مطلب ہم کراچی نہیں جا رہے۔۔۔۔؟؟؟ "

اس نے حیرانگی سے پوچھا تھا۔۔۔۔

"کراچی ہی جا رہے ہیں مگر بائے روڈ۔۔۔۔ "

کلان کے بتانے پر وہ چیخی۔۔۔۔

"کیا مطلب ہے اس بات کا۔۔۔۔ "

"کیا ہو گیا ہے یار میرے کان کے پردے پھاڑنے کا ارادہ ہے کیا۔۔۔"

وہ کان پر ہاتھ رکھتا شرارت سے گویا ہوا۔۔۔۔

"گاڑی روکیں کلان۔۔۔۔ "

وہ اپنا غصہ ضبط کرتی بولی کلان نے گاڑی کی سپیڈ اور تیز کی۔۔۔۔

"میں کہہ رہی ہوں گاڑی روکیں کلان۔۔۔۔ "

واٹس رونگ ودیو عناب کیوں چلارہی ہواب یہ گاڑی کراچی جاکرہی رکے گی تمہارے چلانے یانا چلانے "

"سے مجھے کوئی فرق نہیں پڑتابلکہ تم اپنی انرجی ہی ویسٹ کررہی ہو۔۔۔۔۔

وہ سکون سے بولا تھا۔۔۔۔

"آپ ایسے کیسے کر سکتے ہیں، ہماری بات بائے ائیر جانے کی ہوئی تھی۔۔۔۔۔ "

وہ صدمے کی کیفیت میں تھی۔۔

"نہیں ہماری ایسی ہوئی بات نہیں ہوئی ہماری صرف کراچی جانے کی بات ہوئی تھی عناب۔۔۔۔ "

وہ ابھی بھی پر سکون تھااس کے اطمینان سے عناب کو آگ ہی لگ گئی حسب معمول اس نے اپنا غصہ گاڑی کے

ڈیش بورڈ پر زور سے ہاتھ مار کر اتاراتھا، کلان مسکرادیا، شروع سے ہی وہ ایسے ہی کرتی تھی جب بھی اسے کلان

پر غصہ ہوتااور وہ مزید بحث کے موڈ میں ناہوتی تو یونہی اپناہاتھ زور سے ڈیش بورڈ پر مارتی تھی اور پھر خاموش

ہوجاتی، کلان نے گاڑی میں میوزک آن کیا تھا۔۔۔۔

آتجھے ان بانہوں میں بھر کے

اور بھی کرلوں میں قریب

تو جدا جو ہو لگے ہے

آتا جاتا ہر پل عجیب

اس جہاں میں ہے اور نا ہو گا

مجھ سا کوئی بھی خوش نصیب

تو نے مجھ کو دل دیا ہے

میں ہوں تیرے سب سے قریب

تیرے بنا نا سانس لوں

تیرے بنا نا میں جیوں

تیرے بنا نا ایک پل بھی

رہ سکوں رہ سکوں

تو ہمسفر تو ہمقدم تو ہمنوا میرا

تو ہمسفر تو ہمقدم تو ہمنوا میرا

یہ گانا کلان کے دل کی ترجمانی تھا، آنکھوں میں بے شمار جذبات لیے وہ عناب کی ہی طرف دیکھ رہا تھا، وہ کلان کی نظروں کا ارتکاز خود پر محسوس کرتی سانگ کے لرکس سن کر غصے سے سرخ ہوتی میوزک آف کر گئی کلان نے اس کی طرف سوالیہ نظروں سے دیکھا تھا۔۔

"میرے سر میں درد ہو رہا ہے یہ فضول سا سانگ سن کر۔۔۔۔ "

اس نے ایک ایک لفظ چباتے ہوئے کہا کلان نے جھٹکے سے گاڑی روکی تھی۔۔۔

" ارے میری جان پہلے کیوں نہیں بتایا کہ میری پیاری سی بیوی کے سر میں درد ہو رہا ہے یہ آپ کا خادم کس لیے ہے جان۔۔۔"

وہ شرارتی لہجے میں کہتا عناب کا سر دونوں ہاتھوں سے دبانا شروع ہو گیا، عناب کا غصے سے برا حال ہو رہا تھا کلان نے اپنی فضول حرکتوں سے اس کا دل جلانے اور پارہ ہائی کرنے میں کوئی کسر نہیں چھوڑی تھی اس نے غصے سے کلان کے دونوں ہاتھ جھٹکے تھے۔۔۔

کیامسلۂ ہے آپکے ساتھ کیوں اتنی ڈھٹائی دیکھارہے ہیں ایلفی کی طرح مجھ سے چپک ہی گئے ہیں جیسے،دور "

"رہو مجھ سے۔۔۔۔

اس نے خطرناک تیوروں کے ساتھ کلان کو گھورا،کلان نے اس کاخوبصورت لال بھبھو کا چہرہ آنکھوں کے

راستے دل میں اتارتے ہوئے اپنالب دانتوں تلے دبایاتھا،جو بھی تھاکلان کو بہت مزہ آرہاتھاعناب کو یوں زچ

کرنے کا،اس کاغصے سے لال ٹماٹر چہرہ کلان کی دل کی دھڑکن بڑھادیتاتھا۔۔۔

ارے میری جان میں کہاں چپکاہوں ایلفی کی طرح،چپکنا کیااسے کہتے ہیں مائی ڈیئر وائف کبھی زندگی میں تم "

نے مجھے موقع دیاجو عنقریب تم مجھے دینے والی ہو پھر تمہیں بتاؤں گا چپکنا کسے کہتے ہیں،دن رات تمہارے اتنے

قریب رہوں گا کہ تمہیں اپنی سانسوں سے میری سانسوں کی خوشبو آئے گی،ایک پل کے لیے تمہیں خود سے

دور نہیں کروں گا تمہارے اتنے قریب اتنے قریب رہوں گا کہ ہوا بھی ہمارے درمیان سے نہیں گزر سکے

"گی۔۔۔۔

اس نے ہونٹوں پر زبان پھیرتے ہوئے بے باکی اور معنی خیزی سے کہتے عناب کو اور سلگایااور دوبارہ سے

میوزک اون کرتے اپنی مرضی کا گانالگادیاجو اس نے ہزاروں دفعہ عناب کی یاد میں سناتھا،کلان ساتھ ساتھ گانا

سن رہا تھا اور ایک ہاتھ سٹیرنگ پر بجاتے خود بھی گنگنا رہا تھا، گاہے بگاہے وہ عناب کو اپنی گہری نظروں سے دیکھتا ایک تو لاؤڈ میوزک اوپر سے کلان بھی گلا پھاڑ پھاڑ کر گا رہا تھا، عناب کے سر میں واقعی درد شروع ہو گیا، وہ سوچ سوچ کر پاگل ہو رہی تھی کہ اور کتنا لمبا سفر ہے یہاں سے کراچی کا، ابھی تو ایک گھنٹہ بھی نہیں ہوا تھا اور کلان نے اپنی فصول حرکتوں سے اسے زچ کر رکھا تھا ابھی تو کراچی اور ناردن ایریاز بھی جانا تھا۔۔۔۔

اففففف عناب نے اپنے دکھتے سر کو دبایا۔۔۔

کاش یہ انسان سمجھیں اس بات کو کہ انکے ساتھ نے سوائے مجھے اذیت کے کبھی کچھ نا دیا، کلان نے کبھی میرے جزبات کا خیال نا کیا وہ کل بھی ایسے ہی تھے اور آج بھی ویسے ہی ہیں، ایک جائز مطالبہ کیا ہے میں نے خلع حق ہے میرا پر کلان انھوں نے اس کے لیے بھی اپنی شرائط مقررہ کر دی۔۔۔

عناب کی آنکھیں پل میں آنسوؤں سے لبریز ہو گئی بے دردی سے انھیں رگڑنے کے بعد عناب نے ایک مرتبہ پھر سے میوزک آف کر دیا۔۔۔

کیا ہوا میری جان کو اس گانے کو سن کیا کچھ کچھ ہو رہا ہے تمہیں لگتا ہے پاسٹ کے کچھ بہت اچھے رومانٹک " لمحات یاد آ گئے تمہیں۔۔۔"

وہ ہلکا سا مسکرایا۔۔۔

جی نہیں آپ غلط ہیں کلان ملک، پاسٹ کا برا وقت اتنا برا ہے کہ وہ اچھے وقت کو یاد ہی نہیں کرنے دیتا، "

"سوائے اذیت کے پاسٹ میں کچھ نہیں میرے۔۔۔۔

وہ زہر خند لہجے میں بولی کلان کو بہت کچھ یاد کروا گئی، کلان کے چہرے پر اذیت رقم ہوئی تھی، کتنے ہی سائے

لہرائے تھے کاش وہ اس وقت کو اپنی زندگی سے نکال پاتا۔۔۔۔

مانا پاسٹ اچھا نہیں تھا لیکن حال اور مستقبل تو بہتر بنایا جا سکتا ہے پلیز ایک موقع دے کر تو دیکھو اپنی تمام "

غلطیوں اپنے تمام مظالم کا مداوا کر دوں گا، تمہیں اتنا پیار دوں گا عناب کے کسی گزرے پل کی یاد نہیں ستائے گی

"تمہیں۔۔۔۔

وہ لہجے میں بے بسی لیے زخمی مسکراہٹ سمیت اسے دیکھنے لگا۔۔۔

ان شاءاللہ میرا مستقبل بہت اچھا ہو گا کیونکہ اس میں کسی کلان ملک کا سایہ تک برداشت نہیں مجھے، خود کے "

آس پاس بھی بھٹکنے نہیں دوں گی اس شخص کو جس نے مجھے صرف تکلیف دی، میں اپنے مستقبل کو خوشگوار

بنانے کے لیے اس انسان کا انتخاب کروں گی جس سے نا صرف محبت ملے گی مجھے بلکہ وہ بے انتہا عزت دے گا

"مجھے، میں بھی اسکی عزت کروں گی جو آپ کبھی ڈیزرو نہیں کرتے۔۔۔۔

وہ کاٹ دار لہجہ اپنائے کلان ملک کے پورے وجود کو شعلوں کی لپیٹ میں لے گئی، کلان نے ایک جھٹکے سے

گاڑی روکی تھی، عناب نے ڈیش بورڈ پر ہاتھ رکھ کے اپنے سر کو بچایا، کلان نے پوری قوت کے ساتھ اپنی وحشی

گرفت سے عناب کا منہ دبوچا۔۔۔۔۔

کیا بکواس کی تم نے، منع کیا تھا میں نے، روکا تھا میرے سامنے ایسی بکواس کرنے سے، ایک بات سمجھ کیوں "

نہیں آتی تمہیں، تمہارا مستقل حال سب کچھ مجھ سے جڑا ہے یہاں تک کے مرنے کے بعد تمہاری قبر بھی کلان

"ملک کی قبر کے ساتھ ہو گی میری بیوی کے طور پر۔۔۔۔

وہ اپنی انگلیوں کا دباؤ عناب کے گال پر بڑھاتا غرایا عناب نے پوری قوت سے کلان کا ہاتھ جھٹکا۔۔

آپ کبھی نہیں بدل سکتے، کلان ملک کبھی نہیں بدل سکتے آپ، میں پرانی والی عناب نہیں ہوں جو آپکا کیا ہر "

ظلم خاموشی سے سہہ لے گی مجھ پر ہاتھ اٹھانے کی ہمت مت کرنا آپ، سو دفعہ سوچنا ورنہ میں بنا سوچے آپکی

"جان ضرور لے لوں گی۔۔۔

وہ بھی بدلے میں چیخ پڑی۔۔۔۔

وہ تو تم ویسے ہی لے لیتی ہو اس طرح کی باتیں کر کے، اچھا ہو گا ایک دفعہ ہی جان سے مار دو مجھے کیوں عناب "

"پل پل لفظوں کی مار سے اذیت پہنچاتی ہو مجھے۔۔۔۔

وہ آنکھوں میں نمی لیے بولا عناب نے فوراً رخ کھڑکی کی جانب کیا تھا وہ خود پر قابو پاتا کافی دیر تک لب کاٹتا رہا،

عناب کی باتوں نے اسکے اندر بھانبھڑ جلا دیے تھے، کافی دیر تک خود کو نارمل کرنے میں جتا وہ گاڑی سٹارٹ کر

گیا، مکمل خاموشی چھائی ہوئی تھی کلان نے پھر سے کوئی بات نا کی، اس نے پوری توجہ سنجیدگی سے ڈرائیونگ پر

مرکوز کر رکھی تھی، پچھلے دو گھنٹوں سے وہ سپاٹ چہرے سے ڈرائیونگ کر رہا تھا اس دوران اس نے ایک بھی

مرتبہ عناب کو نا دیکھا، مگر دل کی ضد پر اس نے ایک ہلکی سی نگاہ عناب پر ڈالی جو سیٹ سے ٹیک لگائے آنکھیں

موندے بیٹھی تھی۔۔۔۔

یہ جاگ رہی ہے یا سو گئی۔۔۔۔؟؟؟ "

اس نے دل میں سوچا اور گاڑی ایک جگہ پارک کر کے عناب پر جھکا وہ گہری نیند میں گم تھی چہرے کے اطراف

آوارہ لٹیں بکھری تھیں، کلان نے بہت نرمی سے وہ لٹیں اس کے چہرے سے پیچھے کیں اور نہایت احتیاط سے

السلام علیکم

جلدی سے ہمارے

Facebook page, TikTok, Instagram, Pinterest

کو لائیک کر دے۔

۔تاکہ ہم آپ کیلئے اور بھی اس طرح کی پی ڈی ایف شئیر کرتے رہے۔۔۔ شکریہ۔۔۔

عناب کی پیشانی پر اپنے دہکتے ہوئے لب رکھے، وہ دل میں بہت خوفزدہ تھا کہیں عناب جاگ نا جائے ورنہ اسکی شامت آجاتی، وہ سوچ کر مسکرا دیا۔۔۔

وہ کافی دیر تک اسکے چہرے کا ایک ایک نقش ذہن نشین کرتا صدیوں کی اپنی آنکھوں کی پیاس بجھاتا رہا جو بجائے کم ہونے کے مزید بڑھتی جارہی تھی، ناجانے کتنے ہی لمحے بیت گئے وہ اسے یوں ہی محویت سے دیکھتا رہا اور پھر خود سیٹ سے ٹیک لگا کے عناب کا سر نرمی سے اپنے کاندھے پر رکھتے بازو اسکے گرد لپیٹ لی، وہ آنکھیں بند کیے خود کو پرسکون کرنے میں جٹ گیا تھا، اسکی آنکھ سے ایک آنسو بہہ کر عناب کے بالوں میں جذب ہوا، اس دشمن

جان کی قربت میں وہ بہت جلد نیند کی وادیوں میں اتر گیا، کتنے ہی عرصے بعد اسے پر سکون نیند میسر ہوئی تھی

کیونکہ اب اسکے دل کا سکون اور روح کا قرار دستیاب تھی۔۔۔۔

🔥🔥🔥🔥🔥🔥

اسکی آنکھ چہرے پر کلان کی گرم سانسیں محسوس کرکے کھلی خود کو اسکے کاندھے پر سر رکھے پا کر وہ ہڑ بڑا کر اس

سے دور ہوئی وہ گہری نیند میں مبتلا تھا اس نے کلان کا بازو اپنی کمر سے دور ہٹانا چاہا مگر بے سود، کلان کی گرفت

کافی سخت تھی۔۔۔

"کلان۔۔۔۔ "

اس نے پکارا پر وہ ویسے ہی سویا رہا عناب جھنجھلا چکی تھی۔۔۔

افففف چھوڑیں مجھے بدتمیز کہیں کے، ابھی کہتے تھے برسوں سے سویا نہیں، نیند کو ترستا ہوں جھوٹے دوغلے "

"انسان، کتنی گہری نیند میں ہیں، کیسے مزے سے سو رہے ہیں۔۔۔۔

وہ غصے سے بڑبڑائی۔۔۔

"کلان اٹھیں۔۔۔۔ "

اس بار وہ اسکے کان میں نہایت اونچی آواز میں چلائی اور کہنی اسکے پہلو میں رسید کی، وہ گھبرا کر جاگا آنکھیں بے تحاشا سرخ تھیں، ایک پل کے لیے تو وہ سمجھ ہی نا پایا ہوا کیا ہے دوسرے ہی پل عناب کو سامنے دیکھ وہ بے یقین ہوا اور ایک جھٹکے سے اسکی گردن میں ہاتھ ڈال کلان پوری شدت سے اس کے چہرے پر جھک عناب کے لبوں کو اپنی مضبوط گرفت میں لے گیا آنکھیں بند کیے وہ اپنی پیاس بجھانے لگا، عناب نے فوراً اسکے سینے پر مکے برساتے اسے دور کرنا چاہا جس کی بنا پرواہ کیے کلان اسکے لبوں پر اپنا جنوں اتار تا رہا، تکلیف کی وجہ سے عناب کے آنسو بہتے گال بھگونا شروع ہو گئے وہ مزاحمت بھی ترک کر چکی تھی۔۔۔

عناب کے بدن میں کپکپاہٹ محسوس کر وہ اس سے دور ہوا، لمبی لمبی سانس بھرتی وہ اپنے نڈھال وجود کو سیٹ سے ٹیک لگائے سنبھالنا شروع ہو گئی وہ ہاتھ کی پشت سے لب صاف کرتا عناب کو دیکھے گیا جس کی آنکھوں سے آنسو بہت روانی سے بہہ رہے تھے، کلان نے لب کاٹتے خود کو کوسا، وہ نیند سے جب بیدار ہوا تو اسے کچھ یاد نہیں تھا بس عناب کو قریب دیکھ وہ خود پر قابو نا رکھ سکا، معلوم تھا اسے کچھ زیادہ ہی شدت بھری تھی اس کے لمس میں پر کیا کرتا وہ جو دیوانہ تھا عناب کے لبوں کا، نم پلکوں سے اس نے نفرت زدہ نظروں سے کلان کو دیکھا اور جھٹکے سے دروازہ کھول وہ گاڑی سے باہر نکل گئی، اسے جاتے دیکھ کلان بھی فوراً اسکے پیچھے لپکا۔۔۔

"کہاں جا رہی ہو تم عناب، گاڑی میں بیٹھو۔۔۔"

وہ اسکی کلائی تھام کر بولا۔۔۔

"مجھے کہیں نہیں جانا آپکے ساتھ، خود اکیلی چلی جاؤں گی میں۔۔۔ "

وہ غصے سے چیخی۔۔۔۔

"یار کیا بچپنا ہے یہ، رات کا ٹائم ہے کیسے اکیلے جاؤ گی تم، پلیز عناب گاڑی میں بیٹھو۔۔۔۔ "

اس نے تحمل سے سمجھانا چاہا۔۔۔

بازو چھوڑیں میری، سنائی نہیں دیتا آپکو، نہیں جانا مجھے کہیں بھی آپکے ساتھ، نا ہی آپکی کوئی شرط منظور ہے "

"مجھے، مجھے واپس اسلام آباد جانا ہے بس۔۔۔

وہ جھٹکے سے اپنی کلائی اس سے چھڑوا پیدل ہی چل پڑی۔۔۔۔

آئی ایم سوری عناب، یار میں ہوش میں نہیں تھا کچھ سمجھ نہیں پایا میں بس تمہیں دیکھ بے اختیار ہو گیا، مجھے "

لگا ہم میں سب ٹھیک ہے کبھی کچھ غلط ہوا ہی نہیں، تم میری پہلی والی عناب ہو جسے عشق تھا مجھ سے، مجھے

"معاف کر دو جو خود پر قابو نا رکھ سکا میں اور اپنی شدت تم پر نچھاور کر دی۔۔۔۔

NOVELS MAFIA DISCOVER STORIES, FIND YOURS!

کلان بے بسی سے کہتا عناب کو کاندھوں سے تھام خود کے مقابل کھڑا کر گیا چاند کی روشنی ان دونوں کے وجود پر پڑ رہی تھی۔۔۔۔۔

" یہی تو مسئلہ ہے مسٹر کلان آپکا، آپکو کچھ یاد ہی نہیں جو کچھ بھی آپ نے میرے ساتھ کیا، اگر یاد ہوتا تو یوں میرے سامنے تن کر نا کھڑے ہوتے آپ، یوں میرے جائز مطالبے پر اپنی بے ہودہ شرائط نا رکھتے آپ۔۔۔"

وہ نفرت سے اسکے ہاتھ اپنے کاندھوں سے جھٹک گئی۔۔۔۔

" نہیں عناب تم غلط کہہ رہی ہو کہ میں سب کچھ بھول گیا، پچھلے گزرے سال کس اذیت میں بیتائے ہیں میں نے اس سے واقف صرف میں ہوں، میرا اللہ جانتا ہے کیسے ہر پل میں نے اپنی کیے گناہ کی معافی مانگی کتنی دیر سجدوں میں روتے اپنے ہر فعل ہر ظلم کی معافی مانگتے صرف تمہیں مانگا ہے میں نے، لیکن اب تمہاری آنکھوں میں نفرت دیکھ سوچتا ہوں کاش میں نے ان گزرے سالوں تمہیں بھول جانے کی دعا کی ہوتی تو آج یہ اذیت نا سہتا تمہاری نفرت سے مجھے فرق نا پڑتا تمہاری خواہش کو فوراً پورا کر دیتا، مگر کیا کروں میں عناب تمہیں

چھوڑ دینے کا حوصلہ نہیں ہے مجھ میں، کاش یہ حوصلہ پیدا ہو جاتا تو اپنے سر دھڑ کی بازی لگا کر بھی تمہاری

"خواہش پوری کرنی تھی میں نے۔۔۔

وہ بولتے بولتے رکا اور رخ موڑ آنکھوں کی نمی ہاتھ کی پشت سے صاف کی، وہ نہیں چاہتا تھا عناب اسکے آنسو

دیکھے وہ جانتا تھا یہ سب بتانے کا کوئی فائیدہ نہیں پتھر سے سر پھوڑنے کے مترادف تھا، عناب کو موم سے پھتر

بنانے میں بھی اسی کا کمال تھا۔۔۔

اب چلو گاڑی میں بیٹھو یوں سڑک پر تماشا بنانا مناسب نہیں، صرف ایک دو دن برداشت کر لو مجھے اس کے "

"بعد کلان ملک سے تمہاری جان ہمیشہ ہمیشہ کے لیے چھوٹ جائے گی۔۔۔۔

وہ کچھ سیکنڈز اسے کھڑی گھورتی رہی اور پھر پاؤں پٹختی جا کر گاڑی میں بیٹھ گئی کلان گہری سانس ہوا کے سپرد

کرتا خدا کا شکر ادا کر کر گاڑی کی سمت بڑھا۔۔۔۔

وہ خاموشی سے ڈرائیو کرتا جا رہا تھا عناب بھی بالکل سپاٹ چہرے کے ساتھ لب بھینچے بیٹھی تھی ایک دو دفعہ

کلان نے اس سے بات کرنے کی کوشش کی جس کا کوئی جواب نا دیا عناب نے، مرجھائے دل سے کلان نے ٹائم

دیکھا گیاہ بج رہے تھے وہ 7 بجے سے ڈرائیو کر رہا تھا جبکہ 98 گھنٹے کا سفر ابھی تک باقی تھا، اچانک گاڑی کے رکنے پر وہ چونکا۔۔۔

اب اسے کیا ہوا۔۔۔؟؟؟ "

زیر لب بڑبڑاتے اس نے پھر سے گاڑی سٹارٹ کرنی چاہی مگر بے سود عناب نے اس پر سخت گھوری ڈالی تھی۔۔۔۔

"یار اب مجھے کیوں گھور رہی ہو اگر گاڑی نہیں چل رہی تو کیا میرا قصور ہے اس میں۔۔۔ "

وہ اس کے گھورنے پر چڑ گیا گاڑی سے باہر نکل اس نے گاڑی کو چیک کیا اور پھر سے ڈرائیونگ سیٹ پر آ بیٹھا، اب کی بار بھی اسکی کوشش بے کار گئی گاڑی چلنے سے صاف انکار کر چکی تھی۔۔۔

عناب یار گاڑی تو سٹارٹ نہیں ہو رہی اور رات کافی ہو چکی ہے ادھر رکنا سیف نہیں پاس ہی ایک ہوٹل ہے "

"آئی تھنک ہمیں وہاں پر سٹے کرنا چاہیے۔۔۔۔

اس کے کہنے پر عناب نے بےزارگی سے سیٹ سے ٹیک لگائی۔۔۔۔

"توبہ ہے کہاں پھنس گئی میں۔۔۔ "

NOVELS MAFIA
DISCOVER STORIES, FIND YOURS!

NOVELS MAFIA
DISCOVER STORIES, FIND YOURS!

اس کے بڑبڑانے پر کلان نے کاندھے اچکائے اگلی کچھ دیر میں وہ اور کلان پیدل چلتے ایک فائیو سٹار ہوٹل میں داخل ہوئے جو کہ قریب ہی تھا کاؤنٹر پر پہنچ کلان نے پین اٹھا کاغذ پر کچھ لکھا یہ سب کچھ اس نے عناب کی نظروں سے بچا کر کیا تھا، عناب تو غصے سے منہ پھلائے ایک طرف کھڑی تھی ورنہ کلان کی حرکت ضرور نوٹ کرتی، ریسیپنشٹ کو وہ کاغذ پکڑا وہ ہلکا سا مسکرا دیا جسے پکڑ اس نے کلان کو اوکے کا سائن دیا۔۔

" آئی ایم سوری سر ہمارے پاس اس ٹائم دو کمرے موجود نہیں ہیں آپ کو صرف ایک ہی کمرہ مل سکتا ہے۔۔۔۔"

ریسیپنشٹ مسکراتے ہوئے شائستگی سے بولی تو عناب جو دور کھڑی تھی اس بات کو سن جھٹ سے قریب آئی۔۔۔

"کیا مطلب ہے آپکا اتنا بڑا ہوٹل ہے اور آپکے پاس ایک اضافی روم نہیں۔۔۔ "

وہ غصہ ضبط کرتی بظاہر آرام سے بولی۔۔۔

" سوری میم، اصل میں آج یہاں ولیمہ کا ایک فنکشن تھا جس وجہ سے تمام رومز بک ہیں ساتھ کچھ بزنس میٹنگز کی وجہ سے بھی کوئی روم خالی نہیں، یہ ایک روم بھی آپکی قسمت اچھی ہے تو مل گیا آپکو۔۔۔"

وہ اس بار بھی شائستگی سے بولی تھی۔۔۔

"اٹس اوکے میم کوئی پروبلم نہیں ہم ایک روم سے گزارا کرلیں گے، کیوں عناب۔۔۔۔ "

اس نے تائیدی نظروں سے عناب کو دیکھا جو منہ بنائے وہاں سے واک آؤٹ کر گئی، کلان نے روم کی چابی پکڑتے باقی کی فارمیلیٹیز پوری کرتے ہوئے رسیپنشٹ کا شکریہ ادا کیا۔۔۔

ایکچولی شی از مائے وائف، ناراض ہے مجھ سے آپ کا بہت بہت شکریہ میری بات ماننے اور مدد کرنے "کا۔۔۔"

"اٹس اوکے سر آپ اپنی وائف کو منالیں۔۔۔۔ "

رسیپنشٹ مسکرانے لگی کلان نے بھی مسکراتے ہوئے عناب کی جانب بڑھنا شروع کر دیا جو صوفہ پر منہ سجائے بیٹھی تھی۔۔۔

"چلو عناب کمرے میں۔۔۔۔ "

اسکے قریب پہنچ کہا اس نے۔۔۔

"مجھے آپکے ساتھ ایک روم میں نہیں رہنا۔۔۔۔ "

عناب نے صاف انکار کر دیا۔۔۔

یار کیا ہو گیا ہے تمہیں کیوں ضد کر رہی ہو اتنی رات کو ادھر اکیلی بیٹھی اچھی لگو گی کیا سب کیا سوچیں گے، " چلو اٹھو روم میں تھوڑا آرام کر لو، کل صبح نکلیں گے ادھر سے، وعدہ کرتا ہوں کچھ بھی نہیں کروں گا تمہیں "کوئی پروبلم نہیں ہو گی۔۔۔

عناب اس کی کسی بھی بات کا جواب دیے بنا ویسے ہی صوفہ پر بیٹھی رہی، کلان نے لب بھینچ اسکا بازو پکڑ ایک جھٹکے سے اسے کھڑا کیا۔۔۔

بنا کسی نخرے کے چپ چاپ چلو میرے ساتھ ورنہ گود میں اٹھا کر لے جاؤں گا، یقین کرو بالکل اچھا نہیں " "لگے گا تب تمہیں ہاں مجھے بہت مزہ آئے گا۔۔۔۔

"آپ ایسا کچھ بھی نہیں کریں گے۔۔۔۔ "

عناب نے کھا جانے والی نظروں سے اسے گھورا۔۔۔۔

غلط سوچ رہی ہو میں بالکل ایسا کر سکتا ہوں تمہارا نازک وجود مجھے بانہوں میں اٹھانے سے کوئی مسلۂ نہیں ہو " "گا اس لیے جیسا بول رہا ہوں وہ کرو۔۔۔۔

وہ اسکی دھمکی پر غصے سے رخ پھیر گئی کلان نے اسے گھورتے گہری سانس بھری اگلے ہی پل اس نے عناب کو گود میں اٹھا کر لفٹ کی سمت چلنا شروع کر دیا۔۔۔

"کلان چھوڑیں مجھے یہ کیا بدتمیزی ہے۔۔۔۔ "

وہ اسکی شرٹ کاندھے سے دبوچ قدرے آہستہ آواز میں چیخی اس کا رنگ شرم سے سرخ پڑ رہا تھا ایک دو لوگ جو ادھر موجود تھے انھوں نے مسکراتے ہوئے یہ منظر دیکھا تھا، کلان اسے اٹھائے لفٹ مین داخل ہوا وہ تو شکر تھا لفٹ میں کوئی تھا نہیں ورنہ عناب غصے سے پاگل ہو جاتی۔۔۔۔

"کلان مجھے نیچے اتاریں سنائی نہیں دے رہا آپکو۔۔۔ "

نہیں اتاروں گا سنا تم نے شرافت کی زبان سمجھ تو تمہیں آتی نہیں تبھی اپنی من مرضی کر رہا ہوں میں، اب " زیادہ شرم آ رہی ہے تمہیں ہوٹل کے لاونج میں اس حلیے میں بیٹھے شرم محسوس نہیں ہوئی، آس پاس کے لوگ "تمہیں دیکھ رہے تھے تب فرق تو نا پڑا تمہیں، منہ بند کرو اپنا کمرے میں پہنچ کر ہی نیچے اتاروں گا تمہیں۔۔۔۔

وہ اطمینان سے بولتا لفٹ سے اترا اپنے کمرے کی طرف قدم اٹھانے لگا کمرے کے باہر پہنچ اس نے چابی گھما کے دروازہ کھول اندر جا کر عناب کو گود سے نیچے اتارا، غصے اور شرم سے برا حال تھا عناب کا۔۔۔۔

انتہادرجے کے بے شرم اور بد تمیز انسان ہیں آپ، جنہیں ناتواپنی اور ناکنی میری عزت کی پرواہ ہے باہر کتنے "

"لوگوں نے یہ سب کچھ دیکھاوہ کیاسوچتے ہوں گے ہمارے بارے میں۔۔۔

وہ غصے سے اپنے بال دبوچے چلائی تھی۔۔۔

زیادہ اوورری ایکٹ کرنے کی ضرورت نہیں وہ لوگ یہی سوچ رہے ہوں گے کتنی محبت ہے ہم میں، میں "

کتنا چاہتا ہوں تمہیں، یقین کرو آج کتنی ہی بیویاں اپنے شوہروں سے شکوہ کرتی لڑائی کرکے سوئیں گی، ویسے

"مجھے بہت افسوس ہو رہا ہے دلی ہمدردی ہے ان شوہروں سے جو آج اکیلے سوئیں گے۔۔۔

وہ آنکھ ونک کرتا عتاب کے طیش میں اصافہ کر گیا، نفرت کھاتی وہ باتھ روم میں جاتی زور سے دروازہ بند کر گئی

کلان اطمینان سے بیڈ پر لیٹ آنکھیں مُوند گی

کیا ادھر ہی سونے کا ارادہ ہے آپکا۔۔۔؟؟؟ "

وہ باتھروم سے باہر آتی کلان کو بند آنکھوں سے بیڈ پر لیٹے دیکھ کر سوال کر گئی۔۔۔

"اب کمرے میں ایک ہی بیڈ ایک ہی بلینکٹ ہے تو ظاہر سی بات ہے یار ادھر ہی سوؤں گا میں۔۔۔ "

وہ بند آنکھوں سمیت اطمینان سے گویا ہوا۔۔۔

"تمہارا بیگ آ گیا ہے اگر چاہو کوئی ڈھنگ کے کپڑے میرا مطلب آرام دہ کپڑے پہن کر سو سکتی ہو۔۔۔ "

اس نے آنکھیں کھول عناب پر بھرپور گہری نگاہ ڈالی جو بالوں کو جوڑے میں لپیٹے ڈھلے ہوئے چہرے کے ساتھ باتھروم سے باہر آئی تھی وہ کلان کو گھورتی بیگ تک گئی اور پھر اسے کھینچتی ہوئی بیڈ پر رکھ اپنے لیے آرام دہ کپڑے نکالنے لگی کلان دونوں ہاتھ سر کے نیچے باندھے لو دیتی نظروں کے حصار میں اسے لے گیا، یہی وجہ تھی جو عناب کے غصے میں اضافہ ہوتا جا رہا تھا۔۔۔

وہ کپڑے لیے پھر سے باتھروم میں گھس گئی اگلی کچھ دیر میں وہ پنک شارٹ شرٹ اور پنک ہی ٹراؤزر پہنے واپس کمرے میں آئی تھی کلان نے ایک مرتبہ پھر سے عناب کے وجود پر گہری نظر ڈالی جو سمپل سے پنک کپڑوں میں بالوں کو جوڑے کی صورت لپیٹے بے حد حسین دیکھائی دے رہی تھی عناب کے چہرے کا رنگ بھی اسی کپروں سے ملاپ کھاتا، کلان نے دل ہی دل میں اسکی نظر اتاری، دبے قدموں وہ بیڈ کے نزدیک آئی اور ایک سرہانہ اٹھا کر زمین پر رکھے فرش پر ہی لیٹ گئی، کلان کے قریب سونے کا سوچ بھی نہیں سکتی تھی وہ۔۔۔

"عناب کیا ہو گیا ہے یار نیچے کیوں لیٹ گئی اتنا بڑا بیڈ ہے ایک سائیڈ پر سو جاؤ۔۔۔ "

وہ جھٹ سے اٹھ کر بیٹھتا جنگی سے بولا، عناب نے بنا جواب دیے آنکھیں بند کر لی وہ ٹھنڈے فرش پر بنا کسی چیز کے لیٹی تھی، کلان نے لمبا سانس کھینچتے دوسرا سرہانہ اٹھایا اور جا کر عناب کے قریب فرش پر اسے رکھے خود بھی لیٹ گیا۔۔۔

"یہ کیا بد تمیزی ہے کلان جا کر بیڈ پر لیٹیں۔۔۔۔ "

وہ اسکی موجودگی سے جھنجھلا چکی تھی۔۔۔

"یار میں تو یہ دیکھنے آیا ہوں کہ زمین پر ایسا کیا ہے جو تم بیڈ چھوڑ یہاں سونا چاہتی ہو۔۔۔ "

کلان کا لہجہ شرارتی تھا وہ غصے سے اٹھ کر بیٹھ گئی، کلان نے اسکا ہاتھ پکڑا عناب کو جھٹکے سے اپنے سینے پر گرایا اس سے پہلے وہ اٹھتی کلان اسکی کمر پر بازو رکھے اسے مکمل اپنی گرفت میں دبوچ گیا۔۔۔

"دور ہٹیں چھوڑیں مجھے یہ کیا فضول حرکت ہے آپکی۔۔۔ "

وہ اس سے نظریں چراتی بہت آہستہ سے بولی کلان مخمور نگاہوں سے اسے دیکھنے میں مگن تھا۔۔۔

"معاف کر دو جان پلیز۔۔۔۔ "

وہ اسکے بالوں میں انگلیاں پھنسائے عناب کی کان کی لولبوں سے چومتا سرگوشی نما انداز میں منت کرنے لگا وہ

بے اختیار اسکی آنکھوں میں جھانکنے لگی۔۔۔

"پلیز عناب معاف کردو مجھے، میں تم سے اپنی ہر غلطی ہر ظلم کی معافی چاہتا ہوں۔۔۔ "

وہ سپاٹ نظروں سے اسکی آنکھوں میں دیکھتی رہی۔۔۔۔

"اگر یہ سب کچھ میں نے آپ کے ساتھ کیا ہوتا تو کیا آپ مجھے معاف کرنے کا حوصلہ کرپاتے کلان۔۔۔ "

بہت آہستہ آواز میں اس نے سوال کیا۔۔۔

یار تم میرے ٹکڑے ٹکڑے کرڈالو قسم سے اففف بھی نہیں کروں گا ہر سزا بھگتنے کے لیے تیار ہوں میں بس "

"خود سے جدائی کی سزامت دینا جان نکل جائے گی میری۔۔۔

اسکی نظروں میں التجا تھی۔۔۔

میں آپکی طرح سنگدل نہیں ہوں مجھے کوئی سزا نہیں دینی آپکو، مجھے چھوڑیں پلیز اور ہو سکے تو مجھے معاف کر "

"دیں، جان چھوڑدیں میری۔۔۔

اس نے خود کو کلان کے حصار سے نکالنے کی جدوجہد کی۔۔۔

اتنے ظالم نابنو کچھ تو مروت سیکھو

تم پر مرتے ہیں تو کیا مار ہی ڈالو گے

سنجیدگی سے کہتا وہ عناب کی کمر سے بازو ہٹا اسے آزاد کر گیا، عناب نے کھڑے ہوتے بیگ کھول پھر سے کچھ تلاش کرنا شروع کر دیا، اس نے اپنا سارا غصہ بیگ کے کپڑوں پر اتار تھا سارے کپڑے بیڈ پر بکھیر چکی تھی وہ، بلآخر اس نے ایک گرم سٹالر نکالا اور اسے کاندھوں پر پھیلائے وہ کمرے سے باہر نکل گئی، کلان لب بھینچے اس کے پیچھے لپکا۔۔۔

عناب یار کہاں جا رہی ہو تم۔۔۔؟؟؟ "

"میں کچھ دیر نیچے جانا چاہتی ہوں بہت بھوک لگی ہے مجھے۔۔۔ "

اس کے کہنے پر کلان نے اپنا ماتھا سہلایا یہ بات اسکے ذہن میں کیوں نا آئی کہ عناب کو بھوک لگی ہو گی خود کلان کو تو بھوک کا احساس ہی نا ہوا عناب کی قربت میں وہ ہر دوسرے احساس سے لاپرواہ ہو جاتا تھا، بھوک، پیاس، نیند، درد ہر چیز اس کی ختم ہو جاتی تھی کچھ یاد رہتا تو صرف عناب کا وجود، وہ تیزی سے عناب کے پیچھے لفٹ میں داخل ہوا۔۔۔

"تم جانتی ہو آج کیا تاریخ ہے، ابھی بارہ بجنے کے بعد کس تاریخ کا آغاز ہو گا۔۔۔ "

کلان نے پوچھا عناب نے اسکی جانب دیکھنا بھی گوارہ نا کیا۔۔۔

"پتہ نہیں، اور نا ہی مجھے جاننے میں دلچسپی ہے۔۔۔۔ "

وہ بےزارگی سے کہتی لفٹ سے باہر نکلتی ڈائننگ ایریا کی طرف جانے لگی۔۔۔

"عناب تم واٹ آ پلیسنٹ سرپرائز۔۔۔ "

اس سے پہلے وہ مزید آگے بڑھتی کسی کی آواز پر رکی اچانک ہی ایک لڑکی اسکے قریب آئی جو کہ عناب کی کالج فرینڈ تھی، کائنات بےیقینی سے اسے پکارتی جھٹ سے عناب کے گلے لگ گئی، اسے دیکھ عناب کو بھی خواشگوایت کا احساس ہوا تھا۔۔۔

کہاں تھی تم عناب کتنے سالوں بعد دیکھا ہے تمہیں، کتنی کوشش کی میں نے تم سے رابطہ ہو سکے، کہاں چلی گئی تھی چپکے سے۔۔۔"

وہ پرجوش انداز میں اس سے بازپرس کرنے لگی۔۔۔

"یہ بتاؤ کلان ملک کہاں ہیں، کیسے ہیں وہ کیا انکے ساتھ آئی ہو تم۔۔۔ "

ہمیشہ کی طرح وہ بنا عناب کو بولنے کا موقع دیے خود ہی نان سٹاپ شروع ہوئی پڑی تھی۔۔۔

"اوہ، تو کلان ملک یہی ہیں۔۔۔۔ "

کلان پر نظر جاتے ہی جو ادھر ہی آ رہا تھا اسکے لبوں سے بے اختیار نکلا۔۔۔

"ہیلو کلان، کیسے ہو۔۔۔۔ "

کلان کو پکارتی وہ مصافحہ کے لیے ہاتھ اسکی جانب بڑھا گئی۔۔۔

"میں ٹھیک ہوں تھینکس۔۔۔ "

مسکراتے ہوئے کلان نے اس سے ہاتھ ملایا۔۔۔

"بہت پیارے لگ رہے ہو آپ دونوں، یقیناً اپنی شادی کی سالگرہ منانے کے لیے ادھر آئے ہو۔۔۔ "

اس کے کہنے پر عناب نے کلان کی جانب دیکھا۔۔۔

اصل میں ہم دونوں بھی آج اسی لیے یہاں پر آئے ہیں میری اور عناب کی شادی اتفاقاً ایک ہی دن ہوئی یہی "

وجہ تھی جو میں عناب کی شادی اٹینڈ نا کر سکی، میرے ہی ساتھ ہی موجود ہیں ایکچولی ان کی ایک بزنس میٹنگ

تھی تو مجھے بھی وہ ساتھ ہی لے آئے، لیکن میں ناراض ہوں ہارون سے میٹنگ کے چکر میں مجھے ٹائم ہی نہیں

دے رہے۔۔۔"

وہ بنا رکے بولتی ہی جا رہی تھی۔۔۔

"نہیں کائنات تم غلط سوچ رہی ہو میں اور کلان اب ایک ساتھ۔۔۔ "

اس سے پہلے وہ بات مکمل کرتی اچانک کلان نے اسے بازو کے حلقے میں لیے اپنے سینے کے ساتھ لگایا۔۔

"ہاں ہم اسی لیے یہاں آئے ہیں اپنی ویڈنگ اینورسری سلیبریٹ کرنے۔۔۔ "

وہ اسکی بات کاٹتا بولا عناب نے گھور کر اسے دیکھا۔۔

واؤ سو رومانٹک، ویسے عناب تم آج بھی بالکل ویسی ہی خوبصورت ہو کیا راز ہے یار مجھے بھی بتاؤ کیسے خود کو "

ابھی تک مینٹین رکھا ہوا ہے۔۔۔"

وہ اسکے سمارٹ فگر سے کافی متاثر ہو چکی تھی۔۔۔

بچوں کے بعد لاکھ کوشش کی پر میں اپنے فگر کو مینٹین نا رکھ سکی، میری دو بیٹیاں ہیں ماشاءاللہ دو سال کی، "

جڑواں ہوئی تھیں، تمہارے کتنے بچے ہیں۔۔۔"

کائنات کے سوال تھے جو بڑھتے ہی جا رہے تھے عناب کا پارہ کافی ہائی ہو گیا۔۔

"اصل میں کائنات میں اور کلان اب ساتھ نہیں۔۔۔ "

"مس کائنات وہ کیا ہے کہ ابھی ہم نے بچے کے اباوٹ پلین نہیں کیا۔۔۔ "

کلان نے پھر سے اسکی بات کاٹی۔۔

"رئیلی، پر کیوں اب تو کافی سال گزر چکے ہیں یار اب تو پلین کر لو۔۔۔ "

اس نے حیرانگی سے انھیں دیکھتے اپنا مشورہ دینا لازمی سمجھا تھا۔۔۔

"ہاں بالکل اسی سال ہم پلین کر رہے ہیں بچے کا تبھی تو ادھر آئے ہیں۔۔۔ "

وہ عناب کو مزید خود میں بھینچتا آنکھ ونک کرتا بولا عناب کا غصے سے برا حال ہو رہا تھا ایک کائنات بے فضول

بولے جا رہی تھی وہیں کلان کے لاتعداد جھوٹے جواب۔۔۔

"وہ دیکھیں آ گئے میرے ہبی۔۔۔ "

وہ اپنے شوہر ہارون کو دیکھتی بولی جو ادھر ہی آ رہا تھا۔۔۔

ہارون یاد ہے آپکو میں نے اپنی دوست کا ذکر کیا تھا جس کی شادی ہماری شادی والے دن ہی ہوئی تھی، یہ "

"دیکھیں عناب میری دوست اور یہ ہیں کلان ملک۔۔۔

کائنات کے تعارف کروانے پر ہارون نے خوش دلی سے کلان کی جانب ہاتھ بڑھایا۔۔۔

"آج کیونکہ انکی بھی شادی کی سالگرہ ہے تو یہیں سلیبریٹ کرنے آئے ہیں بالکل ہماری طرح۔۔۔ "

"لیکن ہم نے تو سلیبریٹ کیا ہی نہیں وہ تو روم میں جا کر کرنا ہے۔۔۔ "

وہ کائنات کو اپنے ساتھ لگاتا اسکی پیشانی پر لب رکھے مسکراتا ہوا بولا عناب کا رنگ سرخ ہوا تھا ہارون تو کائنات سے بھی دو ہاتھ آگے تھا عناب نے انھیں دیکھتے نظریں جھکائی اسے رشک محسوس ہوا کائنات سے، ہارون کی آنکھوں میں اپنی بیوی کے لیے واضح محبت اور عزت تھی، کبھی کائنات عناب کی قسمت پر رشک کیا کرتی تھی کتنا تنگ کرتی تھی وہ اسے کلان کا نام لے کر، کہ کیسے وہ عناب کی خاطر پاگل ہے کتنا جنونی ہے، کتنا سکون ہوگا اسکی زندگی میں جو اسے کلان جیسا محبت کرنے والا شخص ملا جبکہ درحقیقت عناب سے زیادہ کوئی بدنصیب نہیں تھا۔۔۔

اس سے کہیں زیادہ خوش قسمت تو کائنات تھی جسے اصل معنوں میں محبت کرنے والا شوہر ملا خدا نے اسے دو بیٹیوں سے نوازا اسکی زندگی تو پرفیکٹ تھی جس کی خواہش ہر دوسرا انسان کرتا ہے، عناب کو کتنا شوق تھا بچوں کا وہ بھی ایک بیٹی کا، شوہر کی سچی محبت سے تو محروم رہ گئی وہ اسے تو کبھی معلوم ہی نا چل سکا اس احساس کا، اسکی آنکھوں میں آنسو جمع ہونے لگے جو کلان کی نظروں سے اوجھل نا رہ سکے وہ سمجھ گیا عناب کیسا محسوس کر رہی ہے۔۔۔۔

اسے ڈھیروں شرمندگی کا احساس ہوا یہ سارے دکھ اس نے خود عناب کو دیے تھے ورنہ آج وہ بھی ایک پرفیکٹ کپل ہوتے، انکے بھی بچے ہوتے کتنا سکون ہوتا انکی زندگی میں، کلان نے اپنے لبوں کو بری طرح کاٹا، خود پر بہت غصہ آیا تھا اسے۔۔۔۔

"آپ دونوں ہمیں جوائن کیوں نہیں کرتے ابھی ہم بھی ڈنر کرنے ہی جا رہے تھے۔۔۔ "

ہارون نے انھیں انوائیٹ کیا۔۔۔

"نہیں شکریہ اس کی ضرورت نہیں۔۔۔ "

عناب نے فوراً انکار کر دیا۔۔۔۔

کیا ہو گیا ہے تمہیں عناب اتنے عرصے بعد ملی ہو مت بھولو کبھی بیسٹ فرینڈ ہوتی تھی تم میری، یوں منع "

"مت کرو چلو بھی کچھ ہی دیر میں بارہ بج جائیں گے مل کر کیک کاٹیں گے یار کتنا مزہ آئے گا، کیوں ہارون۔۔۔

کائنات نے ہارون کو دیکھتے اسکی رائے مانگی۔۔۔

"ہاں کیوں نہیں، مجھے تو خوشی ہو گی اگر تمہارے دوستوں کو اعتراض نا ہو تو موسٹ ویلکم۔۔۔ "

ہارون نے مسکراتے ہوئے کہا کہ اچانک موبائل کی رنگ سن ان سے معزرت کرتا وہ ایک طرف چل دیا۔۔۔

"چلو بھی عناب پلیز، کلان آپ ہی کچھ کہیں اپنی بیوی سے، بہت نخرے کرنے لگی ہو تم۔۔۔۔ "

"ٹھیک ہے چل رہی ہوں اب رونا مت شروع کر دینا۔۔۔۔"

وہ مسکراتی ہوئی اسکے قریب ہوئی کائنات کی پرانی عادت تھی وہ ہر بات پر رونا شروع کر دیتی اسی لیے عناب

اسے مزید انکار نا کر پائی، وہ عناب کی بات پر قہقہ لگائے ہنس دی۔۔۔

ارے نہیں نہیں، اب نہیں روتی میں ہارون مجھے رونے ہی نہیں دیتے انھیں سخت نفرت ہے میرے "

"آنسوؤں سے، انکی تو جان پر بن آتی ہے جیسے۔۔۔۔

کائنات کے چہرے پر ہارون کی محبت کے ڈھیروں رنگ تھے کچھ کچھ غرور بھی ظاہر ہوتا اتنی محبت کرنے والے شوہر کا، وہ تینوں ایک ٹیبل کے قریب گئے جو چار کرسیوں پر مشتمل تھا، سب نے اپنی اپنی کرسی سنبھالی۔۔۔

"اور بتاؤ عناب کہاں تھی تم یار تمہارا نمبر کیوں بند تھا۔۔۔ "

وہ پھر سے بولنا شروع ہو چکی تھی ہر بار کلان بات سنبھال لیتا وہیں عناب اسکی باتوں کا جواب ہوں ہاں میں دیتی رہی، وہ ایسی بالکل نہیں تھی جیسا اب محسوس کر رہی تھی وہ، اسے کبھی کسی سے جلن محسوس نا ہوئی تھی جو کہ آج کائنات سے ہو رہی تھی۔۔۔

اچھا یہ بتاؤ کلان نے تمہیں منہ دیکھائی پر کیا گفٹ دیا تھا، تمہیں یاد ہے میں نے کیا کہا تھا تمہیں جتنا کلان ملک کو تم سے عشق ہے ضرور پہلی رات کے لیے کچھ بڑا اور اسپیشل ہی سوچا ہو گا انھوں نے، کچھ بہت خاص دیا ہو گا تمہیں، رائٹ۔۔۔۔"

اسکے سوال پر عناب نے کلان کی جانب نظریں گھمائی جو شرمندگی سے آنکھیں چرانے لگا کائنات انجانے میں عناب کے زخم ادھیڑ چکی تھی۔۔۔

"مجھے کیا دیا کلان نے ہماری فرسٹ نائٹ پر۔۔۔۔ "

NOVELS MAFIA
DISCOVER STORIES, FIND YOURS!

وہ زخمی مسکرائی۔۔۔

"کلان نے مجھے وہ دیا تھا جو آج تک کسی شوہر نے اپنی بیوی کو نہیں دیا۔۔ "

وہ کلان کا جنونی روپ یاد کر کے نم آنکھوں سے مسکرائی، کلان نے کرب سے اپنی آنکھیں مینچی تھیں، عناب کو بہت کچھ یاد آیا تھا وہ ایکسکیوز می کہتی اٹھ کر نم آنکھوں سے چل دی کلان بھی معزرت کرتا اسکے پیچھے گیا کائنات حیرانگی سے ان دونوں کو جاتے دیکھنے لگی۔۔۔

عناب سیدھی اپنے کمرے میں واپس آئی تھی وہ کمرے کی ہر چیز اٹھا کر فرش پر پھینکتی اونچا اونچا رونے لگی تھی کلان جیسے ہی کمرے میں آیا عناب کی حالت دیکھ پریشان ہوا، وہ تیزی سے اسکے قریب جاتا عناب کو اپنی بانہوں میں بھر گیا، عناب نے بے دردی سے اسکے سینے پر مکے برسانے شروع کر دیے۔۔۔

"کیوں کلان کیوں کیا آپ نے میرے ساتھ ایسے۔۔۔ "

وہ اسکی بانہوں میں بے تحاشا روتی چیخی تھی اسکی شرٹ کو مٹھیوں میں دبوچے اس نے اپنا سر کلان کے سینے پر رکھا، وہ ساکت سا کھڑا کرب سے گال بھینچنے لگا اسکی اپنی آنکھوں سے آنسو جاری ہو چکے تھے، کافی دیر تک وہ

اسکے سینے سے چپکی روتی رہی اور پھر یکدم اس سے دور ہونے لگی مگر کلان نے اسے اپنی گرفت میں لیتے عناب کی کوشش ناکام بنادی۔۔۔۔

مجھے معاف کردو عناب پلیز مجھے معاف کردو، غور سے یہ دھڑکن سنو جس پر صرف تمہارا نام موجود ہے، یہ " دھڑکنیں تمہیں پکار رہی ہیں مجھے چھوڑ کر مت جاؤ عناب ورنہ یہ دھڑکنیں رک جائیں گی۔۔۔۔"

اس نے نرمی سے عناب کو کاندھے سے پکڑ بیڈ پر بیٹھایا اور خود اسکے قدموں میں گھٹنوں کے بل بیٹھ دونوں ہاتھ جوڑتے سر جھکا لیا۔۔۔۔

معاف کردو عناب، کوشش تو کرو، تم کردو گی مجھے معاف، میرے پاس میرے کسی ظلم کی وضاحت تو نہیں " ،وضاحت ہو بھی نہیں سکتی کیونکہ ظلم کرنے کے لیے وجہ موجود نہیں ہوتی اس کے لیے ظالم کا ہونا ضروری ہے، میں ظالم تھا بے حس تھا اپنی زندگی خود برباد کر ڈالی، پلیز مجھے جینے کی وجہ دے دو عناب معاف کردو "یار۔۔۔۔"

وہ روتے ہوئے اسکے سامنے گڑگڑا رہا تھا عناب نے روتے ہوئے بند آنکھوں سے گہری سانس لی وہیں کلان نے

جیب سے کچھ نکال کر اسکا پاؤں اٹھا اپنے گھٹنے پر رکھتے بہت ہی خوبصورت پازیب عناب کے پاؤں میں پہنا اس

پر اپنے لب رکھ دیے۔۔۔

یہ تمہارا گفٹ تھا عناب ہماری فرسٹ نائٹ کا گفٹ، تمہیں پائل بہت پسند ہے تب تو نا دے سکا لیکن آج "

"ہماری شادی کی سالگرہ پر تمہارے لیے لایا ہوں میں، ختم کر دو یہ ناراضگی ہو جاؤ نا ٹھیک۔۔۔

اسکی بات سن عناب نے جھٹ سے آنکھیں کھولی اور اپنا پاؤں اسکے ہاتھ سے چھڑوا پائل اتار کے کلان کی سمت

پھینک دی۔۔۔

نہیں ہونا مجھے ٹھیک نہیں کرنا کچھ ختم، نہیں کروں گی معاف آپکو مرتے دم تک نہیں، نا ہی مجھے آپ سے "

"کچھ چاہیے، کچھ بھی نہیں، خدا کا واسطہ ہے جان چھوڑ دیں میری۔۔۔

وہ چیختی ہوئی بیڈ سے اپنے کپڑے اور بیگ نیچے پھینک لائٹ بند کرتی کمبل اوڑھ لیٹ گئی، وہ کافی دیر تک

اندھیرے کمرے میں بے حس و حرکت کھڑا رہا اور پھر سرخ آنکھوں سمیت اس نے کمرے سے باہر قدم

رکھا۔۔۔

🔥🔥🔥🔥🔥🔥

ساری رات اس نے ہوٹل لاؤنج میں تڑپتے ہوئے گزاری، دل کرتا کہ خود کی جان لے لے مگر پھر عناب کا سوچتے وہ خود کو سنبھالنے لگتا اگلی صبح ہوتے ہی وہ اور عناب کراچی کے لیے روانہ ہو گئے اس دوران ان دونوں نے آپس میں کوئی بات نا کی، کراچی پہنچ ان دونوں نے میٹنگ اٹینڈ کی تھی اور پھر وہ اور عناب بائے ائیر کراچی سے اسلام آباد پہنچے۔۔۔۔

اب بھی انھوں نے آپس میں کوئی بات نا کی لیکن اسلام آباد ائیرپورٹ پر کلان کا ضبط جواب دے گیا اسے لگا تھا عناب اس سے بہت دور چلی جائے گی اسے یقین تھا وہ عناب کو منا لے گا جبکہ کل رات عناب نے کتنی بری طرح اسے رد کیا، اب اسکی برتی خاموشی کلان کی جان لے رہی تھی۔۔۔۔

"عناب پلیز میری بات سنو۔۔۔ "

اس نے ایک جھٹکے سے عناب کا بازو پکڑا وہ اس سے آگے چل رہی تھی یکدم ہی رک گئی۔۔۔۔

"میرا بازو چھوڑیں کلان لوگ دیکھ رہے ہیں۔۔۔ "

وہ غصہ ضبط کرتی بولی۔۔۔

NOVELS MAFIA
DISCOVER STORIES, FIND YOURS!

"دیکھتے ہیں تو دیکھنے دو مجھے کوئی پرواہ نہیں، کب سے آوازیں دے رہا ہوں تمھیں کیوں میری پکار کو سنی ان سنی کر رہی ہو، مجبوراً یہی طریقہ استعمال کرنا پڑا مجھے۔۔۔۔"

اس نے عناب کے بازو پر گرفت مزید بڑھائی۔۔۔

"کیا چاہتے ہیں آپ، مت بھولیں میں آپکی شرط پوری کر چکی ہوں مسٹر کلان تواب وعدے کے مطابق مجھے طلاق دے دیں۔۔۔"

عناب نے جھٹکے سے اپنی بازو چھڑوائی۔۔۔۔

"میں تمھیں طلاق نہیں دوں گا عناب، کان کھول کر سن لو۔۔۔"

وہ سرخ آنکھیں اسکے چہرے پر گاڑھ چکا تھا۔۔۔۔

"اووہ کیسے یقین کر لیا میں نے آپ جیسے دوغلے انسان پر، وعدے سے مکر گئے آپ دھوکا دیا مجھے، آپ نے کہا تھا مجھے طلاق دیں گے آپ اپنی بات سے پھریں مت۔۔۔۔"

اس نے غصے اور بے یقینی سے کلان کو دیکھا تھا۔۔۔

ہاں دیا تمہیں دھوکا،، ہوں دوغلہ انسان، پھر گیا اپنے وعدے سے کیونکہ میں تمہارے ساتھ وقت گزارنا "

"چاہتا تھا، بہتر یہی ہے طلاق کا خیال اپنے دماغ سے نکال دو، ایسا کبھی ممکن نہیں ہوگا۔۔۔

وہ اسے سرد نظروں کے حصار میں لیے ایک ایک لفظ چباتا ہوا بولا، وہ دونوں ائیر پورٹ ہال کے بیچ و بیچ کھڑے

تھے اسی دوران صائم جائنہ اور بلقیس بیگم بھی اپنی کلیئرنس کرواتے ٹرالیز گھسیٹتے ہوئے باہر آئے عناب کی

نظر ان پر جا چکی تھی۔۔۔۔

"صائم۔۔۔۔ "

اس کے منہ سے صائم کا نام نکلا وہیں کلان نے سختی سے لب بھینچے اس سے پہلے عناب انکی طرف بڑھتی کلان

نے اسکا ہاتھ اپنی گرفت میں لیا، صائم نے بھی عناب اور کلان کو دیکھ لیا تھا وہ حیران تھا کہ عناب ائیر پورٹ پر

کلان کے ساتھ کیا کر رہی ہے۔۔۔

"کلان چھوڑیں مجھے۔۔۔۔ "

وہ غصے سے چیخی۔۔۔

نہیں چھوڑوں گا، اگر تم نے صائم باجوہ کے سامنے ہاتھ چھڑوانے کی کوشش کی تو ہاتھ کاٹ ڈالوں گا مگر "

"چھوڑوں گا نہیں۔۔۔

اس نے عناب کے ہاتھ پر مزید گرفت مضبوط کی اور لہورنگ آنکھوں سے دور کھڑے صائم کو دیکھا، بلقیس بیگم نے بھی کلان اور عناب کو ایک ساتھ دیکھ لیا وہ حق دق پریشان ہوتی ساکت ہوگئی وہیں کلان عناب کا ہاتھ کھینچتا اسے اپنے ساتھ لیجانے لگا صائم انکی جانب تیزی سے بڑھا تھا کہ جائنہ کی آواز پر پلٹا وہ۔۔۔۔۔

"صائم رکیں، آنٹی۔۔۔۔ "

بلقیس بیگم کا بی پی شوٹ کر گیا تھا اپنے سامنے کلان ملک کو دیکھ جو کہ انکی بیٹی کو اپنے ساتھ لے جا رہا تھا، بے ہوش ہوتی وہ گرنے لگی جائنہ نے بامشکل سے انھیں تھاما تھا، صائم بھاگتا ہوا انکے قریب گیا اور بلقیس بیگم کو سہارا دیتے ائیر پورٹ سے باہر جانا شروع کر دیا۔۔۔۔۔

🔥🔥🔥🔥🔥🔥

"سنائی نہیں دیتا آپکو چھوڑیں مجھے۔۔۔۔ "

وہ حلق کے بل چیخی جس کی بنا پرواہ کیے وہ اسے گاڑی تک لایا اور اپنے ڈرائیور سے چابی لی۔۔۔

"بکواس بند کرواپنی۔۔۔ "

اس نے دروازہ کھولتے عناب کو اندر دھکیلا اور خود ڈرائیونگ سیٹ سنبھال کر گاڑی سٹارٹ کی۔۔۔

یہ کیا کر رہے ہیں آپ، دماغ خراب ہو گیا ہے کیا۔۔۔؟؟؟ "

وہ دبی دبی آواز میں چلائی۔۔۔

"ہاں ہو گیا ہے دماغ خراب، سمجھی تم، تمہارے منہ سے اس صائم کا نام سن دماغ خراب ہو چکا ہے میرا۔۔۔ "

اس نے طیش میں ہاتھ سٹیرنگ پر مارا۔۔۔

کلان ملک وہاں صرف صائم نہیں تھے میری ماں بھی موجود تھیں جو دیکھ چکی ہیں آپ کو، دیکھیں پلیز بات "

"مانیں میری، روکیں گاڑی، وہ پریشان ہو رہی ہوں گی میری خاطر۔۔۔۔

وہ بے بسی سے بولی۔۔۔

"وہ کیوں پریشان ہوں گی بیوی ہو تم میری اپنے شوہر کے ساتھ موجود ہو۔۔۔۔ "

وہ بھی غصے سے بولا۔۔۔

اسی لیے توپریشان ہو رہی ہیں وہ کہ میں اپنے شوہر کے ساتھ ہوں، وہ مجھے کسی اجنبی کے ساتھ دیکھ اتنی "

"خوفزدہ ناہوتی جتنی آپکو میرے قریب دیکھ کر ہوئی ہیں۔۔۔

اسکی بات کلان کو مزید تپا گئی وہ گاڑی کی سپیڈ اور تیز کر گیا۔۔۔

"چاہتے کیا ہیں آپ میرے بابا کو تو مار ڈالا اب کیا میری ماں کی جان لینا چاہتے ہیں۔۔۔ "

وہ دھاڑتی ہوئی گاڑی کا دروازہ کھولنے لگی کہ تبھی اس کے موبائل نے بجنا شروع کر دیا، نام دیکھ عناب نے فوراً

کال پک کی۔۔۔

"کیا کہہ رہی ہو جائنہ، نہیں، میں ابھی آ رہی ہوں۔۔۔ "

وہ کال کٹ کرتی ہاتھوں میں چہرہ چھپائے پھوٹ پھوٹ کر رو دی، کلان نے گھبراتے ہوئے فوراً گاڑی

روکی۔۔۔

کیا ہوا عناب۔۔۔؟؟ "

وہ پریشانی کے عالم میں اس سے پوچھنے لگا۔۔۔

خوش ہوجائیں کلان ملک، ہوجائیں خوش آپ میری ماں آپکو دیکھ کر برداشت نا کرپائی وہ ہاسپٹل میں بے " ہوش پڑی ہیں، کاش میں پاکستان واپس نا آتی، کاش میرا اور آپکا کبھی سامنا نا ہوتا، ہمیشہ ہمیشہ آپ نے مجھے دکھ تکلیف اور اذیت ہی دی ہے، اسکے سوا آپکے پاس میرے لیے کچھ نہیں، میرا مان، میرا یقین یہاں تک کے میرا باپ بھی چھین لیا مجھ سے آپ نے، اور اب میری ماں مجھ سے چھین لینا چاہتے ہیں، نفرت کرتی ہوں میں آپ "سے شدید نفرت۔۔۔

اس نے روتے ہوئے سیٹ کے ساتھ ٹیک لگائی بالکل نڈھال ہوچکی تھی وہ، لب کاٹتے کلان نے گاڑی سٹارٹ کی اور عناب سے ہاسپٹل کا نام پوچھ گاڑی کا رخ اس جانب کیا، دس منٹ کے بعد کلان نے گاڑی ہاسپٹل کے باہر روکی۔۔۔

"میں تمہارے ساتھ چلتا ہوں عناب۔۔۔ "

اسے گاڑی سے باہر نکلتے دیکھ کلان نے کہا۔۔۔

"چلیں، اگر میری ماں کی جان لینا چاہتے ہیں آپ تو شوق سے چلیں۔۔۔ "

وہ اسکی بات کاٹتے تڑخ کر بولی۔۔۔

"یار میں آنٹی کی منت کر لوں گا ان سے اپنے سارے گناہوں کی معافی مانگ لوں گا، ایک موقع تو دو۔۔۔ "

وہ شکست خوردہ انداز میں مخاطب ہوا۔۔۔

اچھا اس سے کیا ہو جائے گا کلان ملک بولیں میری ماں کو انکے مرحوم شوہر مل جائیں گے انکی بیٹی کی خوشیاں واپس مل جائیں گی انھیں، بیتا وقت پھر لوٹ آئے گا، بولیں کر سکتے ہیں ایسے اگر ہاں تو چلیں مجھے کوئی مسلۂ نہیں۔۔۔"

وہ اسے غصے سے کہتی ہاسپیٹل کے اندر جانے لگی، کلان لمبا سانس بھرتا اسے جاتے ہوئے دیکھنے لگا ہاسپیٹل کے باہر ہی اسے صائم کھڑا دیکھائی دیا جس کے قریب جاتی عناب کوئی بات کرتی وہ رونا شروع ہو چکی تھی صائم نے اسے حوصلہ دیتے عناب کا ہاتھ تھاما اور اسے لیے اندر داخل ہوا۔۔۔

یہ منظر کلان ملک کو آگ لگا گیا چیختے ہوئے اس نے زوردار مکا سٹیرنگ پر مارا تھا اگلے ہی پل وہ دروازہ کھول گاڑی سے باہر نکلتا عناب کے پیچھے چلا گیا۔۔۔

🔥🔥🔥🔥🔥🔥

NOVELS MAFIA
DISCOVER STORIES, FIND YOURS!

عناب پریشانی کے عالم میں آئی سی یو کے باہر بے چینی سے ٹہل رہی تھی کلان ملک کو آتے دیکھ اس نے نفرت سے چہرہ پھیرا وہی کلان عناب کو دیکھتا کرسی پر بیٹھا، بلقیس بیگم کی طبیعت کافی تشویش ناک تھی عناب کا پریشانی سے برا حال تھا وہ مسلسل اضطرابی کیفیت میں چکر کاٹ رہی تھی اسے پریشان دیکھ کلان خود پریشان ہونے لگا، کچھ سوچ وہ اٹھا اور عناب کے لیے کافی کے ساتھ سینڈوچ لیے واپس آیا۔۔۔

"یہ لو عناب کافی پی لو بیٹر فیل کرو گی، تم نے پلین میں بھی کچھ نہیں کھایا تھا۔۔۔ "

اسکے قریب جاتا وہ بولا عناب نے غصے سے اسے گھورا اور پھر کافی اسکے ہاتھ سے لیے نفرت سے کلان کے اوپر پھینک دی، لمبی سانس بھرتے کلان نے اسے دیکھا اور پھر کوٹ اتار ٹشو کی مدد سے شرٹ پر گری کافی صاف کرنے کے بعد چیئر پر خاموشی سے بیٹھ گیا، جائنہ نے حیرانگی سے یہ منظر دیکھا۔۔۔

"تو یہ ہیں کلان ملک۔۔۔۔ "

اسے صدمہ ہی لگا تھا۔۔۔

یہ تو کہیں سے بھی وہ کلان ملک نہیں لگتے جنہوں نے عناب پر ظلم کیے جو اتنے آنا پرست اور مغرور تھے جو "بے حد خود غرض اور ظالم تھے، کیا حال ہوا پڑا تھا خود کلان کا، کتنی اذیت موجود ہے انکے چہرے پر۔۔۔۔

جائنہ کو اس پر ترس آیا بد حال سا وہ سر جھکائے بیٹھا تھا عناب کا رویہ اسکے ساتھ بہت ہتک آمیز تھا اس نے گرم کافی کلان پر پھینک دی خود جائنہ نے دیکھا تھا کیسے وہ کافی کلان ملک کو جلا گئی لیکن پھر بھی بناماتھے پر ایک بھی شکن لیے اس نے عناب کا رویہ اور ایسا ایکٹ برداشت کیا۔۔۔

صائم کیا یہ وہی کلان ملک ہیں جن کے بارے میں آپ نے بتایا تھا پر یہ تو کوئی اور ہی ہیں ان کے آنکھوں میں " عناب کے لیے کتنی فکر اور محبت ہے، کیسے وہ خود کی ذات کو فراموش کیے ہوئے ہیں عناب کے سامنے کچھ نظر "ہی نہیں آرہا، ان کے اندر نا کوئی آکڑ ہے نا خود پر مان۔۔۔۔

وہ بے یقینی سے گویا ہوئی۔۔۔

ہاں لیکن کلان ملک بہت شاطر ہے اس پر بھروسہ نہیں کیا جاسکتا، یہ اس کی کوئی چال بھی ہو سکتی ہے یوں " "اچھے بننے کی۔۔۔۔

وہ بے تاثر لہجے میں بولا تھا وہ دونوں ایک طرف کھڑے تھے جبکہ عناب مسلسل چکر کاٹ رہی تھی وہیں کلان نے ایک جانب چیئر پر بیٹھے آنکھیں موندر کھی تھیں۔۔۔۔

"آپ خود غرض ہو رہے ہیں اب صائم۔۔۔ "

وہ کلان پر نظریں جمائے صائم سے بولی۔۔۔

مطلب کیا ہے تمہارا، کھل کر کہو۔۔۔؟؟؟ "

وہ پوری طرح اسکی سمت متوجہ ہوا۔۔۔

" اس میں ڈھکا چھپا کیا ہے صائم سمپل سی بات ہے، آپ خود عناب سے محبت کرتے ہیں اس لیے کلان کی محبت پر شک ہے آپکو، آپکا پیار کلان ملک پر آپکو یقین نہیں کرنے دے رہا۔۔۔

وہ صائم کی آنکھوں میں دیکھتی بے خوفی سے بولی۔۔۔

" اور یہ جو تم سب کچھ کہہ رہی ہو وہ میں بھی ریپیٹ کر سکتا ہوں مس جائنہ تم بھی خود غرض ہو رہی ہو، تم کلان کی تعریفیں اس لیے کر رہی ہو اس لیے میرا مائنڈ واش کر رہی ہو تا کہ تمہاری راہ کا کانٹا صاف ہو جائے۔۔۔"

وہ اسکی بات پر ساکت رہ گئی وہ بہت زیادہ تلخ ہو رہا تھا حالانکہ یہ اسکی عادت میں شمار نہیں ہوتا تھا۔۔۔

" جو بھی ہے عناب کو کلان ملک کے ساتھ نہیں رہنا وہ اس سے ڈائیوس چاہتی ہے جو وہ دینے سے انکار کر رہا ہے، مگر مجھے یقین ہے عناب اس نام نہاد رشتے سے بہت جلد آزاد ہو جائے گی۔۔۔۔"

وہ صائم کی بات پر استہزائیہ مسکرائی۔۔۔

"مانا کہ عناب کی آنکھوں میں کلان کے لیے محبت کا کوئی رنگ نہیں، کوئی جذبہ نہیں ہے اگر کچھ ہے تو صرف نفرت لیکن وہ بھی صرف کلان کے لیے، اپنے دل میں اگر کسی بھی ناطے جگہ دی ہے اس نے تو صرف کلان ملک کو، عناب کے ہر دکھ ہر درد کا مداوا صرف کلان ملک کے پاس ہے انتظار ہے تو اس دن کا جب اسکے دل میں کلان کو معاف کرنے کا ظرف پیدا ہوگا اسی وقت عناب کو سکون مل جائے گا صائم، ورنہ وہ اسی طرح اذیت سہتی تڑپتی رہے گی ایک دوست ہونے کے ناطے ہمیں اسکی مدد کرنی چاہیے، اسے اس تکلیف سے باہر نکالنا چاہیے، میں جانتی ہوں آپ مجھے خودغرض اور کم ظرف سمجھ رہے ہیں، پر میں بس سب کی خوشی چاہتی ہوں اگر عناب کو سکون ملا تو شاید آپ بھی پر سکون اور مطمئن ہو جائیں، کیونکہ اصل خوشی تو محبوب کی خوشی میں ہی ہوتی ہے صائم۔۔۔۔"

وہ اسے دیکھتی ایک ایک لفظ دل کی گہرائیوں سے بولی صائم اسکی بات سن ٹھنڈا سانس بھر کر رہ گیا وہیں کلان نے ایک دو دفعہ عناب سے بات کرنے کی کوشش کی پر اس نے نفرت سے اسے خود سے دور رہنے کا بول دیا وہ عناب کو اس حال میں چھوڑ کر جانے کے حق میں نا تھا، عناب کو یوں دیکھ درد سے وہ تڑپ رہا تھا، وہ ایک طرف

کھڑی مسلسل روئے جارہی تھی صائم نے اسکے حوصلہ دیتے کافی پکڑائی جسے فوراً سے لے لیا تھا عناب نے۔۔۔

وہ یہ دیکھ اندر تک جل گیا کلان کی آنکھیں لور نگ ہوئی تھیں، عناب کے اس پر گرم کافی گرا دینے سے اسے اتنی جلن محسوس نا ہوئی جتنی اب صائم کے ہاتھ سے عناب کو کافی لیتے دیکھ ہوئی، وہ روتی ہوئی صائم سے بلقیس بیگم کے متعلق پوچھ رہی تھی کہ وہ کیسی ہیں ٹھیک تو ہو جائیں گی، صائم نے نرمی سے اسکا کاندھا سہلاتے عناب کو تسلی دی، کلان ملک دونوں ہاتھوں کی انگلیاں آپس میں پھنسائے بیٹھا سر جھکائے اضطرابی کیفیت میں ٹانگیں تیزی سے ہلا رہا تھا، یہ سب برداشت کرنا دوبھر تھا اسکے لیے، ایک آگ لگ چکی تھی اسکے سینے میں مانو دل میں بھانبھڑ جلنا شروع ہو چکے ہوں۔۔۔

🔥🔥🔥🔥🔥🔥

وہ ابھی ابھی واپس گھر آیا تھا صبح کے نو بجے کا وقت تھا بلقیس بیگم کی طبیعت اب کافی حد تک ٹھیک تھی خطرے سے باہر تھیں وہ، عناب بہت پر سکون ہو چکی تھی اس خبر سے، بلقیس بیگم کو کمرے میں شفٹ کر دیا گیا تھا سب

روم میں ہی چلے گئے تھے یعنی کلان کا وہاں اب کوئی کام نا تھا اسکا رکنا بے کار تھا، جس کی خاطر وہ ساری رات وہاں رکا اس دشمن جان نے تو ایک نظر تک اس پر نا ڈالی تھی۔۔۔

مکمل نظر انداز کیے ہوئے تھی وہ اسے، کلان ملک کے لیے یہ بے رخی برداشت کرنا بہت مشکل تھا کل رات اس نے خود کو کیسے سنبھالا وہی جانتا تھا اسکا دل کس قدر اذیت سہتا رہا تھا، کپڑے تبدیل کر وہ بیڈ پر آ لیٹا آنکھوں سے اشک بہتے سرہانے میں جذب ہونا شروع ہو گئے، ناجانے یہ ہجر کا عذاب کب ختم ہوتا، کرب سے آنکھیں بند کرتے اس نے سوچا۔۔۔۔

NOVELS MAFIA
DISCOVER STORIES, FIND YOURS!

🔥🔥🔥🔥🔥🔥

بلقیس بیگم کے ٹھیک ہونے کے بعد صائم نے یہاں دو فلیٹ لیے ایک اسکے لیے اور ایک بلقیس بیگم جائنہ اور عناب کے لیے جو کافی بڑا فلیٹ تھا، بلقیس بیگم کے بہت فورس کرنے پر بھی وہ انکے ساتھ نا ٹھہرا، جو بھی تھا اسے عناب کی عزت خود سے بڑھ کر عزیز تھی اسی لیے کچھ فاصلے پر خود کے لیے فلیٹ لیا تھا اس نے۔۔۔

تقریباً آج دس دن ہونے کو آئے تھے کلان کے پروجیکٹ کو جائنہ اور صائم ہی سنبھال رہے تھے عناب بلقیس بیگم کے ساتھ ہی اپنا سارا وقت بیتا رہی تھی، اپنی ماں کی خاطر بہت سینسٹیو ہو چکی تھی وہ، بہت خوفزدہ رہنے لگی تھی، اس دن کے بعد وہ انھیں اکیلے چھوڑ کر کہیں نا گئی۔۔۔

عناب اور صائم نے بہت مشکل سے بلقیس بیگم کو یقین دلایا تھا کہ اب کلان پہلے جیسا نہیں رہا وہ بدل گیا ہے صرف اس پروجیکٹ کو لے کر اکھٹے ہوئے ہیں وہ، اس پروجیکٹ کے ختم ہوتے ہی تمام رابطے بھی ختم ہو جائیں گے وہ کبھی بھی کلان سے دوبارہ نہیں ملے گی اور کلان جلد ہی عناب کو طلاق بھی دے دے گا، کسی حد تک سہی بلقیس بیگم ریلیکس تھی اب۔۔۔۔۔

🔥🔥🔥🔥🔥🔥

آج تقریباً دس دن گزر چکے تھے کلان کی عناب سے کوئی ملاقات نا ہوئی، کلان کی کمپنی کو بہت بڑی ڈیل ملی تھی جس وجہ سے اس نے ایک پارٹی رکھی تھی جس میں اس نے تمام سٹاف اور بزنس سے وابستہ تمام لوگوں کو انوائیٹ کیا یعنی اس نے صائم جائنہ اور عناب کو بھی بلایا تھا اس پارٹی میں، اصل معنوں میں تو اس نے عناب کو

انوائیٹ کیا تھا تاکہ وہ ان دس دنوں کی بے قراری کو ختم کر سکے اس دشمن جان کی آواز سن اور اسے دیکھ سکے۔۔۔۔

پارٹی کے لیے تیار ہوتے اسکی سوچوں کا مرکز یہی سوچ تھی کہ اگر عناب نا آئی تو، بہت دفعہ دل کیا اسکا عناب کو کال کر دے لیکن پھر اس کے چڑ جانے کے خوف سے وہ خاموش ہو جاتا عناب کی رگ رگ سے واقف تھا وہ غصے کی وجہ سے وہ کبھی نا آتی پارٹی میں تبھی وہ اسے غصہ دلانے سے پرہیز کر رہا تھا۔۔۔

وہ اوف وائٹ سوٹ پہنے گلے میں ٹائی لگائے بہت ہی ڈیشنگ اور وجیہہ دیکھائی دے رہا تھا، بال سلیقے سے جیل لگا سیٹ کیے وہ خود پر پرفیوم چھڑکتا پھر سے بے چین ہوا، عناب کو دیکھنے کی خاطر اسکی آنکھیں ترس رہی تھیں، دل ہی دل میں اس نے عناب کے پارٹی میں آنے کی دعا کی۔۔۔۔

🔥🔥🔥🔥🔥🔥

پارٹی اپنے عروج پر تھی کلان کب سے عناب کا بے چینی سے منتظر تھا پر وہ ابھی تک نہیں آئی تھی، شمع ڈارک سی گرین سلیولیس بے حد تنگ فش ٹیل میکسی پہنے ہوئے تھے جس کا آگے اور پیچھے سے گلا کافی گہرا تھا، بالوں

کو جوڑے میں قید کیے وہ بے حد خوبصورت دیکھائی دے رہی تھی بلکہ اس وقت اس سے زیادہ حسین پارٹی میں اور کوئی نا تھا سبھی کی نظروں کا مرکز بنے ہوئے تھی وہ۔۔۔

وہیں شمع کی نظریں کلان ملک پر ٹھہری تھیں جو پارٹی انجوائے کرنے کی بجائے ایک سمت بے زار سا کھڑا تھا اس نے ایک بھی نظر شمع پر نا ڈالی یہی بات اسے شدید ناگوار گزر رہی تھی تکلیف سے اس نے لب کچلے وہ جانتی تھی کلان کس کی راہ تک رہا ہے دل میں ڈھیروں دعائیں مانگ رہی تھی وہ کہ عناب ادھر نا آئے۔۔۔

مزید کچھ وقت گزرا کلان اپنے کچھ بزنس پارٹنرز کے ساتھ باتوں میں مصروف ہو چکا تھا کہ اچانک اس کے بے چین دل کو جیسے قرار ملنے لگا بے اختیار اس کی نظر داخلی دروازے کی طرف اٹھی جہاں سے اسے صائم جائنہ کے ساتھ عناب بھی آتی دیکھائی دی تھی۔۔۔

لب بھینچے اس نے غور سے اس لڑکی کو دیکھتے بے تاب آنکھوں کو سکون دینا شروع کر دیا، ریڈ کلر کی باریک سی ساڑھی پہنے وہ بالوں کا رف سا جوڑا بنا کر ریڈ ہی لپ اسٹک کے ہمراہ کانوں میں سرخ چھوٹے سے ٹاپس پہنے ہوئے تھی، اس حلیے میں مانو وہ محفل کی رونق بن گئی ہر مہمان اسکے حسن سے مبہوت ہوتا تاستائشی نظروں سے عناب کو دیکھنے لگا تھا، خود کلان کے قریب کھڑا اسکا پراجیکٹ پارٹنر منہ کھلے عناب پر نظریں گاڑھ چکا تھا۔۔۔

"واٹ آ بیوٹی۔۔۔ "

اس شخص کے منہ سے نکلنے والے الفاظ کلان ملک کو ضبط سے مٹھیاں بھینچنے پر مجبور کر گئے، قریب ٹرے میں رکھی ڈرنک اٹھا اس نے غصے سے لبوں کو لگائی، دل کر رہا تھا اسکا عناب کو یہاں سے کہیں دور لے جائے جہاں اسکے سوا اور کوئی نا دیکھے اسکی محبت اور بیوی کو۔۔۔۔

کچھ سوچتا وہ انکی طرف بڑھا جائنہ اور عناب ایک کونے میں کھڑی باتیں کر رہی تھی کلان کو آتے دیکھ جائنہ کو کافی خوشی ہوئی کلان سے اچھی دوستی ہو چکی تھی اسکی۔۔۔

کیسی ہو جائنہ۔۔۔۔؟؟؟ "

وہ اس سے ہاتھ ملاتا پوچھنے لگا نظریں عناب پر گاڑھ رکھی تھیں وہ ریڈ لپ اسٹک لگائے مکمل تیار کلان کا ضبط آزما رہی تھی، کلان کو دیکھ عناب نے اپنی نظریں پھیری تھیں، جائنہ نے عناب کو کلان کے پاس چھوڑ کر جاتے ہوئے کلان کو آنکھ ونک کی یعنی وہ ان دونوں کو تنہائی کے لمحات دے چکی تھی۔۔۔

"تمہیں اس بے ہودہ ڈریس کے علاوہ اور کوئی کپڑے نا ملے پہننے کو۔۔۔ "

وہ اسکی ساڑھی کو تنقیدی نگاہوں سے دیکھتا بولا۔۔۔

"اس ڈریس کو ساڑھی کہتے ہیں مسٹر جو کبھی بہت پسند ہوا کرتی تھی آپکو۔۔۔ "

وہ منہ بنائے بولی کلان کے لبوں پر مسکراہٹ پھیل گئی تھی۔۔۔

شکر ہے یہ بات تو یاد ہے تمہیں ساڑھی بہت پسند تھی مجھے ورنہ برے وقت کے علاؤہ آور تو سب کچھ ہی "

"بھول چکی ہو، تو کیا میں یہ سمجھو آج ساڑھی تم نے میرے لیے پہنی ہے۔۔۔۔

وہ اسے نظروں کے حصار میں لیے شرارتی لہجے میں گویا ہوا۔۔۔

کیا نہیں، میں کیوں پہننے لگی آپکی خاطر، ویسے یہ کہنا مناسب ہو گا آپکو جلانے کے لیے پہنی ہے آج ساڑھی جو "

"کہ آپکو دیکھ اندازہ ہو رہا ہے مجھے اندر تک جھلس چکے ہیں آپ۔۔۔

اس نے طنزیہ مسکراہٹ کلان کی جانب اچھالی تھی اس نے عناب کی بات پر بھرپور قہقہہ لگایا۔۔۔

اچھا ویسے مجھے یہ معلوم نہیں تھا تم اتنا سوچتی ہو میرے متعلق، ان گزرے سالوں میں صرف میں ہی حاوی "

رہا ہوں تم پر پھر چاہے وہ کسی بھی صورت تھا مجھ سے ہر پل نفرت کرنے کے علاؤہ اور کوئی کام نا تھا تمہیں، ہر

پل ساتھ رہا ہوں میں تمہارے ہر پل تم نے مجھے یاد کیا، مجھے ہی کوسا، آئی ڈونٹ کیئر وہ جذبہ نفرت کا تھا میرے

لیے یہی کافی ہے کہ ہر لمحے میں قریب رہا ہوں تمہارے، آج کی پارٹی میں بھی تم نے مجھے ہی سوچ کر اپنے

NOVELS MAFIA
DISCOVER STORIES, FIND YOURS!

لباس کا انتخاب کیا، یار مان کیوں نہیں جانتی کیوں خود کو جھوٹے دلاسے دیتی ہو کہ میرے ہونے نا ہونے سے تمہیں فرق نہیں پڑتا در حقیقت آج بھی تم صرف کلان ملک کی ہو، میری نفرت نے تمہیں کسی اور نا ہونے ہی نادیا صرف مجھ تک ہی محدود ہو تم، جہاں تک اس لباس کے ذریعے مجھے آگ لگانا چاہتی تھی تم تو ہاں اس مقصد "میں کامیاب ہوگئی ہو تم، سچ میں اپنی بیوی کو یوں دیکھ مجھے آگ لگ چکی ہے۔۔۔۔

وہ عناب کو اوپر سے نیچے تک گھورتا معنی خیزی سے بولا۔۔۔

"واٹ ایور مسٹر کلان، آئی ڈونٹ کیئر جو بھی سوچیں آپ۔۔۔ "

وہ اسے کہتی غصے سے صائم کی طرف چل پڑی جو دور کھڑا اسے ہی دیکھ رہا تھا، کلان جا کر ایک ٹیبل کے گرد بیٹھ عناب پر نظریں جمائے زخمی مسکراہٹ اور جلے ہوئے دل کو سکون دینے کی کوشش کرنے لگا عناب کا بنا سنورہ روپ اسے دیوانہ کر رہا تھا وہ کب سے صائم کے قریب کھڑی مسکراتے ہوئے اسے وقت دے رہی تھی کلان کے لیے یہ سب برداشت کرنا بہت مشکل تھا، اسکی سزاؤں میں شامل شاید ایک سزا یہ بھی تھی جو ہر صورت قبول تھی اسے۔۔۔۔

NOVELS MAFIA
DISCOVER STORIES, FIND YOURS!

وہ مسلسل اسے ٹکٹکی باندھے گھورے جا رہا تھا جسے محسوس کر عناب نے اسکی طرف نظریں کیں، طنزیہ مسکراہٹ اس نے کلان کی سمت اچھال کر صائم کو ہنستے ہوئے کچھ کہا اگلے ہی پل وہ دونوں ڈانس فلور کی جانب گئے تھے، کلان نے تعجب بھری نظروں سے ان دونوں کو ڈانس فلور پر جاتے دیکھا جو کپل ڈانس کرنا شروع ہو چکے تھے۔۔۔۔

وہ صائم کے کاندھے پر ہاتھ رکھے ہوئے تھی جبکہ صائم نے اسکی نازک کمر کو پکڑا تھا کلان کی یہ منظر دیکھ برداشت ختم ہوگئی، وہ طیش سے اٹھا اور شمع کا ہاتھ پکڑا اسے کھینچتے ہوئے ڈانس فلور پر گیا اب کلان اور شمع بھی کپل ڈانس کرنے لگے تھے، اسکی خونخوار نظریں عناب پر گڑھی تھیں جو اسے مکمل اگنور کیے صائم کے ہاتھوں میں ہاتھ ڈالے ڈانس کرنے میں مصروف تھی۔۔۔

اچانک کلان کی نظر عناب کی کمر پر دیکھائی دے رہے تل پر گئی، غصے کی بدولت وہ پاگل ہونے لگا تھا، سینے کی جلن بڑھتی جا رہی تھی، کچھ دیر بعد میوزک تبدیل ہوتے ہی چینجنگ پارٹنرز پر کلان نے فوراً عناب کا ہاتھ پکڑ اسے خود کے قریب کیا۔۔۔

"مسٹر کلان چھوڑیں مجھے یہ کیا بدتمیزی ہے۔۔۔ "

وہ دبے دبے لہجے میں غرائی۔۔۔

"ویٹ کرو جان بد تمیزی تو ابھی میں نے دیکھائی ہی نہیں اس کے لیے ٹائم باقی ہے۔۔۔ "

وہ دانت پیستے اس سے کہتا عناب کے جوڑے میں ہاتھ ڈال اسکے بال کھول گیا۔۔۔

یہ کیا کیا آپ نے، میرے بال کیوں کھولے۔۔۔؟؟؟ "

وہ غصے سے اسے گھورنے لگی۔۔۔

کیونکہ تمہاری بیک پر موجود تل دیکھنے کا حق صرف مجھے ہے، مجھ سے برداشت نہیں ہوتا کہ تم اسکی یوں "

"نمائش کرتی پھروں۔۔۔

وہ مسکراتے ہوئے کہتا عناب کو آگ لگا گیا۔۔۔

یہ جو تم کرتی پھر رہی ہو مسز، باز آجاؤ مت بھولو آج بھی میرے نکاح میں ہو تم، کلان ملک کی بیوی ہو تم، "

"میرا آج بھی تم سے بہت گہرا رشتہ ہے، تم سے بھی زیادہ حق رکھتا ہوں میں تم پر۔۔۔

وہ اسکی کمر پر اپنی گرفت مضبوط کر چکا تھا۔۔۔

جی بالکل کلان ملک رشتہ تو ہے آپکا، اسی رشتے نے تو مجھے کھرے اور کھوٹے کی پہچان کروائی تھی، مسٹر کلان "

"ملک ایک کھوٹے سکے ہیں آپ، آپکا یہ نام نہاد رشتہ میرے لیے گلے کا پھندہ ہے اسکے سوا اور کچھ نہیں۔۔۔

وہ برہمی سے بولی تو کلان کی مسکراہٹ سمٹی، پیشانی کے بل گہرے ہوئے تھے۔۔۔

کیا ہوا مسٹر کلان اتنے میں بس ہو گئی، ابھی تو کچھ کہا ہی نہیں میں نے اور یہ حال ہے آپکا جب کہوں گی تو کیا ہو "

"گا آپکا۔۔۔۔

وہ طنزیہ مسکرائی۔۔۔۔

"جو بھی ہے عناب تم جو بھی کہو سچ نہیں بدلے گا کہ آج بھی تم میری بیوی ہو۔۔۔ "

وہ اطمینان سے بولا تھا۔۔۔

سچ بولنا کمال نہیں ہوتا کلان ملک سچ سننا کمال ہوتا ہے، اور جانتے ہیں سچ کیا ہے میں آپکی بیوی ہوں اور آپکی "

"بیوی ہونا میرے لیے سوائے ذلت کے اور کچھ نہیں۔۔۔

وہ مسکرا کر کہتی کلان کا سکون اور اطمینان غارت کرتی خود کو اسکی گرفت سے نکال ڈانس فلور سے اتر گئی، شمع

نے نفرت زدہ نظر اس پر ڈالی تھی وہ جب سے اس پارٹی میں آئی تھی کلان ملک کو اسکے سوا جیسے کچھ دیکھائی ہی نا

دیتا مسلسل اسے ہی گھورے جا رہا تھا وہ، کچھ سوچ شمع ہلکا سا مسکرائی کیونکہ آج اس نے عناب کے لیے کچھ اسپیشل پلین کیا تھا، آج کی رات عناب کے لیے بہت یادگار ہونے والی تھی۔۔۔

🔥🔥🔥🔥🔥🔥

وہ ایک ٹیبل کے گرد بیٹھی جوس پینے میں مصروف تھی جو ابھی ابھی ویٹر اس کے لیے لایا تھا، جوس پینے کے کچھ وقت بعد عناب کو شدید چکر آنے لگے اسکی حالت بہت عجیب ہو رہی تھی بدن خطرناک حد تک تپنے لگا تھا، یہی تپش اسکے پاؤں سے سر تک جاتی اسے شدید بے چینی میں مبتلا کر گئی، اتنی سردی میں بھی اسے پسینے چھوٹ چکے تھے ایک نظر عناب نے دور ہال میں دوڑائی اسے سب کچھ گھومتا ہوا نظر آیا۔۔۔

اس نے غصے سے گلاس فرش پر پھینکا ایک پل کو سبھی اسکی سمت متوجہ ہوئے جبکہ اگلے ہی لمحے وہ واپس اپنی گپوں میں مگن ہو گئے صرف شمع ہی مسکراتے ہوئے عناب کی حرکات و سکنات نوٹ کر رہی تھی۔۔۔

"بس کچھ دیر اور عناب پھر ساری پارٹی تمہارے خوبصورت حسن کا نظارہ کرے گی کلان سر تو شوکڈ ہی ہو جائیں گے، آج کی رات کے بعد کسی کو منہ دیکھانے کے قابل نہیں رہوں گی تم۔۔۔"

NOVELS MAFIA
DISCOVER STORIES, FIND YOURS!

زہریلی مسکراہٹ سمیت وہ خود کو داد دینے لگی، کلان ملک دور ایک ٹیبل پر اکیلا بیٹھا تھا عناب کی باتوں نے اسے بے حد دکھی کر دیا تھا، عناب کی نفرت زدہ باتیں اسکے دل کو ہمیشہ ہی بے حد زخمی کر دیتی تھیں، کرب سے ڈرنک کا گلاس منہ کو لگائے اس نے نم آنکھوں سے ہال کا جائزہ لیا، نظر پھر جا کر اس دشمن جان پر ٹھہر گئی تھی حالانکہ اس نے خود کو کتنا سمجھایا تھا کہ اب وہ نا تو عناب کو دیکھے گا نا ہی اس سے کچھ کہے گا، پر عناب کے معاملے میں اسکا بس ہی کب چلتا اتنی ہی دیر وہ اسے نظر انداز کیے خود سے دور رکھ سکتا تھا۔۔۔

عناب کو دیکھ اسے ایک عجیب سا احساس ہوا وہ وہاں کھڑی سب کو عجیب نظروں سے دیکھ رہی تھی، اس نے اپنے بالوں کو لپیٹ کر جوڑا بنایا اور گردن پر ہاتھ پھیرنے لگی، لمبے لمبے سانس لیتے اسنے یکدم ہی اپنی ساڑھی کا پلو کھینچا جو پنز لگے ہونے کی وجہ سے اسکے کاندھے سے الگ نا ہوا۔۔۔

وہ یہ منظر دیکھ اندھا دھند اس تک پہنچا، عناب کانپتے ہاتھوں سے ان پنز کو اتارنے کی کوشش کر رہی تھی۔۔۔

"یہ کیا کر رہی ہو عناب۔۔۔ "

اس نے عناب کے ہاتھوں کو پکڑ اسے روکا تھا۔۔۔

"کلان اپ۔۔۔ "

اس نے مسکراتے ہوئے مخمور نگاہوں سے اسے دیکھتے لپک کر کلان کو اپنے گلے لگا لیا۔۔۔

عناب کیا ہوا ہے تمہیں۔۔۔۔؟؟؟ "

وہ پریشانی کے عالم میں بولا، عناب ویسے ہی مسکراتی اس سے الگ ہوئی اور اپنی ساڑھی کا پلو ایک جھٹکے سے کھینچ ڈالا اس سے پہلے اسکی ساڑھی کا پلو نیچے گرتا کلان نے اسے خود میں بھینچتے ہوئے روکا، عناب اس سے دور ہوتی کلان کے چہرے کو ہاتھوں میں تھام ایڑھیاں اونچی کرتی اسکے لبوں کو اپنی گرفت میں لینے لگی کلان نے چہرہ پیچھے کرتے اسکا چہرہ اپنے سینے میں چھپایا، اسکی حالت دیکھ وہ فوراً سمجھ گیا معاملہ کیا ہے، پارٹی میں موجود سبھی نفوس انکی سمت متوجہ ہونے لگے تھے، تبھی ایک جھٹکے سے کلان نے عناب کو اپنی بانہوں میں اٹھایا اور باہر کی طرف قدم اٹھانے لگا یہ دیکھ صائم بھی اسکے پیچھے باہر آیا تھا۔۔۔

کلان یہ کیا کر رہے ہو تم عناب کو کہاں لے جا رہے ہو۔۔۔۔؟؟؟ "

اس نے کلان کو روکنے کی کوشش کی۔۔۔

"پیچھے ہٹ جاؤ صائم عناب کی طبیعت ٹھیک نہیں۔۔۔۔ "

وہ گاڑی کی طرف بڑھا تھا۔۔۔

"چھوڑیں مجھے بہت گرمی ہے مجھے نہانا ہے ٹھنڈے پانی سے۔۔۔ "

عناب خود کو کلان کے حصار سے نکالنے کے لیے مچل رہی تھی۔۔۔

تم نے عناب کی ڈرنک میں کیا ملایا ہے کلان۔۔۔؟؟؟ "

غصے سے صائم نے کلان کے چہرے پر مکا جڑا تھا ہلکا سالڑ کھڑاتے کلان نے نرمی سے عناب کو گاڑی کی بیک سیٹ

پر لیٹایا اور پھر دروازہ بند کرتے صائم کی سمت ہوا۔۔۔

ہوش میں تو ہو تم، کیا بکواس کر رہے ہو، میں نے کچھ نہیں ملایا عناب کی ڈرنک میں، کیوں کروں گا میں ایسے "

"وہ عزت ہے میری، کیا لگتا ہے تمہیں میں اپنی ہی بیوی کی عزت کو یوں سر عام۔۔۔

ناک سے نکلنے والے خون کو ہاتھ سے صاف کرتا وہ صائم کو سمجھانے لگا۔۔۔

بکواس تم بند کرو اپنی، اچھی طرح واقف ہوں میں تم سے، تم ایک گھٹیا قسم کی انسان ہو، فطرت سے مجبور "

"کچھ بھی کر سکتے ہو تم میں عناب کو تمہارے ساتھ نہیں جانے دوں گا۔۔۔

وہ اسے کہتا گاڑی کا دروازہ کھولنے لگا کہ کلان نے اسکا ہاتھ پکڑ پیچھے کو دھکا دیا صائم کو، فوراً دروازہ لاک کرتے وہ

دو قدم اسکی طرف بڑھا۔۔۔

سمجھ نہیں آرہی تمہیں عناب کی طبیعت ٹھیک نہیں جو حالت ہے اسکی میں تمہارے ساتھ اسے کبھی نہیں "جانے دوں گا، میں کیسے یقین کروں یہ کام تم نہیں کر سکتے، کیا عناب کو اس طرح حاصل کرنا چاہتے ہو تم، دور رہو میری بیوی سے۔۔۔"

صائم کو گریبان سے پکڑا اس نے دانت پیستے پھر سے اسے پیچھے دھکیلا صائم بری طرح زمین پر گرا تھا، وہ چیختا ہوا کھڑا ہوا اور کلان پر حملہ کیا یوں وہ دونوں گتھم گتھا ہونا شروع ہو گئے شور کی آواز سن پارٹی کے بہت سے لوگ باہر چلے آئے تھے جائنہ نے بھاگتے ہوئے قریب آکر کلان اور صائم کو الگ کیا۔۔۔۔

کیا پاگل ہو چکے ہیں آپ دونوں، یہ کر کیا رہے ہیں، عناب کا بھی تو خیال کریں وہ ہوش میں نہیں ہے اس "ٹائم۔۔۔"

معاملے کی نزاکت دیکھ صائم جائنہ کے ساتھ کھڑا ہو گیا یعنی کلان کو مکمل اجازت مل گئی جانے کی، تیزی سے وہ اپنی گاڑی کی طرف بڑھا اور ڈرائیونگ سیٹ سنبھال اسے سٹارٹ کر گیا، صائم بھی بھاگتا ہوا اپنی گاڑی کی طرف گیا جائنہ بھی اسکے ہمراہ تھی۔۔۔۔

🔥🔥🔥🔥🔥🔥

مجھے کلان پر یقین نہیں کرنا چاہیے تھا یہ سب کچھ اسی کا کیا دھرا ہے، تمہیں کیا ضرورت تھی بیچ میں آنے کی "

"تم نے صحیح نہیں کیا اسے عناب کے ساتھ بھیج کر۔۔۔۔

پھر سے جذباتی ہوتا وہ جائنہ پر دھاڑا۔۔۔۔

تو اور میں کیا کرتی صائم، وہاں کتنے لوگ جمع تھے میڈیا تک موجود تھا آپ دونوں کی وجہ سے عناب کی عزت "

پر سوال اٹھ رہا تھا عناب کے کردار پر لوگ عجیب و غریب باتیں کرنے لگے تھے اگر کچھ دیر اور یہ سب جاری

"رہتا تو نا جانے کیا ہو جانا تھا۔۔۔۔

وہ تحمل سے صائم کو سمجھانے لگی۔۔۔

"کچھ بھی ہو جائنہ مجھے سکون نہیں مل رہا، پتہ نہیں کیا مقصد ہے کلان ملک کا۔۔۔۔ "

صائم نے پریشانی کے عالم میں گاڑی کی سپیڈ تیز کی، کلان صائم کی گاڑی اپنا پیچھا کرتے دیکھ چکا تھا اسی وجہ سے وہ

راستہ تبدیل کرتا صائم کی نظروں سے اوجھل ہو گیا۔۔۔۔

وہ عناب کو لیے ایک ہوٹل میں آیا تھا کمرہ بک کرواتے وہ عناب کو بانہوں میں اٹھائے کمرے میں داخل ہوا جیسے ہی اس نے عناب کو بیڈ پر لیٹایا ایک جھٹکے سے اس نے کلان کا کالر پکڑتے اسے خود پر گرالیا تھا،سیکنڈوں کی رفتار میں وہ اسکے چہرے کا ہر نقش اپنے لبوں سے چومنا شروع ہوگئی۔۔۔۔

اسکی قربت کلان ملک کے دل کی رفتار بڑھا گئی عناب کی حرکتیں اسکے جذبات کو اجاگر کر رہی تھیں،خود پر ہزاروں پہرے ڈال وہ عناب کو خود سے دور کرنے لگا کہ تبھی وہ دیوانوں کی مانند اسکے لبوں پر اپنے لب رکھ گئی۔۔۔۔

وہ خود سپردگی کے انداز میں اسکے سینے سے لپٹ چکی تھی وہ چاہ کر بھی اب اسے خود سے دور نا جھٹک سکا،وہ محرم تھی اسکی،اتنے سالوں کی پیاس اور تڑپ کلان ملک کو بہکانے لگی،ایک ہاتھ سے اسکے پلو کو اتارتے وہ جھٹ سے اسکے ہونٹوں پر جھکا ہر حد پار کر گیا۔۔۔۔

🔥🔥🔥🔥🔥🔥

وہ کلان کے کاندھے پر بکھری ہوئی حالت میں گہری نیند سو رہی تھی،سکون تو کلان کی بھی رگ و جان میں اتر چکا تھا پر کل صبح کا سوچ وہ پریشان ہو رہا تھا،جب عناب ہوش میں ہوگی تب کیا جواب دے گا وہ اسے،بے شک

عناب کی اس سب میں رضامندی شامل تھی پر اس بات کو بھی نہیں جھٹلایا جا سکتا تھا وہ ہواسوں میں نہیں تھی اپنے، کلان نے گہری سانس لیتے عناب کی پیشانی پر لب رکھتے اپنا شدت بھرا لمس چھوڑا اور اسے اپنے سینے میں بھینچے سونے کی کوشش کرنے لگا۔۔۔۔۔

🔥🔥🔥🔥🔥🔥

اسکی صبح آنکھ کھلی تو خود کو کلان کی بانہوں میں پایا وہ اس وقت اسکی شرٹ میں ملبوس تھی، ایک جھٹکے سے وہ اس سے الگ ہوئی اپنی حالت دیکھ اچھے سے اندازہ ہو گیا اسے کہ کل رات ان دونوں کے بیچ کیا ہوا، وہ تیزی سے بیڈ سے نیچے اترتی ڈریسنگ ٹیبل کے سامنے کھڑی ہو کر اپنی حالت دیکھنے لگی، کمرے میں پڑا واز اٹھا کر اس نے زور سے شیشے میں مارا تھا شور کی آواز سن کلان ہڑبڑا کر نیند سے جاگا، وہ اپنے بال ہاتھوں میں جکڑے چیختے ہوئے رو رہی تھی کلان ایک ہی جست میں اس تک پہنچا۔۔۔۔

کیا ہوا تمہیں جان۔۔۔؟؟؟ "

وہ اسے بانہوں میں بھرتا سوال کر گیا۔۔۔

کیوں کلان، آپ نے کیوں کیا میرے ساتھ یہ سب، کیسے کر سکتے ہیں آپ میرے ساتھ ایسے، اتنا کیوں گر "

" گئے آپ، صرف اپنی حوس پوری کرنے کی خاطر کل میری ڈرنک میں آپ نے۔۔۔۔

وہ بولتی ہوئی اونچا اونچا رو دی۔۔۔۔

"عناب دیکھو میری بات سنو، یار میں نے وہ سب نہیں کیا۔۔۔۔ "

اس سے پہلے وہ اپنی بات مکمل کرتا عناب نے اسے دور دھکیلتے دو ر تین تھپڑ ایک ساتھ رسید کر دیے، تھپڑوں کی بوچھاڑ کر چکی تھی وہ، کلان سرخ چہرے کے ساتھ اسکے سامنے مجرموں کی مانند سر جھکانے کھڑا تھا، اس نے ایک بار بھی عناب کو نا روکا آخر تھک کر وہ اپنا چہرہ ہاتھوں میں چھپائے پھوٹ پھوٹ کر رونے لگی۔۔۔۔

میں کیوں بھول گئی تھی آپ کبھی نہیں بدل سکتے، نہایت ہی سفاک انسان ہیں آپ، جو محض اپنے مطلب کی "

خاطر ہر حد پار کر سکتے ہیں، جو آپ نے کل میرے ساتھ کیا کلان ملک میری نفرت آپ کے لیے مزید بڑھ چکی ہے، نفرت کرتی ہوں میں آپ سے پہلے سے کہیں زیادہ نفرت، آج کے بعد آپکے لیے مر گئی میں دوبارہ نا تو

"آپکو اپنی شکل دیکھاؤں گی میں نا ہی کبھی آپکی شکل دیکھوں گی۔۔۔۔

NOVELS MAFIA
DISCOVER STORIES, FIND YOURS!

اس نے کہتے ساتھ ہی بیڈ سے اپنی ساڑھی اٹھائی اور تیزی سے باتھروم میں گھس گئی کلان خاموشی سے سر دونوں ہاتھوں میں تھامے فرش پر ڈھے سا گیا، وہ جانتا تھا عناب کبھی اسکی بات کا یقین نہیں کرے گی کہ کلان نے اسکی ڈرنک میں کچھ نہیں ملایا، ہاں یہ سچ تھا وہ بہک چکا تھا کل رات، آخر وہ محرم تھی اسکی جس حالت میں وہ خود اسکے قریب آئی کلان چاہ کر بھی خود پر کنٹرول نا کر پایا، انجانے میں ایک مرتبہ پھر سے اس نے عناب کو بہت زیادہ تکلیف پہنچادی تھی، وہ فرش پر بیٹھا خود کو کوس رہا تھا کہ عناب ساڑھی پہن نم بالوں کے ساتھ نفرت بھری نظر کلان پر ڈالتی کمرے سے باہر نکل گئی۔۔۔۔

🔥🔥🔥🔥🔥🔥

صائم ابھی تک کچھ پتہ نہیں چلا کہ کلان عناب کو کہاں لے کر گئے ہیں، رات سے کتنی ہی دفعہ آنٹی کی کال آ چکی ہے وہ عناب سے بات کرنا چاہتی ہیں، انکی طبیعت کے پیشِ نظر میں نے انھیں یہی کہا کہ لیٹ ہونے کی وجہ سے ہی ہم سب آپکی طرف رک گئے، پر اب کیا کریں۔۔۔"

وہ فکرمندی سے ہتھیلیاں مسلتے بولی۔۔۔

"یہ سب کچھ میری وجہ سے ہوا، نا میں عناب کو اٹلی سے پاکستان لاتا، نا یہ سب کچھ ہوتا۔۔۔ "

صائم نے کرب سے اپنا ماتھا سہلایا۔۔۔

نہیں صائم اس میں آپکی کوئی غلطی نہیں کونسا جانتے تھے آپ کہ کلان ملک سے آپ دونوں کی ملاقات ہو "

جائے گی۔۔۔۔"

اس نے صائم کا گلٹ ختم کرنا چاہا تھا۔۔۔

مجھے معلوم تھا جائنہ اچھی طرح جانتا تھا یہ پراجیکٹ کلان ملک کی کمپنی کی جانب سے ہے بلکہ میں نے خود "

اپروچ کیا تھا کلان ملک کی کمپنی کو۔۔۔۔"

اس کے بتانے پر جائنہ حیران ہوئی۔۔۔۔

یہ کیا کہہ رہے ہیں آپ صائم۔۔۔۔؟؟؟ "

بالکل ٹھیک کہہ رہا ہوں تمہیں یاد ہے وہ دن جب اٹلی میں عناب کی ڈرنک کے اندر کوئی دوائی ملائی گئی تھی، "

میں تب عناب کو اپنے گھر لے گیا تھا، اس وقت نشے میں صرف عناب نے کلان ملک کو پکارا، وہ بہتے آنسوؤں

کے دوران صرف کلان کو یاد کر رہی تھی، وہ کلان سے نفرت کرنے کا ناٹک کرتی ہے جائنہ در حقیقت وہ اسے

معاف کرنے کا حوصلہ نہیں کر پارہی، میں نے عناب کی مشکل آسان کرنے کی کوشش کی، سب پتہ لگایا میں

نے،تب معلوم ہوا مجھے کلان پہلے جیسا نہیں رہا وہ بدل گیا ہے،اسی لیے میں عناب کو کلان کے پاس لے

آیا۔۔۔"

عناب نے ابھی ابھی صائم کے فلیٹ میں قدم رکھا تھا اسکے منہ سے نکلنے والے الفاظ سن وہ شوکڈ رہ گئی۔۔۔

"واہ واہ واہ صائم باجوہ آپکی عظمت کے کیا کہنے،اس کام کے لیے تو ایوارڈ ملنا چاہیے آپکو۔۔۔ "

وہ غصے سے تالی بجاتی اندر داخل ہوئی جائنہ اور صائم نے چونک کر اسے دیکھا،اسکے چہرے پر چھائے غصے سے وہ

دونوں ہی خوفزدہ ہوئے تھے۔۔۔

"عناب تم ٹھیک تو ہو۔۔۔ "

وہ تیزی سے اسکی طرف بڑھا پر عناب نے ہاتھ اٹھا اسے روک دیا۔۔۔

"آپ کون ہوتے ہو میری زندگی کا فیصلہ کرنے والے۔۔۔ "

وہ دو قدم پیچھے ہوتی چیخ پڑی۔۔۔

"عناب یار میری بات تو سنو۔۔۔ "

وہ پھر سے آگے بڑھا۔۔۔

نہیں صائم اب اور نہیں، کلان ملک نے بھی مجھے دھوکا دیا اور آپ بھی مجھے دھوکے سے پاکستان لائے تاکہ "

"آپ مجھے کلان ملک کو سونپ کر خود عظیم بن سکیں۔۔۔۔

اسکی آنکھیں اشکوں سے بھر گئی تھیں۔۔۔

"یار ایسا نہیں ہے میں صرف تمہاری خوشی چاہتا تھا۔۔۔۔ "

وہ مضطرب لہجے میں بولا۔۔۔۔

آپ غلط ہیں کلان ملک میری محبت ضرور تھے پر خوشی نہیں، آج کے بعد تو کلان ملک میری نفرت کے بھی "

قابل نہیں رہے، دکھ بس اس بات کا ہے آج میں نے اپنے دوست کو بھی کھو دیا جنہوں نے مجھے کلان ملک کی

خاطر دھوکا دیا، آپ کے دھوکے نے مجھے برباد کر دیا صائم، غلط فہمی تھی آپکی کہ کلان ملک بدل چکے ہیں، یہ

سب کلان ملک کی پلیننگ تھی کل انھوں نے میری ڈرنک میں کچھ ملایا تاکہ بعد میں میرا فائیدہ اٹھا سکیں اور

دیکھیں ناوہ کامیاب بھی ہو گئے، افسوس میں کچھ نا کر سکی کیونکہ ان کے نام کا طوق جو میرے گلے میں لٹک رہا

ہے وہ میرے محرم ٹھہرے، انھیں میرے ساتھ کچھ بھی کرنے کا حق حاصل ہے، لیکن اب میں اپنی لڑائی

اکیلے لڑوں گی میں کلان ملک کو انکے کیے کی سزا دے کر رہوں گی چاہے پھر مجھے اسکے لیے کچھ بھی کیوں نا کرنا

پڑے، اگر ضرورت پڑی تو عدالت بھی جاؤں گی میں، مجھے کسی کے ساتھ کی ضرورت نہیں خاص طور پر آپ

کے۔۔۔۔"

وہ روتے ہوئے وہاں سے چلی گئی صائم کی ہمت نا ہوئی عناب کے پیچھے جانے کی، رات کو کلان نے عناب کے

ساتھ جو کیا وہ اسکا قصوروار خود کو تسلیم کر چکا تھا۔۔۔۔۔

🔥🔥🔥🔥🔥🔥

عناب نے کلان ملک کی کمپنی کے ساتھ تمام کنٹریکٹ ختم کر دیے تھے کلان نے بھی اسے روکنے کی کوشش نا کی

بلکہ اس دن کے بعد ان دونوں کا آمنا سامنا ہی نا ہوا کلان میں ہمت ہی نا تھی عناب کے روبرو ہونے کی، اس

نے خود کو تقدیر کے حوالے کر دیا تھا اسکی زندگی کا دارومدار عناب کے فیصلے پر تھا، وہ دنیا تو چھوڑ سکتا تھا پر عناب

کو چھوڑ دینے کا حوصلہ موجود نا تھا اس میں۔۔۔

صبح سے عناب کی طبیعت میں کسلمندی چھائی ہوئی تھی وہ اپنے کمرے میں لیٹی ہوئی تھی جب اُسے شمع کی آمد کا

پتہ چلا اس سے پہلے وہ اٹھ کر اسکے پاس جاتی وہ خود ہی اسکے کمرے میں گھس آئی۔۔۔

کیسی ہو عناب۔۔۔۔؟؟؟ "

اس نے اندر داخل ہوتے پوچھا۔۔۔

میں بالکل ٹھیک ہوں تم یہاں کیا کرنے آئی ہو، اگر تمہیں کلان ملک نے بھیجا ہے تو پلیز نکل جاؤ مجھے اس "

" شخص کے نام سے بھی نفرت ہے۔۔۔۔

وہ بیڈ سے اٹھ کر اس کے قریب ہوئی۔۔۔

"میں نے تو سر کا ذکر نہیں کیا عناب تم خود ہی انکا نام لے رہی ہو۔۔۔۔ "

وہ عناب کی بات پر ہنس دی تھی۔۔۔

"میں تو یہاں آج تمہارا غرور توڑنے آئی ہوں۔۔۔ "

وہ دونوں بازو سینے پر باندھ عناب کو گھورنے لگی۔۔۔۔

"غرور۔۔۔ "

وہ زیر لب یہ لفظ دہراتی شمع کی آنکھوں میں دیکھنے لگی۔۔۔

ہاں غرور، وہی غرور جو تمہیں خود پر ہے شاید کلان سر کی بے انتہا محبت پر ناز ہے تمہیں، کتنی دفعہ کلان سر تم "

" سے معافی مانگ چکے ہیں پر تمہارا غرور انھیں معاف کرنے کی اجازت نہیں دیتا تمہیں۔۔۔

وہ ایک ایک لفظ عناب کی آنکھوں میں دیکھتی ادا کر رہی تھی۔۔۔

" جانتی ہی کیا ہو تم جو اس شخص کی حمایت میں بول رہی ہو، انھوں نے کیا کچھ کیا میرے ساتھ کچھ نہیں معلوم تمہیں، جب حقیقت پتہ چلے گی تو کبھی انکا ساتھ نہیں دو گی۔۔۔"

" جانتی ہوں میں عناب سب کچھ جانتی ہوں، مجھے افسوس ہے انھوں نے بہت غلط کیا تھا تمہارے ساتھ جس پر معاف کرنا آسان نہیں، پر اب جب وہ بدل چکے ہیں کتنی بار تڑپتے ہوئے معافی مانگی تم سے پھر بھی انھیں دھتکار کر تم ان سے بھی زیادہ غلط کر رہی ہو، یار یہ تو ہر گھر کی کہانی ہے عورت اپنے شوہر کے ہاتھوں پٹتی ہے اسکا دیا ہر الزام خاموشی سے سہہ کر روز اسی شخص کی مار کھا کر اپنے بکھرے وجود کو سمیٹ آخر وہ عورت اسی شوہر کی دلیز پر دم توڑ دیتی ہے، میں یہ نہیں کہہ رہی وہ مرد یا وہ عورتیں صحیح کرتے ہیں، مرد کو عورت پر ہاتھ اٹھانے کی کسی صورت اجازت نہیں، نا ہی عورت کو یہ اذیت برداشت کرنے کی ضرورت ہے ایسے مرد کا منہ توڑ دینا چاہیے اسے، بس یہ بتاؤ تم کتنے مرد ایسی حرکتیں کرنے کے بعد پیشمانی کا اظہار کرتے ہیں، عورت کے سامنے وہ سر جھکا کر معافی طلب کرتے ہیں، کوئی نہیں کرتا عناب کوئی نہیں کرتا، یہاں تو مرد عورت کی جان لینے کے بعد بھی اسے غیرت کا نام دے کر بہادر بن جاتے ہیں، انکے چہرے پر شرمندگی تو کیا ایک شکن تک نہیں آتی، پر کلان سر جیسے مرد تمہارے سامنے بکھرے پڑے ہیں وہ سر جھکائے معافی کے طلبگار ہیں، برسوں

سے اذیت سہہ رہے ہیں وہ کتنی ہی دفعہ تم سے اپنے کیے گناہ پر پچھتاوہ ظاہر کیا انھوں نے، تم جانتی ہو کیا جس

"رات تم انھیں چھوڑ کر گئی تھی تب وہ کومہ میں چلے گئے تھے۔۔۔

عناب اسکی بات پر چونکی۔۔۔

کتنے ہی عرصے وہ کومے میں مبتلا رہے بے ہوشی میں صرف تمہیں پکارا، اور پھر ہوش میں لوٹ کر بھی "

تمہیں ہی خود کے قریب محسوس کیا انھوں نے، رو رو کر خدا سے معافی مانگتے انھوں نے بس تمہیں مانگا ہے،

مجھے لگتا ہے اتنی سزا کافی ہے انکے لیے، پلیز عناب انھیں معاف کردو تاکہ انھیں سکون مل جائے ورنہ یا تو وہ

خود کو ختم کرلیں گے یا تمہاری جدائی میں ختم ہو جائیں گے، یار تم انکی سانسوں کی ضمانت ہو، ہمارا اللہ تو ظالم سے

ظالم کو بھی معاف فرمادیتے ہیں، فرعون کو آخری دم تک چھوٹ دے رکھی تھی اگر فرعون بھی اللہ کی طرف

پلٹتا تو اللہ سے بھی معاف کردیتے، ہم دن میں ہزاروں گناہ کرتے ہیں عناب پھر بھی ہمیں یقین ہوتا ہے ہمارا

ندامت کا ایک آنسو ہماری بخشش کروادے گا، پھر کلان سر کو معافی کیوں نہیں مل سکتی اللہ نے انھیں معاف کر

دیا تبھی تم ان تک چلی آئی یعنی دعا قبول ہو گئی انکی، تو اب تم کیوں انھیں معاف نہیں کر رہی کیوں یہ حوصلہ

نہیں کر پارہی، وہ مر رہے ہیں عناب تمہارے غم میں ہر پل مر رہے ہیں، تم سوچ رہی ہو گی مجھے کیسے پتہ چلا یہ

سب، کلان سر آفس میں مجھے بے ہوش ملے جب انھیں ہاسپٹل لے کر گئی میں تو ڈاکٹر سے کلان سر کی میڈیکل

ہسٹری معلوم ہوئی، مجھے انکی مام نے سب بتادیا، اس رات تمہاری ڈرنک میں نشہ آور گولیاں میں نے ملائی تھی

"عناب، کلان سر بے گناہ ہیں۔۔۔۔

شرمندگی سے سر جھکائے شمع نے سچ بتایا عناب تو شوکڈ ہی وہ گئی۔۔۔

کیا، یہ کیا کہہ رہی ہو تم۔۔۔۔؟؟؟ "

اس نے حیرانگی سے شمع سے پوچھا۔۔۔

ہاں عناب یہی سچ ہے میں کلان سر سے بہت محبت کرتی ہوں، انھیں پانے کے لیے پاگل ہوچکی تھی میں، تم " سے جلیسی محسوس ہوتی تھی مجھے تبھی میں اس رات تمہیں ذلیل کروانا چاہتی تھی تاکہ کلان سر کو تم سے نفرت ہو جائے وہ چھوڑ دیں تمہیں، پر الٹ ہو گیا سب وہ تمہیں پارٹی سے لے گئے تاکہ تم بدنام نا ہو جاؤ، اپنے ہوش

"میں نہیں تھی تم۔۔۔

وہ بولتے بولتے رک گئی۔۔۔۔

کلان سر نے مجھے نیم بے ہوشی میں بتایا تم ان سے نفرت کرتی ہو کیونکہ تمہیں لگتا ہے اس رات انھوں نے " تمہارا افائیدہ اٹھایا، ایسی بات نہیں ہے عناب ان گولیوں کے اثر سے تم خود کلان سر کے قریب گئی تھی، کلان سر

نے تو تمہاری مدد کی تھی تمہیں اپنایا تھا ورنہ تمہاری دماغ کی نس پھٹ سکتی تھی اپنی بات نا ماننے کی صورت میں تم غصے میں خود کا نقصان کر لیتی انھوں نے موقع کی مناسبت سے تمہیں سنبھالا تمہیں خود میں سمیٹا انھوں نے جو کیا جائز بھی ہے، یار پلیز انھیں معاف کر دو اسی میں سب کا سکون ہے، وہ پوری زندگی تمہارے سامنے سر جھکائے رکھیں گے تمہیں عزت محبت سب دیں گے اسکے علاوہ اور کیا چاہیے تمہیں، تم خود مطمئن ہو جاؤ گی انکے لیے نا سہی خود کے سکون کی خاطر ہی کلان سر کو معاف کر دو، ورنہ انھیں ہمیشہ کے لیے کھو دو گی، جو حالت میں نے کلان سر کی دیکھی مجھ سے برداشت نہیں ہوا، وہ میرے نا سہی خوش اور پر سکون تو رہیں جو "تمہارے ساتھ ہی ممکن ہے۔۔۔۔۔

وہ یہ کہتی نم آنکھیں صاف کرتی ہوئی وہاں سے چلی گئی اسکی باتوں نے عناب کے دل و دماغ میں ایک جنگ چھیڑ دی تھی، بہت سوچنے کے بعد ایک فیصلہ کرتے اس نے موبائل اٹھا دھڑکتے دل سے کلان کو کال کر دی، کلان آفس میں بیٹھا کرسی کو ہلکا ہلکا ہلاتے ہوئے بند آنکھوں کے ساتھ ناجانے کن سوچوں کے زیر اثر تھا کہ موبائل کی رنگ ٹون سن وہ اسکی طرف متوجہ ہوا۔۔۔

عناب کا نام دیکھ اسکی دھڑکنیں رفتار پکڑ گئی، ایک گہرا سانس لیتے اس نے کال اٹینڈ کی، سامنے سے جو عناب نے کہا اسے یقین ہی نا آیا عناب نے اسے ملنے کو بلایا تھا، کال بند ہو جانے کے بعد بھی اسکا دل بے قابو ہی رہا، کیا

عناب نے اسے معاف کر دیا، وہ خوش فہم ہونے لگا تھا، وہ اپنا کوٹ پہن گاڑی کی چابی اٹھائے عناب کو پک کرنے کے لیے نکل پڑا، عناب نے اسے اپنے فیلٹ پر بلایا تھا جب وہ بے تابی سے ڈرائیونگ کرتے ادھر پہنچا تو عناب کو گیٹ کے قریب خود کا منتظر پایا، اسے دیکھتے ہی وہ اسکی جانب بڑھی اور دروازہ کھول گاڑی میں بیٹھ گئی کلان نے فوراً گاڑی سٹارٹ کی تھی، گاڑی میں خاموشی کا راج تھا یہی خاموشی کلان پر بہت گراں گزر رہی تھی اسکا دل پہلو میں بے تحاشا دھڑک رہا تھا۔۔۔۔

"میں نے ایک فیصلہ کیا ہے کلان، آپکو معاف کرنے کا، جو بھی آپ نے میرے ساتھ کیا اس سب کے لیے "

"میں آپکو معاف کرتی ہوں۔۔۔۔

کلان نے بے یقینی نے اسکی جانب دیکھا۔۔۔

"کیا تم سچ کہہ رہی ہو عناب مجھے یقین نہیں آرہا تم نے مجھے معاف کر دیا۔۔۔ "

وہ خوشی سے چہکتی آواز میں بولا۔۔۔۔

"تھینک یو سو مچ عناب میں تم سے وعدہ کرتا ہوں اتنا پیار دوں گا میں تمہیں کہ کبھی بھی تمہیں ہمارا پاسٹ یاد "

"نہیں آئے گا۔۔۔

وہ خوشی سے پھولے نہیں سما رہا تھا۔۔۔

"مکمل بات سن لیں کلان، میں نے آپکو معاف ضرور کر دیا پر میں کبھی بھی آپکو اپنے شوہر کے روپ میں قبول نہیں کر سکتی، میں کبھی بھی آپکی عزت نہیں کر سکوں گی پھر بھلا میں کیسے آپکے ساتھ زندگی گزار لوں۔۔۔۔"

وہ کھڑکی سے باہر دیکھتی سپاٹ لہجے میں بولی، کلان دھواں دھار چہرے کے ساتھ اسے سنتا رہا۔۔۔

"میں کسی ایسے انسان کے ساتھ رہنا چاہتی ہوں جن کی عزت کر سکوں میں، وہ بھی بدلے میں مجھے عزت دیں چاہے پیار اتنا نا بھی ہو انکے پاس پر مجھے عزت لازمی دیں وہ، میرے نزدیک عزت سب سے زیادہ اہم ہے، آپ سے ایک ریکوسٹ کرتی ہوں میں اگر کبھی بھی آپ نے مجھ سے محبت کی اسی محبت کے واسطے پلیز مجھے خلع دے دیں تاکہ اس اذیت سے نجات ملے مجھے یوں بیچ میں مت لٹکائیں مجھے پلیز۔۔۔۔"

وہ التجائیہ لہجے میں کلان ملک سے مخاطب تھی۔۔۔

"میں نے تم سے کہا تھا عناب صرف میری ہو تم، اگر کبھی بھی تم نے مجھے چھوڑ کر کسی اور کو اپنانے کی کوشش کی تو تمہارے ساتھ خود کی جان لینے میں ایک پل لگاؤں گا میں۔۔۔"

کرب سے سرخ آنکھیں عناب پر گاڑھے اس نے گاڑی کی رفتار تیز کر دی۔۔۔

NOVELS MAFIA DISCOVER STORIES, FIND YOURS!

"یہ کیا کہہ رہے ہیں آپ، گاڑی روکیں کلان۔۔۔ "

وہ غصے سے چلائی۔۔۔

"نہیں عناب اب یہ گاڑی نہیں رکے گی، اگر میرے لیے تم نہیں تو کلان ملک کا بھی کوئی وجود نہیں۔۔۔ "

اس نے گاڑی کی سپیڈ اور تیز کی تھی راستے میں کتنی ہی دفعہ انکا ایکسڈنٹ ہوتے بچا وہ مسلسل چیختے ہوئے کلان کو گاڑی روکنے کا کہہ رہی تھی پر کلان ملک پر تو کوئی جنون سوار تھا مکمل پاگل ہو چکا تھا وہ۔۔۔۔

"مجھے وہ موت بھی قبول نہیں کلان ملک جس میں آپ میرے ساتھ ہو۔۔۔۔"

وہ حلق کے بل چلائی۔۔۔

"مگر مجھے وہی موت قبول ہے عناب جس میں تم میرے ساتھ ہو۔۔۔۔ "

وہ بھی غصے سے چیخا اور گاڑی اونچی ڈھلوان کی جانب بڑھائی، وہ فل سپیڈ اس ڈھلوان پر گاڑی لیے چلا گیا عناب کا خوف سے دل بند ہونے کو تھا کہ اچانک کلان گاڑی کا دروازہ کھولتے عناب کو باہر دھکا دے کر خود گاڑی سمیت گہری کھائی میں چلا گیا، عناب پھٹی پھٹی آنکھوں سے کلان کی گاڑی نیچے کھائی میں اترتے دیکھ رہی تھی۔۔۔

"نہیں کلان۔۔۔۔ "

اسے پکارتی وہ حواس باختہ اسکے پیچھے لپکی، اس سے پہلے وہ بھی کھائی میں چھلانگ لگاتی صائم اپنی گاڑی سے نکلتا اس کی طرف بھاگا، اس نے عناب کو کلان نے ساتھ جاتے ہوئے دیکھ لیا تھا تبھی انکا پیچھا کرتے ادھر پہنچا تھا وہ۔۔۔۔

یہ کیا کررہی ہو تم عناب۔۔۔۔؟؟؟ "

اس نے عناب کو کمر سے دبوچا۔۔۔۔

"صائم کلان، پلیز انھیں بچالیں، وہ مر جائیں گے صائم پلیز میرے کلان کو بچالیں۔۔۔۔ "

وہ پاگلوں کی طرح چیخ رہی تھی۔۔۔

وہ مجھ سے معافی مانگ رہے تھے انھیں بولیں نا میں نے معاف کیا وہ آجائیں نا واپس، آپ بچالیں نا انھیں، "

"کلان۔۔۔۔

وہ صائم کے قابو میں نہیں آرہی تھی کلان کی خاطر پاگل ہو چکی تھی وہ، اسے سینے کے ساتھ لگاتے صائم نے ایمبولینس اور پولیس کو کال کردی۔۔۔۔

🔥🔥🔥🔥🔥🔥

کلان کو بہت شدید چوٹیں آئی تھیں، معجزاتی طور پر وہ زندہ بچ گیا لیکن حالت بہت خراب تھی، عناب آئی سی یو کے باہر کھڑی اسے پٹیوں اور مشینز میں جکڑے دیکھ آنسو بہا رہی تھی، ہاں یہ سچ تھا وہ آج بھی کلان ملک سے محبت کرتی تھی بے تحاشا محبت، وہ چاہ کر بھی اسے بھول نا پائی پر خود میں وہ کلان کو معاف کرنے کا حوصلہ بھی نا پاتی تھی، جو کچھ کلان نے اسکے ساتھ کیا وہ معافی کے قابل ہر گز نا تھا، مگر اسکے اتناسب کرنے کے باوجود خدا نے عناب کے دل میں کلان کے لیے نفرت پیدا نا کی۔۔۔

اسکے دل میں آج بھی کلان ملک بستا تھا یعنی اللہ نے اسے معاف کر دیا تھا پھر بھلا وہ کون ہوتی تھی اس سے بدلا لینے والی، وہ جانتی تھی کلان ملک کو معاف کرنے کے بدلے اللہ تعالیٰ اسے بہت کچھ نوازیں گے، معاف کرنے والا اللہ کے بہت نزدیک ہوتا ہے وہ اللہ کی خاص بندی بنا چاہتی تھی، ہاں اگر کلان ملک کو اسکے کیے کا پچھتاوا نا ہوتا تو وہ سزا کا حقدار ضرور تھا، تب عناب کے سزا دینے کا حق بنتا، پر یہاں تو کلان کو اسکے کیے کی سزا مل چکی تھی جس اذیت کو وہ سہتا رہا وہ کم ہر گز نا تھی، اب تو بس عناب کلان کی زندگی کی خاطر دعا گو تھی وہ اسے معاف کر کے سکون حاصل کرنا چاہتی تھی جس کو ترس چکی تھی وہ جس سکون کی کب سے وہ متلاشی تھی کیونکہ اسکا سکون تو کلان ملک کی قربت میں ہی تھا۔۔۔۔

کیسی ہو عناب۔۔۔۔؟؟؟ "

اچانک وہ اسکی آواز پر پلٹی جو اسکے بے حد قریب پہنچ عناب کو گہری نظروں کے حصار میں لیے ہوئے تھا۔۔۔

"میں ٹھیک ہوں صائم، آپ یہ بتائیں کلان تو ٹھیک ہو جائیں گے نا۔۔۔۔ "

اسکی آنکھوں سے آنسو جاری ہو چکے تھے صائم نے اسکے چہرے سے نظریں ہٹائیں عناب کو اس حالت میں دیکھنا بہت مشکل تھا اس کے لیے۔۔۔۔

"ہاں ان شاءاللہ وہ ٹھیک ہو جائے گا تمہاری محبت اور دعائیں ہیں اسکے ساتھ۔۔۔۔ "

وہ پھیکی مسکراہٹ سمیت بولا۔۔۔

میں یہاں تمہیں خدا حافظ کہنے آیا تھا کیونکہ عناب آج رات کی فلائٹ سے میں واپس اٹلی جا رہا "

"ہوں۔۔۔۔

لاکھ کوششوں کے باوجود اسکی آنکھیں بھر آئی تھیں عناب نے حیرانگی سے اسے دیکھا۔۔۔۔

یہ آپ کیا کہہ رہے ہیں صائم۔۔۔۔؟؟؟ "

صحیح کہہ رہا ہوں، رات کو میں نے جائنہ سے نکاح کر لیا، میں اسے وہ خوشی دینا چاہتا ہوں جس سے خود محروم " ہوں میں، یقین مانو رات اسے خوش دیکھ مجھے بہت سکون ملا، کہتے ہیں نا شادی اس سے کرو جو آپ سے محبت کرتا ہوں آپکا طلبگار ہو، اس بات کا اندازہ مجھے کل رات جائنہ کو دیکھ ہوا، بہت سکون ملا مجھے جو بیان نہیں کر سکتا ، تم ہمیشہ رہو گی میرے دل میں پر تمہارا درد اب مجھے تڑپائے گا نہیں کیونکہ اس درد پر مرہم رکھنے کے لیے جائنہ موجود ہو گی میرے پاس، میں نے بہت پیار کیا تم سے عشق کی حد تک پر تمہیں پا نا سکا، کیونکہ میرے نزدیک تمہاری خوشی سب سے اہم ہے تمہیں اٹلی سے ادھر اسی وجہ سے لایا تھا میں تاکہ تم اپنی خوشی کلان سے حاصل کر سکو، وہ بدل چکا ہے عناب مجھے پورا یقین ہے اگر اسے اپنے کیے پر پچھتاوہ نا ہوتا تو کبھی بھی میں تمہیں اسکے قریب نا لاتا، مجھے یقین ہے بہت خوش رہو گے تم دونوں پھر بھی اگر کبھی زندگی کے کسی بھی موڑ پر تمہیں میری ضرورت محسوس ہو تو بلا جھجک پکار لینا میں تمہاری ایک پکار پر دوڑا چلا آؤں گا۔۔۔"

وہ اس سے کہتا مسکراتے ہوئے نرمی سے عناب کا ہاتھ تھام گیا، اس نے روتے ہوئے صائم کو گلے لگایا تھا کتنے ہی آنسو اس نے صائم کی شرٹ میں جذب ہونے دیے، اور پھر خدا حافظ کہتے وہ وہاں سے چلا گیا عناب نم آنکھوں سے اسے جاتے ہوئے دیکھنے لگی یہ وہ شخص تھا جس نے ہر موڑ پر اس کا ساتھ دیا اسکی خوشی کی خاطر وہ اپنی محبت کی قربانی دے چکا تھا، بہت خوش قسمت تھی وہ جو صائم جیسا دوست ملا اسے۔۔۔

🔥🔥🔥🔥🔥🔥

گیارہ گھنٹے بعد کلان ملک کو ہوش آگیا، انجریز بہت زیادہ تھیں، اسکے کمرے میں نورین اور ریحان صاحب موجود تھے، سب سے پہلے نورین نے کلان کا ماتھا چوما اللہ نے انکے بیٹے کی حفاظت فرمائی تھی، ریحان صاحب کی آنکھیں اشک بار تھیں کلان انکی اکلوتی اولاد تھا، کچھ ہی سالوں میں کلان کے غم نے انھیں وقت سے پہلے بہت بوڑھا کر دیا تھا، ہوش میں آنے کے بعد بھی وہ گم سم تھا اسکی آنکھوں سے مسلسل آنسو بہہ رہے تھے، کیا فائیدہ ایسی زندگی کا جس میں اسکی عناب ناہو۔۔۔

وہ اسی سوچ کے زیر اثر تھا کہ دروازہ کھول کوئی داخل ہوا اس نے نظریں اٹھائی تو عناب کو دیکھ وہ شوکڈ رہ گیا، اس نے تیزی سے اپنی پلکیں جھپکائیں کیا یہ اسکی عناب تھی، کلان کو دیکھ نورین بیگم اور ریحان صاحب کے چہرے پر مسکراہٹ بکھر گئی، عناب کلان سے دور کھڑی سر جھکا کر لب کاٹنے لگی تھی، وہ عناب اور کلان کو اکیلا چھوڑ خود مسکراتے ہوئے کمرے سے چلے گئے۔۔۔۔

"عناب۔۔۔"

کلان نے پکارا وہ آنسو بہاتی وہیں کھڑی رہی اسے روتے دیکھ کلان پریشان ہوا اور فوراً اُٹھنے لگا کہ اچانک درد کی شدت بدن میں دوڑتے محسوس کر وہ کراہ کر رہ گیا، عناب تیزی سے اسکے قریب ہوئی تھی۔۔۔

کلان کیا ہوا آپکو، ٹھیک تو ہیں۔۔۔؟؟؟ "

وہ بے تابی سے بولی تھی۔۔۔

تم نے مجھے معاف کر دیا عناب۔۔۔؟؟؟ "

وہ بے یقین ہوا۔۔۔

"آپکے پاس ہوں تو اسکا یہی مطلب ہوا ہاں معاف کر دیا آپکو۔۔۔"

وہ نظریں جھکائے بولی تھی کلان کی آنکھوں میں دیکھنا اسکے لیے مشکل ترین کام تھا۔۔۔

"یار مجھے یقین نہیں آرہا تم نے مجھے معاف کر دیا۔۔۔ "

اور آپکو یقین دلانے کے لیے مجھے کیا کرنا پڑے گا۔۔۔؟؟؟ "

وہ مسکراتی ہوئی سوال کر گئی کلان دل سے مسکرایا تھا۔۔۔

"کہہ دوں پر سوچ رہا ہوں کہیں تم غصہ نا کرو۔۔۔۔ "

اسکے جواب پر عناب نے ترچھی نظروں سے اسے گھورا۔۔۔

آپ تو ایسے کہہ رہے ہیں جیسے میری غصے کی بہت پرواہ ہو آپکو، بہت ڈھیٹ قسم کی انسان ہیں آپ، کتنا "

"ڈرتے ہیں مجھ سے اچھے سے جانتی ہوں۔۔۔

وہ ایک ایک لفظ چبا کر بولی۔۔۔۔

"وہ تو ہوں، لیکن ابھی جو میں کہنے والا ہوں اسے سن کر تم مجھے بے شرم اور بے ہودہ ضرور کہو گی۔۔۔ "

وہ زیر لب مسکرایا۔۔۔

"خبردار کلان اگر آپ نے کوئی بھی فضول ایسی ویسی بات کی۔۔۔ "

عناب نے تنبیہہ کی تھی۔۔۔

عناب پلیز یار ایک کس ہی تو ہے، کر بھی دو پاس آکر، اب میں ہل نہیں سکتا ورنہ یہ فریضہ بہت اچھے سے "

"انجام دیتا۔۔۔

وہ اسے گہری نظروں کے حصار میں لیے بولا عناب اسکی بات پر سرخ ہوئی تھی۔۔۔

"جی نہیں، مجھ سے ایسی کوئی امید مت رکھنا آپ، معاف کر دیا اسے ہی غنیمت جانیں۔۔۔ "

عناب نے صاف انکار کر دیا تھا کلان نے سرد آہ بھری۔۔۔

"ٹھیک ہے کر لو ظلم مجھ پر، ایک مرتبہ ٹھیک ہو لینے دو پھر تمہیں بتاؤں گا، ایک پل کے لیے دور نہیں کروں گا خود سے، کلان ملک کتنا بے ہودہ اور بے شرم ہے اس بات کا اندازہ تب اچھے سے ہو جائے گا تمہیں میری جان۔۔۔۔"

وہ عناب کو دیکھتا بے باکی سے بولا تو وہ کانوں تک سرخ پڑی، اپنی خفت مٹانے کی خاطر اس نے کلان کو غصے سے گھورا۔۔۔۔

"افففف یہ آنکھیں۔۔۔ "

اس نے عناب کی گھوری پر سرد آہ بھری تو وہ کھلکھلا کر ہنس دی۔۔۔۔

🔥🔥🔥🔥🔥🔥

NOVELS MAFIA
DISCOVER STORIES, FIND YOURS!

ہاسپٹل سے ڈسچارج ملنے پر کلان گھر آ گیا پر ابھی بھی اسے مکمل ٹھیک ہونے کے لیے بیڈ ریسٹ کی ضرورت تھی نورین بیگم نے کلان کے لاکھ منت سماجت کرنے کے باجود عناب کو اسکے ساتھ کمرے میں شفٹ نا ہونے دیا وہ جانتی تھیں عناب کے لیے کتنا جزباتی ہے وہ جبکہ فلحال ڈاکٹر نے اسے ریسٹ کا مشورہ دیا تھا۔۔۔

"یہ کوئی بات نا ہوئی ظلم کر رہی ہیں آپ مجھ پر مام، عناب کو کر دیں نا میرے ساتھ روم میں شفٹ۔۔۔۔ "

وہ عناب کو گہری نظروں سے دیکھتا نورین بیگم سے مخاطب تھا وہ کلان کے قریب ہی بیڈ پر بیٹھی تھی۔۔۔۔

یہ تم خود سے پوچھو بیٹا جو عناب کو دیکھتے ہی پاگل ہو جاتے ہو ابھی تمہیں آرام کی ضرورت ہے اب مزید "بحث مت کرنا مجھ سے۔۔۔۔"

نورین بیگم کی بات پر عناب سرخ پڑی۔۔۔۔

اس سے پہلے مکمل ٹھیک ہو جاؤ تب پر سکون ہو کر میں اور تمہارے ڈیڈ واپس لاہور چلے جائیں گے تب تم "رہنا اپنی بیوی کے ساتھ اکیلے اور خوب دیکھانا اپنے جزباتی پن کے مظاہرے۔۔۔۔"

نورین بیگم نے شرارتی لہجے میں کہتے عناب کو بیڈ سے اٹھنے کا اشارہ کیا۔۔۔

فکر مت کرو کلان میں نے تمہارے لیے میل اٹینڈنٹ کا بندوست کر دیا ہے وہی ہو گا رات تمہارے پاس "

"وہی تمہارا مکمل خیال رکھے گا۔۔۔

"ناٹ فیئر مام بیوی سے اچھی کوئی اٹینڈنٹ نہیں ہو سکتی آپ میری عناب کو کہیں نہیں لے جا سکتیں۔۔۔ "

وہ احتجاج کرنے لگا تھا۔۔۔

"کیا ہو گیا ہے تمہیں کلان جہاں اتنا صبر کیا ہے کچھ دن اور انتظار کر لو، چلو عناب تم میرے ساتھ۔۔۔ "

وہ عناب کو لیے کمرے سے نکل گئی کلان نے غصے سے سر سرہانے میں پٹخا۔۔۔۔

"افففف، یہ کچھ دن مجھے صدیوں کے مترادف لگ رہے ہیں مام آپ کیوں میری دشمن بن رہی ہیں۔۔۔۔ "

وہ خود سے بڑبڑایا تھا۔۔۔۔

🔥🔥🔥🔥🔥🔥

ایک ہفتہ بیڈ ریسٹ اور میڈیسنز کی وجہ سے کلان بالکل ٹھیک ہو گیا پر ایک دن پہلے ہی عناب اپنے گھر چلی گئی تھی بلقیس بیگم نے کلان کو عناب کی خوشی کی خاطر معاف کر دیا تھا، عناب کو کلان نے ایک بہت خوبصورت ریڈ ویلوٹ کی میکسی بھیجی تھی، نورین بیگم اور ریحان صاحب واپس لاہور جا چکے تھے اس نے پورا گھر پھولوں

اور موم بتیوں سے سجایا تھا، کلان کی گاڑی کا ہارن سن وہ بلقیس بیگم کو خداحافظ کہتی انکے گلے لگی، اسے اتنا خوش دیکھ بلقیس بیگم نے اپنی بیٹی کے حق میں ڈھیروں دعائیں کی اور اسکی پیشانی چوم جانے کا اشارہ دیا وہ ریڈ میکسی پہنے کھلے بالوں اور سرخ ہی لپ اسٹک لگائے بے حد حسین دیکھائی دے رہی تھی۔۔۔۔

چہرے پر ڈھیروں قوس قزح کے رنگ بکھرے تھے، اسے باہر آتے دیکھ کلان جیسے پاگل ہوا تھا، جلدی سے اس نے عناب کے لیے فرنٹ سیٹ کا دروازہ کھولا اور مسکراتے ہوئے خود ڈرائیونگ سیٹ سنبھالی، وہ مسلسل عناب کا ہاتھ تھامے ڈرائیونگ کر رہا تھا اس دوران وہ بار بار اسے محبت پاش نظروں سے دیکھتے اسکا ہاتھ چوم لیتا ،وہ نظریں جھکائے گاڑی سے باہر دیکھنے لگتی کلان کی بے تابیاں عروج پر تھیں اگلے لمحات کا سوچ عناب کا دل زوروں سے دھڑک رہا تھا۔۔۔۔

گاڑی جب گیٹ سے اندر داخل ہوئی تو اتنی سجاوٹ دیکھ وہ حیران رہ گئی پورا گھر موم بتی کی روشنی سے جگمگا رہا تھا جو بے حد حسین دیکھائی دیتا عناب مسمرائز ہو کر آنکھیں بھی نا جھپکا سکی، کلان نے گاڑی روکتے عناب کی طرف کا دروازہ کھولا اور اسے گود میں اٹھالیا۔۔۔۔

کلان یہ کیا کر رہے ہیں آپ۔۔۔۔؟؟؟ "

وہ شرم سے سرخ پڑی سامنے ہی تو چوکیدار اور گھر کے ملازم موجود تھے۔۔۔۔

جان، میں تمہیں یہ بتانے کی کوشش کر رہا ہوں ہاؤ مچ آئی لو یو، یہ سبھی لوگ بھی یہی سوچتے ہوں گے کلان " ملک کو کتنا عشق ہے اپنی بیوی سے یا پھر ہو سکتا ہے تمہاری طرح یہ سب بھی مجھے بے شرم بول رہے ہوں۔۔۔۔"

شرارت سے اس نے آنکھ ونک کی، وہ یوں ہی اسے لیے بیڈروم میں داخل ہوا اور عناب کو نیچے اتارا۔۔۔۔

"قسم سے بہت خوبصورت لگ رہی ہو بالکل ریڈ ویلوٹ کیک۔۔۔۔"

اس نے عناب کو گہری نظروں سے سر سے پاؤں تک دیکھا تھا عناب شرماتے ہوئے سر جھکا گئی وہ اسکا ہاتھ تھام ڈریسنگ ٹیبل تک آیا اور نرمی سے عناب کا دوپٹہ کاندھوں سے جدا کرتے اسے پیچھے سے اپنے حصار میں لیے کلان نے اپنے دہکتے لب اسکے کاندھے پر رکھے، وہ اسکے حصار میں کسمسائی تھی کلان نے اپنی گرفت اور مضبوط کی۔۔۔۔

"تم نے مجھے دل سے معاف کر دیا نا عناب۔۔۔۔"

کلان کے سوال پر عناب نے بند آنکھیں جھٹ سے کھولی اور اسکی جانب رخ کیا۔۔۔۔

کلان پلیز بھول جائیں سب میں چاہتی ہوں ہم اپنی نئی زندگی کے آغاز میں بیتے کل کا ذکر نا کریں، اسے سوچ "

"صرف تکلیف ہوتی ہے مجھے میں سب بھول جانا چاہتی ہوں۔۔۔

عناب کی آنکھوں میں آنسو جمع ہونے لگے۔۔۔

"آئی ایم سو سوری میری جان۔۔۔ "

کلان نے تڑپتے ہوئے اسکے چہرے کو ہاتھوں کے پیالے میں بھرا۔۔۔

سوری یار میں تمہیں دکھی ہرگز نہیں کرنا چاہتا تھا، میں خود کو آج تک اس سب کے لیے معاف نہیں کر سکا "

حالانکہ تم نے مجھے معاف کر دیا ہے پھر بھی میری ہمت نہیں ہو رہی خود کو معاف کرنے کی، میں ہمارا پاسٹ تو

نہیں بدل سکتا پر وعدہ ہے میرا ہمارا مستقبل تمہارے سنگ بہت خوبصورت بناؤں گا میں، تمہیں کبھی بھی پرانی

"کوئی یاد آنے نہیں دوں گا، کبھی تکلیف نہیں ملے گی تمہیں۔۔۔

وہ اسے کہتا عناب کے قدموں میں بیٹھ گیا۔۔۔

"کلان اٹھیں یہ کیا کر رہے ہیں آپ۔۔۔ "

اسے برا محسوس ہوا تھا کلان کا ایسے اسکے قدموں میں بیٹھنا۔۔۔

"کچھ نہیں جان۔۔۔۔ "

اس نے مسکراتے ہوئے عناب کا پاؤں اٹھا اپنے گھٹنے پر رکھا اور اس میں ہیرے جڑی وائٹ گولڈ کی پائل پہنائی، بہت محبت سے اس نے اپنے لب اس پائل پر رکھے تھے عناب کی آنکھیں بھر آئی کلان کی اتنی محبت پر، اسے اتنا مان دینے پر، کلان فوراً سے اٹھتا اسکے چہرے کو محبت سے تھامے نرمی سے عناب کے لبوں پر جھک اپنی تشنگی مٹانے لگا، اسکی دی جانے والی شدت سہتے عناب نے کلان کی شرٹ مٹھی میں جکڑی تھی ورنہ وہ بے جان ہوتی ٹانگوں سے زمین بوس ہو جاتی، کلان نے اسکی کپکپاہٹ محسوس کرتے مضبوطی سے اسکی کمر کے گرد بازو حائل کی، کافی دیر بعد کلان اس سے دور ہوتا عناب کو بازوؤں میں اٹھائے بیڈ تک لایا، اور لیمپ اوف کرتے وہ عناب کو لیٹا اس پر جھکتا اپنی برسوں کی محبت شدتوں کی صورت نچھاور کرنے لگا۔۔۔۔

🔥🔥🔥🔥🔥🔥

"کلان کیا بدتمیزی ہے چھوڑیں بھی۔۔۔۔ "

وہ اسکی بانہوں کے حصار سے نکلنے کی کوشش کرتی چلائی تھی وہ اسے چھوڑنے کا نام ہی نہیں لے رہا تھا اس سے پہلے وہ اسکی بازو پیچھے کر بیڈ سے نیچے اتر پاتی کلان نے اسکا ہاتھ کھینچ پھر سے عناب کو اپنے سینے پر گرا لیا اور تیزی

سے اسکے ہونٹوں کو اپنی دسترس میں لیے وہ اسکی سانسیں انہیل کرنے لگا تھا، عناب نے ہاتھوں سے اسے

روکنا چاہا تو کلان نے اسکے دونوں ہاتھ اپنے ایک ہاتھ سے پکڑا اسکی مزاحمت کو ناکام بناتے پہلے سے زیادہ شدت

سے اسکی سانسیں جکڑلیں عناب کو سانس لینا دوبھر محسوس ہونے لگا اسکا وجود بے جان ہونے لگا تھا تب

محسوس کر کلان نے ترس کھایا اس پر، سرخ آنکھوں سے لمبے لمبے سانس لیتی وہ اسے گھورنے لگی بدلے میں

کلان نے مسکراتے ہوئے آنکھ ماری تھی اسے۔۔۔۔

"کسی دن جان لے لیں گے آپ میری۔۔۔۔ "

اس نے اپنے سرخ ہو چکے ہونٹوں کو چھوا جن پر جلن ہو رہی تھی۔۔۔

"ارے میری جان کیا ہوا، کہو تو مرہم رکھ دوں۔۔۔۔ "

وہ پھر سے عناب کو قریب کرتا اس پر جھکا عناب نے غصے سے اسے دھکا دیا۔۔۔۔

پیچھے ہٹیں کلان ورنہ میں جان لے لوں گی آپکی، پچھلے ایک ماہ سے آفس نہیں گئے آپ نا ہی مجھے کہیں باہر "

"جانے دیتے ہیں، گھر کے سبھی ملازموں کو چھٹی دے دی آپ نے بس یہاں آپ ہیں اور یہ بیڈ۔۔۔۔

وہ اسکی بانہوں میں مچلتی ہوئی بولی کلان کی گستاخیاں اور شرارتیں پھر سے شروع ہو چکی تھیں۔۔۔

"نہیں جان کچھ بھول رہی ہو تم، بس میں بیڈ نہیں تم بھی شامل ہو اس میں۔۔۔ "

اس نے بے باکی سے عناب کو آنکھ ماری۔۔۔

کلان آپکا ارادہ سچ میں روڈ پر آنے کا ہے انکل کی اتنے سالوں کی محنت برباد کر دیں گے آپ، پچھلے ایک ماہ "

"سے آفس کی شکل نہیں دیکھی آپ نے۔۔۔۔

وہ غصے سے چلائی تو کلان اس سے دور ہوتا اٹھ کر بیٹھ گیا۔۔۔

"افففف یار میں تو بھول ہی گیا آج رات مام اور ڈیڈ آرہے ہیں مام تو باہر کا کھانا بھی نہیں کھاتی عناب۔۔۔۔ "

کلان نے اپنے ماتھے پر ہلکی سے چت لگائی تھی۔۔۔

"ہاں تو کس نے کہا تھا آپ سے کک کو چھٹی دیں میں تو خود باہر کا کھانا کھا کھا کر اکتا چکی ہوں۔۔۔۔ "

اس نے کلان کو لتاڑا تھا۔۔۔۔

"کیا کروں جان میں نہیں چاہتا ہماری پرائیویسی ڈسٹرب ہو اس لیے سب کو چھٹی دی۔۔۔۔ "

معصومیت سے وہ اسے دیکھنے لگا۔۔۔

میں کچھ نہیں جانتی ناہی کوئی امید رکھیے گا آپ، میں سونے لگی ہوں بہت نیند آئی ہے مجھے، کھانا میں نے "

"نہیں بنانا پہلے ہی رات بھر جگائے رکھتے ہیں آپ، ترس بھی نہیں آتا مجھ معصوم پر۔۔۔۔

اسکی بات کلان کو مسکرانے پر مجبور کر گئی نرمی سے اس نے عناب کا گال چھوا۔۔۔۔

ڈونٹ وری یار تمہیں فکر کرنے کی ضرورت نہیں تمہارا خادم ہے نا اسکے ہوتے پریشان کبھی مت ہونا، میں "

بنالیتا ہوں کھانا تم اپنی نیند پوری کرو، رات مجھے فریش ملو تم تب کوئی بہانہ نہیں سنوں گا میں کہ کلان مجھے نیند آ

"رہی ہے، تھکاوٹ ہے یا کچھ بھی، تب صرف میری چلے گی۔۔۔۔

اس نے عناب کے قریب ہوتے اسکی گردن سے بال پیچھے کر اپنا شدت بھر لمس چھوڑا عناب اسکی بات پر

سرخ ہوئی تھی۔۔۔۔

🔥🔥🔥🔥🔥🔥

وہ اپنی نیند پوری کر کے جب اٹھی تو کلان اسے کہیں نظر نا آیا وہ ابھی تک بیڈروم سے باہر تھا رات کے 7 بجے کا

وقت تھا وہ اٹھ کر باتھروم گئی اور فریش ہونے کے بعد شاکنگ پنک کلر کا خوبصورت سا ڈریس زیب تن کیا،

NOVELS MAFIA
DISCOVER STORIES, FIND YOURS!

NOVELS MAFIA
DISCOVER STORIES, FIND YOURS!

بالوں کو سٹریٹ کر کے کھلا چھوڑنے کے بعد شاکنک پنک کلر کی لپ اسٹک کے ہمراہ وہ باہر لاونج میں چلی آئی۔۔۔۔

جہاں اوپن کچن اور ڈائنگ ایریا موجود تھا، کلان اپرن پہنے ٹیبل سجا رہا تھا پورے گھر میں لذیذ کھانوں کی خوشبو پھیلی ہوئی تھی اس نے اچھا خاصا اہتمام کیا تھا، اسے ڈائنگ ٹیبل سیٹ کرتے دیکھ عناب کی ہنسی چھوٹ گئی وہ بہت محویت سے ٹیبل سجا رہا تھا اسکی پرفیکش کافی متاثر کرنے والی تھی، وہ ہر کام بہت توجہ اور دل جمعی سے کرتا اس بات کو اچھے سے جانتی تھی وہ۔۔۔۔

عناب پر نظر جاتے ہی کلان کی مسکراہٹ گہری ہوئی وہ غور سے اسے دیکھتا اپنا اپرن اتارتے اسکے قریب ہوا وہ شاکنک پنک کلر میں سیدھا اسکے دل میں اتر رہی تھی کلان نے محبت سے اسے بانہوں میں بھرتے عناب کی پیشانی پر لب رکھے اور پھر اسکی لپ اسٹک سے سجے ہونٹ دیکھ بے تاب ہوتا وہ ان پر جھکنے لگا کہ عناب نے اسکے لبوں پر ہتھیلی رکھتے اسے روکا۔۔۔۔

"کیا کر رہے ہیں آپ کلان، انکل آنٹی آتے ہی ہو گے میری لپ اسٹک تو خراب مت کریں۔۔۔۔ "

اس نے کلان کو دونوں ہاتھوں سے پیچھے کیا اور ڈائنگ ٹیبل کی طرف بڑھی۔۔۔۔

NOVELS MAFIA
DISCOVER STORIES, FIND YOURS!

کیا کیا بنایا ہے کھانے میں آپ نے۔۔۔؟؟؟ "

وہ برتنوں کے ڈھکن اتارتی دیکھنے لگی۔۔۔

"میری جان، سب کچھ تمہاری اور مام کی پسند کا بنایا ہے۔۔۔ "

وہ اسے پیچھے سے اپنے حصار میں لیتا بولا۔۔۔

انکل کی پسند کا کچھ نہیں بنایا۔۔۔؟؟؟ "

اسکی بات پر وہ مسکرا دیا۔۔۔

یار شوہر تو بیچارے بیویوں کی پسند پر ہی خوش ہو جاتے ہیں، اب جو تمہیں پسند ہے وہی میری پسند ہے، ڈیڈ کا "

" بھی یہی حال ہے سوڈونٹ وری۔۔۔

وہ شرارتی لہجے میں بولا تھا اور عناب کی کلائی پکڑ وہ اسے صوفہ تک لایا عناب کا دوپٹہ اتار کر سائیڈ پر رکھتے وہ

صوفہ پر لیٹ عناب کو خود پر گرا چکا تھا۔۔۔

"کلان کیا ہو گیا ہے آپکو چھوڑیں بھی، انکل آنٹی آجائیں گے۔۔۔ "

وہ اسکے سینے سے اٹھنے کی کوشش کرنے لگی کلان نے اپنی گرفت مضبوط کرتے اسکے کان کی لو کو چوما۔۔۔

"ابھی انکے آنے میں بہت وقت ہے جان تب تک خود کو میرے حوالے کردو۔۔۔۔ "

وہ آنکھوں میں خمار لیے سرگوشی کرتا عناب کے گال پر لب رکھے اپنا لمس چھوڑنے لگا تھا اسی اثناء میں ریحان صاحب اور نورین بیگم نے اندر قدم رکھا، ان دونوں کو اس حال میں دیکھ نورین بیگم کے چہرے پر مسکراہٹ پھیلی وہیں ریحان صاحب کا غصہ ہائی ہوا تھا، عناب کی نظر ان پر جا چکی تھی شرم کے مارے وہ پانی پانی ہو گئی۔۔۔۔

"کلان۔۔۔۔ "

اس نے دبی دبی آواز میں اسے پکارا جو بند آنکھوں کے ساتھ عناب کے چہرے کو چومے جا رہا تھا اس نے کلان سے دور ہونے کی کوشش کی پر اسکی گرفت کافی مضبوط تھی، نورین بیگم اور ریحان صاحب یہ منظر دیکھ منہ پھیر چکے تھے۔۔۔۔

"کلان۔۔۔۔ "

اس نے پھر پکارا پر کلان پر کوئی اثر نا ہوا عناب کی قربت میں وہ خود تک کو فراموش کر دیتا تھا، عناب کا شرم سے برا حال تھا اسکا دل کیا زمین میں سما جائے یا پھر کلان کی جان لے لے جو کہیں بھی شروع ہو جاتا تھا، اس ایک ماہ

NOVELS MAFIA
DISCOVER STORIES, FIND YOURS!

میں اس نے عناب کی جان عذاب بنا رکھی تھی اسکا رومانس تھا جو کبھی ختم ہی نا ہوتا وہ اسکی شدتیں سہہ سہہ کر نڈھال ہو جایا کرتی پر وہ اسے چھوڑنے کو تیار نا ہوتا اب بھی وہ مدہوش ہوئے اسکی بالوں کی مہک سانسوں میں اتارتا عناب کے گال چومے جا رہا تھا عناب نے اب کی بار روہانسی ہوتے اسے پکارا مگر بے سود۔۔۔۔

بے بس ہوتے اس نے پاس ہی ٹیبل پر پڑی ایش ٹرے اٹھا کلان کے کاندھے پر دے ماری، اس نے درد سے بلبلاتے آنکھیں کھول عناب کو چھوڑا تھا۔۔۔

"عناب یہ کیا بدتمیزی ہے۔۔۔۔"

اس نے عناب کو گھورا۔۔۔۔

"کلان انکل آنٹی۔۔۔۔"

وہ سرخ چہرے کے ہمراہ بہت آہستہ سے بولی، وہ ایک دم سے ہڑبڑاتے ہوئے اٹھا اور تیزی سے نورین بیگم اور ریحان صاحب کے گلے لگ گیا عناب کی اتنی ہمت نہیں ہو رہی تھی وہ ان دونوں سے ملتی سرخ چہرے کے ساتھ وہ نظریں زمین پر گاڑھے وہیں کھڑی تھی آخر میں وہ شرمندگی کے باعث بنا اس سے ملے ہی کمرے میں چلی گئی۔۔۔۔

"بیٹا جی یہ بیڈروم کس لیے ہوتا ہے بتاؤ زرا۔۔۔ "

ریحان صاحب نے کلان کو گھورا۔۔۔

"ڈیڈ آپ دونوں کو نوک کر کے آنا چاہیے تھا جانتے تو ہیں آپکے بیٹے کا ہنی مون پیریڈ چل رہا ہے۔۔۔ "

وہ انکی بات پر بنا شرمندہ ہوئے بے باک سے ہنس دیا۔۔۔

"اچھا تو یہ بھی بتا دو یہ ہنی مون اور کتنے ٹائم تک چلے گا تم آفس کو اپنا چہرہ کب دیکھاؤ گے۔۔۔ "

وہ صوفہ پر بیٹھتے ٹانگ پر ٹانگ رکھ اس سے مخاطب ہوئے۔۔۔

"ابھی تو آپ بھول جائیں ڈیڈ میں آفس آؤں گا ہاں کچھ منتھ بعد سوچوں گا اس بارے میں۔۔۔ "

"ایک ہی بیٹا پیدا کیا ہے وہ بھی انتہائی بے شرم اور نکما۔۔۔ "

اسکا جواب سن ریحان صاحب نے غصے سے نورین بیگم کو دیکھا۔۔۔

انکی کہی بات کلان کا قہقہہ بلند کر گئی۔۔۔

"ویسے مجھے بے شرم کہنے والوں میں ایک کا اور اضافہ ہو گیا، اب تو محبت سی ہو گئی ہے اس لفظ سے۔۔۔ "

وہ بھی ریحان صاحب کے قریب بیٹھ گیا۔۔۔

"عناب کہاں ہے کلان ہم تو اس سے ملے بھی نہیں۔۔۔۔ "

نورین بیگم نے بات بدلی ورنہ ان دونوں باپ بیٹا نے بات طویل کرتے جانا تھا۔۔۔

"وہ شرمندگی سے اندر چلی گئی ہے کیونکہ وہ تمہارے بیٹے کی طرح بے شرم نہیں ہے۔۔۔۔ "

ریحان صاحب کو بے حد غصہ آرہا تھا کچھ دیر پہلے کلان کی حرکات پر۔۔۔۔

ارے اس میں شرمندگی کی کیا بات ہے، وہ کیوں شرمائے جنہیں شرم کرنی چاہیے وہ تو سکون سے بیٹھے "

ہیں۔۔۔۔"

وہ مسکراتے ہوئے بولا تو ریحان صاحب کا غصہ سے رنگ سرخ ہوا نورین بیگم نے سر پیٹ لیا تھا، دونوں باپ

بیٹے ہمیشہ سے ایسے ہی تھے بہت زیادہ فرینک، ایک دوسرے سے لڑتے بھی خوب اور پیار بھی حد سے زیادہ

کرتے، اب بھی نا ریحان صاحب ہار ماننے کو تیار تھے نا ہی کلان ملک۔۔۔۔

"نالائق، بے شرم، بد تمیز۔۔۔۔ "

وہ ہر بار کی طرح اسے سنانا شروع ہو گئے کلان مسکراتے ہوئے اپنی تعریفیں سن رہا تھا اور پھر عناب کو بلانے کی خاطر وہ کمرے میں داخل ہوا اسے آتے دیکھ عناب نے بیڈ سے کشنز اٹھا کر اسکی سمت پھینکنے شروع کر دیے،

کلان ان سبھی کشنز کا کیچ کرتا اسکے قریب آیا۔۔۔۔

کیا ہو گیا میری جان کو سنو تو سہی یار کیوں ایسے خطرناک حملے کر رہی ہو مجھ معصوم پر کیا خود کو بیوہ کرنے کا "
"ارادہ ہے۔۔۔۔

اسکا یوں ڈرنے کا ناٹک کرنا عناب کو اور طیش دلا رہا تھا ان کشنز کی وجہ سے جیسے زخمی ہو چکا تھا وہ۔۔۔۔

"آپ بہت برے ہیں کلان، بہت ہی بے شرم۔۔۔۔ "

وہ روہانسی ہو چکی تھی کلان نے فوراً اسے سینے میں بھینچا۔۔۔۔

"آپکی وجہ سے کتنی شرم آ رہی ہے مجھے انکل آنٹی کے سامنے جانے کی ہمت بھی نہیں ہو رہی۔۔۔۔ "

اس نے سرخ چہرے اور بہتے آنسوؤں کے ساتھ کلان سے کہا تھا۔۔۔۔

"سمپل یار جیسے میں جاؤں گا ویسے ہی تم بھی چلی جاؤ۔۔۔۔ "

اسکے جواب سے عناب نے کلان کو خود سے دور دھکیلا۔۔۔۔

"آپکے لیے سمپل ہے کیونکہ آپ ایک نمبر کے۔۔۔۔۔ "

جی جی میری جان میں ایک نمبر کا بے شرم اور بے ہودہ انسان ہوں، جانتا ہوں یار، ویسے ڈیڈ سے بھی ابھی "

"یہی القابات سن کر آیا ہوں۔۔۔۔

وہ اسکی بات کاٹتا بولا۔۔۔۔

"اب رونا بند کرو اور باہر چلو سب ڈنر پر ویٹ کر رہے ہیں۔۔۔۔ "

وہ عناب کا ہاتھ تھامے کمرے سے باہر نکلا، وہ سرخ چہرے کے ہمراہ ان دونوں سے ملی ڈائنگ ٹیبل پر بھی بیٹھے

اس نے نظریں اٹھا کر کسی کو نا دیکھا نورین بیگم کے چہرے پر عناب کی حالت دیکھ مسکراہٹ موجود تھی کلان

بھی اپنی مسکراہٹ روکے بیٹھا تھا وہیں ریحان صاحب کافی غصے میں مبتلا تھے۔۔۔۔

"مام آپ نے وہ گانا سنا ہے کیا۔۔۔۔ "

اچانک ہی کلان کی آواز گونجی نورین بیگم نے حیرانگی سے اسے دیکھا۔۔۔۔

" جب تم ایسے شرماتی ہو اچھی لگتی ہو "

اس کے بولنے پر عناب نے گھور کر اسے دیکھا۔۔۔

جب تم مجھے ایسے دیکھتی ہو اچھی لگتی ہو "

" تم میں ہے مہرباں ساری ہی خوبیاں بھولا پن، سادگی، دلکشی، تازگی

اب وہ باقاعدہ گانا گنگنا رہا تھا عناب شرم سے لال ہوتی وہاں سے اٹھ کر چلی گئی اسکے جاتے ہی کلان اور نورین

بیگم قہقہ لگائے ہنس دیے۔۔۔۔

"کیوں تنگ کرتے ہو کلان میری بہو کو، پہلے ہی وہ کتنی شرمندہ ہے تمہاری وجہ سے۔۔۔۔ "

کیا کروں یار مام آپکی بہو کو تنگ کرتے مزہ بہت آتا ہے، اوکے سو مام ڈیڈ آپکے روم میں ضرورت کی ہر چیز "

موجود ہے، ہمیں ڈسٹرب مت کریے گا میں جا رہا ہوں اپنی بیوی کو منانے اور صبح بارہ بجے سے پہلے کوئی ہمیں

"نہیں جگائے گا آکر۔۔۔۔

وہ شرارتی لہجے میں کہتا نورین بیگم کا سر چوم وہاں سے چلا گیا انھوں نے مسکراتے ہوئے کلان کو دیکھا اور دل

میں اپنے بیٹے کی دائمی خوشیوں کی دعا کی۔۔۔۔

"ویسے کیا کھا کر پیدا کیا تھا تم نے اس بے شرم انسان کو، پتہ نہیں کس پر چلا گیا۔۔۔۔ "

وہ نورین بیگم کے کاندھے پر ہاتھ رکھتے بولے۔۔۔۔۔

"بے شرمی میں تو ویسے آپ پر ہی گیا ہے۔۔۔۔ "

نورین بیگم کے کہنے پر ریحان ملک کا قہقہہ بلند ہوا۔۔۔۔

"نہیں یہ تو مجھ سے بھی دو ہاتھ آگے ہیں۔۔۔۔ "

مسکراتے ہوئے وہ دونوں اپنے کمرے کی طرف بڑھے، کلان جیسے ہی اپنے کمرے میں داخل ہوا عناب کو منہ پھلائے صوفہ پر بیٹھے دیکھا تھا اس نے، ہنستا ہوا وہ عناب کے قریب جاتا اسے بانہوں میں اٹھائے بیڈ تک لایا۔۔۔۔

چھوڑیں مجھے کلان، بس بہت ہو گیا اب سے میں کبھی بات نہیں کروں گی آپ سے، انتہا کے بد تمیز ہیں "

"آپ۔۔۔۔

اس نے کلان کے سینے پر مکا مارا تھا۔۔۔۔

"میری جان جیسا بھی ہوں صرف تمہارا ہی ہوں یار۔۔۔۔ "

اسکی مسکراہٹ میں ذرا فرق نا آیا۔۔۔۔

"بہت ڈھیٹ ہیں آپ۔۔۔۔ "

اس نے ایک اور لقب دیا کلان ملک کو۔۔۔۔

"ہاں وہ تو میں ہوں, ڈھیٹ نا ہوتا تو کب کا کھو دیا ہوتا تمہیں۔۔۔۔ "

اس نے آنکھ ماری تو عناب مزید چڑ گئی۔۔۔

"میں جان لے لوں گی آپکی۔۔۔۔ "

اسکی بے باک شرارتوں پر عناب نے اسے دھمکی دی تھی۔۔۔۔

"میری جان یہ جان صرف آپکی ہی تو ہے جو چاہو کر وا سکے ساتھ۔۔۔۔ "

عناب کو بیڈ پر لیٹا وہ اسکے دونوں ہاتھ تکیے کے ساتھ لگا چکا تھا فوراً اسکے لبوں پر جھکتا وہ عناب کی سبھی مزاحمتیں نا کام بنا گیا، رات قطرہ قطرہ گزر رہی تھی عناب بھی تمام مزاحمت ترک کرتی خود سپردگی کے عالم میں کلان میں سمٹ گئی کمرے میں پھیلی معنی خیز خاموشی عجیب سا ساز پیدا کر رہی تھی، ان دونوں کے ایک ہونے پر کائنات کی ہر چیز جیسے مسکرا رہی تھی۔۔۔۔

ختم شد۔۔۔۔۔

If you want Publish your Novel Contact Us............

WhatsApp: 0314-9652219

Website: Novelsmafia.com

Email: info@novelsmafia.com

NOVELS MAFIA
DISCOVER STORIES, FIND YOURS!